

وَمَا إِلَهُكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا حُبَّكُمُ عَنْهُ فَاَتَدَّبَعُوهُ

# موطا امام محمد

مترجم اردو

ایک ہزار سے زائد  
احادیث کی کاغذی ترین شکلہ نظیر مجموعہ  
بہ حضرت امام مالکؒ نے اپنی جمع کردہ دس ہزار احادیث کو ان کے زہیب سے  
انتخاب فرما کر شیخینہ عالم اسوی کو عطا فرمایا  
یہ کتاب ہے۔ حضرت امام محمدؒ  
رحمہم اللہ۔ خواجہ عبد الوحید

مقدمہ المحدث علامہ  
عبدالرشید نعمانی

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

# موطأ امام محمدؒ

تعارف امام محمد و موطأ از: علامہ عبدالرشید نعمانیؒ

خصائص امام محمد و موطأ از: علامہ زاہد الکوثریؒ

امام محمد و موطأ کا علم حدیث میں مقام

از: ڈاکٹر محمد الدسوقی قطری

تعارف رواۃ: حافظ نذراحمہ (پرنسپل شبلی کالج)

ترجمہ و حاشیہ: خواجہ عبدالوحید

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری



## ﴿چند اہم ہدایات برائے قارئین﴾

☆ اس نسخہ میں چند اہم علمی اضافے کئے گئے ہیں مثلاً

☆ **بلوغ الامانی فی سیرۃ امام محمد بن الحسن الشہیدانی جو کہ علامہ زہد الکوثری (نائب شیخ الاسلام خلافت عثمانیہ تھے) کی تالیف ہے جس کا اردو ترجمہ طوبی بلاگ پر ”آثار امام محمد“ کے نام سے پیش کیا جا چکا اس سے امام محمد کی سیرت و علمی شہرت پر اقتباسات کے صفحات لگائے گئے ہیں۔**

☆ **محدث العصر علامہ عبدالرشید نعمانی کی مایہ ناز تحقیقی کتاب ”امام ابن ماجہ اور علم حدیث“ میں موجود امام محمد اور موطا پر بیش قیمت معلومات فراہم کی گئی ہیں وہ ناشر نے اس نسخہ میں بطور مقدمہ شائع کی ہیں۔ مگر کیا حقیقتاً علامہ نعمانی کے پیش نظر اس ترجمہ موطا کا مقدمہ لکھنا تھا؟ یہ بات نہیں ہے، بلکہ آپ کی تحریرات کو مذکورہ کتاب سے جمع کر کے ناشر نے از خود بطور مقدمہ اپنی اشاعت کا حصہ بنایا ہے۔ اس انکشاف کی تصدیق معروف و محقق علوم الحدیث، برادر اصغر حضرت نعمانی، ڈاکٹر عبدالعلیم چشتی صاحب سے بھی کروائی گئی**

☆ الامام محمد بن الحسن الشیبانی و اثره فی الفقہ الاسلامی،  
جامعۃ الازہر سے پی ایچ ڈی مقالہ، قطر کے مشہور محقق ڈاکٹر محمد الدسوقی کا  
ہے۔ اس کتاب کا نہایت ہی فاضلانہ اور تحقیقی سے بھرپور ترجمہ ”امام محمد بن  
حسن شیبانی اور انکی فقہی خدمات“ ہم طوبی بلاگ پر نذر قارئین کر چکے  
ہیں سے امام محمد کی محدثانہ حیثیت اور علم حدیث میں موطا کی اہمیت پر  
اقتباسات کے صفحات ہم یہاں بھی پیش کئے ہیں۔

☆ حافظ نذرا احمد پرنسپل شبلی کالج لاہور (مترجم قرآن) نے بھی ایک ترجمہ  
موطا کا کیا ہے جو کہ ہمارے پیش کردہ ترجمہ سے بعد کا ہے، اس میں حافظ  
صاحب نے تعارف رواق موطا بھی درج کیے ہیں، احقر نے یہ تعارف بھی  
اپنے پیش کردہ نسخہ کا حصہ بنا دیا تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ موطا امام محمد کے  
متعلقات سے معرفت حاصل ہو سکے

مطالعہ سے پہلے ترتیب صفحات ضرور ملاحظہ کیجیے!

دیکھیے اگلا صفحہ

## ﴿ترتیب صفحات موطاً امام محمد﴾

☆ سب سے پہلے علامہ زاہد الکوثری کی تحریرات ہیں، یہ بلا ترتیب ہی جوڑ دی گئی ہیں کیونکہ صفحات پر عنوانات درج ہیں وہی پیش کرنا مقصود ہیں۔

☆ اسکے بعد علامہ عبدالرشید نعمانی کی نگارشات ہیں جو کہ ناشر نے بطور مقدمہ پیش کی ہیں۔

☆ علامہ نعمانی کے بعد ڈاکٹر الدسوقی کی کتاب سے صفحات لیئے گئے ہیں۔

☆ ڈاکٹر الدسوقی کے اقتباسات کے بعد حافظ نذراحمہ کے رقم کردہ تعارف رواق موطاً پیش کئے گئے ہیں

☆ اسکے بعد احادیث موطاً مترجم خواجه عبدالوحید شروع ہوتی ہیں، مگر چند مقامات پر شروحات کتب احادیث سے اضافی صفحات بطور

حاشیہ کے لگائے گئے ہیں۔ ان پر سرخ رنگ سے نشان لگا دیا ہے یہ وہ مقامات تھے جہاں مترجم نے امام محمدؒ کے تشریحی نوٹ کو اہمیت نہیں دی یا حنفیہ کے دلائل کو نظر انداز کر کے دیگر اقلہ کو ترجیح دینے کی کوشش کی ہے۔ احقر کھلے دل سے تمام فقہی مسالک کا ناقص احترام کرتا ہے بلکہ انھیں اہلسنت والجماعت کے مجموعی دائرہ میں ہی تسلیم کرتا ہے، جن پر عمل پیرا امت مسلمہ کے افراد حق و صواب پر ہیں۔ یہاں اضافہ کی حیثیت اپنی دلیل کی وضاحت ہے نہ کہ دوسروں کی تردید و تخطیط۔

☆ اخیر میں ان کتب کے سرورق بھی لگا دیئے ہیں جہاں سے اضافی تشریحی صفحات لئے گئے ہیں۔

اقتباسات از

# آثار امام محمد

مترجم

سید رئیس احمد جعفری ندوی

اردو ترجمہ : بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام

محمد بن الحسن الشیبانی : علامہ

BOOK CENTRE

BOOK SELLERS & STATIONERS

Haider Road, RAWALPINDI

Phone No. 662314

المحدث محمد رابہد الگوثری

## کتاب منزل

کشمیری بازار لاہور

شیخ غلام علی زیند شنز - کتاب منزل الہی

# امام محض کے مصنفات و کتب کے اسناد

## ایک تحقیقی اور غائر مطالعہ

امام محض کی کتابوں اور خاص کر "آئینہ" "السند" "معارف" اور "المعول" کے اسانید بحکمت معالجہ و انتہات میں مروجہ ہیں، مہمال العصری چلنے والے میں اس استاد سے منفرد تھے کہ انھوں نے اسناد کی روایت بگوش خود "حسن بن منصور" اور "سندی" سے، انھوں نے "طبرانی" سے، انھوں نے اپنے چچا ابو القاسم محمد بن عبد العزیز سے، انھوں نے شمس الانوار السرخسی سے روایت کی ہے، اور یہ اسانید کتب سند میں معروف و مروجہ ہیں۔

اسانید کی روایت عصری سے سلیمان طوڑی نے، ان سے شمس السرخسی نے، ان سے صاحب عبد العزیز العلوی نے، ان سے عبد القادر العزیزی نے، ان سے قاضی الزیاء الرازی نے، ان سے محمد بن محمد بن نصرانی نے، ان سے امیران الکبریٰ ان سے سراج المصطفیٰ ان سے ان کے چچے محمد انور ان سے "خیر الرازی" نے کی ہے۔

• مولف امیرۃ الشاہدہ محمد بن یوسف صاحبی الحافظہ — باسانید المذکورہ در حقیقت  
 البھان، فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان  
 نیز ابن حجر نے اپنی کتاب "المعجم المفسر" میں  
 مولف نام لکھا  
 • آثار

## المختار

• امیر المکتبہ  
 میں اپنے اسانید میں ذکر کئے ہیں۔

## الموطا کے اسانید

• امام محمد بن الحسن کی روایت سے "الموطا" کے استاد "مجموع الامارۃ بالسند" ابن حنبل  
 حسب ذیل ہیں:-  
 • حسن ام عبد الرزاق خذرجی بنیۃ عبد الحکیم  
 • ام عبد اللہ عائشہ بنت محمد بن عبد اللہ بن  
 • ابی ہریرہ  
 • ابی الحسن محمد  
 • ابن خیر بن  
 • ابی الحسن علی بن الحسن بن ابوبکر  
 یہ دونوں کہتے ہیں کہ:-

• ابی ہریرہ ام عبد اللہ بن محمد بن جعفر الموطا  
 ابی ہریرہ بن محمد بن الحسن الموطا

• امام محمد بن محمد بن الحسن الموطا سے محمد بن یوسف نے موطا محمد بن یوسف کی روایت کی موطا محمد بن یوسف

۱۔ اہل بصرہ ہجرتی میں صالح اہل سنت

۲۔ ابو جعفر محمد بن محمد بن محمد بن عثمان

۳۔ محمد بن الحسن عثمانی، روضہ

## کتابت کے اسناد

کتابت سے سیری مراد حسب ذیل کتابوں سے ہے۔

۱۔ التاج الصغیر

۲۔ التاج الکبیر

۳۔ امیر الصغیر

۴۔ امیر الکبیر

۵۔ الصیوۃ

۶۔ الزیادات

۷۔ کتاب کی روایت مبہوم اصوات بالسنن الیٰ صالح المصنفین یوں ہے۔

۸۔ علی عبد القادر الخاس

۹۔ محمد بن عبد القادر المنقری

۱۰۔ صلاح عمر المازنی

۱۱۔ محمد بن محمد اشش

دقیقہ مشہور گوشتہ سے آگے، اور اس سے بعد اہل سنت کی شاعت کی طرف رجوع

ہی اس کتاب کی شاعت، فقہ توحید کا رد یہی ہے۔



## المناجیح والمجلی

امام محمد بن الحسن کے نام سے یہ کتاب ابھی حال میں بازارِ طباعت سے آراستہ ہوئی ہے  
لیکن دارالکتب العمومیہ میں اس کا جو نسخہ ہے، اس پر مصنف کی حیثیت سے امام بیہقن کا نام  
درج ہے۔

ابن ابی عمیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی عمیر سے، اور انھوں نے ابن سہام سے، اور انھوں نے  
امام حماد سے سنا کہ وہ اس کتاب "المناجیح والمجلی" کے بارے میں جو لوگوں میں چل پڑی تھی، فرما رہے  
تھے کہ یہ کتاب ہماری تصنیف نہیں ہے۔ بہت بڑی کچھ باتیں ضرور اس میں درج ہیں۔  
ابن ابی عمیر کہتے ہیں کہ اس کتاب کو اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ نے منہ کیا تھا۔ چنانچہ وہی  
کی کتاب "ذیل المعلم" پر میں نے جو تفسیق لکھی ہے، اس میں اس پر غلطی کی ہے۔

## موطا امام محمد

امام محمد کی وہ کتابیں ہیں جن میں روایتِ حدیث کا جو قدر غالب ترین حیثیت رکھتا ہے، انہی میں  
ان میں سب سے زیادہ اہم اور معزز کہرا "الموطا" ہے، جس کی تدوین اپنی حسبِ روایت امام  
مالک کے واسطے سے انھوں نے کی ہے۔

اس کتاب میں ایک ہزار سے زیادہ حدیثیں خود امام صاحب کی اصنافِ مذکورہ میں، اور روایتِ  
مرفوعہ آثار بھی مروی ہیں، ان سب کی روایت امام مالک سے کی گئی ہے۔ اس کتاب میں  
۵۰۰ کے قریب ایسی حدیثیں ہیں جو امام مالک کے سوا، انفراداً یا کسی شیوخ سے مروی ہیں۔  
یہ موطا امام محمد، ابوالولید ہباجی کے تصورات میں سے ہے جو ابوالولید المروزی سے سماعت شدہ  
ہے۔ جیسا کہ ان کی شرح موطا کے آغاز میں "ارج ۲ - ص ۳۰۰" مذکور ہے۔

اس کتاب کے باعث موطا امام محمد کی نشر و اشاعت اندلس میں ہوئی، اور موطا کے اساتید پر

ہے اور جنہیں ترک کر دیا ہے ان کے سبب ترک کے سلسلہ میں وہ کیا دلائل دیکھتے ہیں؟

## سبب بڑا کام

امام محمدؒ نے اپنی موطا میں سب سے بڑا کام بھی کیا ہے کہ اس مشکل کو آسان کر دیا ہے، موطا نے پوری تحقیق اور جانفشانی سے کام لے کر وضاحت کے ساتھ یہ بتا دیا ہے کہ اخذ حدیث کے اسباب و علل کیا ہیں، اور ترک حدیث کے عوامل اور محرکات کون سے ہیں؟ —————  
دولوں کے دلائل انہوں نے کھول کر بیان کر دیئے ہیں!

حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ، ————— حدیث کے اخذ ترک کا مسئلہ ————— امام محمدؒ کو ان کے صحابہ کے نزدیک اتنا جذباتی نہیں ہے، جتنا سجدہ حرہ، فکر اور تحقیق و تحقیق کا مستحق ہے اس لیے کہ اس دامن میں اگر ذرا سی بھی غرض ہو جائے تو دین و دنیا دونوں کا زیاں ہے، اس باب میں سب سے زیادہ احتیاط و تأنی، اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔

اور امام محمدؒ نے اس حقیقت کو کسی غرض میں نہیں کیا کہ حدیث، قرآن کے بعد، سب سے بڑا اخذ اور حجت احکام و مسائل ہے، چنانچہ ہر لوگ اس پر اس سلسلہ میں معترض ہوتے تھے، ان کو جواب دیتے ہوئے کئی سوانح پر انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ہے، 'چنانچہ اگر نگاہ تحقیق سے فقہ حنفی کی کتابوں کا عام طور پر، اور امام محمدؒ کی مصنفات و مرقعات کا خاص طور پر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت اور غرض کی طرف واضح ہو جائے گی کہ حدیث سے کسی مرتب پر بھی بے نیازی نہیں اختیار کی گئی ہے، البتہ اس کے رد و قبول میں امکانی احتیاط اور تحقیق و تحقیق سے غور و کام لیا گیا ہے، اور کوئی شخص بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ دینی استیلاء و سبب تھی!'

روایت امام حماد سے شیوخ کے اثبات میں کافی مہر و طہ پر بیان ہوئے ہیں۔

اس نوک کی اہمیت پر ہم گزشتہ صفحات میں گفتگو کر چکے ہیں، جب امام مالک کی طرف امام حماد کے سفر کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

مرثیہ امام حماد کی کئی شرحیں لکھی گئی ہیں جن میں سے چند کا ہم ذکر کرتے ہیں۔

(۱) علی نقاری کی شرح مرثیہ۔

(۲) امیری، شامی - "الاشباہ" کی تفسیر کردہ شرح مرثیہ

(۳) عثمان الکھامی کی لکھی ہوئی شرح۔

## شرح و حاشی

مرثیہ امام حماد رحمہ اللہ ہندوستان میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس پر علامہ عبدالحی کھنوی (دہلوی) کی تفسیر موجود ہے جو اسے باریہ کی چیز ہے۔

## علامہ عبدالحی کی غلط فہمی

لیکن علامہ عبدالحی کھنوی (دہلوی) نے اپنی شرح میں ایک حدیث شافعی کی ہے جو علامہ علی کے نسخہ کے حاشیہ میں موجود ہے۔ یہ حدیث قرآن مختلف الامام سے مستفی ہے جو شیخ جوہری کی علامہ الرموزی سے داتا آئینہ سند، مروی ہے۔

لیکن اس مسئلہ کے رجال میں، علامہ عبدالحی کھنوی (دہلوی) سے چوک ہوئی ہے، انصاریہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ امام علیؑ میں جو امام محمد بن الحسن کے شیخ ہیں، حالانکہ وہ خود ہے کہ امام محمد بن الحسن کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ امام علیؑ درحقیقت محمد بن الحسن بن مسعود بن جابر بن جریج بن جریج بن جریج کے رجال میں سے ہیں، حالانکہ جوہری کے شیخ الرموزی کا تذکرہ ان کے شیخ خطیب ہیں (ج ۱۲، ص ۹۲) یہ حدیث درحقیقت میں سے پہلی ہے، اور اس کا تذکرہ نسخہ میں داخل ہو جانا کسی

کاتب کی غلطی ہے۔ اور اس کا ہر نسخہ اشکانی کے نسخے سے منقول ہے، وہ وہ دارالکتب المصریہ میں نقل ہوا ہے۔ اس کا نمبر ۳۹۴۳ ہے اور یہی صحیح قرین نسخہ ہے۔

اس مرتبہ علامہ عبدالحی عکرمی (فرنگی ملی) نے مسودہ قاعدہ کے سلسلہ میں شبلی کی جو حدیثیں بیان کیں، ان کے بعد حال میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ اس کا سلسلہ کوذابت یہ ہیں ہے: "محدث کتبہ میں کویم سے بشر نے وہ کہتے ہیں ہم سے احمد نے، وہ کہتے ہیں ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہ۔"

## اسناد پر گفتگو

معلوم ہو چکا ہے کہ اس سند میں جو محدث کا ذکر ہے، وہ ابوعلی اسحاق بن علی،

اور بشر ابوعلی کے شیخ تھریں تھی الامادی ہیں۔ جو موطا امام محمد کے راوی ہیں۔

اور احمد، احمد بن محمد بن اسحاق بن جواد امام محمد کے اصحاب میں سے تھے، اور ان سے محمد بن ابی حمزہ

اور اسرائیل، امام محمد بن ابی حنیفہ کے ایک شیخ ہیں۔

امام محمد نے احمد اور اسرائیل کے درمیان راوی کو ساقط کر دیا، جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے نسخے

سے جو دارالکتب المصریہ میں محفوظ ہے، اس کا نمبر ۳۹۴۳ ہے۔ کاتب نے یہاں انکی قاضیوں، رواۃ کا

نام امام محمد کے واسطے سے داخل کر دیا، جیسا کہ ائمہ میں سے اکثر کا معمول ہے۔

موتی امام محمد کے رجال پر علامہ تاج الدین نے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے۔

## انجلی

نام محمد کی کتابوں میں ایک کتاب "انجلی" بھی ہے جو "انجلی" کے نام سے معروف و مشہور ہے

اس کا نام "انجلی فی الامتداد علی اہل المدینہ" ہے

یہ چارویں کتاب تو دستیاب نہ ہو سکی، لیکن ایک تراجمتہ چارویں نسخے کے ذریعے جو (محدثہ) ہندوستان

# امام محمد امام مالک کے حضور میں

خلیفہ احمدی کماؤاٹل حد میں امام مالک کی موطا کا چرچا پھیلایا، امام حق کے علم میں جب یہ بات آئی، تو انہوں نے طے کر لیا کہ حدیث منورہ جائیں گے، اور امام مالک کے حلقہ دور میں شریک ہوں گے، چنانچہ سرورِ ممالک سفر ہوتا کر کے، وہ حدیث منورہ پہنچے اور امام مالک کے حلقہ دور میں شریک ہو گئے، تین سال تک پابندی اور باقاعدگی سے اپنا یہ سلسلہ انہوں نے قائم رکھا، امام مالک سے جو حدیث انہوں نے نہیں، ان میں سے سات سو حدیثیں الفاظ اور سند کے ساتھ یاد کر لیں، اس سفر کے دوران میں انہوں نے صرف امام مالک کی حدیثوں پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ شیوخ حدیث کے حلقہ دور میں سے بھی براہِ کسب فیض کرتے رہے، اس سے قبل حدیث منورہ کے سفر میں انہوں نے حدیث کے حفاظ حدیث سے جو حدیثیں سنی تھیں، اس مرحلہ کے سفر میں، انہوں نے پہلے سے بھی کہیں زیادہ اپنی جھوٹی بھری۔

## موطا امام مالک

موطا امام مالک میں بائیس روایتیں ایسی ہیں جن میں زیادتی اور کمی ہے، یعنی

کسی روایت میں کوئی جملہ یا لفظ زیادہ ہے۔ دوسری روایت میں، کوئی لفظ یا جملہ جو پہلے تھا اب موجود نہیں ہے۔

ایسی زیادتی اور نقصان والی روایتوں میں سے بعض کی طرف درقطنی نے اپنے اس رسالہ میں بحث کی ہے جو صرف موطا کی مختلف فیہ اور متعلق علیہ روایتوں کی بحث و تحقیق پر مشتمل ہے۔

## موطا امام محمد

اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو موطا امام محمد تمام موطات میں اگر سب سے نہیں، تو اکثر سے ممتاز اور قائم ہے۔

کیونکہ امام محمد نے مسلسل تین سال تک امام مالک سے ان کی موطا کی غلط سماعت کی اور سماعت کے بعد، اپنی موطا لکھی، اس میں احادیث ابواب بیان کرنے کے بعد یہ بھی بتایا ہے کہ فقہاء عراق کا فقہی مسلک ان میں سے کس کس کے مطابق ہے، اور یا اگر مخالف ہو تو اس مخالفت کی بنیاد کن احادیث پر ہے، موطا امام محمد کی صرف یہی ایک خصوصیت ایسی ہے جو اسے دوسری موطات سے ممتاز کرتی ہے۔

## موطا یحییٰ یثربی

اس نمونہ پر یحییٰ یثربی متوفی سنہ ۱۷۰ھ کی موطا بھی ہے، یحییٰ کی موطا کا دوسرا موطات سے امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے مسائل سے متعلق ذکر احادیث کے بعد یہ بتایا ہے کہ خود امام مالک کا فقہی مسلک ان مسائل کے بارے میں کیا تھا؟

## امام مالک اور مؤطا

امام مالک نے اپنی مؤطا در حقیقت اپنے بپے لکھی تھی، اور ان کا یہ معمول تھا کہ ساری حدیث کے وقت اسے پیش نظر رکھتے، تاکہ کسی طرح کی غلطی نہ ہونے پائے۔ اور دورانِ سماعت میں ہر موقع پر، وہ حدیث و احادیث کا سلسلہ اپنی تحقیق کے مطابق جاری رکھتے۔ چنانچہ مؤطا امام مالک کے نسخے راویوں کے اختلافِ سماعت کی وجہ سے مختلف ہیں، کیونکہ جگہ یہ تھا کہ ہر راوی اپنی روایتوں کو با اعتبارِ سماع مدون کر لیتا تھا، ایسا بھی ہوتا کہ امام مالک اس موقع پر جو کسی یا زیادتی کرتے، وہ فوراً نہ نکلتا، اور یوں بات رہ جاتی۔

## اختلاف نسخ

غور کیجئے تو مؤطا امام مالک کے نسخوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے، اس کا راز یہی ہے، چنانچہ مؤطا کے تقریباً بائیس نسخوں میں یہ نقص رہ گیا۔

## امام محمد کا طریقہ

لیکن امام محمد نے جو طریقہ اختیار کیا، اس نے اس شخص کو باقی شدہ بنے دیا، ان کا یہ عمل علیل ہر عقیدہ سے نافع اور مفید ثابت ہوا۔ احادیثِ احکام پر جو بھی حذر کرے گا، وہ محسوس کرے گا کہ احادیثِ مجاز علماء و مفسرین کے ماہرین و مشرک تفسیر صرف مشرک ہی نہیں، مسووف و معلوم بھی، لہذا ان میں کسی طرح کی غلطی یا کوئی کامنکن باقی نہیں رہ گیا تھا۔ اس لیے کہ وہ بار بار پڑھی لکھی پر مصافی لکھیں اور وہ ہر آئی لکھیں۔ اس طرح اس بات کی مسرت و ساسی جو غلطی کو ساری احکام میں، فقہانے ان حدیثوں میں سے کوئی سی احادیث لی ہیں، اور کوئی سی ترک کر دی ہیں، جو حدیثیں قبول کی ہیں، ان کی بنیاد کیا

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے جوابات صرف تین ماہ کی مختصر سی مدت کے اندر مجھے کر لیے جاسکتے ہیں۔

## تخریج مسائل

اس موقع پر ایک بات اور بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے۔  
متاخرین کے ہاں امام مالک سے مروی مسائل پائے جاتے ہیں، ان کی کثرت تعداد سے مفاد نہ لکھنا چاہیئے، اصل بات یہ ہے، کیا وہ دوسرے علماء نے بھی احکامات کیا ہے یہ مسائل و حقیقت امام مالک کی رائے پر تخریج کیے گئے ہیں۔ اس لیے ان کی تعداد زیادہ ہے۔

## امام محمد کی سماعت امام مالک سے

امام محمد بن حسن نے بے شک امام مالک سے موطا کی سماعت کی، لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی محسوس کرتے تھے کہ امام مالک کی ہر رائے قابل قبول نہیں ہے، ان کے متعدد آثار ایسے ہیں جو قابل رد ہیں، چنانچہ اسی تاثر کے تحت انہوں نے اپنی کتاب ”الجلج“ تصنیف کی جو اہل علم کے حلقہ میں اہل مدینہ منورہ کے طرزہ اصول اجتہاد پر مبنی ہے، اس تاثر و نایاب کتاب کا ایک نسخہ مدینہ منورہ کے ایک کتب خانے ”مکتبۃ محمود بن حسن“ ہے، جس کا نمبر ۱۶۴ ہے۔ اس کتاب کا ایک اور نسخہ ایک دوسرے کتب خانے (رقم نامیہ) میں ”جامعہ اسلامی“ (مکتبہ) میں واقع ہے، جو بڑا کافر ۱۴۰۶ء ہے۔

لیکن یہ دو ہی نسخے ناقص ہیں، جیسے ”کئی سال ہوئے“ ایسے نسخوں کا پتہ چلا تھا، جو ناقص اور ناقص کاغذوں کی صورت میں بکھرے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ طے شدہ ہے کہ یہ اوراق ہیں اسی کتاب کے۔۔۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ ان کا مقابلہ ہی نسخوں سے کر سکوں جو موجود ہیں، اور بعض کتب خانوں میں محفوظ ہیں، لیکن انہیں داب تک مجھے پوری کامیابی



## مکاتب فکر کا اعتراف

جو سوچ کر لکھتا ہے، امام محمدؒ نے تصنیف فرمائی ہے، وہ حدیث، فقہ، اور اصول پر مشتمل ہیں۔ ان کتابوں سے صرف امام ابو حنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں نے ہی فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ دوسرے مکاتب فکر کے اصحاب و اکابر نے بھی ان کا مطالعہ کیا، اور ان سے بہرہ بردار فائدہ اٹھایا، اور اس کے اعتراف میں بھی تامل اور کھل سے کام نہیں لیا۔

علمی حلقہ میں دوسرے سے ایک بات بہت زیادہ عام ہے، یعنی عالم، عالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کے فضل و کمال کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے علم و فکر کی داد دیتے ہوئے، ایک قسم کی جھجک محسوس کرتا ہے۔ لیکن اگر معتزلی ایسے ہوتے ہیں جو اپنے فضل و کمال کے لئے اپنے دوسروں کو مجبور کر دیتے ہیں۔ امام محمدؒ بھی انھی ائمہ میں سے تھے جنہوں نے ان علم کے حلقہ میں اپنے فضل و کمال کی بنیاد پر غرور کیا، حقیقت حاصل کیا۔

دلیل میں ہم اس طرح کی ہندو شاہیں پیش کرتے ہیں۔

## ہاک کی زبان سے محمدؐ کی تعریف

ہمیں بھی اہم الامام ابو حنیفہؒ پر سند بیان کرتے ہیں کہ وہ۔

”ایک مرتبہ ایک بنی امیہ کی خدمت میں اصحاب حدیث حاضر تھے، انہوں نے فرمایا کہ۔

”مشرق کی طرف سے ہمارے پاس کون سا شخص نہیں آیا، ہمیں

دینی، دینی مدد دینی دیکھا ہو، ہمیں دیکھا ہے۔“ اس پر

---

سے عربی زبان میں ترجمہ پوری اس شخص کو کہتے ہیں: جے ائمہ دینی میں جبینہش کہتے ہیں  
 اور جو کہ وہ میں بھی چڑا ہے۔

## ہر سلسلہ میں نظر رہتا

اس واقعہ سے بخارا ہو گیا ہے کہ امام صاحب جب کوئی کام کرتے تھے تو اس کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر کرتے تھے۔

## امام بخاری کے استاد

وہی تھے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ بھی بن صالح الوطاطی، وہ بزرگ ہیں جو امام بخاری کے استاد تھے۔ وہ واطی امام مالک پر امام محمد کو حبیب بن عبد اللہ میں ترجیح دیا کرتے تھے۔

## قبول روایت

یہ روایت "البصر الطبیح" میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام محمد بن حنفیہ سے پوچھا گیا کہ "امام اہل حدیث کی روایت قبول کر لیتے ہیں" امام محمد کا عقیدہ یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والا فاسق ہے اس لیے اس کی روایت نہیں قبول کرتے۔ یہی کا عقیدہ ہے کہ جھوٹ بولنے والا کافر ہے۔ "فاسق" اور "کافر" قرار دینے کا فرق بڑا بڑا فرق ہے۔ اور قبول روایت میں اسے ٹھکانہ رکھنا صحیح روایت ٹھکانہ رکھنے اور حرم و حیا کا منظر ہے۔

## حاصل کو جواب

یہی امام بخاری کہ میں نے محمد بن محمد بن عمار کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے شہادہ سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے محمد بن عمرو دلاوی سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے۔

• امام محمد کا عقیدہ یہ تھا کہ بعض بزرگ امام بن حنفیہ کا صاحب کا ذکر کرتے ہیں، انہوں نے خیر فرما دیا کرتے تھے۔

## سادگی اور عبادت

میں واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ جاہ و سلب کی منزل پر پہنچنے اور جاگنا زندگی بسر کرنے کے باوجود ان کے انداز و اطوار میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اس کی سادگی، اور عبادت و عبادت ہی میں جگر پڑانے والوں اور نیاز مندوں کے ساتھ یہ اعتدال تھا کہ عجب دور بان کی روک روک کے بغیر وہی کے پاس پہنچ جاتے تھے۔ اور جب تک چاہتے تھے، چھتے تھے، اور مساکین و مساکینہ کو کھانا دینا، اور اس سے واقفیت ہم پہنچاتے اور مسکراتے حاصل کرتے تھے۔

## حدیث اور احکام

بصری کہتے ہیں کہ جس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ہم سے عائشہ کو رسم نے اور ان سے احمد بن محمد غنویس نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب کو کھاتے ہوئے سنا کہ :-

## ایک الزام

میں نے انہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور میں دعا مانگ رہا تھا کہ یا اللہ امام عمرؓ کی یہاں بھی دس لکھ کرہ لوگ ہمارے پاس ہیں کہتے ہیں کہ ہم حدیث کے خلاف ہیں :-

میں نے انہیں بہترین حفاظ حدیث میں جہاد کیا، ایک روز اعلیٰوں نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ یہ امام محمدؓ کی مجلس درس کا دن تھا۔ ہم وہاں پہنچے، ایک لمحہ کے لیے بھی میں نے حدیث کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جب امام محمدؓ درس سے فارغ ہو گئے تو میں نے حدیث کو ان سے قریب کر دیا اور امام صاحب سے کہا :-

”یہ آپ کے بیٹا ہی ہیں، ان کا نام حدیث ہے۔“ انہوں نے حدیث کے صاحبزادے میں نہایت رنج

اور فکی اور حدیث رسول کریمؐ کے بہترین حافظ، میں انھیں آپ کے پاس لانا چاہتا تھا، لیکن  
حاضر ہونے سے انکار کر رہے تھے، کہتے تھے کہ  
”تم لوگ حدیث کے مخالف ہو!“

## الزام کا جواب

یہ سن کر امام محمد عیسیٰ بن ابیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا  
”میکھیں بیٹے، میں تم کو بتا رہا ہوں کہ تم نے دینے والے تمام احادیث کے مخالف ہیں، جب تک  
میں براہ راست واقفیت نہ ہوں، اور تم نے خود ہی کوئی ایسی بات، جو حدیث کے مخالف ہے  
کہتی ہو، اس کی تردید کرتا ہوں، لہذا الزام نہ عائد کرنا چاہیے“

## امام محمد کا علم حدیث

عیسیٰ بن ابیہ نے امام محمد سے حدیث کے پچیس ابواب پوچھے۔ امام محمد بڑی روانی اور  
صفا سے جواب دیتے رہے، اور بتاتے رہے کہ ان میں سے کوئی کوئی حدیثیں منسوخ ہیں، جن  
حدیثوں کے بارے میں انھوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہیں، تو اس پر وہ اپنی اور خدا ہی چلیں گے۔  
عیسیٰ امام صاحب کا حدیث میں ہر کمال دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ جب ہم امام صاحب کی مجلس  
سے اٹھا کر باہر گئے، تو انھوں نے کہا:

”میرے دور میں روئے دہقان، ایک ہزار روئے مالکی تھا، آج وہ اڑ گیا، اے میرا خیال ہے  
کہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت دنیا میں آج امام محمدؒ کا سا کتنا اور ہے، ہوتا تجھ سے کوئی نہیں ہے!“  
اس کے بعد ایک عرصہ وہ ایک عیسیٰ بن ابیہ امام محمدؒ کے دامن علم سے وابستہ رہے،  
یہاں تک کہ انھیں دستگاہ کامل حاصل کر لی۔

اس واقعہ سے یہ حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے کہ امام محمدؒ اور ان کے اصحاب کے پاس

مہلے جہ کہتے رہتے ہیں کہ اہل دین کو حدیث سے کوئی ربط و تعلق نہ تھا، بلکہ یہ لوگ مخالف حدیث تھے، یہ کس قدر غلط اور بے بنیاد بات تھی!

## بالغ نظر رائے

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ، اور امام محمدؒ حدیث پر اتنی ہی پہنچ رکھتے تھے، جتنی ایک بالغ نظر محدث کی ہونی چاہیے۔ اور یہ بھی یوں کہ کتاب الہی اور حدیث نبویؐ کے حقائق و معارف پر اگر آپ کی نظر نہ ہو تو وہ فقہ بن ہی نہیں سکتا ہے۔ البتہ یہ بات مفرد تھی کہ یہ حضرات اختلافات سے زیادہ معنی پر نظر رکھتے تھے۔

## عیسیٰ بن ابان

اس موقع پر نہایت مناسب ہو گا اگر چند سطریں عیسیٰ بن ابان کے بارے میں بھی سپرد قلم کر دی جائیں۔

عیسیٰ بن ابان کو وہ علم تھے، انھوں نے کتاب الحج علی اہل المدینہ کی امام محمد بن حسن سے روایت کی ہے، انھوں نے ایک کتاب، تالیف کی ہے جس کا نام ہے: "المسحج الضعیف"۔ اس کتاب میں عیسیٰ بن ابان کی اصلاحی کے خیالات و آراء کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ عیسیٰ بن ابان اماموں کے دقیق طلب علم کے دور میں رہ چکے تھے، اور یہ کتاب امام ابو حنیفہؒ کے دور میں لکھی گئی تھی، ورنہ یہ تھا کہ امام صاحب اعادیت صحیحہ کے خلاف ہاتھ میں۔ اور یہ اعادیت خود عیسیٰ بن ابان نے مدقن کی تھیں، اماموں میں کتاب سے اتنا متاثر ہو کر اس نے طیار وقت سے کہا کہ وہ کتاب اپنی کے معیار اور پایہ استواء کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کریں۔

## خلیفہ ہارون کی فتدوانی

اس کتاب پر بہت سے علماء نے اپنی رائے دی، اسی علماء میں اسماعیل بن عمار بھی تھے، اگر ہارون

## عمر بن محیر

اس کے ذہنی تخمین اور مرتبہ و فضل و کمال کو شبہات نہیں، ایک عمر تک یہ بھی امامت کے حلقہ دوس میں شریک رہے۔

## یحییٰ بن اکثم

فقہ و حدیث کا کون غالب علم ہے، جو یحییٰ بن اکثم کے نام ہی واضح گواہی، اس کے علمی مرتبہ اور فہمی پایہ سے واضح نہ ہو، انہوں نے بھی امام محمد سے بہت کچھ حاصل کیا اور اس پر مستفید بھی رہے۔

## ابو عبد الرحمن

ابو عبد الرحمن المرقب، جو آل شیب کے تادیب کنندہ بھی تھے، امام محمد کے شاگردان یا اختلاف میں ایک خاص درجہ رکھتے تھے۔

## علی بن حسن

علی بن حسن الرازی، امام محمد کے نمایاں اور ممتاز اصحاب میں سے تھے۔

## ہشام بن عتبہ

ہشام بن عبید اللہ الرازی کا علم و فضل و مرتبہ تھا امام محمد کا۔

## ابو جعفر

ابو جعفر احمد بن محمد بن مہر بن السنوی نے نوٹ لاکر روایت امام صاحب ہی سے کی۔

## شاگردوں سے حسن سلوک

امام محمدؒ میں سے، میرے علم میں، امام ابو حنیفہؒ کے سوا کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جس نے امام محمدؒ سے زیادہ اپنے شاگردوں سے حسن سلوک کیا ہو، ان کی مالی دشواریاں دفع کی ہوں، اور خود تکلیف اٹھا کر انھیں راحت پہنچائی ہو، اور پیشانی پر ہل بھی نہ آئے دیا ہو، یہ سارے کام اس طرح انجام دیتے ہوں، جیسے ان سے بڑھ کر عطف و لطف کسی اور کام میں ہے ہی نہیں۔

## سفر عراق کا ذکر اسد کی زبان سے

اسد بن فرات نے اپنے سفر عراق کے حالات بیان کرتے ہوئے کئے ہیں :-

— ہم لوگ امام محمدؒ کی خدمت میں حاضر تھے، اور ان کا مقلد تھے

دوسرے پر خدا کا ایک غلط لوگوں کو بھلا کر دیکھا گیا، — اس نے

امام محمدؒ سے کہا، مجھے بھی آواز بلند انھوں نے نہ دیا۔

— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِہٖہٗ مُسٰیجِدُوْنَ، افسوس، وہ مصیبت

مجھ پر نازل ہوئی ہے جس سے بڑی کوئی اور مصیبت نہیں ہو سکتی، ایک

امیر لاجین فی السمریہ اس جہاں سے گذر گیا، — یہ اللہ خود چاہے

لوگوں نے بھی نہ تھے، اور بہت جلد یہ چیز عام ہو گئی، — اور لوگوں پر غصہ

ہم، اور عجز و سرکشی کیفیت طاری ہو گئی :

اس کے بعد یہ حالت ہو گئی کہ جب کبھی امام محمدؒ، امام مالکؒ سے ملنے

ہوئی، حدیثوں کی روایت کرتے، تو لوگ ایسے دراز ہو جاتے، اور لوگوں

کی اس طرح بیوقوفانہ باتیں کہ وہ لوگوں کے لیے دلت ہو جاتا،

اس لیے کہ حدیث امام مالکؒ سے ان کی محبت اور شغف میں بڑھ کر

اور ان کو لایا تھا۔ اور امام غنی، امام اہل بیت کے سر اکیس اور ست سو بیس کی  
 روایت کرتے، ان صرف ان میں حاضر مجلس ہوتے، اور وہ اس طرف  
 زیادہ حرم ناموتے۔<sup>۱۰</sup>

وہی کی سواپت

زبھی نے بھی اسی طرح کی ایک روایت اپنی سند کے ساتھ امام غزالی سے کی ہے، اگر ایک بار انہوں نے لوگوں سے فرمایا:-

”تم نے بڑا حاکم بننے کا پورا دستہ باندھا ہے۔ تم نے اس میں اپنے کسی کو نہیں دیا۔  
 صبیح میں تم نے ایک کے مروتات بیان کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا  
 ہے۔ اور صبیح میں تم نے ایک کے مروتات بیان کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا  
 ہے کہ ہے۔ اور صبیح میں تم نے ایک کے مروتات بیان کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا شروع کرنا

ایک قابل عزت

ابن ہادی کی "کامل" میں اور ابن عبد البر کی "انشاف" میں بھی اس طرح کی روایتیں ملتی ہیں۔ لیکن ان روایات سے کوئی مخالفانہ یا معاندانہ نتیجہ نکالنا غلط ہوگا۔ اصل بات یہ ہے کہ اکثر مواقع کی حدیثوں سے سارا عراق واقف تھا، وہ انھیں بار بار اور اسی طرح سن چکا تھا، پڑھ چکا تھا، لہذا اتحاد و سماعت سے کچھ زیادہ دلچسپی نہ لیتا، یمن مقتضائے طبع و فطرت تھا، لیکن امام و رہبر ہجرت مالک بن انس کی حدیثیں، اور وہ بھی امام حجاز کی ازبلی سے غیر معمولی کشش اور رغبت کا سبب بنتیں، یہی وجہ تھی کہ ایسے مواقع پر لوگ ٹوٹ پڑتے تھے، اور ششہ کا ششہ لگ جاتا تھا۔ میرے یہ بات بھی تھی کہ ماہر مالک کے سفر کثرت نے، اور نجد مقام نے انھیں اور زیادہ توجہ طلب بنادیا تھا۔ اگر وہ زندہ ہوتے، اور انہی دور ہوتے تو کیفیت نہ ہوتی۔



علم جب تازہ ہو جاتا ہے اور دہمیں کا علم ہوا وہ قریب بھی نہیں دور ہو تو ایسا ہی ہوتا ہے۔  
 — یہ مختار از حدیث مالک کی طرف رجعت کا، اور حدیث علمائے عراق کی طرف بلکہ غیبت کا۔  
 کیونکہ وہ موجود تھے اور پاس تھے ان سے ہر وقت سماعت ممکن تھی۔

## اسد مدینہ میں

اسد بن فرات عراق سے رجعت ہو کر جب اپنے وطن کے سفر پر روانہ ہوئے، تو راستہ میں مدینہ  
 منورہ پہنچا، یہاں وہ کچھ دنوں کے لیے ٹک گئے، ان اصحاب مالک سے ان مسائل کے بارے میں دریافت  
 کریں جو انہوں نے امام احمد کے حلقہ اودوں میں سیکھے تھے۔ لیکن مدینہ میں جو اصحاب مالک موجود تھے  
 وہ صدی کی تشریفی ذکر تھے، انہوں نے اسد کو رائے دی کہ وہ سفر پرمائل، اور وہاں جو اصحاب مالک  
 موجود ہیں، ان سے طے کریں، وہ یقیناً ان مسائل کا شافی جواب دے سکیں گے، چنانچہ اسد مدینہ سے  
 روانہ ہو کر سفر پیٹے۔

## اسد مصر میں

مصر پہنچنے کے بعد وہ عبداللہ بن وہب کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ان سے عرض لگادے  
 ہوئے۔

”یہ برو حنیف کی کتابیں ہیں۔“

پھر گویا ہوئے۔

”ان مسائل کا جواب ذہب مالک کی رو سے کیا ہے؟ یہ بتائیے؟“

”ہاں وہب نے میرا سیرہم کر لیا۔“

”میرے پاس ان مسائل کا کوئی جواب نہیں ہے۔“

بارگاہ فیض سے استفادہ کے بعد ! حدیث ہے کہ مولا امام باقرؑ ایک شخص کے پاس جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے امام باقرؑ کے سامنے اس کی قرأت کی تھی امام محمد علیؑ کے واسطے سے پہنچی سنا چنے مولا امام باقرؑ کا ایک نسخہ بھی ایسا نہیں ہے جو حسب روایت شافعی ہوا اور اہل علم کے حلقوں میں متداول ہوا جیسے مولا کے دوسرے نسخے جو دوسرے اصحاب کے حسب روایت ہیں امام علیؑ پر صدوں سے متداول چلے آ رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ امام شافعی نے امام باقرؑ کے سامنے مولا کی قرأت کو داخل دوسری کر لی تھی لیکن اس کی تصدیق کو ضبط نہیں کیا گیا تھا نہ اس کی درست استقرار کے ساتھ جاری رکھی تھی۔

## امام شافعی کا سفرِ یمن

امام شافعی کا سفرِ یمن کو مسلم بن ابراہیم نے کہ سفرِ طلب علم کے لیے نہیں کسبِ معارف کے لیے تھا۔

یہ روایت میں قرآن کریم ہے کہ آخر امام شافعیؒ میں کوئی سی بات تھی صمد پر امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ جیسے ائمہ وقت ان سے حد کرتے، جتنے امور ان کی برائی کے خواہاں رہتے، اور اگر وہ ان ہی بات تھی تو وہ ان کو کوئی چیز تھی جس نے امام شافعیؒ کو مجبور کیا کہ وہ امام محمدؒ کے واسطے علم سے پھرتا رہا، امام محمدؒ نے ان کے تلامذین سے کہہ دیا کہ اگر جب وہ عالم صمد تھا، بعد ازاں صمد ہی صمد کے پاس طلب علم استفادہ اور صمد ہی فیض کے لیے کبھی گیا ہے، اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان ہی بات تھی تو وہ ان سے حد کرتے تھے، تو وہ ان سے تعلیم دینے ان کی تربیت کرنے، اور ان کے اسرار و رموز بتانے اور ان کو سمجھانے پر تیار نہ تھا، اور یہ کہ ان کو علم کے خواہاں اپنی کتابوں میں صمد کے علم کی وسعت، انشاء صفت کے ساتھ کرے، صمد کا علم حلال و حرام کر لینے کے بعد بھی نہ کہہ سکتا کہ اس کا جواب ہے کسی کے پاس !

میں امام محمد بن الحسن میں تشریف فرما تھے، میری نظریں ان پر پڑی ہوئی تھیں  
 اور امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے:

معلوم ہوتا چلیے گا کہ امام مالک کے پاس آنے والوں میں ابن المبارک، ابو کبیر اور  
 محمد بن حنفیہ جیسے اہل علم بھی تھے، لیکن امام مالک نے ان سب پر بھی کڑا دستِ قضاوت  
 کو سچا دی اور امام محمد تھے۔

## امام شافعی کا اعتراف

ابن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ: ایک مرتبہ امام شافعی نے فرمایا میں نے کتاب اللہ کا عالم امام محمد سے زیادہ کسی  
 کو نہیں پایا۔ یہاں معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کتاب انہی پر نازل ہوئی ہے۔

## امام شافعی کا ایک اور قول

امام شافعی ہی کا یہ قول بھی ہے کہ:-

”میں نے کوئی شخص امام محمد نبیا نہیں دیکھا، جب وہ قرآن کریم کے معارف و  
 احکام پر گفتگو کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قرآن نازل ہو رہا ہے۔ میں نے کسی سے جو  
 معارف کھٹا کھٹے اور انہیں ضبطِ تحریر میں لایا، وہ ایک بار شتر سے زیادہ میں۔“

شتر سے میری مراد بھی نزولِ وحی ہے جو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ پر صبر  
 اللہ کی صفت رکھتا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ غزنی سے ایک آدمی نے سیدنا اشعریؒ سے کہا  
 ”تمہارا قول یہ ہے:“

انہوں نے پوچھا

”محمد کن؟“

اس نے جواب دیا،

”امام محمد بن الحسن!“

پہنچ کر فرمایا،

”روح ہار جا، — خدا جس شخص پر اپنی رحمت نازل کرے میں نے گاؤں کو سماعت سے دور

تھپ کر غم سے سوز کر دیا۔“

پھر فرمایا

”ہلکتے ہو یہ کس کا قول ہے؟ — میں نے ابھی یہ حفاظ امام محمد کے بارے میں کہے اور

میرے جن میں امام شافعی آگے ہیں۔“

یہ پوری سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی فرمایا کرتے تھے،

”میں نے طلال و حرام، اور اہل دار و ناخ و منہ کا امام امام محمد سے زیادہ کسی کو نہیں پایا۔“

## امام محمد بن ابی اسحاق کے استاذ تھے

امام شافعی کا یہ قول بھی ہے،

”میں اعتراض کرتا ہوں کہ یہ استاد کامل امام مالک تھے اور ان کے بعد جسے اپنا استاد

منظاہر ہوں وہ امام محمد بن حسن شیبانی کی ذات گرامی ہے۔“

## امام محمد بن ابی اسحاق کے بڑے فقیہ تھے

امام محمد کے بارے میں امام شافعی کے جہت سے قول میں بخلاف کے ایک یہ ہے کہ،

”اگر وہ فقہاء کے بارے میں صفات سے کام لیں تو وہ یہ مانتے ہیں کہ محمد

ہوں گے کہ انہوں نے امام محمد کا امام بن جتا کسی اور کو نہیں پایا اور میں

بہت سے نظیروں کی مجلس میں بیٹھا، لیکن میں نے امام حق سے فرمایا کہ  
 کس کو نہیں دیا۔ وہ ساری غلبہ کا بیان کرے اور انگریزوں کا ذکر کرے کہتے تھے  
 اور اس سب پر اس طرح ردِ بحثی دیتے تھے کہ دوسرے ان کا اس طرح  
 بیان کرنے سے عاجز اور رونا دھندہ تھے !

## میں نے امام محمد کو بہت کچھ حاصل کیا

امام شافعی امام غزالی کی ثناء و صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے۔  
 ”میں نے امام حق سے جو کچھ حاصل کیا، وہ ایک بارشتر سے زیادہ ہے اور  
 دلف میں، احکام رنگ، اہل حلقہ کے خیال ہیں اور اہل عرفی اہل کوڈ کے  
 خیال ہیں اور اہل کوڈ سب کے سب امام ابو حنیفہ کے خیال میں ہیں“

## مرزئی کا تہذیب

مرزئی اصحابِ محدث کی ثناء و صفت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :-  
 ”یہ وہ لوگ تھے کہ خدا کی قسم حبِ دہلی تعلیم کیا دے، حق دیتے تھے  
 تو کلاس کو سمجھ کر دیتے تھے۔ اور حبِ محدث و اصول پر گفتگو کرتے تھے اور  
 وہ دوسرے قسم وہ کلاس کے فقہاء کو سمجھ دیتے تھے، جیسا کہ حق کہہ سائی  
 دینی !“

یہ کہہ کر مرزئی نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور کہا،  
 ”خدا کی قسم میں نے جو کچھ کہا ہے، یہ امام شافعی کے اصحاب ہیں جو میرے  
 خرواہے گان سے اور ان کی زبان سے سننے میں، بلکہ وہ تو اس سے بھی پرندہ

لفظ میں برخیالات کا خبر دیا کرتے تھے۔ ۱۔

## امام محمدؒ کی فصاحت و بلاغت

امام شافعی کا قول ہے :-

"میں نے امام محمدؒ کو جو کسی سے زیادہ فصیح و بلیغ کوئی اور شخص نہیں دیکھا۔"

امام شافعیؒ ہی کا یہ قول صحیح ہے کہ :-

"میں نے صحابہؓ کی کسی امام فقہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو ان میں کیا کہ جواب سیدہ وقت میں کارنگب و رخ بدل گیا۔" سر امام محمدؒ کے۔

## خطیب کی روایت

خطیب سند صحیح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ :-

"امام شافعیؒ نے فرمایا میں اگر جاہلوں کو ذکر سکنا ہوں کہ قرآن امام محمدؒ کے لفظ ہے تو کہے۔ یعنی انہوں نے فصاحت و بلاغت سے۔"

## امام محمدؒ کی شائستگی و بینش

امام شافعیؒ فرماتے ہیں :-

میں نے کوئی آدمی نہ دیکھا کہ وہ اپنی عقل سے کسی ایک بار نہیں دیکھا ہوتے امام محمدؒ نے انہوں سے زیادہ فصیح و بلیغ کسی اور شخص کو پایا۔ اور ان سے زیادہ بخوشی دیکھا کہ کوئی اور شخص دیکھا ہی نہ دیا۔

## جیسے قرآن امام محمدؒ پر نازل ہوا ہے

امام شافعی کا قول ہے کہ :-

”امام محمد بن الحسن مشہدانی صاحب کوئی مسئلہ بیان کرنے سے نہ  
میں اسے معلوم ہوتا تھا جیسے قرآن نازل ہوتا ہے، نہ کوئی حرف مستقیم ہوتا تھا  
ذمہ قرآن“

## فقہیہ قرآن امام محمدؒ میں

ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعیؒ سے کہا،

”فقہ امام کی مخالفت کرتے ہیں“

امام شافعیؒ نے پوچھا،

”کیا تو نے کسی فقہ کو کسی دیکھا بھی ہے؟“ ————— فقہ قرآن محمد بن الحسنؒ ہیں اگر تو فقہ کو  
آنہوں کو کہے گا کہ وہ جب معروف و مخفی ہوئے ہیں تو انکے اور دن کو دور سے سمجھ کر دیتے ہیں  
نہ وہ فقہ ہے کہ محمد بن الحسنؒ سے زمانہ کسی شخص کو توڑی اور فہم نہیں پایا۔“

## میں فقہ میں امام محمدؒ کا زیار احسان ہوں

امام محمدؒ کے بارے میں امام شافعیؒ کا یہ قول بھی ہے کہ،

”علم فقہ میں اگر میں کسی کا زیار بار احسان ہوں تو امام محمد بن الحسنؒ مشہدانی کا۔“

## حسن کلام امام محمدؒ کا حصہ تھا

نزدیکی نے ”التعلیل صیغہ“ میں ”اور وہی نے اپنی کتاب میں امام شافعیؒ کے اس طرح کے

بہت سے احوال نقل کئے ہیں۔ ۱۔

دوسری نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے کہ میں کاس شافعی کا چاہی ہے کہ مجھ سے

حماد بن سفیان نے اور انھوں نے ورجع سے روایت کی کہ:

”ہم شافعی نر یا کرتے تھے کہ میں نے عقل، دکان کے اعتبار سے فقہ و

اصول کے لحاظ سے ذہن و تفتیش کے نقطہ نظر سے، اور سادہ و عبادت کی

نہ سے، حسن کلام اور عوامی کلم اور بحث و گفتگو کے اعتبار سے امام غزالی

سے بہتر اور ہر کسی کو نہیں پایا۔“

## مناقب شافعی کا ایک ٹکڑا

مناقب المکرہی میں امام شافعی سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے دو آدمیوں کا یہ بار حاصل کیا ہے جو

میں اس شیعہ کا اور فقہ میں امام محمد کا۔“

## جہاد زیب و خوش لباس

امام محمد سے اپنی طاعات، اور ان کے دیدار اور اپنے مآثرات اور واردات کا ذکر امام شافعی

نے بڑے اذیتگر اور دل میں اتر جاتے، اسے انداز میں کیا ہے، وہ لڑاتے ہیں:

”پہلے پہل جب میں امام محمد کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ پہلے

مجھ کو دیکھتے دیکھتے اور دنگ اٹھیں گھرے رہنے بیٹھے تھے۔ میں غصہ

میں کہ چہرہ کی طرف نظر اٹھانے تو مجھ سے کہا مجھے میرے ساتھیوں کی طرح

دیکھنا ممکن ہے، میں نے کہہ دیا کہ برائی اور زیبائی اچھا و بھلا نہیں کہتی،

پھر میری نظر پٹائی پر گئی میں سلام ہوا، مجھے واقعی صحت کی ایک



موسٹ نا حق ہے، پھر میں نے ان کے پاس کو دیکھا، تو سچے زیور  
جامدیب اور عظمیٰ پاس انہیں کو پایا۔

## مزاعلیٰ مسائل پر سوال

میں نے ان کے بعض مسائل کے بارے میں جو افشکار کی اور زاعلیٰ  
نے سوال کیا، میرا خیال تھا ان مسائل کے جواب میں ان کی کمزوری پیرا  
گرفت میں آجائے گی۔ یوں کہ وہ ان سے ایسے عقائد نکالیں گے جن  
کے منصفہ فکر و نظر پہاں ہوں گے، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ مسائل محض  
معتقد کے معلق سے اس غری و مصفا کی تہ تیزی کے ساتھ نکل گئے کہ جیسے  
کمان سے تیر نکلتا ہے۔ انہوں نے اپنے مسلک کو اپنے ذہن اور وقت اور  
اقتدار کے ساتھ بیان کیا، انہوں نے ان کے لب و لہجہ میں جھلک تھی، انہوں کے  
ان الفاظ میں منصف اور کمزوری۔

## امام شمس کی مجلس

یہ روایت بھی امام شافعی ہی کی ہے کہ۔  
نہیں کہ امام محمد کی مجلس میں حاضر ہوا کرتا، اور آپ کے پاس بیٹھا  
کرتا، اور علم حاصل کیا کرتا تھا، لیکن ان کی کتابوں کی انہی سے سماعت  
کی۔

## رحم و مروت کا براؤ

امام محمد کے اوصاف اخصائل اور کردار و سیرت کا ذکر کرتے ہوئے امام شافعی

فرماتے ہیں :-

علم اور اسباب، جن کے سلسلہ میں کسی شخص کا بھی، ممنون کرم نہیں  
ہوں، البتہ امام احمد کا :۔ میرے ساتھ میں کاروبار و معیشت، علم و کرام کا اور بعض  
مرآت کاروبار میں کے احکامات معیشت، میری تعلیم و تدریس کے بیٹے وقت  
ہے :۔

## ناسخ و منسوخ کا عالم

امام احمد کے بارے میں افضل و کمال، امام احمد رحمہ اللہ کے بارے میں امام شافعی ارشاد فرماتے ہیں :-  
”انھوں نے احکام اللہ سے منسوخ کیا اور ان میں عالم بن گئے، امام احمد سے بڑھ کر  
بیرہ علم میں نہیں :۔“

## فتویٰ دینے میں ماہر

یہ امام شافعی کا قول ہے :-  
”فتویٰ دینے کے فن میں امام احمد کیا تھے، گویا یہ فی الحق کے  
یہ عالم و ماہر ہیں :۔“

## تخت اور روضہ

امام احمد کے تخت اور روضہ باری اور علم و فکر کا بیان کرتے ہوئے امام شافعی فرماتے ہیں :-  
”میں نے امام احمد کا پیش رفتی آدمی نہیں دیکھا، وہ جب بات کرتے  
تھے تو حکمت اور معرفت سے مہر بہر، ناگزیر اندام ہند و دلوں میں پڑے  
تھے اور تخت اور روضہ باری کا خاص واقعہ نہیں چھوڑتے تھے۔“

کسی اور کج روایت میں بھی اختلاف میں ہوتے تھے (۱)

## ماہ الامتیاز

امام محمد کی ذمہ داری، فرست، اوقات حافظہ اور دانش و تفسیر کے بارے میں کون تھا جو کچھ کلام و معارف دہرہ اور ان کے ان فضائل و کمالات کے احراف میں ہندو سچے نظروں آ جاویں۔ دانتہ ہے کہ امام محمد کے مذاہن اور متنازعوں میں ہر طبقہ ہر گروہ اور ہر جماعت کے اکابر و اصناف اور ائمہ و مجتہدین نظر کرتے ہیں۔ یہ سب ان کے طبع نظر اور شعور و لطیفہ پروردگار کے قائل ہیں اور بغیر کسی چنان و جیس کے ان فضائل کا صاف اور واضح اور غیر مشتبہ الفاظ میں اعلان کرتے ہیں:

ایک اور بات جو امام محمد کو دوسرے معاصرین سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ لوگ فقہ میں ایک شخص کو کتب فکر کے ترجمان اور داعی تھے، اور اپنے مسلک پر سختی سے قائل بھی تھے اور اس کی زندگی و تبلیغ میں بھی مصروف رہتے تھے۔ بلکہ ضرورت و مصلحت کا تقاضا ہر وقت حاضر و غائب تک سے دریغ نہیں کرتے تھے، لوگوں کو ان سے اختلاف بھی کرنا پڑا تھا، ان کے خیالات کی تردید بھی دہکتے تھے، گنت چینی اور مسند احمد میں کے حدیث بھی وہ نائے جلتے تھے، ان کے وفات و درمیں کی تردید بھی کی جاتی تھی، ان کے افکار و خیالات اور نظریات و کلام پر حوت گہری ..... بھی برتی جاتی تھی، ان کے مسلک اور مذہب کو بیرونی بھی کہا جاتا تھا، لیکن ان تمام باتوں کے باوجود ان کے علمی مرتبہ، ان کی فکر و مانی، ان کے ذہن و سامان کی فکر و فکر کی تفریق اور حسین بھی کی جاتی تھی۔

## یاد شخصیت

یہاں بات کاغذت ہے کہ دوسرے ائمہ اور مجتہدین کی طرح ان پر کتہ چینی اور احادیث لکھنے ہی کچھ نہ کئے گئے ہوں، لیکن اختلاف فکر و فکر اور اختلاف مذہب و مسلک کے باوجود

پیشوا ملول لرخصنی الشرحین

# مقدمہ موط امام محمد

از

جناب مولانا محمد عبید الرشید صاحب نقیاتی

نور انعام کا نورانی میراج ہست ہوا کہ اس کو اسلئے ہی ملاحظہ فرمائی ہے۔  
 ان کیلئے مولانا فی الشرحین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کتاب کو پڑھے وہ اپنے لیے ایک نیا دنیا بنا لے گا۔  
 اگر آپ پڑھ کر اس کی شہادت کرے گا تو اس کا نام اللہ کے حضور آجائے گا کہ اسے سب سے پہلے  
 اس کی شہادت دے گا۔ اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔

اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔

اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔

اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔  
 اس کی کتاب اس کی کتاب ہے۔

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ

یہاں لکھا کہ شہری و الیہ و الیہ  
 لکھی ہے جیسے کہ شہری و الیہ و الیہ









عند صاحب المصنف و قد غفر له و مولاه  
بہائمہ امویۃ عند الشافعی و اہل  
المذہب فی الاصل و عند صاحب المصنف  
بعضہ کما ذکرہ ابن عبد البر  
و السید موحی و غیرہما و ما ذکرہ  
ابن ابی عمیر ان من بدو فہم لا  
يعرفون صود و بیان ابن عبد البر  
ذکر جمیع ہلجہ فہم و صرامید  
و منقطعہات کلمہ موصولہ بطرف  
صفا و الا سیرۃ و قد وصل بین  
الصلوٰۃ الا ربعة و تالیف صاحب  
ابو حنیفہ و علیہ غفرہ و قد  
ان لا فرق بین السوطی و  
و الخیار ہی

کہنے ہیں اور جمہال تمام سب نے کہا ہے کہ خطبہ کے  
مربطی امام اکبر کے نزدیک جہت ہیں اور ان کے  
نزدیک نہیں مگر ان کے روئے اس کے کچھ کچھ امام شافعی  
اور حنفی کے نزدیک ہی جہت ہیں مگر ان کے سب  
کا پیرستہ ماریٹ میں موجود ہے جیسا کہ ابی عبد البر  
اور حنفی کے ذکر کیا ہے اور عراقی نے جو بیان  
کیا ہے کہ خطبہ کے بعض جہات پہنچے ہیں کہ ان کا پتہ  
نہیں چلتا مگر اس کے قابل دو ہے کہ ان جہات پر نے  
بہرہ بہرہ و ان کے خطبہ کے جہات ماریٹ میں  
منقطعہات کو پانچ سو موصولہ ذکر کیا ہے اور ان کے  
چار کے احوال پر ہی آج تک نہ لکھا ہے ایک مستقل ایف کا  
ہے ان میں سے جو جو ہے اور ان کے خطبہ کے تمام کا نقل  
کیا ہے نیز امامت کے سب پر جو ان کے سوا کسی اور  
تھا تو ان کی طرف سے نہیں ہے

خطبہ کے خطبہ کے خالق خود کا تمام سب کا بیان ہے کہ

صنف الامام صاحب المصنف و اہل مذہب  
الافری من حدیث اہل الذمہ و مزید  
ہا فہو ان الامامیہ و فہو ابی الفہم بن  
بہائمہ

امام اکبر نے صرف احنیف کی اور سیرت الی  
میں سے تو کہ روایت کو کاشی کے اس کے سوا  
کہا تو ان اور ان میں اور علماء ان کے خطبہ کے  
ان کے خطبہ

لیکن صرف ان ہی سے بات ہے کہ ان کی روایت کی سیرت میں کہ امام اکبر نے ہر جگہ ان  
کیا ہے اور روایات کو سیرت اور خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے  
خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے  
دست پر ہی ان کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے  
کہ فرق نہیں ہے بلکہ فرق ہے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے  
ان کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے

امام اکبر سے ان کا خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے  
خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے خطبہ کے

کائنات کے ہر ذرہ میں اللہ کی قدرت کا مظہر ہے لیکن اگر ہم اس کا ارتقا کوئی کوئی خاص جز ہے تو اس جز کے فوٹے ہونے  
 واپس لوٹ کر دیکھیں تو اس کے مقابلے میں یہ چیز تہذیب و تمدن ہے کہ اس میں ہر ایک انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب

۱۔ انسان کا تمدن نہ غیر انسانی کے تمدن کی روشنی میں ہو سکتا ہے جب کہ ایک ایسا تمدن ہو کہ ایک گروہ کو  
 دوسرا گروہ سے زیادہ ترقی یافتہ دیکھیں تو اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے اور  
 انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۲۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۳۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۴۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۵۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے

## سبب تالیف

تہذیب و تمدن کی تعریف اور اس کے فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے اور اس کے فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۱۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۲۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۳۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۴۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۵۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے

## موطا کی تدوین میں

۱۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۲۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۳۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۴۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۵۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے

تہذیب و تمدن کی تعریف اور اس کے فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے اور اس کے فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۱۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۲۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۳۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۴۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے  
 ۵۔ انسانیت کے ہر فرد کو ایک ایسا تمدن کا فوٹہ ہے کہ اس میں ہر انسان کو تمام فوٹے ہونے کی تہذیب و تمدن ہے







کو نہ متفق ہو گئے تھے اور وہی ان کے علم کے تمام اہل حدیث جو فی الامم کتبہ علیہم اور طلب علم کے لئے  
سفر فرمیں کیا اس لئے اس مسئلہ کے بڑے بڑے اہل حدیث کو جیت کم اخذ و مستفاد کا رواج ملا یہی وہ ہے کہ تھما  
یہ دینی شیخ کے حضور اور لوگوں کی دعا میں یہ اسے امام ہی مانتے اور ان کے شیخ نے ایک مرتبہ امام مولانا  
سید اسحاق علی کی کتاب آپ کے کہہ کر ان میں حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رد میں  
ہماری نظرت نہیں گزری تاکہ ایک نئے فرقہ بنا۔

بعد کی کتب اس پر ہوا اور اس وقت  
یہ دونوں بزرگ ہماری غیبت میں نہ تھے اور ان کے  
لوگوں نے میری حادثات کو بھی

یہ واقعہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے رد میں مولانا محمد بن ابی حنیفہ کی  
مذہب سے کم میں میں کہ وہ یہ ہے جو امام محمد بن ابی حنیفہ نے حضرت علی کے روایت کے سلف بیان فرمائی ہے  
ابن ابی حنیفہ نے حضرت علی بن ابی طالب کی روایت کے رد میں جو امام ابو حنیفہ کے کلام میں سے ہی  
حافظ عبداللہ بن قریظ کی روایت میں کہ

وقت اقصیٰ ان جہدیم صلیوہ صاف تھے  
الشیخ فیما بعد یقول عن علی بن ابی طالب  
من ابیہ بن ابی حنیفہ۔  
یہ وہ سب باتیں تھیں جن سے علی بن ابی طالب کی روایت میں امام

اور ان میں میں ان کی تصریح کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ بات  
میں وہ بھی انہی سے کہی ہوئی ہے فرض یہ وہ ہے کہ مولانا ابی حنیفہ کی روایت میں وہ بھی کہیں  
امام محمد بن ابی حنیفہ کی روایت میں اس کی کہ وہ اپنے سے کہے ہیں اور ان کے روایت کے متعلق  
اور اپنے مستند امام ابو حنیفہ کو سنا کہ ان کہتے ہیں اور یہاں ان کے منہ سے کہتے ہیں وہی ابی حنیفہ  
کے وہی کہتے ہیں کہ ان کے منہ سے کہتے ہیں امام ابی حنیفہ کے حضور اور ان کی روایت سے شہرت  
سے متفقین متوال ہیں اور یہی وہ ہے کہ کتاب مولانا ابی حنیفہ کے کہتے ہیں امام محمد کے نام سے  
مشہور ہے چنانچہ کتاب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شرح میں اس بات میں لکھی ہے

و ان مولانا ابی حنیفہ نیز احمد بن حنبلہ اور وہ  
مشہور ان کے مولانا ابی حنیفہ کے  
کہ ان کی روایت میں امام محمد بن ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے  
ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے  
ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے  
ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے  
ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے

یہ تین کتابیں ہیں جن سے ان کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے مولانا ابی حنیفہ کے

اس کتاب کا نام ہے، امام محمد نے جو طریق اختیار کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔  
 ۱۔ از بین ابواب کے متصل سب سے پہلے، امام مالک کی روایت دیا کرتے ہیں جو صحیح نظر آتا ہے  
 اور اس کو ہم بچتے ہیں، البتہ اگر کچھ ایسی روایت کے قابل مبنی ہونے کی مزید تفصیل دیتے ہیں اور اس کو مستثنیٰ  
 بھی الفاظ پر اکتفا کرتے ہیں، یہ الفاظ جیسا کہ فقہائے ائمہ نے تصریح کیا ہے اس روایت کے مستثنیٰ ہونے پر دلالت  
 کرتے ہیں اور وہ روایت اختلاف و اس سے شیوخ کی سندیں پیش کر کے اس روایت پر عمل نہ کر کے درود کو  
 پڑھتے ہیں۔

۲۔ اپنے شیوخ سے روایت کرنے وقت امام محمد جو شرط لگاتے ہیں اس کا محیط استعمال کرتے  
 ہیں موصوت اور بعد ازاں دوسرے نہیں لکھتے یہ مشرق کا طریق ہے البتہ کہ یہاں قرات اور سنان و نوکے  
 لے کر الفاظ متصل تھے لیکن متن عربی میں عام طور پر قرات کے لئے انھیں اور سنان کے لئے صحت  
 اور بعد ازاں الفاظ کا لکھا ہے۔

۳۔ اگرچہ سند میں امام جو حدیث کا قول یا حرام ذکر کرتے ہیں اور جہاں ضرورت محسوس کرتے ہیں  
 امام جو حدیث کے قول کے بعد بھی تصریح کرتے ہیں کہ واللہ اعلم من فقہائنا۔ یعنی ہمارے عام فقہاء  
 کا جو بھی قول ہے یہ جہاں فقہائے ائمہ سے مراد فقہاء عراق اور عام سے مراد ان کا اکثریت ہے اور کچھ ایسی سند  
 میں صحت امام محمد کا فرض ہے، یا ان کو یہ پراکتفا کرتے ہیں جن کی مشیت الی عراق میں رہی ہے جو مسجد  
 بن علیہ السلام کی جگہ میں اور کچھ مناسب لکھتے ہیں تو امام جو حدیث کے قول کے ساتھ امام مالک و دوسرے  
 کا قول بھی نقل کر دیتے ہیں۔

۴۔ ان کیس میں امام محمد نے اس کتاب میں کچھ مسئلے کے متعلق حدیث یا حدیث سے استنباط  
 کے الفاظ استعمال کیے ہیں اس سے مراد احتیاط نہیں بلکہ صرف امام جو جب ہے عام حد سے کہ وہ سنت  
 نوکہ، ہر طریق کہ وہ اس طرح لایا اس سے اس کتاب میں صرف انھیں جو از مراد ہے کہ بہت تفریح نہیں  
 چنا چھوڑا اور کچھ بہت میں امام محمد نے بھی الفاظ استعمال کیے ہیں حالانکہ وہ سنت نوکہ ہے، اس طرح  
 بعض کا استعمال بھی امام محمد نے واجب اور سنت نوکہ، دو فرق لگائے ہیں یہ ہر حال ناظرین کو فقہ  
 نہیں ڈھرائی پانچ تشریح کی اصطلاح میں ان الفاظ کے جو معانی آتے ہیں امام محمد نے ان معانی میں ان  
 الفاظ کو استعمال نہیں کیا ہے اس طرح الفاظ کا استعمال بھی قدر کے یہاں صرف، موقوف موقوفہ ہر  
 روایت کے لئے عام ہے بلکہ یہ کہ ان کو کہنے کے عام معنی ہیں مگر رکھتا ہے لیکن تا طریقی ہیں  
 لوگ حدیث صرف کے لئے از مراد استعمال نہیں کرتے ہیں۔

اس کتاب میں اگر ایک سہارا ایک تو اس دعا نہیں ہیں اس خدا میں طریق  
**تعداد مرویات**  
 اس وقت سند، غیر سند و طرق و مزیات و اصل میں احمد ان کے امام  
 مالک کی ایک ہزار، ایک اور بقیہ شیعہ کی ایک سو چھتر ہیں جن میں سے ان کی جو حدیث غیرۃً اور اکتفاً  
 سے پار و احتیاط استعمال ہیں۔





یہ ایک نامور دہائی ہے جسے انیسویں صدی کے آخری نصف میں انگریزوں نے اپنی سرحدوں کے اندر لایا تھا۔ یہ ایک نامور دہائی ہے جسے انیسویں صدی کے آخری نصف میں انگریزوں نے اپنی سرحدوں کے اندر لایا تھا۔

[illegible][illegible]

۱۰) ہم کو خود کے اعتبار سے سچے سے سچے کی گواہی دینا ہے کہ ہم نے اس کو اپنا خدا نہیں بنایا ہے۔

وہ قوت ہے کہ وہ ایک عرصہ کی قوت کے لئے اس کی دل کا کر کے میں دل کا ایک کھنڈ سے اس کے  
 کہ اس سال میں اس کی قوت ہوگی اس کے لئے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے  
 کہ اس سال میں اس کی قوت ہوگی اس کے لئے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے  
 کہ اس سال میں اس کی قوت ہوگی اس کے لئے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے دل کا کر کے میں اس کے

[illegible][illegible]

[illegible]

وہاں تک کہ ان کے ساتھ اس طرح کی باتیں نہ ہوں کہ وہ ان کے  
بہنہ روتے رہتے ہوں یا ان کے ساتھ کسی طرح کی باتیں نہ ہوں  
وہاں تک کہ ان کے ساتھ اس طرح کی باتیں نہ ہوں کہ وہ ان کے  
بہنہ روتے رہتے ہوں یا ان کے ساتھ کسی طرح کی باتیں نہ ہوں

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

[illegible]

دارالخلافہ ان اہل کائنات پر اہل جہنم کو غلبہ کیلئے جو کچھ کرنا چاہتا ہے وہاں کے لوگوں میں محبوب ہے۔  
 صوفیوں کا کہنا ہے کہ یہ اہل بیت کا جملہ نہیں بلکہ ان کے اوصیاء و اولاد کا جملہ ہے۔ یہی عقیدہ ہے جو ان کے مشیخ و مرید  
 اور پیروکاروں کی تفسیر و تشریح سے ظاہر ہوتا ہے۔

[illegible]

اگر وہ خود اکیلا نہ ہو تو اس کے ساتھ

اس کو سنا لیا، پھر فریقین میں بے حد کڑواہٹ کی گئی۔

اور ان کے ساتھ اور ان کے مشورہ میں اپنے عزیزوں کی طرف سے بھی ہرگز کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس کا مقصد حاصل کر سکے۔

الآن من بعد ما برئت كرتي من هؤلاء من قبل الدين عموما والنسب المثلث من قبلهم فإني أدعي عن الدين والحمد لله

[illegible]

المسألة الأولى: ما هو الفرق بين المصداق والمصادق؟

حضرت میرزا محمد تقی خان صاحبزادہ نے اپنے والدین کی تعلیمات پر عمل کر کے ایک عظیم الشان شخصیت بن گئی۔

[illegible]

کے لئے دعا  
کے لئے دعا

محدثان در تاریخ اسلام و خلافت حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم و احوال و مناقب و شجره و نسب و غیره

برای اطلاع از نحوه ثبت نام و شرایط شرکت در این مسابقه، به آدرس [www.iranpress.com](http://www.iranpress.com) مراجعه کنید.

جس طرح ہمارے ملک سے ہندو پاک کے مابین اتحاد و یگانہ پن پیدا کر کے ایک نئے ملک بنانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر میں نے اس شخص کو دیکھا تو اسے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا ہوگا۔

[illegible]

سیدنا ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے سب سے زیادہ پسند کیا ہے۔

[illegible]

۱۰۰

کے اندر میں نے اپنے دل میں اس طرح سوچا کہ اگر وہ میری طرف سے ہوا تو کیا ہو گا؟

بہارِ اقبال کے لیے تجویز کی گئی تھی۔ مگر اس کے بعد بھی وہ اس کی طرف توجہ نہیں دے سکتے تھے۔

وہیں کہ وہ مران کا پیکر چھوڑے اور جہاں اس کی طرف سے کسی کی ضرورت ہو وہاں اس کی طرف سے کسی کی ضرورت ہو

میرزا محمد علی خان قزوینی

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ

عبد الله بن عثمان بن قيس بن الربيع وعمر بن

*And so, a little more of the same old story.*

[illegible]

پاکستان میں مذہبی آزادی کی صورت



مَنْ خَرَّ مِنْكُمْ فِي مَثَلٍ مِثْلِهِ خَرَّتْ وَجْهَتُهُ فِي الْأَرْضِ

اقتباسات

# امام محمد بن حسن شیبانی

اور  
ان کی فقہی خدمات

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

تالیف: ڈاکٹر محمد الدسوقی

ترجمہ: حافظ شعیب احمد جامعی، ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

ادارہ تحقیقات اسلامی  
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی - اسلام آباد

ی ہیں، سوائے اس کے کہ کوئی انڈی نے اپنی جامع کتابوں کیا ہے۔

موسطیہ روایت امام احمد

۱۶۸۱ء میں مہدی کے لوگوں میں امامہ لکھتے سے روایات کے لیے امام احمد کے علم و مدد کا انھوں نے اس کا آپ کی امام ترین روایات موسطیہ روایت کو اور انھیں صحیح مطہر نام پر آئیں۔ یہ امام احمد کے علم و عقل اور اہل قیام کے درمیان فضائل اور علمی کے جہری مسئلے کا نمونہ ہیں۔ یہ دونوں کتابیں فقہ حنفی (اسلامی قانون کے باجم کا حل) پر تالیف ہونے والی کتب میں سرگزشت تصور ہوتی ہیں، انہی میں صرف وہ روایت کا ذکر کرتے ہیں نہ کہ روایت کے قائل کو۔

امامہ لکھ کی موسطیہ روایت تالیف ہے جو اخیر کی ایک روایت کے تحت نسبت کی حیثیت سے ہم تک پہنچی ہے۔ ۱۶۸۱ء تک روایت سے یہ روایت کی کتاب ہے۔ اس میں امام لکھ نے لکھ وئی اور اس کی اساس میں یہ دو قائم ہے۔ ممکن اعادہ سے اور آراء سے صاحب کتاب کی صورت میں اس کے مسائل کا کہ ہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے عمل میں یہ روایت کی امام احمد کی امام احمد کی ہے۔ ۱۶۸۱ء میں اس کتاب کے کتاب میں پچھلے ہونے آ کر فقہی آراء کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ جو مسائل کی عقلی بات کی تخریج کے اندر روایت ضرورتاً غرض میں آتی کہ ہے جاتے ہیں۔ اس کا، پر بعض طریق القہار کی حد سے ہے کہ موسطیہ اگرچہ فقہی آراء پر مشتمل ہے تاہم کی طرح بھی صحیح سند سے کہہ سکتے ہیں حال کتاب میں ہے۔

کتب حدیث میں اس کتاب کے خواہ مخواہ یہ نگار لکھ باب کی فصل دوم میں ملے گی۔

۱۶۸۱ء امام لکھ کو اپنے زمانے میں علمی حاکم حاصل تھا جس کی کتاب کی جو ضرورت تھی اور اس کی اس تفسیر کے بارے میں جو پڑھنے کی تھی اور لوگ جس قدر اس کی تخریج میں مدد اللہ تعالیٰ کے واسطے تھی جو سے مطہر و دور سے مل کر کے امام احمد لکھ کے پاس تشریح پر پہلے اس سے علم حاصل کرنے اور اس سے موسطیہ روایت کرنے کی غرض سے آئے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کی روایت کرنے والوں کی تعداد غیر ان کی حد تک زیادہ ہے۔  
اگرچہ یہ کام ہواوی کا ہے اور بالخصوص اس کتاب کے نگاہ کرنے والے تھے۔

اس کتاب کے کئی کاموں میں ایک دوسرا نکتہ کہ اس سے موطا کے روایوں کی کثرت قدرتی  
وجہ سے اس کے نسخوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ اگرچہ ان میں سے غالب تعداد کا تو صرف نام  
فیہ کیا ہے۔ بعض کا قریبی نام ہی نہیں دیا ہے۔ جو حق نکتہ ہے۔ ان میں سے کئی تعداد کی ہے  
جو پیش قدمیوں میں ہے۔ اور ان میں سے جو ہے۔ ان میں سے کئی کمال ہیں اور کئی نہیں۔ بلکہ  
صرف ان میں سے کئی صرف۔

موجودہ نسخہ داخل میں کا خود موطا یا اپنے کا عنوان مقالے میں لکھتے ہیں کہ موطا  
کی کئی روایتیں ہیں، مثلاً حدیث کے علم کی حد تک اس حد تک کہ اس سے موطا کے  
پانچ نسخوں میں سے کئی ہیں اور ان میں کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ان کا ذکر کرنے کے  
بعد فرماتے ہیں کہ اس کے کئی نسخہ ہیں، مثلاً حدیث کے علم کی حد تک اس سے موطا کے  
ابھی کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔

موطا اس کتاب کے روایت کرنے والے ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔

یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔

یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔  
یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔ یہ کئی نسخہ ہیں۔

۱۹۱۵ء اپنے کتاب کے حوالے کر دیا۔ جس نے اس کی نقل تیار کی۔ یہ صحیح نامی کتاب امام مالک کے حقوق میں اس کی موجودگی میں لوگوں کے سامنے موطا کی قرأت کرتے تھے۔ امام مالک اپنی سند پر بیٹھے اسے سنتے رہتے تھے، جبکہ قرآن کے حوالے سے جیسے جیسے بعض لوگ جیسے جیسے اس میں سے کوئی چیز کہہ کر دیتے تھے، اسے یاد کر لیا کرتا تھا۔ امام مالک کو پھر انہی حاکموں کے کچھ آدمیوں نے کی صورت میں اپنے قرآن کو دینے کی بھیج کر لے۔ ۱۹۱۵ء امام مالک ہر جامعہ کے وقت وہاں ضرورت پڑنے والی کتاب میں کی پھر انہی کو دے دیتے تھے۔ اس کی وجہ سے تہذیب و تقویٰ کی دہائی اور سندس سرکل جرنے کے علاوہ اسے موطا کے لیے وقف ہو گئے۔ کچھ لوگ کرتے، انہوں کی کاپیوں مختلف ہوا کرتی تھیں، امام اس اختلاف کے باوجود اس کے آگے بڑھ کر، کے حوالے ہی اس کے حقیقی و ذی قرار پاتے ہیں۔ ۱۹۱۵ء

ایک روایت یہ ہے کہ موطا امام مالک کی امامیت کی اصل خود انگریزوں نے ہی بڑھائی۔ امام مالک ہر سال اپنی مجلس کی کرتے، رہتے تھے۔ جب بھی وہ انگریزوں کی کرتے، موطا کو دے دیتے اس سے متعلق کہہ دیتے، یہاں تک کہ موطا کی یہ صورت بن گئی، اور ہم تک پہنچی ہے۔ انی دہائیوں کے روایت کہ انہوں میں اختلاف ہے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ انہوں نے امام مالک سے ایک وقت میں اسے روایت کیا مگر اس کا جو حصہ حذف کر دیا۔ مگر وہ لوگ آئے جنہوں نے ان کے بعد روایت کی اور امام مالک سے اس حصہ حاصل کیا۔ جسے انہوں نے حذف نہیں کیا تھا۔ جلد ان کے ہاتھوں میں موطا کا حصہ ان کے حوالہ میں آ گیا۔ ۱۹۱۵ء

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ امام مالک نے عمال محمد مہدی میں مدد خود کا سوا کیا۔ انہوں نے ایک جگہ بدلتے ہوئے خود میں تمام کیا تھا۔ موطا کی روایت کرنے کی غرض سے مسلسل ان میں امام مالک کی مجلس میں شریک رہے۔ امام مالک کی روایت کہ وہ ان تمام نسخوں میں مدد فرمائی ہو رہا ہے۔ اگر موطا امام مالک کے ہاتھوں سے انگریزوں کو بھی بھیج کر دی کے ہاتھوں کے مطابق ۱۹۱۵ء آپ نے اکیلے امام مالک کی روایت اس کی روایت کی تھی اور اس میں ان میں ایک سے زیادہ بار بار روایت اس سے روایت کی تھی۔ ایک روایت یہ ہے کہ امام مالک نے اپنے شاگردوں کو اپنی یہ





## امام محمد بحیثیت محدث

### محدث کی تعریف

۱۲۹۶ھ کے محدث کی تعریف کے بارے میں علماء کے مکتب اقوال ہیں۔ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب مصروب الراوی میں ان میں سے چند اقوال نقل کیے ہیں۔ ۳۷۷ بعض علماء کے نزدیک یہ اقوال اپنے اپنے دور میں ظہور پذیر ہوئے اور ان کی فہمی حالات کے آئینہ دار ہیں۔ اس علماء پر اس قول کی دلالت ملتی تھی ہے اور نہ یہ کہ محدث ہی کے لیے متعزک ہیں۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اجتہاد فقہ کے لیے حادیث میں سے روایات اور احادیث و منسوخ کا باہر ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ قرآن کریم کے بعد سنت انعام شریف کا حصول اول ہے بلکہ اس کی معرفت دہماریت یعنی حاجتوں کی شرائط میں سے ایک اسی اور نہ دوسری شرط ہے۔

اس امر میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تمام فقہاء اجتہاد میں سنت و حدیث کے علم میں ہمارے و کمال کے اعتبار سے یکساں نہیں ہیں، بلکہ ان کے درمیان اس سطح علم فراق مراتب ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام جو حدیث و سنت کے فرائض و روای ہونے کے باوجود معراج علم حدیث میں یکساں نہ رہے کے حامل نہ تھے۔ وہ مختلف شعبوں اور فنوں میں بکھل گئے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے دوسری اہل علم و علم علیہ وسلم یا کسی دوسرے صحابی سے کئی حدیث و احادیث بیان کیں۔ یہ علماء کے باوجود ان نے اپنے ہاں تفریق لانے والے سماج پر اعتراض کیا۔ وہی ان کے نزدیک دوسروں کے حکایتے میں زیادہ ناکی اور کھلی ترجیح تھے۔ اس طرح کچھ احادیث کی ایک حکایت میں معروف و مشہور ہو گئیں مگر دوسرے احادیث میں وہی احادیث غیر معروف ہیں۔ مختلف خطوں کے

فقہاء کے درمیان اختلاف کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے۔

امام محمد کو صرف حدیث سے حدیث کا کتنا حصہ ملا اور آج اعداد بیٹ اور تاریخ و مفسر کے بارے میں ان کا شیخ علم کیا تھا؟ کیا ایک امام سہیل ہے۔

امام محمد نجفیؒ سے حدیث کے طالب علم تھے۔

جو حدیث امام محمدؒ کی حیثیت سے ہمارے ہر محقق کے علم میں یہ بات گزر چکی ہے کہ آپ نے اپنے ابتدائی زمانہ طالب علمی میں علم حدیث و فقہاء کی تعلیم حاصل کی۔ بعض روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ نے فقہ سے پہلے علم حدیث حاصل کیا۔ ۳۶۱ آپ کے حالات زندگی پر مشتمل یہی کتابیں اس پر مشتمل ہیں کہ امام موصوف نے علماء کی ایک کثیر تعداد سے علم حدیث حاصل کیا۔ اس کی تائید آپ کی تاریخات، خاص طور پر ان تاریخات میں مذکور احادیث سے ہوتی ہے جن میں آثار و احادیث کا نقل کرنے کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں متعدد احادیث و روایات کی ایک بہت سی تعداد نے روایت کی ہیں، جو کسی ایک شری میں نہیں تھے، بلکہ ان مختلف شرواح سے ان کا تعلق تھا، جو دوسری صدی ہجری میں عالم اسلام میں علمی و فکری اہمیت کے مراکز تھے۔

امام محمدؒ کا اپنے شیوخ اور اپنے شاگردوں کے ساتھ تعلقی "مالی اصل" میں امام موصوف کے شیوخ کی کثرت کی طرف اشارہ کر چکا ہوں۔ اس سلسلے میں طبع کوڑی کامیابی بھی نقل کر چکا ہوں، اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ ان شیوخ کی ایک بڑی تعداد فقہ اور فقہی مسائل کی تفریح سے زیادہ حدیث کے حفظ و روایت میں شہرت کی حامل تھے، اور ان میں سنیان ثوری، سفیان بن عیینہ، مسعر بن کوامر، سعید بن ابی حروبہ، عقیل بن عمار، قسوی اور امام مالک شہر لکھتے ہیں۔

امام محمدؒ عمری ہی میں حدیث کی اجازت حاصل کر چکے تھے اور آپ نے اپنے دور کے تمام محدثین سے اس کا علم حاصل کر لیا تھا۔ آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ علم حدیث کی راہ میں عراق سے کوہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے امام موصوف کو ذہانت، حصول علم کے لیے تمام درجہ اور ہمت

حدیث میں امام محمدؒ کی موقوفات



1998

آپ کی ہر خوش نصیبی اور کامیابی کے ایک بڑے حصے، مطمئن رہیں، اللہ ہی:



● **السرعة والسهولة**

ذیل میں امام موصولہ کی ان تالیفات کا جائزہ اس لحاظ سے پیش خدمت ہے کہ یہ کتابیں حدیث، اس کے درجہ اور تاریخ و موضوع کے بارے میں امام غزالی کی معرفت اور گہرائی بصیرت پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی طرح اس لحاظ سے کہ ان میں کیا ہے کیا ہے کی بات کتابوں کو کتب حدیث میں شمار کیا جاتا ہے یا نہ ہے کے بتانے میں بھی اسی کی دوسری کتب حدیث میں ان کا کیا مقام ہے۔

(۱۹۲۶ء) یہاں پہ فضاہت گرد یا صاحب ہنگا کہ بر سے زور بہت سے علماء و محدثین کا خیال ہے کہ نام لڑکے اور سے اب تک کتب حدیث میں سے کوئی کتاب باقی نہیں ہے، سوائے امام لڑکے کی روایت کردہ صوطا اور ابن ماجہ کی روایت کے جن کی طرف صوطا کا تعلق کرتا ہے جوئے نشانہ کر چکا ہوں۔ ۳۳۷

اس کے ساتھ ساتھ صوطا نے حدیث یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں صوطا کے علاوہ بھی تصانیف یا تصانیف عرب کی گئیں مگر وہ ہم تک پہنچ گئیں۔ ۳۳۸

امام مالک نے پہلے مکمل صوطا تاہیث کی تصنیف و تصانیف کی کثیر تصانیف پیش کی۔ جن کی تعداد کے بارے میں محدثین مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک اس کی تعداد اس بڑاں بعض کے نزدیک نو بڑاں اور بعض کی رائے میں چار بڑاں تھیں، امام اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ امام مالک اپنی اس کتاب پر کثرت سے نظر پائی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس کی احادیث کا ایک بڑا حصہ حذف کردیا تھا، اور صرف وہی احادیث اس میں رہ گئیں جن کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ یہ مسلمانوں کے لیے زیادہ اصلاح کا باعث ہیں اور دینی لحاظ سے زیادہ کامل عمل ہیں۔ ۳۳۹

اس کا یہ مطلب ہو کہ انہیں کہ امام مالک نے اپنی اس کتاب میں غیر صحیح احادیث کو بری نہیں۔ اور پھر ان کی عدم صحت معلوم ہونے کے بعد انہیں حذف کردیا تھا۔ وہ اپنی اس کتاب پر بار بار نظر پائی اس لیے کرتے تھے کہ امام مالک، ان احادیث سے مروی حدیث کی قبولیت کے بارے میں بہت محتاط تھے اور روایات میں بہت گورہ فرماتے تھے۔ جب کسی حدیث کے بارے میں انہیں شک ہو جاتا تو اسے ترک کرنے کو ترجیح دیتے۔ اس لحاظ سے انہوں نے ان احادیث کو ان کے ضعف کی بنا پر حذف نہیں کیا، بلکہ اس عدم حذف کیا ہے کہ انہیں بعض احادیث پر امام کی قیاد رکھے میں شک، اور انہیں ہو گیا تھا، اس کی تائید ان سے مروی ان تصانیف و روایات سے ہوتی ہے جو احادیث کی چھان بین کے بارے میں ان کی وجہ نظر ہو، گویا یہ سمجھتے تھے کہ آئندہ وہ ہیں۔ نیز روایت حدیث کے بارے میں ان کی طرف سے انہیں پر احادیث کی نظر ہیں۔ ان میں سے ایک روایت

ہے کہ "یہ طہری کی حیثیت رکھتا ہے لہذا ائمہ اچھی طرح دیکھ لو کہ اسے کس سے ملے ہو۔ یہ کسی اچھے ہے یا شرعاً اس سے ملے ہو۔ جو فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے ان ستلوں کے پاس بیاد رکھا مگر میں نے ان سے کوئی روایت نہیں لی۔ یہ لوگ ان میں سے کسی کو بیت المال (آزادی خانہ) پر دیکھا جاتا تو وہ بھی روایت کرتا مگر وہ علم سے بیٹھیں اس میں اس مرتبہ کے لوگ نہیں تھے کہ ان کی روایات کا شمار کے ساتھ قبول کر لیا جائے۔" ۲۳۳

امام باکث سے مروی ہے کہ چار آدمیوں کے علاوہ ہر ایک سے علم حدیث حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بے قول سے علم حدیث حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس خواہش میں کسی کے کلام سے حاصل نہیں کیا جاسکتا جو حدیث کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس میں آدنی سے حدیثوں کی باتیں بیان کرنے میں روئے کوئی کرے اور خواہ وہ حدیث رسول کے بارے میں علم نہ رکھیں اور اس لیے کارہ باریہ اور صاحب فضل بخاری سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی کیا قدر داری ہے اور وہ کیا چیز جان کر رہا ہے۔ ۲۳۵

یہی ہے کہ موطا کی احادیث غریب اور خوب سے پاک ہیں۔ ۲۳۶ موطا میں کتاب کی غریب میں غریب احادیث ہیں۔ چنانچہ امام شافعی اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بڑے زحمت سے کتاب طے کے بعد موطا امام مالک سے لیا اور کئی کتاب لکھی ہیں۔ ۲۳۷

۲۳۸ یہ چنانچہ اس موطا میں مذکور حدیث کا صحیح تصنیف حدیث کی تھی۔ سے خالی تھا۔ اس لیے موطا میں بھی احادیث کا ایک حصہ تصنیف سے خالی ہے۔ جو اس کی کل احادیث کا تقریباً ایک چوتھی ہے۔ ۲۳۹ موطا طے نے ان احادیث کے اتصال کی طرف خصوصی توجہ دی ہے، جن میں زیادہ مشہور احادیث داخل ہیں۔ امام شافعی نے اپنی شرح موطا میں بیان کیا ہے کہ موطا میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس کی ایک یا دو احادیث یا احادیث نہ ہوں۔ مطلقاً صحیح بات یہی ہے کہ موطا بڑا مستحکم ہے۔ ان احادیث نے موطا میں مذکور حدیث سے قطعاً جو متصل احادیث کے بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں امام مالک کے بیٹے ابراہیم بن یونس اور عن الطلقہ عسہ کی حدیث میں موجود ہیں، جن کی باتوں سے حدیث چنانچہ اس کی سوا کچھ احادیث

پر مشتمل ہیں جن کی امام باگت کے طریق کے علاوہ دوسرے طریق سے تصدیق جان ہوئی ہیں۔  
سوائے چار کے جو موطا کے علاوہ کھلی موجود نہیں ہیں۔ ۳۳۹

نیکاح ہے کہ مسوطیہ کی احادیث کتب صحاح میں کچھ احادیث سمیت کھلی ہوئی  
ہیں۔ ۳۴۰ اگرچہ امام باگت کی بیان کردہ چوتھی سند کے علاوہ کسی اور سند سے مراد نہیں۔ اس  
کتب کے حوالے سے مسوطیہ کے مقام کے بارے میں علماء سکندریہ کا موقف ہے۔ قاضی  
ابو نصر ابن اسمری کا خیال ہے کہ موطا ہی اصل الہامی نسخہ ہے اور صحیح بخاری اس کی نقل  
کی دوسری کڑی ہے۔ باقی تمام محدثین جیسے مسلم اور قرطبی نے اپنی کتب کی فیضان انہی دو پر رکھی  
ہے۔ ۳۴۱

بعض کا خیال ہے کہ موطا مرتبے میں صحیحین کے ہم پلہ ہے اور یہ کتب صحاح میں سے  
ایک ہے، جبکہ دوسرے حضرات کا خیال ہے کہ یہ کتب صحاح میں سے نہیں ہے بلکہ وہ اس کے  
بعد کے ہیں جن میں کچھ صحاح میں شمار کرتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ موطا میں مراہل اور فقہی  
آراء کی بغیر قصہ موجود ہے، لہذا یہ کتب حدیث کی بجائے کتب فقہ کے ذریعہ مرتب ہے۔ ۳۴۲  
حقیقت یہ ہے کہ موطا کا فقہی آراء پر مشتمل ہونا کوئی عیب نہیں ہے بلکہ اس میں مراہل  
کی کثرت اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ صحاح میں سے کم مرتب ہے۔ دوسری مدعی میں اس  
صحت، مجید الفقہاء کے اس فتویٰ کی۔ یہ بھی دلائل سے ہے کہ مراہل کو ذرا عیب لکھی ہوئی ہے  
موجود ہیں بعد اختراع کی گئی ہے۔ ۳۴۳

۳۴۴ یہ ایک مختصر نمونہ ہے موطا اور کتب حدیث کے درمیان اس کی قدر و حرکت کا۔  
جہاں تک موطا کا سہاگت کا نام اور اس میں کتب حدیث کے ساتھ ہے اس کی حقیقت یہ  
ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اپنے کا سفر کیا امام باگت کے مکتبہ میں تقریباً پچاس سال پہلے، اس  
سے زیادہ مدت میں کہ اس کے پڑھنے والے سے یہ کہ موطا کی روایت کی، جبکہ امام باگت کے  
مکتبہ میں اس کا ایک سے زائد مرتبہ امام باگت نے موطا کی تصحیح کی۔

یہ بات معلوم ہے کہ امام باگت کو اپنے حاصل کردہ سارے علم کو دین کرنے کا بہت شوق تھا،

اس لیے انہوں نے عموماً کورایت کرتے ہی غور کیا۔ اسی بناء پر بعض علماء کا خیال ہے کہ امام شافعی روایت کو درعوض اگر مطلقاً اہدایات سے گھبراتے ہیں تو کم از کم محدثین و روایات میں ضرور ہے۔ اس میں کے ساتھ ساتھ جیسا کہ اس روایت (مروطہ امام محمد) کی قدر و حرکت کے بارے میں گزرا ہوا ہے کہ اس لحاظ سے ہر ہے کہ فقہی موضوعات میں اصل ہر دور اصل عراقی کی نسبت اس میں موازنہ اور نظر میں کیا گیا ہے۔

دوسری صفحہ میں روایات قدوسیہ کے سب سے پہلے فقہ کی بناء پر امام شافعی کی روایت کو درعوض بھی دیگر قابل اعتبار روایات کی طرح، تحصیل و تیسر تحصیل و تیسر تحصیل پر مشتمل ہے۔ اسی طرح یہ صواباً تاہم دوری و تیسر کی تیسری آراء کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ ساتھ مروطہ امام محمد کی فقہی اعتبار کے اور موضوع کے اعتبار سے، یعنی کورایت کو درعوض سے شک ہے۔ کیونکہ فقہی انداز کے درعوض سے امام شافعی کے یہ موازنہ تو یہی امام شافعی کے لحاظ سے اہل عراق کی روایت کے طریقے پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ معلوم نہیں کہ یہ وہ ہیں کیا ہیں، جتنی جہاں امام شافعی نے خود اس قسم کا تعریف کیا ہے۔

موضوع کے لحاظ سے انکشاف کی حقیقت یہ ہے کہ عراقی کی روایت کو درعوض، خاصاً امام شافعی کے بارے پر مشتمل ہے۔ انہوں نے امام شافعی سے فقہ کی ہیں، جب کہ مروطہ امام شافعی کے عراقی حقیقی و محض کارگ لیے ہوئے ہے۔ آپ جو کچھ امام شافعی سے روایت کرتے ہیں، اسے روایت کرنے کے بعد یہ بھی وضاحت کرتے ہیں کہ فقہی عراقی نے اسی کا اختیار کیا ہے۔ اسی کی مخالفت کی ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ اختیار یا ترک کرنے کے بارے میں جان کرتے ہیں۔ بالخصوص مخالفت کی صورت میں۔

۱۴۵۵ھ تک سب سے پہلے کہ مروطہ امام محمد میں امام شافعی کے ہر بیان کو لے ہیں، امام شافعی امام شافعی سے مروی ہیں، یہ دیگر فقہی عراقی و تیسر سے ان کی اختلاف ہے؟

امام شافعی نے مروطہ میں امام شافعی کے طریق کے ساتھ ساتھ روایات عراقی کی ہیں، یہ بھی عراقی کے مطابق روایت کے قریب آتا ہے۔ اسی کے یہ بھی عراقی و تیسر نے امام شافعی سے



کے طور سے شریعت میں روایات کی تعداد ایک سو تیس تھیں اور اسی ہے ۳۲۔

اس ہائیک کے طریق سے وہاں کردہ روایات کے بارے میں امام غزالی کا چہرہ قائل ہے کہ میں نے تقریباً تین سال تک امام ہائیک کے دروازے پر قیام کیا ہے اور وہاں راستہ الٰہی کی روایت بہت سے ائمہ اہل حدیث کی ہیں۔ ۳۳۔

سوال یہ ہے کہ وہاں سب کچھ جوں جوں ملے گا امام ہائیک سے کیا کیا اور ہمارے پاس اس کا واسطو کیا ہے؟

موسطی امام محمدؒ میں جس قدر روایت ہیں، ان کے بارے میں یہ خاصیت کہہ دی گئی ہے کہ وہ قائل رسولؐ کی عقلیت ہیں۔ عقلی ہیں۔ عقلی کی تعداد تقریباً تین سو ہے۔ ان میں سے بعض جن کی تعداد بہت ہی گلیل ہے، وہ امام ہائیک کے طریق سے مروی نہیں ہیں۔

یہی وہ روایت ہیں جو اس طریق پر مذکور نہیں ہیں، مثلاً وہ روایت محمد رسولؐ کے اخوی کیفیت و آپؐ کی تکلیف لانا وغیرہ سے عقلی ہیں، اور جو حدیث مصلیٰ کے ذیلی میں آتی ہیں، ان کی تعداد تقریباً چار سو ہے۔ ان میں سے جو طریق امام ہائیک کے مطابق مروی نہیں ہیں، ان کی تعداد بہت کم ہے۔

اس مقام پر کہا جاسکتا ہے کہ امام ہائیک نے جو امام ہائیک سے روایت کیا، ان کا غالب اور بہت بڑا حصہ ان کی روایت کہہ موسطی میں موجود ہے۔ موسطی امام محمدؒ جن روایات پر عقلی ہے ان کی کل تعداد تقریباً ایک ہزار ایک سو چار ہے۔ ان میں ایک مصلیٰ، ایک غیر عقلی اور باقیات ہیں، آخر کیا تھے سو چار، وہی جو اہل عراق و حجاز کے فقہاء صحابہؓ، تابعین اور شیخ و ائمہ کی آراء سے عقلی ہیں۔

(۳۲۶) یہ ایک حقیقت ہے کہ موسطی امام محمدؒ اگر اپنے ۳۳۰ روایات میں ان کے ساتھ ساتھ جو حدیث عراق اور بعض فقہائے حجاز کی روایت و آراء کی تعداد پر ہتھیاری لڑائی دیکھتی ہے تو دوسری طرف وہ اس واقعہ پر حیرت میں آئے بغیر رہتا کہ حال ہے جو ہائی موسطی کی روایات میں موجود نہیں ہے اور وہ ہے حدیث فقہاء الاصفہانی بغلیات۔ ۳۳۸ اس حدیث کو بخاری اور مسلم



انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس طرح اس حدیث کو بڑا دھرم دینی، مگر حقیقی اور عوامی نے اس حدیث کو  
کے قول کی حقیقت سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کی صحت کے بارے میں علماء کرام کی اختلاف رائے ہے کہیں نہ ہو مگر یہ ایک حقیقت ہے  
کہ امام احمدیہ ہمارے محمد مبین کی ایسی حدیث کو روایت نہیں کرتے جس کی صحت میں شک ہو، چاہے  
وہ موضوع ہو۔ محمد مبین نے ہمیشہ اس بات کو اطمینان سے ثابت کیا ہے کہ ان حدیثوں کے قول کی  
حقیقت سے یہ حدیثوں کی روایت سمجھنا ہی سمجھنا ہے کہ ان حدیثوں کے قول کے لئے ایک ٹکڑا  
ہو۔ آپ نے یہ حدیث ان حدیثوں سے روایت کی ہے تو آپ کو اس کی صحت میں کوئی شبہ نہیں  
تھیں۔

بہرحال یہ کتاب امام احمدیہ کے علم حدیث اور اس کی روایت میں غلطی کا باعث نہیں ہے۔  
مگر امام احمدیہ جہاں تک کتب الاصول کا تعلق ہے تو وہ بھی صحیح کے لحاظ سے موقوف ہے۔ کتب  
نہیں ہے۔ وہ بھی حدیث و فقہ کی کتاب ہے۔ اس میں امام احمدیہ نے امام ابوحنیفہ اور دیگر محدثین  
سے روایت کردہ احادیث جمع کر دی ہیں، مگر یہ محدثین سے آپ کی روایت بہت کم ہے۔ اس  
میں احادیث، آثار و اخبار اور اقوال صحابہؓ و تابعینؓ مذکور ہیں۔ اس میں آپ نے اپنے استاد امام ابوحنیفہؒ  
کے مسلک اور ان سے اپنے اختلاف کو بیان کیا ہے۔ اسی بنا پر اس کتاب کی نسبت امام احمدی  
طرف کی گئی ہے۔ اس طرح موقوف کو ان کی طرف منسوب کر کے موقوف امام احمدیہ کہا جا رہا ہے۔  
اس لحاظ سے کہ ان حدیثوں کی روایت امام احمدیہ، کتب الاصول اور کتب دیگر ہیں  
کہ ان میں امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو بیان نہیں کیا گیا۔ اس طرح کتب الاصول میں ان کی  
رائے کو بیان نہیں کیا گیا، البتہ کتب الاصول اس لحاظ سے موقوف سے مختلف ہے کہ وہ عراقی فقہ کی  
آئینہ دار ہے، امام احمدیہ کی فقہ اور ان کے مکتبہ ان کی رائے کے لحاظ سے وہ آپ کے  
موقوف خاص اور پختہ دینی و فلاحی امام احمدیہ کے اصولوں کی آئینہ دار ہے۔

امام احمدی کتب الاصول امام ابوحنیفہؒ کی ان روایت میں ایک سے زیادہ ہوتی ہے، انہیں  
خود ان کے جمع کیا ہے۔ ان روایت کی تعداد چار ہے، جو امام ابوحنیفہؒ سے مروی ہیں۔ یہ روایت

لام کو نے۔۔۔ جیسا کہ طرہ بازی کی کڑی تنقید اعلیٰ سے چاہتا ہے۔۔۔ سچے فطرت میں صرف نبی اعلیٰ پر انکشاف کیا ہے جو اول اعلیٰ ہیں اور جن کا غالب ہر فعل اعلیٰ ہے۔۔۔ یہ لام کو کے اس اشتقاق کا منظر ہے کہ اعلیٰ و رسول کو اس اعلیٰ میں مدخل کیا جائے کہ ان میں اتقان کا پتہ ملے۔۔۔ اعلیٰ و امام اعلیٰ نے اس کی بعض اعلیٰ سے انکشاف کیا ہے۔۔۔ اس لحاظ سے امام

حضرت صاحب سائنس و کتب حضرت سے ملنے کے لیے جے کے صرف اعداد و شمار کو غماض سے دیکھ کر کیا جہد اس جے کی کوئی ہدف نہیں کی کہ ان کا یہ وقت ذخیرہ نہیں ہے۔ حرج و مرج اس ہدف کے لئے ایک عذاب الاقتر کی مانند ہے تو وہ شعلہ بن رہا ہے۔ ایف بی شعلہ۔ کتب حضرت عمر فاروقؓ یا عطاء گیلی ہوئی ہیں مگر یہ اس میں خفیہ اور ناظر کی سنہ کے طور پر دیکھنا ہی سے مذکور ہیں۔

۱۹۸۸ء کا ایسا سال تھا کہ امام جوینیؒ سے ان کے شاگردوں نے جس کھدک اور افکار اٹھایا تھا وہ ۲۰۲۸ء میں جڑے ہوئی اس کے روپ میں اور اعلیٰ سطح پر کامیابی کے بارے میں ان کی باتیں ہیں۔ یہ خبر ان کی بڑائی کی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ امام جوینیؒ سے ان کی سزا خود موقوفہ امام ملائکہ کی تالیف سے نکل رہی ہے کی جی ۲۸۸ میں کے بارے میں علماء کا بیان ہے کہ یہ (موقوفہ) کتاب خود میں قابل تالیف ہے جو ہم تک پہنچ ہے۔

اس لیے کہ یہ ایک نیا ہے کہ دوسری صدی کی شہریت کہہ دے ہیں سے اس واسطے کہ  
کے ہم ایک کوئی کہ آپ نہیں پہنچی۔ اما میں خفیہ سے آپ کے شاگردوں نے یہ کہہ سبب الاصل  
مذہب کی ہے، مثلاً اما میں جنت، اما اگر اور مشن میں لڑو، اور نہ تھی کے اعتبار سے موقوفہ اسلام  
مالکیت سے تلف ہے اور دوسرے کے اعتبار سے علیٰ حد تمام میں اس سے کم ہے۔

دیگر کتابوں میں امام محمد کی یہاں کردہ روایات

(۱۹۶۰ء) یہ فیملی نامہ امریکی روزنامہ "ٹائمز" کے "کے ٹیگ" قلمی حیرت سے مطالعات کی بنیاد پر کتب خانہ میں شمار ہوتی ہیں۔ یہ نامیاتی امریکی ہے کہ ان میں سے "سیدنا محمد (کتابہ الامور)" کتب خانہ سے "کے ٹیگ" قلمی حیرت کی روشنی کے طور پر شمار ہوتی ہے۔

امام بزرگ، انکرا کی کتابیں، جن پر غالب چھاپ تو ان کی سہ گراں میں، عمارتِ آقا جلال  
بیت ۱۲ پر ہے، یہ ہیں: الأهل، الصحابة، المنبر المصنوع، المنبر الكبير،  
الانکشاف۔

الاعمال نامہ میں سب سے بڑی تالیف جہاں کے اہل مذہب نے اس میں کی



وہی معرفت حاصل تھی۔ آپ نے علماء کے جم غفیر سے حدیث کی روایت لی ہے جو آپ کے دور  
کے کفار و بدعتیوں کی حدیث تھے۔ ۳۱۷

### امام محمد کی معراج و رات

۳۱۸ھ میں رابعیوں کے ہارے میں امام محمد کی معرفت محمد بن کے اصحاب اور ان سے حدیث نقل  
کرنے تک ہی محدود تھی، لیکن اس دور کی طرح ان کی معرفت دیکھتے تھے جو ان کے علم و فضل اور  
ان کی زندگی کا حقیقی مظاہر کرنے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ محمد بن و اصحاب حدیث کے سلسلے میں  
اسباب ترجیح کی بناء پر رابعیوں کو ایک دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے کہ  
جو صحابی فقہ کی معرفت دیکھا ہو اسے طریقی صحت و سہولت حاصل رہی ہو، اور اس کی روایات زیادہ  
ہوں تو اس کی روایت کسی دوسرے صحابی کے مقابلے میں زیادہ اہل ترجیح ہے جو خود کی معرفت کا  
حالی نہ ہو، یا اسے کم صحت و سہولت حاصل رہی ہو یا کم روایت کرتا ہو۔ اسی لیے آپ نے تعمیر استو  
میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے مقابلے میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت کو  
ترجیح دی ہے۔ ۳۱۹ھ اسی طرح حنفیوں کے اہل اس کے ہارے میں حضرت علیؓ کی روایت کو حضرت  
ابو ہریرہؓ کی روایت پر ترجیح دی ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ کا اثر حضرت علیؓ کے جان کنہ ہونے کے  
تبادلے میں کم ہوا، حضرت علیؓ کا قول اس لحاظ سے زیادہ اہم ہے کہ وہ حدیث و سہولت کے  
حکم تھے، نیز وہ حضرت ابو ہریرہؓ کے مقابلے میں زیادہ متفق ہیں۔ ۳۲۰

امام محمد کی معراج و رات پہلی حدیث کی ایک دیکھ سوزوں پر سنا کرنے کے ہارے میں اہل  
وہ سے آپ کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ اہل وہ نے ان صحابہؓ کی برتری سے سوزوں کے کنارے اور  
دھن (اور پرانے) کے لیے اس کا کرنا روایت کیا ہے۔ امام محمد نے ان کا رد نہیں کیا ہے کہ انک ہی اہل  
نے اہل میں ضرور سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو سوزوں پر سنا کرتے ہوئے دیکھا،  
جو سوزوں کے ہارے میں ہے اس کا کہ ہے جو سوزوں کے دھن (پہلے) ہارے میں ہے اس کا  
تھی کہ ہے جس کے بعد امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ ضرور کا قول ہے جو اہل صحابہؓ کے

حقانے میں روایت ہے حدیث کے لحاظ سے زیادہ صحیح اور زیادہ عالم ہیں۔ ۲۵۰

۲۵۱۔ مروان بن سنان کے بیٹے اشام نے روایت کی ہے۔ ۲۵۲۔ مروان بن اسحق بن زید بن عوام ہیں۔  
یعنی جلیل القدر تابعی، حافظ احادیث اور فقہائے سہد میں سے ایک۔ ۲۵۳۔ کثیر القدر ہے،  
حافظ اور حدیث کے فقیہ میں اچھا فقیہ ہیں۔ انہوں نے اپنی حاکم ترمذی حضرت حاکم بن حاکم سے  
روایت اور اپنی والدہ سے اور اسی طرح حضرت علی بن حضرت زید بن عروت اور حضرت ابو ہریرہ وغیرہ  
صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ لہذا ان صحابہ کرام کی روایت کے حوالے سے زیادہ صحیح اور زیادہ  
عالم ہیں۔ ۲۵۴۔ اسحاق بن شہاب نے مروان سے روایت کی ہے اور ان کے ہاں سے بھی کہا ہے کہ انہوں نے  
مروان کو علم کا سہرا پایا، لہذا اول سے آخر تک روایت کر سکتے ہیں۔ اس سے حضور ائیں شہاب  
زید بن علی بن حذافہ وحوالہ کو کم کرنا نہیں ہے۔ ۲۵۵۔ امام احمد بن حنبلہ کے ہاں ایک اپنے زمانے میں حدیث کے سب  
سے زیادہ عالم تھے۔ ۲۵۶۔ انہوں نے مروان سے روایت کی ہے۔ ۲۵۷۔ اس میں حدیث کے علم میں ان سے کم تھے۔

امام احمد کا حدیث میں تفقہ

۲۵۸۔ امام احمد بن حنبلہ کے اصول پر منظر کرتے ہوئے میں دیکھا کہ چنانچہ ان کی آپ راویوں کے  
درمیان بڑی مراتب قائم کرتے ہیں۔ ۲۵۹۔ مروان بن سنان سے آپ کی روایت کی طاقت ہے۔ لہذا  
احمد بن حنبلہ کے ہاں سے بھی آپ کے مؤلف کے ہاں سے بھی بھی دیکھا کہ انہوں نے آپ کی حدیث حدیث کی  
دلیل ہے۔ ۲۶۰۔ اس اعتبار کی بنا پر آپ کا سب سے زیادہ روایت کے حوالے میں ان کی آسانی  
کی خاطر شخص کا پہلا اختیار کرنا آپ کے تفقہ کی دلیل ہے۔ ۲۶۱۔ آپ راویوں کی طرف پر احترام  
فی کرتے تھے۔ جب روایت مروان ہوتی تھی، تو آپ روایت کرنے کی اجازت ان کی کو دیتے  
تھے۔ لہذا اپنی روایت کروان حدیث کا علم بھی ہو۔ ۲۶۲۔

امام احمد کے ہاں ایک مستور الحال آدمی کی خبر کی تھی کہ اس کی روایت کہنا  
کودیا جائے گا، حتیٰ کہ اس کی حدیث روایت ہو جائے، ۲۶۳۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ آدمی کی روایت کو  
قبول نہیں کرتے، اور اس کی روایت کروان حدیث کو کثرت ترمذی سے ہیں۔ ۲۶۴۔ اسی طرح جو حدیث



اصول دینی کی افادہ ہو اسے بھی شہداء قرار دینے ہیں۔ ۳۷۷ آپ کے نزدیک حالات کے ہر لحاظ سے کسی شخص سے حد بیٹ آگے نہ کرنا اس کے غضب کی دلیل ہے۔ امام موصوف اس روایت کی روایت کا بڑا کتا ہے۔ ”میں نے حضور میں سنے دیکھا“ اس سے دوسری روایت کی روایت پر ترجیح دینے میں بڑا کتا ہے۔ ”میں نے سنا اور نہ دیکھا“ ۳۷۸ اس کے ساتھ ساتھ امام قزوینی حد بیٹ میں تاریخ و ضروب کی معرفت بھی رکھتے تھے۔ یہ معرفت کلاسیک روایت اور فقہ حد بیٹ میں گہری نگاہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی، مضافاً اعلیٰ حد بیٹ کے نزدیک کھن کی سطح گہرا ہے، کیونکہ حد بیٹ میں کتے کی رقم کو حرام کہا گیا ہے۔ امام قزوینی کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر اسے نزدیک یا حد بیٹ ضروب ہے، کیونکہ ہمیں یہ بات پگلی ہے کہ حد بیٹ میں آیا ہے کہ کتے کی قیمت اور سنگل لانے کی قیمت حرام ہے، مگر اس معرفت نے سچی نگاہ کی اہمیت لینے کی رخصت دے دی۔ اس میں سطر میں ۳۷۹ اسے نزدیک قطع حد کتے کی قیمت و بیچ کی صورت میں جائز ہوگی اور اس میں بھی رخصت ہوگی۔ ۳۸۰

امام قزوینی حد کو روایت کرنے میں دین کے دہلی اور تاریخ و ضروب کی معرفت میں مہارت کے ساتھ ساتھ دینی روایت کو روایت حد کے معاملے میں اجتہاد ہے کہ ہر ایک میں اور حوا میں تھے۔ جن میں آپ کو کسی معاملے میں شک گزرتا تو اس پر شک کرتے۔ ۳۸۱ جب کسی مسئلے کے بارے میں انہیں کوئی حد بیٹ پڑ نہ ہوتی تو اس کا اظہار کرنے میں کوئی تردد نہ ہوا جس نے کرتے۔ ۳۸۲ اس کی بیان ہوتی ہے نفس اور مضاف طارے کرہم کی۔

امام محمد پر غضب حد بیٹ کا اثر امام اور اس کا جواب

حد بیٹ پر غضب حد بیٹ کا اثر کی کوئی حد بیٹ کا روایت اور اہل غیرہ میں ہے اور کے امام محمد کے روایت میں امام سے جس کی گہری پہنچ اور جو روایت حد بیٹ کی مکمل معرفت کا حال اور جس کا روایت کے دہلیان میں حد بیٹ کی افادہ پر فرق مراحب کا اپنا ایک نگاہ اور اسی طرح کج اور ضیف حد بیٹ کی جانچ پڑتال کا احتیاط اور گہری بصیرت پہنچ جس کا پانچواں دہلیان حد بیٹ

[illegible]



میں طرے سے حدیث کا فیصلہ کن قرائی ہے۔ وہ نہ ہمارے حدیث رسولؐ کے سلسلے میں انھیں کوئی مقام کیا  
ہوا ہے؟

نام نہاد صوفیہ پر اس نسبت ہر امر پر اپنی کو بہت سے دھانچے ملا دیتے کرتے ہیں۔ جن میں  
سے اہم ترین کی طرف میں اشارہ کر چکا ہوں۔ اور نسبت کی دلیل پہنچی نہیں ہے۔

کہا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ پر جو نسبت لکھی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کا لقب یہ ہے کہ یہ  
نسبت ہی کی طرف ملا ہے۔ وہ اس حدیث اور اس حدیث کے تحت لکھی گئی ہے کہ ایک امام ہیں اور اس  
قرن کے صاحب ہیں۔ اس کے بارے میں حدیث ہے کہ انہوں نے امام احمدؒ سے الجامع للصحیح  
قرن کی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمدؒ کے حلقہ درس میں بیٹھے ہیں۔ آپ سے  
احمدؒ کی ہے اور آپ سے کب نہیں کیا ہے۔ اس صورت میں امام احمدؒ کو کہہ کر کہ آپ سے علم  
کرتے، بزرگ شواہد ہی کے سامنے آتے۔ یہ اس بات کی گنجائش ہے کہ امام احمدؒ کا حدیث، فقیر اور  
فلسفہ میں حدیث نام نہاد سے زیادہ تر ہے۔ اور حدیث ان نسبت کا سبب لکھی گئی نہیں کہ امام احمدؒ سے دلی  
تعلق تھا۔ اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

۳۱۹) یہ قرائی امام احمدؒ کو نہ ہمارے حدیث سے علم کریں، یا حدیث میں غیر ثقہ قرائی،  
بہر حال یہ اصل دانت کے بارے میں اصل حدیث کی صورت اور فکر کے لحاظ ہیں۔ جو اصل دانت کی  
روایت سے اصل حدیث کے فعلی طور پر حدیث سے پہلی ہیں، بلکہ ان سے حدیث ان اسباب میں  
سے تھی ان پر جو حدیث لکھی گئی کہ امام احمدؒ کا ہے۔ یہ بات گڑبگلی ہے کہ شخص ہی پیش نہیں  
جوانا کہ امام احمدؒ کا حدیث ہے، جب اصل قرائی سے حدیث کرتے تو حدیث ان کی حدیث کا قول  
کرتے۔ یہ پہلو بھی کرتے تھے۔ ۳۲۰

اسی طرح یہ بھی گڑبگلی ہے کہ حدیث امام نے جب حدیث میں امام احمدؒ کے حلقہ درس میں  
شریک ہونے کی روایت دلی تو انہوں نے اسے مسترد کرتے ہوئے اس کی طرف یہ جان کی کہ یہ  
لوگ اصل دانت سے حدیث کی طاقت کرتے ہیں۔ ان کی یہ تفہیم اس بات کی دلیل ہے کہ اصل  
دانت کے بارے میں یہ بات عام آدمی کی تھی کہ یہ حدیث کہہ کر کہہ رہے ہیں، اس کی طاقت

کرتے ہیں۔ یہ شہوت انگیزوں کی اختراع ہے۔ دوسری بات کے عوام میں جانداروں کی حدود و قیاس سے اس کی خرابی کا احساس نہیں کیا۔

دب بھیجی میں امام غزالی کے مکتوبوں میں لکھا ہوا ہے کہ وہ بھیجی میں ایک عالم ہوا، نے ان کا اس کی وصیت کو مسترد کر دیا تھا تو بھیجی میں ان کا امام غزالی کے درمیان ایک علمی مباحثہ ہوا، جس میں غزالی نے جلیلہ سند رکھے اور انہوں نے غزالی سے یہ بھیجی میں امام غزالی کی وصیت کا احترام کیا۔ اس کے بعد امام غزالی کے ساتھ امام جعفر کی مجلس کے ساتھ ملائے رہے۔

ان پر غزالی نے امام جعفر سے کہا ہے: ”ایک گروہ نے ان کی وصیت قبول کر کے اس لیے پہلے چلی گئی ہے کہ ان پر دینے کا طریقہ ہے۔ نیز وہ حاکم وقت کی وصیت میں رہے اور اس کے حضور گروہ کا بھی رہے۔“ ۳۶۹

اس سے کہا: ”اگر اسے پاس امام جعفر کی وصیت لکھی جائے اور لوگ ان سے حدیث لکھنے کے لیے آئیں اور ان کے انہوں نے لکھے کہا: ”لوگوں کے پاس یہ حدیثوں سے کہو، جو کوئی حدیث کے مسئلہ کا حل ہے، وہ حدیثی مجلس میں حاضر ہو، جو کوئی امام جعفر کے مسئلہ کا حل ہے، وہ حدیثی مجلس میں حاضر ہو، جو کوئی حاکم وقت کے پاس آو اور حدیث لکھو۔“ ۳۷۰ امام جعفر کی وصیت میں فرمایا: ”میں نے اپنے ہر عمل کو لوگوں کو اس بات کی تلقین کیا۔“

یہ بات وصیت کی گئی ہے کہ امام جعفر سے شریک کے پاس آئے اور ان سے حدیث لکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے حدیث لکھنے سے انکار کر دیا، اسی طرح شریک نے اپنی مجلس حدیث میں کہا کہ یہاں جو کوئی مصنف (امام جعفر سے) کے مصنف میں سے ہوا، اسے قتل

۳۷۱-۱۰

ہم نے اس کے گروہ (مردانہ) کا قتل کیا ہے اور ہم نے حدیث میں مباحث کی حاکمیت کیا، جو چاہے، وہ حدیث اور شریک سے حدیث کی حاکمیت اور دیکھیں کہ کیا۔ جو یہی ان کا ہوا، انہوں نے کہا کہ یہاں جو کوئی مصنف (امام جعفر سے) کے مصنف میں سے ہوا، اسے قتل

۳۷۲-۱۰ امام جعفر نے امام جعفر سے حدیث لکھنے کو مستحق قرار دیا، انہوں نے یہ حدیث لکھی۔

حرفہ برائے محفل کسی ہے جوعزائم و اسباب و ادوائے صحت کو جاننے کا جرم کی ہے جوعزائم  
حق بجانب طاقت کرتے ہیں، جسکو دھوئیں کے پانی کی جوع کا نقل قبول نہیں ہے۔ یہ دھوئیں کا نقل  
دوائے پکے ہانسنے والی جوع کا نقل اسی قبیل سے ہے۔ لہذا اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اسی بناء پر



حقیقی خود غرضی صحت اور دلیلیں حدیث کے متحقق کا اہم بات پر موقوف ہے اور اس کی جگہ ہے واحد ہے۔ ۲۰۰۳ء کا خیال ہے کہ اس صوبہ کی حدیث کی جو کتب مرقن ہو گئی، ان میں سے اس صوبہ کا صوبہ صحت کے ادارہ کی کتاب پر تک نہیں لگتی۔ اس بات پر واضح کر چکا ہوں کہ اس ادارہ کی کتاب الاکثر صحت کے اعتبار سے صوبہ صحت کے ادارہ صحت کے ادارہ سے بھی مزید و نظام میں اس سے کسی طرح کم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے آثار میں سے امام ابو حنیفہ کے آثار امام ابو حنیفہ حسن بن زراقی کی کتاب الاکثر ہے۔ اس میں سب شیخہ و حشر کی ہے کہ امام ابو حنیفہ سے روایت کی گئی ہیں۔ لیکن وہ ہے کہ اپنی بہت سی روایات میں امام مطاہر ہیں، لیکن امام محمد بن ابی حنیفہ کے آثار اس سے اضافی روایات و تفسیرات امام ابو حنیفہ کے آثار میں نہ ملے ہیں کی روایات کی ہدایت ایک ضروری اور ممتاز نظام رکھتی ہے۔ اس وجہ سے یہ کتاب ابن ابی کی طرف منسوب ہے جس میں صوبہ صحت کی طرف منسوب ہے۔

برادرات ہم تک پہنچنے والی دوسری صوبہ کی کتاب حدیث کے ضمن میں کتاب الاکثر اکثر افراد کرنے کا سبب، اپنی حدیث کا اہل دانش کے بارے میں اظہار نظر ہوتا ہے اور وہ امام تراوی ہے جو ان کے بارے میں صاحب حدیث اور حدیث میں کہا جانے کی صورت میں پہچان دی گئی ہے، جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اس خطہ نظر کو اہل تحقیق ملاحظہ کر دیتا ہے کہ کون اس کی اساس حارت شدہ غرضی تھا کہ اس کے پاس ہدایت امام ابو حنیفہ اور ہے سرور و نرسا ہوتی ہے۔



۴۰۴۔ دوسری صدی شریعہ سے حلقہ تکلیف کر دے کہ کتب میں داخلہ کے لئے ذکر کرے یا مگر نہ کرے  
 کہ ان کی نگاہیں پڑتی تھیں۔ یہ حضرت علی کے لئے خاص مدیہ کے لئے تھی۔ یہ کہتا تھا کہ  
 وہاں جو حدیث اور اہل دین کے لئے وہاں وہ پاس کر کے کے (یعنی حدیث میں تھے مگر حدیث کے  
 پاس تو یہ کوئی طور نہ تھا کہ اس پر وہاں تھا کہ حق تعالیٰ کو یہ کہتے تھے، وہ حق میں کہتے تھے کہ آگ میں  
 بڑے کر کے چرانا کرتے (المصنف علی علم رجال اعلیٰ الخ): مصنف الحدیث

احوالِ رِوَاۃ سے پہلے

امام محمد بن حسن شیبانی

اور ان کی فقہی خدمات

سے درج بالا اقتباس پیش

خدمت ہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ

# مَوْظِعُ إِمَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ و اسماء الرجال و احوال و روایہ

الحاج الحافظ نذیر احمد

پیش

اسلامی اکادمی

آرٹو بازار، لاہور - پاکستان

①

احوال مصادر تداق

②

اسماء الرجال

جمل رواة

مؤطا امام محمد

## احوال مصادر رفاة موطا امام محمد

ردیف	اسم کتاب	مؤلف	تجزیه	ایم گزی	سور
۱	ایمان بن عثمان	کتاب	۵۴۱	۲۲	۵۵۹
۲	کتاب بنی عثمان	"	۵۴۱	۲۳	۵۶۹
۳	کتاب نهائیه بنی	"	۵۴۱	۲۴	۵۷۰
۴	کتاب بنی عثمان بنی	"	۵۴۲	۲۵	۵۵۰
۵	کتاب بنی عثمان	صالح	۵۴۲	۲۶	۵۵۰
۶	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۲۷	۵۵۰
۷	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۲۸	۵۵۰
۸	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۲۹	۵۵۱
۹	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۰	۵۵۲
۱۰	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۱	۵۵۲
۱۱	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۲	۵۵۲
۱۲	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۳	۵۵۲
۱۳	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۴	۵۵۲
۱۴	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۵	۵۵۲
۱۵	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۶	۵۵۲
۱۶	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۷	۵۵۲
۱۷	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۸	۵۵۲
۱۸	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۳۹	۵۵۲
۱۹	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۴۰	۵۵۲
۲۰	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۴۱	۵۵۲
۲۱	کتاب بنی عثمان	کتاب	۵۴۲	۴۲	۵۵۲

نمبر	اسم گرامی	سنہ	نمبر	اسم گرامی	سنہ
۴۲	فریح	۵۵۶	۶۶	علی زین العابدین	۵۵۵
۴۳	سیدہ ام ایمنہ	۵۵۶	۶۷	عمر بن الخطاب	۵۵۶
۴۵	حکیم بن عیسیٰ	۵۵۷	۶۸	حضرت عمر فاروق	۵۵۷
۴۶	حضرت عائشہ صدیقہ	۵۵۷	۶۹	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۴۷	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۰	حضرت عمر بن الخطاب	۵۵۷
۴۸	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۱	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۴۹	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۲	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۰	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۳	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۱	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۴	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۲	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۵	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۳	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۶	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۴	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۷	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۵	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۸	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۶	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۷۹	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۷	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۰	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۸	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۱	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۵۹	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۲	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۰	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۳	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۱	حضرت عثمان غنی	۵۵۸	۸۴	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۲	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۵	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۳	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۶	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۴	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۷	عمر بن الخطاب	۵۵۷
۶۵	عمر بن الخطاب	۵۵۷	۸۸	عمر بن الخطاب	۵۵۷

## حضرت ابان بن عثمانؓ رضی اللہ عنہ

حضرت ابان بن عثمانؓ بن عثمانؓ تھے۔ ان کی زندگی میں اپنے والد ماجد اور دوسرے صحابہؓ سے روایت کرتے رہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ میں سے تھا۔ علم حدیث اور فقہ کا ہر شعبہ مدینہ منورہ کے والد رہے۔ امام زہریؒ نے آپ سے روایت کی ہے۔ مگر ان کو سننے والے آخری ایام میں منقطع ہو گئے۔

صحیح بخاری کا علاوہ تمام کتب صحاح میں ان سے روایت ہے۔ بخاری میں حدیث منورہ میں حدیث ابانؓ۔

## حضرت ابراہیم نخعیؓ رضی اللہ عنہ

فیجہ عراقی نخعیؓ کی کنیت ابو عمران تھی۔ پورا نسب نامہ یہ ہے:

ابو عمران ابراہیم بن یزید بن یحییٰ بن اسود۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ فقہ حنفی کا بانی۔ آپ کا شمار چار علمائے عراق میں ہوتا ہے۔ بیروہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؓ سے اسی طرح سنا ہے کہ جیسے لوگ حاکم خمر سے سنا کرتے ہیں۔

آپ علم حدیث کے نقاد تھے۔ حضرت عمرؓ کے گریز کرتے تھے ایک دن سوار ہوئے اور ایک دن اپنے گھر کرتے تھے۔ سنیوں کے آخر میں مدینہ ہجرت کی۔ امام شعبہؒ کو آپ کی روایت کی خبر ملی تو فرمایا: ”اپنے دیکھو اپنے مہیا کی آواز جھڑک رہی ہے“

## امام ابن شہاب زہریؒ رضی اللہ عنہ

امام زہریؒ کا پورا نسب نامہ یہ ہے:

ابو بکر محمد بن مسلم بن حنفیہ بن عبد اللہ بن شہاب..... بن زہرہ بن کلاب الزہری۔ مدینہ منورہ کے تھے۔ قبیلہ خزرج سے نسبت اور مدینہ کے رہنے والے سنیوں میں پیدا ہوئے۔ زہری اور ابی شہاب زہری کے نام سے شہرت پائی اور ”اعلم الخلفاء“ لقب پایا۔

امام داؤدؒ فرماتے ہیں کہ زہریؒ تھے دو ہزار دو صد احادیث مروی ہیں ان میں سے نصف مت ہیں۔ آپ نے صحابہؓ سے بھی احادیث سنی ہیں۔ آپ ایک جلیل القدر فقیر، متقی، تابعی ہیں۔ آپ نے فقہ فہرہ کی نگاہ سے دیکھا ہوتا تھا۔ اس زمانہ کے تمام ائمہ اور فقہاء نے کسب فیض کیا۔ حدیث میں سند کے اعتبار سے وہ حدیثیہ ائمہ ہیں۔ جن میں امام مالکؒ اپنے استاد زہریؒ سے روایت کرتے۔ نو حدیث میں ان کا جواب نہ تھا۔ ضرور فرماتے ہیں میں نے پڑھے وقت اس سے کسی حدیث کا



حضرت اسدؑ سے ساتھ احادیث صحیح بخاری میں مروی ہیں۔ (ماہنامہ ازبک و صحابیات طالبائی)

## ام المومنین حضرت ام سلمہؓ

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا نام جندہ تھا۔ آپ قریش کے قاضی انورم سے تھیں۔ نسب نامہ اس طرح ہے:

جندہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن خزیمہ — والدہ کا نام حاتمہ بنت عامر تھا۔ وہ خاتونِ نبیؐ سے تھیں۔

آپ کے والد ماجد ابو امیہؓ ایک دولت مند اور بے حد فیاض آدمی تھے۔ ان کی سخاوت اور دیوانی کا غرور چار سو تھا۔ ان کی فیاضی کی بدولت لوگ انہیں "زادہ الرکب" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

حضرت ام سلمہؓ کا چچا نکاح چچا زاد بھائی ابو سلمہ بن عبد الاسد سے ہوا۔ وہ نہایت صالح و زچہ بن گئے۔ انہوں نے اسلام میں حلقہ گنجش اسلام ہو گئے اور آپ ہی ان کے ساتھ اسلام کی دولت سے بہرہ یاب ہو گئیں۔ وہ فی سنے ہجرت حبشہ کی۔ چھ روز کی طرف ہجرت کا وقت آیا کہ کومرہ کے امیر سے حضرت ام سلمہؓ کے قاضی بنو مغیرہؓ زہد متقی انہیں واپس لے چلے آئے۔ ان میں ابو سلمہؓ کا خاوند ابو سلمہؓ کے لوگ آگئے۔ انہوں نے پکار کر چھو لیا۔ اس طرح یہاں بیوی اور بچہ بیویوں بکھڑا گئے۔ ابو سلمہؓ و ام حنفیہؓ میں تنہا چل پڑے۔ ام سلمہؓ ہر روز صبح گھر سے آتیں اور راستہ میں ایک ٹیلہ پر بیٹھ کر گئے و زدی کرتی رہیں۔ سال بھر ایسے ہی گزر گیا۔ آخر کبھی نے قریب کا کہ ام سلمہؓ کو پھر واپس دلایا اور ہجرت کی اجازت دی۔ ابو سلمہؓ رضی اللہ عنہما اُس میں ایک زہرا کو وہ تیرے زانی ہوئے اور چند ماہ بعد مالک بن حنفیہؓ سے باہر۔ زندگی میں انہوں نے دعا کی تھی:

"اے اللہ! کریم اگر ام سلمہؓ کی زندگی میں میری قرا سے مجھ سے بہتر باتیں دینا۔"

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر لیا اور ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی

ند بیتِ نعیم ہوئی۔ حضرت ام سلمہؓ بعد از ہجرت تھیں اور حدیث نبویؐ کی حافظ تھیں، حضورؐ کا خطیب بڑے اہتمام سے سنتی تھیں، سخاوت باپ سے ورثہ میں پائی تھی۔ فضل و کمال میں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کے بعد انہی کا درجہ ہے۔ آپ سے تین سو احادیث مروی ہیں۔ آپ کی قرأتِ حضورؐ کی قرأت سے مشابہ تھی۔



علامہ ابن تیم کا بیان ہے کہ حضرت ائم سلمہ کے فتاویٰ سے ایک چھوٹا سا رسالہ تیار ہو سکتا ہے اور وہ باعمر شفیق علیہ بی۔

۳۳۰ میں ۳۴ سال کی عمر پر وفات پائی۔

دعا خذ از منکار صحابہ کرام - طالب دانش

## حضرت انس بن مالکؓ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تلامذہ نامی حضرت انسؓ کا سلسلہ نسب یوں ہے:

انس بن مالک بن نفیرہ انصاری، بنی امیہ، انجری، ۱۰۰۰۰۰ میں مدینہ منورہ والہ کا نام ائم شریف -

انسؓ دس سال کے تھے کہ والدہ (ادی حام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چھڑ گئیں اس طرح پورے دس برس حضرت کی خدمت کی - کہتے ہیں:

”انسؓ نے مجھ سے کئی دریافت نہیں کیا، کام تو سنے کیوں کیا؟ یا کیوں نہ کیا؟ بلکہ آپ

فرمایا کرتے تھے: جو انسؓ سے بات چلے وہ سب سنا لیا۔“

حضرت عمرؓ نے ان کے ہاں میں فرمایا: ”انسؓ ایک ناقص آدمی ہیں، چاہا کیا تو بھائی ہے۔“ انصاریؓ کی صحبت میں رہنے سے اسی میں زہد و تقویٰ کے وہ صاف پیدا ہو گئے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ”میں نے کئی شخص کو نہیں دیکھا جس کی نماز ائم شریف کے بیچے و انسؓ سے زیادہ حضور اکرمؐ کی شان سے بلند ہو۔“ کثیر روایت صحاح میں آپ کا عیال درج ہے آپ کی مرویات کی تعداد ۴۲۵۹ ہے۔

زمانہ کے آخری ایام میں آپ بھروسہ چلے گئے تھے۔ ۳۳۰ یا ۳۳۱ میں وفات پائی۔ بھروسہ میں قید ہونے و صلہ آپ آخری صوابی تھے۔ اسی سبب پر ایک شخص نے کہا: ”اے نبی صفت علم غفلت ہو گیا ہے!“

## حضرت ابو ایوبؓ انصاریؓ

حضرت ابو ایوبؓ کا نام خالد والد کا نام زید بن کعب ہے۔ بھاری انجری انصاری میں عقبہ بن زید کے

شریک اور سابقین الاولین انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو علم الہی سے آپ کے بھائی گرائی ہوئے۔ بلکہ مدینہ کا ہر فرد اس کا متبع تھا۔ لیکن کربؓ میرا بی آپ ہی کو نصیب ہوا۔

حضرت علیؓ نے کہہ دیا کہ جو نے مدینہ منورہ میں آپ کو اپنا نائب مقرر فرمایا، حضرت امیر مومنینؓ کے

مدد و معاونت میں قسطنطنیہ پہنچ دی کہ سربراہی میں کلک رکھ کر ہوئی تو آپ اس میں شریک تھے۔ ۳۳۰ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ وصیت کے مطابق دشمنوں سے غزوہ کے وقت کلک اسام کے سامنے قسطنطنیہ کی طرف

جاء کے دفن کئے گئے۔ آپ کے دفن پر "جاسی سید ابوبکر" کی جی مرجع نقول ہے۔ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے وقت وہاں حاضر ہوئے تھے۔ یہی بیخ الاسلام نبوت کو غور و محاسن کرتے تھے۔  
تمام کتب صحاح میں آپ سے حدیثیں مروی ہیں۔

### حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ م جلدی اخلاقی ۱۰۰

"اقبل البیض بعد الانبیاء بالحقوق" "قبضہ اولی" یا بولناں، حاشق سید المرسلین صاحب الزمرہ  
کنیت ابوبکر، نام عبداللہ، لقب صدیق اکبر، بیعت خان ابی احنانہ ترقی۔

منزل میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے قبل ہی رقیق تھا عار  
قد میں یکبارہ ہے۔ وفات کے بعد ہی رقیق ترقی اور حضور اللہ کے پہلو میں بیٹھ بیٹھ کے سارے کوا سواست ہیں۔  
بر غزوہ میں شرکت ہوئے۔ جو احوال سے ایک سال قبل حضور اللہ نے آپ کو یہی ایمر بن مقرر کیا تھا۔  
آخری حلف کے ایام میں آپ ہی کو سید نبوی کی امت سید فرائی۔ چنانچہ عقیقہ نور ساعدہ میں ہاجر بن  
اخبار نے آپ ہی کو رسول امین کا جانشین اور خلیفہ اول منتخب کیا۔ اور واقعی آپ ہی اس کے مستحق تھے۔  
حضرت ابوبکر صدیق کے فضائل و کمالات کا بیان ممکن نہیں۔ حضور اللہ کی خدمت گردیدند میں کوئی  
انکار نہیں۔ صدیق اکبر ہی میں جنہوں نے داو حق میں سب کچھ قربان کر دیا اور رسول امین کی خدمت  
میں گھر کا ۱۶ دانہ بیٹی کر دیا۔ آپ سیر تک سال کا عمر میں دس برس سے یکور زیادہ خلافت کی دس دیکھیں چاروں کو  
جاء دی اخلاقی ۱۰۰ میں اپنی ملک بقا ہوئے۔

امام ابو بکر صدیق کے بیان اور فضیلت و تصدیق میں آپ صدیق و امتیاز فرماتے تھے۔

### ابوبکر بن عبدالرحمن ۱۰۰

ابوبکر بن عبدالرحمن میں حادثہ ہی بنام قرطی قروی تاہی ہیں۔

ابن کے ان ایک آپ کا اصلی نام لکھو اور کنیت ابوبکر بن عبدالرحمن ہے۔ آپ نے جلیل القدر صحابہ اور حضرت عائشہ  
صدیقہ سے عداوت کا سماع کیا ہے۔ اس طرح آپ سے حدیث کے نقول میں مشہور حدیث کا سماع بھی شامل ہیں۔  
انکا قبولی نے آپ کے حق کی گواہی دہی ہے۔ سنہ وفات ۶۳ ہجری ہے۔

### حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ۱۰۰

امام اعظم امام ابوحنیفہ کا اسم گرامی نعمان و کنیت امام بن عبد اللہ بن ابی اسحاق ہے۔ آپ نے حدیث الاحل اور  
کود کے پنے ملے تاہی ہیں۔ آپ نے چار صحابہ کو دیکھا اور ان سے حدیث کی سنت کا نام عالی مقام ہیں۔

آپ کے شریعت میں متعدد حلال افعال ہیں۔ اسی طرح کافرانہ میں حلال اور غیر حلال کی بڑی تعداد ہے۔  
 امام ابوحنیفہؒ نے کہا: "اور حلقی ہے اپنے اقدار سے کسب معاش فرماتے تھے۔ تمام حلال تھے آپ کی  
 کھانسی، کھڑا ہونا، غصہ، غصہ اور نڈرا، استعمال کو تسلیم کیا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: "سب رنگ نقد میں امام ابوحنیفہؒ  
 کے حلال ہیں؟" اسی عبارت کا آپ کے بارے میں فرماتے ہیں: "امام ابوحنیفہؒ اقدار انسان سے تھے صرف انھیں نہ  
 آپ جیسا فقیر نہیں دیکھا؟" فرمایا کہ نہیں؟ میں نے ابوحنیفہؒ سے زیادہ پیر غار اور چھلنے والی نہیں دیکھا۔  
 ابوہریرہؓ نے جب زندہ آپ کو کافری بنا دیا اور آپ نے اسے قبول نہ کیا تو اس نے آپ کو  
 قید کر دیا اور روزانہ جسم اطہر کو اس کوڑے مارنے کا حکم دیا مگر آپ کسی طرح ماضی دھرم سے اور انہماک  
 میں بالکل تہدد بند نہ ہوئے۔ یہ روایات پائی۔

### حضرت ابو الدرداء انصاریؓ

طریقہ انصاری کی نسبت امامی کلیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ سند ان کی روایت کا نام تھا مالک کا نام  
 ابوہریرہؓ کا نام بھی ہے۔ یہی حضرت نے طبرستان میں دیکھا ہے۔ غزوہ بدر میں انصاری صحابہ سے ہیں۔  
 غزوہ بدر کے بعد طبرستان میں اسلام ہوا۔ لیکن آپ کے ہم وطن کے بغیر نظر حضرت علیؓ کے ہاتھ  
 آپ کا وہ عزیز اصحاب بدر کے بعد مقرر کیا تھا۔ آپ فقیر صحابی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پرورش  
 قرآن فرماتے تھے کیا تھا۔ حضورؐ نے فرماتے آپ کو حکیم لائقیت کا لقب عطا فرمایا تھا۔ سید فرماتے ہیں  
 میں محسوس کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جو صحابہ میں سمٹ آیا تھا اور ان ہی پر یہ ایک  
 الہام اللہ تھا۔

ابوہریرہؓ نے آپ کو دمشق کا ماضی مقرر کیا تھا۔ دمشق ہی میں خلافت عثمانی کے دوران غالباً ۳۵  
 میں وفات پائی۔

### حضرت ابو طلحہؓ زید

زید بن طلحہؓ کا زمانہ بھی میں۔ مستشرقین نے آپ کو صحابی کہا ہے۔ مولا کی روایت سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ آپ ثقہ تابعی ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ان کا نام زید کے بھائی کے معنی روایات میں زیادہ ہے۔  
 زید کی وفات خلافت ہشام میں مہملک میں ہوئی۔

ان سے صحاح ستہ میں کوئی حدیث مروی نہیں۔ (اصحاب رجال، مطا ہر حق)

## الشیخ ابو علیؒ

تینوں ائمہ کے صفت فرماتے ہیں کہ شیخ ابو علی کے اخلاق بچے و بالغیت میں جو سکی۔ وہی حسن کا نہیں تھی کیا جا سکتا ہے کہ ان کے اخلاق با ضیافت پر نہ کام ہو سکے۔

### حضرت ابو قتادہؓ م سطر

ابو قتادہ بنوفورج کے قبیلہ بنی سطر سے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ان کا نام محمد بھی اسکی الحارث بھی درج کیا ہے۔ کسی نے عثمان بن ربیع اور دوسروں نے عمرو بن ربیع بتلایا ہے۔ کوذ میں آباد ہو گئے تھے۔ وہی سطر سال کی عمر میں سترہ میں وفات پائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خاندان بنو ہاشم پر طاعانی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ م سطر

سب سے زیادہ احادیث روایت کر کے اسے حضرت ابو ہریرہؓ میں۔ ان کی روایات کی تعداد ۱۸۰۰ ہے۔ ان سے روایت کرنے والے صحابہ ۱۰۰ کے قریب ہیں۔ حدیث کی کوئی کتاب ان کی روایات سے نقلی نہیں۔ صحیحی میں ان کی روایات کا تعداد ۴۹۷ ہے۔

تمام حدیث ہے کہ اس کے جلیل القدر صحابی کا نام اور دوسری حدیث میں نہیں۔ اس بارے میں علماء نے جو الیس احوال نقل کئے ہیں۔ ملاحظہ اپنی فکر سے احتیاط کے ساتھ ہمیں قوال بیان کئے ہیں۔ انہیں قبیلوں سے پیار تھا۔ حضرت اکرمؐ نے "ابو ہریرہ" کہا۔ اور محمدؐ صحیح کی زبان سے نکلا ہر عورت ایسا زبان زدِ لفظ تھا ہر کماصل نام میں گم ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

جب کہ "سری" بات ہے کہ وہ نفع خیر کے سال میں مشغول ہوئے لیکن مریوہ کائنات کی احادیث روایت کرنے میں سب سے آگے نکل گئے۔ آپ اصحابِ نبیؐ سے تھے۔ آپ کے دنیا سے چلنے سے سو گنا تھا۔ لیکن بعد غرض میں تھے۔ آپ کے تھے تو انہیں خوب ہنساتے، آپ ان میں لوگ مٹنے تو انہیں کہنا یاں نہ کر کسی دیتے۔ سات ہر شریعہ و مخرج حدیث و نہایت دہشتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا حافظہ بلا تھا۔ اس بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا خدا چاہا اور کھانا۔ میں نے کھانا دی۔ فرمایا اسے اپنے سینہ سے لٹاؤ۔ میں نے نہیں کی۔ اس کے بعد سے ہی کبھی نہیں بھولا؟ تب تو یہ بہت کہ ذخیرہ حدیث میں سب سے بڑا محدث اُن کا ہے یعنی ۵۷۷۔

سترہ میں محدث فضل کا یہ درخت نہ بدلتا ہو گیا۔

# بلوغ الامانی از علامہ زاہد الکوثری کے اردو ترجمہ : آثار امام محمد سے ماخوذ تصحیح

علامہ امام محمد رحمہ اللہ ہندوستان میں کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اس پر علامہ عبدالحی کھنوی  
دہلوی نے ایک تفسیر موجود ہے۔ جو اسے بایہ کی چیز ہے۔

## علامہ عبدالحی کی غلط فہمی

لیکن علامہ عبدالحی کھنوی دہلوی نے اپنی شرح میں ایک حدیث شریف کی ہے، جو علامہ  
کے نسخہ کے حاشیہ میں موجود ہے۔ یہ حدیث قرآن مختلف الامام سے مستفید ہے جو شیخ جوہری کی حدیث  
المروری سے دانا آئندہ سند، مروی ہے۔

لیکن اس مسئلہ کے رجال میں، علامہ عبدالحی کھنوی دہلوی (سے چوک ہوئی ہے، انصاف  
غلط فہمی ہوئی ہے کہ امام علی وہ ہیں جو امام محمد بن الحسن کے شیخ ہیں۔ حالانکہ وہ خود ہے کہ امام محمد بن  
الحسن کا اس حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور یہ امام علی دہلوی حقیقت محمد بن اسماعیل حسن اصفہانی ہیں، جو  
پہلی صدی ہجری کے رجال میں سے ہیں، حالانکہ وہ ابن کے شیخ مروزی کا تذکرہ تاریخ خطیب میں  
(ج ۱۲، ص ۹۲) حدیث خود حقیقت میں سے ہیں ہے اور اس کا تذکرہ نسخہ میں داخل ہو جائے کسی

کاتب کی غلطی ہے۔ اور اس کا ہر نسخہ اثنائی کے نسخہ سے منقول ہے، وہ دارالکتب المصریہ میں محفوظ ہے۔ اس کا نمبر ۴۳۹ م ہے اور یہی صحیح ترین نسخہ ہے۔

اس مرتبہ طائر عبد اللہ کھنزی (فرنگی ملی) نے سلاطین قاعدہ کے سلسلہ میں شیعہ کی جو حدیثیں بیان کیں، ان کے بعد حال میں بھی غلطی ہوئی ہے۔ اس کا سلسلہ کوادیت یوں ہے: "محمد کہتے ہیں کہ ہم سے بشر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی کہ

### اسناد پر گفتگو

معلوم ہو چکا ہے کہ اس سند میں یہ لفظ کا ذکر ہے "وہ ابو علی السمرانی ہیں،

اور بشر ابو علی کے شیخ تہذیب روسی الاسدی ہیں۔ جو موطا امام محمد کے راوی ہیں۔

اور احمد، احمد بن محمد بن اصفہانی ہیں جو امام محمد کے اصحاب میں سے تھے، اور ان سے محمد کا کے راوی بھی ہیں۔

اور اسرائیل، امام محمد بن اصفہانی کے ایک شیخ ہیں۔

امام محمد نے احمد اور اسرائیل کے درمیان راوی کو ساقط کر دیا، جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے نسخے

سے دارالکتب المصریہ میں ملتا ہے، اس کا نمبر ۴۳۹ م ہے۔ کاتب نے یہاں اپنی تائید "وہ" کا

نام امام محمد کے واسطے سے داخل کر دیا، جیسا کہ آئمہ میں میں سے اکثر کا معمول ہے۔

## قاضی امام ابو یوسفؒ م ۱۵۲ھ

قاضی امام ابو یوسفؒ کا نام گرامی میزب اور بیت البرایم انصاری ہے۔ ایک غریب خانہ کی کچھم چلا رہا تھا۔ لیکن علم کا شوق اس سے زیادہ تھا۔ یہی چیز کہ پہنچتے ہی اکتسابِ علم میں مصروف ہو گئے تھے۔ امام ابو یوسفؒ کے تلمیذ خاص تھے امام صاحب و تلامذہ ان کی مالی اعانت میں فرماتے تھے۔

امام ابو یوسفؒ ایک بلند پایہ قاضی اور فقیہ تھے۔ بقرہ عزالی اہل الرائے میں حدیث کی زیادہ اتباع کرنے والے تھے۔ امام کیجئے میں یہی فرماتے ہیں۔ "اہل الرائے میں ابو یوسفؒ سے زیادہ حدیث بیان کرنے والا اس حق میں ابھی سے زیادہ پختہ کوئی نہیں؟"

آپ مجددِ فضا سمجھائے کے بعد دو زمانہ دوسورکت خانہ پڑھتے تھے۔ راتیں سنا کر ان کے علم و فضل کے بارے میں محیب و غریب واقعات مذکور ہیں۔ آپ نے ۶۹ سال کی عمر میں وفات پائی اور مصلحیہ عباسی دورِ عباسی سے کہیں کیا۔

## حضرت آبی بن کعبؒ انصاری م ۱۶۲ھ

کعبت ابراہیمؒ، آبی بن کعبؒ نام ہے۔ خود ہی انصاری ہیں۔ جمہور پر زیادہ سے حق رکھتے تھے۔ بیتِ منبرِ ثانیہ میں حضورِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی۔ حضور اکرمؐ نے انہیں گیارہ دوسرے اصحاب کے ساتھ حریمِ منورہ کے قبائل کے تھے غیبِ مقدس فرمایا۔ آپ بداد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

حضرت آبی بن کعبؒ کا تلب دی باقرہ انصاری، اور سید القراء بھی اعزاز کے حامل ہیں۔ آپ نے خود سولہ ایچ سے قرآنِ کریم حفظ کیا۔ اور "بیان" میں اعلم والحق کہلائے۔ حضور اکرمؐ آپ کا بعد از مرگ کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے اسے دریافت کرتے۔ آپ کی وفات پر انہوں نے فرمایا "آج" سید السعیدین "وفات پا گئے۔ مصلحیہ میں حریمِ منورہ میں آپ نے حاجی اجل کو ٹیک کہا۔

## ایوب بن کعبؒ م ۱۶۲ھ

ایوبؒ، ایوبؒ بن کعبؒ بن یار کے قاضی تھے اس نسبت سے انہیں یہابی بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے شیوخ میں کیجئے بن ابی کثیر اور عطاء دفرہ کے نام معروف ہیں۔ وہ ہیں ان کے لغوی ضحوت برنے میں مشغول رکھتے ہیں۔ ایچ ایچ ایچ میں اور امام بخاری نے بھی انہیں ضحوتِ ثانیہ ہے۔

## بسم بن سعید م

بسم بن سعید بن ابی حنیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

آپ کے بعض صحابہ کرام نے آپ کو شہادت الہامیہ پر مبنی ہے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں اور جنگ فوج میں آپ سے روایت کی ہیں۔ اور یہ آپ کا لڑکا ہے۔ صحابہ میں آپ کی روایات موجود ہیں۔ ۹۰ سال کی عمر پر مستوفی میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

## بکیر بن عامر

ابو اسحاق بکیری بن عامر بن کوفی مشہور ہیں۔

آپ کے اکثر صحابہ سے روایت کی ہیں۔ ثوری اور دیگر وفود آپ سے روایت کرتے ہیں آپ کی روایات نہیں بلکہ ابی حنیفہ کی روایات کا دوسری دیتے تھے۔

ابو حنیفہ نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ امام حوزہ نے بھی آپ کی روایات کو کس و دوسرے میں قابل اعتماد قرار دیا ہے۔

## بکیر بن ثابت

حضرت زید بن جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ آپ کی بیویوں میں۔ حنتہ، قمرہ اور ام کلثوم وغیرہ۔ وفود الہامیہ کثرت سے حدیثیں سے روایات نقل کی ہیں۔

آپ سالم بن عبد اللہ بن عمرو کی زوجہ تھیں۔ یہی نے آپ کا نام ام سعد میں لکھا ہے۔ یہی حال نام اور حالات میں ابہام غرض ہے۔

## حضرت جابر بن عبد اللہ م

حضرت جابر کے والد ماجد کا نام عبد اللہ بن عمرو تھا ہے۔ آپ کا تعلق نضر سے ہے۔ حضرت جابر کو بہت شرف حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ مسقر انصار کے ساتھ حبشہ تشریف لائے ہیں اور ان کی قس۔ خود وہ در واد کے عطاہ انہیں فزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مصروف نام بھی تھے۔

صحابہ نبوی میں ان کا ایک خاص مقام ہوتا تھا۔ آپ کی روایت صحابہ میں چھٹے نمبر پر ہیں آپ کی روایات کی تعداد ۱۵۰۰ ہے۔

مستوفی میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ یہی حبشہ کے شہداء میں آپ آخری صحابی کے حوالی مدینہ ابان بن عثمان نے نماز میں زید بن جابر





آپ حبشہ لھو کے پانچویں سال پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر تک آپ نے مڈلا سے ہوا تھا۔ وہ حضرت علی کی ابتداء میں مسند لکھنے کا کام کر گئے تھے۔ حبشہ اور مدینہ کی مطلق ہجرتوں میں شرکت کی۔ غزوہ اُمد میں زخم کاری کھاکر ماہِ حج میں شہید ہو گئے۔

حضرت حضرت یحییٰ بن زکریاؑ کی آنحضرتؐ کے ان کے عقوبتانی کانکر ہوا۔ خود حضرت ابو بکرؓ اور حضرت کو پیغام دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی جین کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نوجہیت کا شرف بخشا۔ مزار میں فطری تیزی کے بارہو رہے مد خدا ترس تھیں۔ حضورؐ کے ارشاد کی قبول میں شہادت عہد اللہ حدیث نے ان کو کھن سکایا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے تمام کتابت خود ابوہ حضرت حضرت علیؓ کے پاس دیکھائے تھے۔ وہ علم و فضل میں خاص درجہ رکھتی تھیں۔ ان سے ساتھ احادیث منوی میں مدین میں سے چار تفسیریں ہیں۔ چھ کتب اسم میں اور باقی دوسری کتب حدیث میں ہیں۔

مشکوٰۃ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ جہاں تفریک سے گئے۔ جہاں عہد اللہ اور انھیں نے قبریں آباد کیں۔ دما غزوہ اذہ کام صحابیت - طالب اظمیٰ

### حضرت غلام محمد بن زید بن ثابت م سنیہ

غلام محمد صحابی حضرت زید بن ثابتؓ کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار ثقات تابعین میں ہوتا ہے۔ اس طرح وہ مدینہ منورہ کے سات تابعی نقباء میں قابل ہیں۔ علامت حدیث نے صحابہ کے بعد غلام محمد نام واسطہ تابعین میں ان کو سب صحابین اللہ قرار دیا ہے۔ ان کی روایات تمام کتب صحاح میں منوی ہیں۔ مشکوٰۃ م سنیہ حدیثات پائی۔

### حضرت رافع بن خدیج انصاری م سنیہ

رافع بن خدیج مدنی ابوہ مشہد انصاری صحابی ہیں۔ غزوہ بدر کے وقت کم ہیں گئے۔ طریقہ شریک ہو گئے۔ اسی کے بعد اُمد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہو گئے۔

غزوہ اُمد میں آپ کی گات چوبیس تیر لگا تھا۔ میں یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ دیا انا اللہ ملک و الام القینہ۔ یہ تیر لگا لگا کر آئی اندر ہو گئی۔ وہ زخم عہد اللہ میں منوی کھانا میں ہر کھن گیا۔ اس سے ۶۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

آپ نے تمام کتب صحاح میں احادیث منوی ہیں۔

## بیچ بن بیچ م سلسلہ

بیچ بن بیچ سلسلہ ابھری بلا سلسلہ عابد اور کہا کرتے تھے۔ بقول حافظ ابی جبر حافظ ابی عابد و تھاغابا  
یہ بیچ بن بیچ جنہوں نے لغو میں تائید و تصنیف کے کام کا آغاز کیا۔

انہیں نے محض بھری و جھوٹا طریق اور بڑے رفاقت سے احادیث روایت کی ہیں۔ اچھی اور اسی حدیث  
سے کہا ہے کہ بیچ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔  
سلسلہ میں وفات پائی۔

## حضرت ربیع بن ابی عبدالرحمن م سلسلہ

ربیع اصحاب اہل سنت تاجیں میں سے تھے۔ ان کا شمار ثقات انیس میں کیا گیا ہے۔ جلیل القدر محدث  
ہوئے کے علاوہ زہد و استغنیاء بھی تھے۔ فقہائے مدینہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ ایسی حدیث ان کو پہنچنے  
کے دو سہ تھی، پر فضیلت دی ہے۔ کہ لوگ صاحب اہل سنت ہونے کے سبب ان سے روایت کرنے میں  
اعتقاد رکھتے تھے اور اہل الانواء ان سے شدید اختلاف رکھتے تھے۔

سلسلہ میں تمام ائمہ وفات پائی۔

## حضرت زبیر بن عوام الاسدی م سلسلہ

حضرت زبیر بن عوام صحابی میں علی اللہ علیہ وسلم کے بھائی زادہ تھے اور حضرت خدیجہ بنت جحش کے بیٹے  
تھے۔ آپ مشہور مشہور میں شامل ہیں۔ بیچ بن بیچ کو بیعت کی بیعت زبیر بن عوام سے زندگی میں ہی۔ حضور اکرم  
نے انہیں اپنا "موسیٰ" فرمایا۔ اور ایک مرتبہ ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا "ہر گناہاں باپ تو بیٹا ہے"۔  
حضرت زبیرؓ وصفت حق تعالیٰ کو کہنے والے تھے آپا پانچویں شخص ہیں۔ آپ نے پندرہ سو سال کی عمر میں  
اسلام قبول کیا تھا۔ ہجرت حبش و مدینہ و انور میں شرکت کیا۔ حضور پروردگار کی ولایت میں سب سے پہلے  
ظہیر بن عامر کی وہ حضرت زبیرؓ ہی تھے۔ حضور صفائی کی تمنا کے حق میں دعا فرمائی۔ انرا دل تا آخر  
برخیزہ میں شرکت ہوئے۔ ہم پر ہرگز خون کے لہان تھے۔ سعادت و شجاعت میں پہلے تھے۔

آپ کی روایت کہ احادیث تمام کتب صحاح میں مرقی ہیں۔ اور ثقافتی احادیث کی کتابوں میں بکثرت  
موجود ہیں۔ بیچ بن بیچ حضرت خدیجہ کے راست میں با اہل نماز میں جو روز نے آپ کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ  
۴۰ھ یا ۴۱ھ میں واقع ہے۔ کاشی آپ کی تمنا ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس گیا تو آپ نے تمنا کو بچا لیا۔

اور کاشی کو کون سا دعا دینا۔

## حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن ثابت کا کنیت ابو سعید اور ابو خاریق ہے۔ صحابہ نے آپ کو "برائت" کا لقب دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جوہر سے بنی خداوندی بت کیلئے کا حکم دیا تو چند دن میں طاقی ہو گئے۔ آپ قرآن مجید کے حافظ اور معلم تھے، مع قرأت میں جبر پاہ تھے، علم قرآن میں دیر وقت کے ہر شخص ایک معلم اور تاج تھے۔ سب سے بڑا ذکر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہی تھے۔

میرزا ابوظہر مسیحی حضرت پر بیٹھے تو انہوں نے آپ کو قرآن مجید کتابی صورت میں دے دیں کہ سنو یہ دیکھ فرمایا۔ اور آپ قہر اسلام کے تھے اس عظیم قرآنی خدمت کی انجام دہی میں کامیاب ہوئے۔

حضرت عیسیٰ قری بنی اللہ نے آپ کے حفظہ اور ان روایات اور سنی کتاب پر ایمان کر کے ہوئے

قرآن مجید کے لئے تیار کرنے پر تیار کیا۔ اس خدمت سے بھی آپ میں دینی عہدہ برآ ہوئے۔

صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے آپ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی اور کثیر جماعت نے آپ سے علم حدیث حاصل کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اگر آپ کے لئے جاسے تو آپ کو عینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: آج اس نکتہ کا سب سے بڑا عالم فوت ہو گیا۔

## حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ

زید بن اسلمؓ مولا قرنی حضرت رضی اللہ عنہ کا فہم تھا تاہم میں کیا جاتا ہے۔ آپ میں احمد فقہی فہم اور حافظہ حدیث تھے۔ عابد و زاہد تھے، امام زین العابدینؓ، امام باقرؓ اور سفیان ثوریؓ جیسے کباروں کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔ ان سے علم حدیث اور احادیث نبویؐ سیکھتے تھے۔ مسند نبویؐ میں آپ کا خاص مقام ہوتا تھا۔ تمام کتب احادیث میں آپ کی روایات شامل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وفات پائی۔

## حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ

زید بن خالد جہنی مولا نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے۔ صحابہ میں شریک تھے۔ فتح مکہ کے وقت پر اپنے خلیفہ کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔

تمام کتب صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ کوفہ میں حضرت زید بن خالد جہنی وفات پائی۔

## حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت سالم کے دادا حضرت عمر بن الخطاب غلیظہ دم رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابوہریرہ ہے۔ وہ اپنے دادا سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے والد عبداللہ ان سے بچہ صاحبیت کرتے تھے۔ اس کی وجہ ان کی دانشمندی اور فہم و فراست تھی۔

حضرت سالم سادہ لباس میں رہتے۔ غذائی اکثر سادہ رہتی۔ دینی امور سے بچے حضرت تھے۔ وہ فقر تھے، اکثر اللہ بیٹ، انھی اور بچہ مر تھے۔

ذوالحجہ ۱۳ھ میں وفات پائی۔ غلیظہ بیٹم بن عبداللہ کے فائدہ جنازہ پڑھائی۔ لوگوں کے اندام کے باہر جنازہ کی نماز بھیجے، ادا کرنا پڑی۔ لیکن وہاں بھی، بوم میں کسی نہ ہوئی۔

دانش از طبقات ابن سعد جلد ۱۱م

## حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بالکل ابتدائی ایام میں اسلام قبول کرنے والے میں، حضور بشر میں شامل ہیں۔

آپ کا شمار سب سے پہلے

سعد بن ابی وقاص میں انہیں زہری، کنیت ابو اسحق، قبیلہ خزرج تھا جو حضور اکرم کا خلیفہ تھا۔ حضرت کی والدہ ماجدہ اور حضرت سعد کے والد حقیقی، کماؤ اور بھی جانی گئے۔ ایک مرتبہ آپ کو آتے دیکھ کر حضور نے فرمایا: "میرے ماں میں کوئی لے آیا، ماں دکھائے کر؟"

آپ تو میں نزدیکی میں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیرے لیے۔ غزوہ اُحُد میں دشمنوں نے اسلام پیش کرنے کے، واقعی حق صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تیرا شاگرد مانتے تھے۔ حضور نے ان کے کفار کی دینی اللہ مستجاب الدعوات ہونے کے لئے دعا فرمائی جو قبول ہوئی۔ چنانچہ لوگ ان سے دعا کرتے تھے۔

حضرت سعد اصحابِ شہداء میں شامل تھے۔ مشہور شہسوار اور نبی اکرم کے عارسی (مخالفات کے خلاف) تھے۔ حضرت عمر فاروق کے عہد میں پورا ملک انہیں آپ نے فتح کیا اور کور آباد کیا۔

آپ نے عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عباسؓ اور خولہ بنت حکیم سے احادیث روایت کی ہیں۔ حیات کی آگے تعداد ۶۰ ہے۔

۱۳ھ میں عقیق کے مقام پر وفات پائی اور قبضہ کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ حضرت حضور کے

## حضرت سعید بن مسیبؓ

آپ ہمدان بن قیس، حضرت مفسر و تفسیری اور عام مشہور تھے۔ وراثت میں تھے۔ نسب میں ہے۔  
سعید بن مسیب امدی کوئی اکیس ابوعبداللہ۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد خاص تھے۔ کوفہ کا کوئی شخص ان سے کوئی مسئلہ دریافت نہ کرتا  
راستہ میں ایک قوم میں سعید بن مسیبؓ موجود ہیں۔ تم مجھ سے دریافت دیکھا کرو۔ عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے  
قانونی مسئلہ ملے گئے وہ ان کے کاتب تھے۔ چھراٹی تیرہ کے کاتب مقرر ہوئے۔ سفیان ثوری ان کو پہنچ  
نقل پر ترجیح دیتے تھے۔ فذوق حدیث بدھ کمال تھا، انرا ہی کہیں دور ان کی میں غم کہتے تھے۔ ایک دفع  
خاندکبر میں حاجت گزاروں اور ایک رکت میں ہمارا کام اللہ ختم کرتا۔

آپ نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی تھی۔ ایک اور ابو سعیدؓ سے ہے۔ بلا واسطہ احادیث روایت کی  
ہیں۔ ابی الاشبہ کی حدیث میں صحیح حدیث سکھم میں ہمارے سے روایت میں انہیں نقل کر دیا۔ میں نے  
ہمارے سے کہا سعید بن مسیبؓ نے اس حدیث میں روایت کی کہ ہر شخص ان کے علم کا حق تھا۔

## حضرت سعید بن مسیبؓ

حضرت سعید بن مسیب کا شمار نسب میں ہے۔

سعید بن مسیب بن جریج بن ابی وہب ..... بن قیس۔ والد کا نام ابو سعید بن مسیبؓ ہے۔ ان کے  
آپ کو حدیث بخوانی کے بعد شرف تھا۔ خود فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

فرمانے والے حضرت ابوہریرہؓ اور رضی اللہ عنہما سے ملنے کے بعد زیادہ ان کا جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ مسند  
کابلی ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ اور امیر مَدینہؓ کے چہروں کے بارے میں بھی بیان کیا تھا۔

آپ حضرت ابوہریرہؓ کے دادا تھے۔ ان کے عہدہ متفقہ صحابہ کرام اور اصحاب مطہرین سے احادیث  
روایت کی ہیں۔ آپ کو باعوم و راوی عمرؓ اور عقبہ الغنویؓ کہا جاتا ہے۔ حافظ بلا تھا۔ صحابہ کے بعد میں  
بھی لوگ مسائل دریافت کرنے کے لئے آپ کے پاس آتے اور آپ فرمے دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ  
عبدالعزیز عام طور پر کوئی فیصلہ صادر کرنے سے پہلے آپ سے دریافت کرتے تھے۔

حضرت سعید بن مسیب کو علم حدیث اور فقہ کے علاوہ ظاہری کی تعبیر کا بہت ملکہ تھا۔ لوگ خود فقہ  
کے تعبیر بخوانی کے لئے آپ کے پاس آتے تھے۔ نماز کے بعد حدیث شریف تھا۔ اپنا بیشتر وقت مسجد

نہوئی میں گزارتے۔ ہجرت سال کی عمر پانچ سو تیس میں درجہ منورہ میں داخلہ اہل کو ایک کیا

### سیلمان بن یسار م مشہور

سیلمان بن یسار ائمہ اربعین میں حضرت امامت کے نزدیک وہ غلام تھے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے کتاب تھے۔ بعد انہیں اور ذکی تھے۔ کثرت الاثر اب تھی۔ اپنی حدیث میں تمام تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد میں ولید بن عبدالملک والی مدینہ کے انہیں حدیث منورہ کے بار بار کہیں ان سے کہنا۔ صحابہ کبار نے انہیں اٹھ اٹھ کر پکڑ لیا۔ انہیں وہ بزرگ اور جلیل القدر تھے۔

عبداللہ بن یسار اور عبدالملک بن یسار ان کے بھائی تھے۔

مشہور میں عہد یزید بن عبدالملک وفات ہوئی۔ دما خود از طبقات ابی سعد حلبی

### سہل بن ضیف انصاری م مشہور

آپ انصاری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت ہے۔ غزوہ اُحُد میں ان لوگوں میں سے تھے جو ہمدانی سے پہلے نہیں تھے۔ اپنی سند کا بیان ہے کہ حضور اکر نے اہل کے اور حضرت علیؑ کے درمیان مواخاۃ و بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا تھا۔ حضرت علیؑ نے انہیں حدیث منورہ کا اور پھر غار میں کا والی عزت کیا۔

حکیم بن کوفہ کے اند وفات پائی حضرت علیؑ نے غزوہ جندہ پہنچائی اور چاروں کے پاس سے گذری

فرمانی۔ سہل بن ضیف سے تمام کتب صحاح میں احادیث مروی ہیں۔

### حضرت شریح بن عبید الحضری م مشہور

شریح بن عبید حضری شامی تھا جب ان میں سے ہیں۔ ان کی کثیر روایات مرسل ہیں۔ ثقیف نزدیکی کے سوا

تمام ثقیف میں مروی ہیں۔ مشہور کے بعد انہیں ہوا۔

دوسرے حدیث شریح بن عبید حضری تابعی ہیں۔ جو حضرت علیؑ کے خاص ساتھیوں میں سے تھے ہر ایک میں ان کے ساتھ رہے۔ صحیح بخاری کے سوا دوسری تمام صحاح میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے

### صفیہ بنت ابی عبیدہ زہبہ ابن عمر رضی

حضرت صفیہ بنت ابی عبیدہ رضی اللہ عنہا رضی اللہ عنہا کی بیوی تھیں۔

ماشاء اللہ یہی ہر کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ملاقات حضور اکر کے عہد مبارک میں ہوئی تھی۔ چنانچہ بعض اصحاب نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ دوسرے علماء ان کو تابعیہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف میں انہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں وفات پائی۔ صحیح مسلم اور ثقیف ابی

حضرت فتحا کاٹ بن قیس بن خالد الکرمیؒ

خدا کا یہ جس کے معمول ہوئے یا نہ ہونے کے بارے میں احمقانہ ہے۔ سمجھو یہ یہ خدایہی ہے جو ہر حال میں اپنے  
فائدہ ہونے کے لیے ہر ممکن تدبیر سے لگو لگا کر عباد اللہ کی زیر کی طرف دعوت دی۔ مگر یہ انہوں نے نہ پہنچا دیا  
حاکم چاہا۔ لیکن غلامیوں نے ان پر چڑھا کر دی اور سراج راہط میں مقادیر ہوا۔

سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

آئم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاهرہ مریضہ شریفہ

حضرت جاننا محمد ایقہ طاہرہ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور شخصیت کی بات ہے۔

[illegible]

اور کمالیہ اسلام آنکھوں، ہجرت سے تیس سال قبل ماہ شمالی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں آگئی۔ رمضان میں ماہ شمالی شروع ہوا۔ اسی وقت عرب یک ۱ یا ۱۲ سال قمری۔

حضرت اکرمؐ کی ذاتی صفات خاص انہیں تھا اور وہ بھی حضرت کے گوشہ آلود پر سب کے قربانی کے کو تیار رہتی تھیں۔ حضرت کے دستور و مساک کا بطور خاص اہتمام فرماتی تھیں۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حضرت عیسیٰؑ کا جبریل کا وہ حال ہو گیا۔ اس کے بعد اپنے ہم پیر میں بھر گئے۔

خواتین میں سب سے زیادہ احادیث دو ہزار دو سو سے زیادہ آج کے دور کی ہیں۔ لیکن کہ قول ہے کہ احادیث  
فرق کا ایک چوتھائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ سے منقول ہے۔ لیکن نہ یہ وہ عرصہ اسرارِ نبوت تھیں۔ جلیل القدر  
صحابہ آج کے زمانہ کو اپنا منہ نہ کر سکتے تھے۔

عزیز میں نہ ٹھیکہ کا نقل ہے میں نے قرآن، حدیث، فقہ و تاریخ اور علم الانساب میں اہم المونیں حضرت  
عالم سے جملہ کرکے منجی دیکھا۔ کتب بزرگی ہدایات کے ثبات ہوتا ہے کہ علوم و دینیہ کے حلقہ انہی طب  
کا بیخ و علم انساب راہم العرب اور خصوصاً ادب پر بھی دستگاہ حاصل تھی۔ انہی مستند ایسی اولیات حاصل ہی  
تھیں اور انکو میرزا یزدانی، علی گاہی، دینی خدمات اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فیصلت و ارشادات  
کے نور و اشاعت کے اعتبار سے حضرت عالم شہید اپنے شاگردوں کو بھیجے تھے۔ اگر انہیں آئندہ امت کی جگہ



تو اس میں کوئی بہانہ نہیں۔ آپ بعض مسائل کے استنباط میں بالکل مغفرت تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں کی تعداد و عدد کثرت بہ بیان کی گئی ہے۔ ان میں تمام ہی علم و معرفت کا بڑا ذخیرہ تھے۔ ان میں سے بعض لوگ اپنے علم و معرفت کے واسطے سے دور دور کے ملکات میں بھی گئے۔

وہاں سے واپس آ کر ان کے علم و معرفت کے بارے میں بتایا۔ بعض نے سند و نفاذ کے واسطے سے کہا ہے۔ حسب وصیت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، میں نے اپنے علم و معرفت کے بارے میں بتایا۔ ان میں سے بعض لوگ اپنے علم و معرفت کے واسطے سے دور دور کے ملکات میں بھی گئے۔

### حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عائشہ رضی اللہ عنہا کی معرفت اور سند کی دونوں چیزوں میں شریک ہونے کی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لقب کے۔ اس نسبت سے عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور ہوئے۔ ہر دور اور ہر گناہ و گناہ میں شرکت کی۔

### حضرت عباد بن صامت م

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسلام قبول کیا۔ بیت خبر کوئی اور بیت خبر نہ تھا۔ پھر تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ان چند اصحاب کبار میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ عنہ کی معرفت اور سند کی دونوں چیزوں میں شریک ہونے کی وجہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لقب کے۔ اس نسبت سے عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور ہوئے۔ ہر دور اور ہر گناہ و گناہ میں شرکت کی۔

### حضرت عبدالرحمن بن الاسود بن عبد بنی

عبدالرحمن بن عبد بنی الاسود بن عبد بنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسلام قبول کیا۔ بیت خبر کوئی اور بیت خبر نہ تھا۔ پھر تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ان چند اصحاب کبار میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضرت عبدالرحمن بن عبد بنی الاسود بن عبد بنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسلام قبول کیا۔ بیت خبر کوئی اور بیت خبر نہ تھا۔ پھر تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ان چند اصحاب کبار میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

## حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ م ۲۰

عبدالرحمن بن عوف ثقیفی از بزرگان طایفہ انصار و خرم الاسلام اصحاب کبار صحابی۔ اجدادے اسلام میں حضرت ہر اسلام ہو گئے تھے۔ حبشہ کا مدنی، حمزوں میں شرکت کی، پھر مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی، اس وقت انھوں نے انصار کا عالم تھا۔ مدینہ منورہ میں قیامت فرود کی تو اللہ نے اس شخص پر برکت عطا فرمائی کہ وہ تاشیر چاندی ہو گیا میں سے ہر ایک کو چیراں حسنہ عطا فرما دی، اس کی ہزار ہا ہجرت۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف مشہور بطور میں سے ہیں، اصحاب خودی میں سرپرست تھے۔ حضرت فریاد بنی سلمہ راہ کیا اگر اصحاب خودی میں سے ہیں ایک طرف، بنی ادریس دوسری طرف آج بھی گروہ میں عبدالرحمن بن عوف ہیں گئے اس کی بات مانا جائے گی۔

غزوہ بدر الجملہ میں حضور اللہؐ نے انہیں امیر لشکر فرمایا۔ اپنے دست مبارک سے ان کے ہاتھ باندھا۔ غزوہ تبوک کے دواہجے کے وقت ان کی اقتدار میں غار ہڑم، درہ شریف، غلیفہ، اقل، ابو بکر صدیق اور ان کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔

ابن عوف عالم دکن کو ترقی دیا کرتے تھے کچھ مرتبہ حضرت عوفؓ نے ان کی داس کے ساتھ بنی حلی کی۔ آپ نے داو حق میں جس قدر مال خرچ کیا اُن کے زمانہ میں شاید کسی نے دیکھا ہوگا۔ حضور اکرمؐ کے بعد ازواج مطہراتؓ کا بہت خدمت کی، ان کی غزوہ، بات کی گفتگو، کامنات کے وقت و منہج کی کر میں تدریجی ہندی صحابہ زعمہ ہیں ہر ایک کو چار سو درندہ دینے جاتے۔

۲۲ سال کی عمر پا کر وفات پائی۔ علی مرتضیٰ اطہرؓ سے ہیں ابی وقاصؓ جیسے صحابہ کبار کی وفات ہرگز نہ کی ہوئے۔ تمام کتب صحابہ میں آپ سے احادیث مروی ہیں۔

## عبداللہ بن عاصم بن ربیعہ م ۲۰

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اُن کی عمر ۱۵ سال تھی۔ انہوں نے عیادت کی کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر آئے ہوتے دیکھے تھے اور عیادت کرنے کی وجہ سے نصیحت فرمائی تھی۔ آپ نے غصہ کے دامن میں سے اور اپنے والد سے حدیث روایت کی ہے۔ آپ ثقیف اور طایف اللہ بنی تھے عبداللہ بن عاصم کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ راجعاً از بیانات ابن سعد جلد پنجم

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

حضرت مہاشاہؒ کے والد حضور اقدسؑ کے چھوٹی زانو جانی زیریں محرم اسدی تھے والدہ حضرت سائیدہ صدیقہؑ کی بہن حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہؑ تھیں۔ چچا آنحضرتؐ کی سالی تھیں۔ والدی حضور پاکؑ کے چچا بھی تھیں۔ اور والدہ حضرت خدیجہ کنعانیہؑ کے جانی تھے۔

ہجرت مرشد کے بعد کچھ عرصے کے مشغول کر دیا کہ ہم نے ایسا جاننا کیا ہے کہ ہمارے بھائی کے اولاد نہ ہوگی اور  
 کہ ایسا ہو اگر ہجرت کے بعد ماہ بعد عید الاضحیٰ کی تقریب میں آج کے ایسا ہوگا یا نہ ہوگا یہ مرشد نے کئی ہمارے کے گوروں سے  
 پانچ سال سے پوچھ چکے ہیں۔ صحابہ کو اس قدر خوشی ہوئی کہ انہوں نے درخت سے ندرت سے خوشی کی طرح ہمارے ہمارے  
 نے یہی ان کی کے لئے فرمودہ کے مرشد نے کچھ چار ڈالی اور خود رکھتے کی دعا کی۔

عبداللہ نے زنجیرِ غایت طہاج، برقی اور بڑے حادیفنا پڑھے۔ تمام کتب صحاح میں آئی سے احادیث مروی ہیں۔ ان کی پوری عرض کرتی اور حق پرست ہیں۔ بسر ہوئی۔ امام حسینؑ کا شہادت کے بعد انہوں نے علمِ نبوت جہ کیا۔ طہاج کے اقصیٰ حادیفنا لکھتے ہیں کہ کرم میں مرم کے امداد خبیہ ہوئے تھا میں نے فیض کے ساتھ کمال بن حوضی کا۔ یہ سب کچھ ان کے سامنے ہوا۔ اگر صدق و مصفا کے اس کو و گری کے ہوں پر آہ کا غفلت نہیں آ۔

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاریؓ

حضرت عبداللہ علیہ السلام انصاری المالکی مشہور صحابہ کرام میں سے ہیں۔ کفر کیا تو انہیں غزوہ بدر میں شریک ہونے کی جگہ پر انہیں شہید کر دیا۔ ان کو قتل کرنے میں دشمنی میں عرب کے ساتھ فریقہ تھے۔ امام بخاریؒ نے ان کے مرنے کی حدیث صحت الوضو کو مستند الہاب میں روایت کیا ہے۔ تمام کتب احادیث میں ان سے روایات موجود ہیں۔ مخالفین و ائمہ مراد میں یہ ہے کہ ان کے عقیدوں کے اندر شکستہ میں شہید ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

حضرت عالم مصلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ اواخر میں جن صاحبِ سنی عبدالمطلب حضورِ اقدسؐ کی وفات کے وقت  
جیورہ میں گئے تھے لیکن اپنے معلمِ فتن کے باعث ان کو برصِ بڑی شہر ہوئے تھے۔ ہر اوقاتِ تفتہِ الفت  
مفسقین کے عقوبت سے مشہور ہوئے۔

حضرت کے چچا زاد بھائی اور اہم المریض حضرت میرزا کے بھائی تھے۔ اکثر حضور اکرم کے پاس  
شب بابت رہتے۔ تاکہ صبح بخیر اور شب بخیر کی دعاؤں سے بھی باخبر رہ سکیں۔ ان کی خدمت گزرتا

اور اس کتابِ جہم کے شوق کو دیکھ کر اپنی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار ان کے لئے حکمتِ فیہ ہدایت  
اور توبہ لے کر ان جاننے کی دعا دی۔

اس کے بڑے صحابہ کی علم و فضل کے معترف تھے، حضرت عمر فاروقؓ ان کا بڑے ساتھ انہیں بھی  
شریکِ مشورہ رکھتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اپنی مصروفی کے باوجود انہیں اپنا نائب و مقرر کیا حضرت  
علیؓ کے زمانہ میں ہجرہ کے دہلی پہنچے۔

آپؓ کی کثیر العالیات صحابہؓ میں یہ قدر تھے نہ کہ یہ یہی آپؓ کی مرویات کی تعداد ۶۶۰ ہے۔ آخر میں  
انہیں سے معذور ہو گئے تھے۔ ششہ میں طائف میں وفات پائی۔

### حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نبیلہ ثانی تبارقی اشہم کے فرزند، ام المومنین حضرت حفصہؓ کے بھائی، حضور اکرمؐ کی دعائیں حاصل کرنے  
والے چارہ "مبارک" میں سے ایک عبداللہ بن عمرؓ کی کتاب یہ ہے۔

کثیر الروایت صحابہؓ میں آپؓ کا درجہ سوا دوسرے ۱۰ آپؓ کی مرویات کی تعداد ۶۶۰ ہے۔ چھوٹی قریشی  
والدہ کے ساتھ قریشی رہے۔ انہی کے ساتھ ہجرت کی۔ حضور اکرمؐ خیر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی امتداد کا فوقی  
عزیز کی حد تک تھا۔ سفر میں حضورؐ نے جو جہنم کی حالت پر ظاہر فرمایا آپؓ وہاں نماز اور کھانے، چلنے، حضرت  
و سفر فرمایا تھا وہاں دھوکہ دے۔ میں وفات کے کچھ عرصہ فرمایا تھا وہاں غم رہے۔ اللہ اللہ کچھ حالت  
تھے شیعہ نبوت کے پورے ماننے !!

آپؓ نے جس صلی اللہ علیہ وسلم اور انوارِ مطہرہؐ سے احادیث روایت کی ہیں، اس میں آپؓ کے بڑے  
بڑے صحابہؓ اور تابعینؓ نے روایت کی ہیں۔ آپؓ کی بیٹی قریشی سند کو "مسند النہب" و "مسند کی کتاب"  
کہا جاتا ہے۔ امام مالکؒ اور ابن کثیرؒ نے بھی اسے لکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ روایت کہیں اور صحابہؓ  
کے حور کے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

"مختار" کے زمانہ میں تمام صحابہؓ و تابعینؓ اور دوسرے مسلمان آپؓ کی خلافت پر متفق تھے۔ لیکن  
آپؓ نے بیٹا نکلا دیا۔ چنانچہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ "میں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کو دنیا  
نے اپنی طرف ہمارے لئے دنیا کو اپنی طرف مائل نہ کر لیا جو سوائے عبداللہ بن عمرؓ کے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ششہ میں وفات پائی۔ مشہور ہے کہ عید کے فجر آدمی نے اپنے  
زہر (کوئی چیز) کو آپؓ کے پاؤں پر مار دیا تھا۔ اسی کے زہم ہے آپؓ نے اپنی جان مالکِ حقیقی

## حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سبھی انگریزی مشہور صحابی ہیں، اور صحابی زادہ ہیں۔ اپنے والد سے پہلے  
 مطلقہ کفری اسلام ہوئے۔ بلاشبہ عابد و زاہد اور حدیث نبویؐ کے والدین و حاضرین تھے اور احادیث کے  
 سب سے زیادہ جانتے والے تھے۔ چنانچہ حدیث کے سب سے بڑے راوی حضرت ابوہریرہؓ ان کے  
 بارہ میں فرماتے ہیں :

”اصحاب رسولؐ میں عبداللہ بن عمروؓ کے سوا مجھ سے بڑھ کر کوئی حافظ حدیث نہ تھا۔

اسکی وجہ یہ تھی کہ عبداللہؓ کھڑے کھڑے آئے اور میں کھٹا نہ تھا۔“

آپؓ نے حضور اکرمؐ سے بطور خاص حدیثیں لکھنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ کتب سابقہ میں چلے  
 ہوئے تھے اور اسراغیثات سے بھی باخبر تھے۔ ان باتوں کو میں دہانتے تھے، میں نے ان کے بعد ان کے بیٹے  
 احادیث کی زیادہ کثرت نہ ہوئی۔ ان کی روایت کی تعداد ۱۰۰ کے قریب ہے۔ صحیحین میں صرف ۵۸۷  
 میں اللہ تعالیٰ ارادے میں ہیبت سے شامل ہیں۔

یہی روایات میں اشکوت ہے مستند بتمام حالت یا مستند اصطلاح کے علم و کمال پر  
 زبانت ہوئے۔

## عبداللہ بن عباسؓ

آپؓ کا سلسلہ نسب یوں ہے :

عبداللہ بن عباسؓ بن ابی اسید بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن خزیمہ۔ آپؓ کی والدہ ام سلمہؓ بنت  
 سلمہ تھیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئے۔ مدینہ میں ان کا ایک مکان تھا، جہاں اسی سے زیادہ ان کے  
 حالات پھر نہ آسکے۔

## عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ثعلبی ثقفیؓ

عبداللہ بن عبدالرحمن نام ہے۔ کنیت ابی کعب حائلی اور ابوہریرہ ثقفی ہے۔ مدینہ مدینہ میں  
 ”مدنی“ کہے گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ بن حائلیؓ کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ والدہ کی کنیت ام عبدقیسہ۔  
 یہی موناہ و مہاریات میں ہے ضعیف۔

آپؓ اپنے مطلقہ کفری اسلام برسنے والے خوش نصیب ہیں۔ مدنی بار ہجرت حبشہ میں شریک ہوئے  
 پھر مدینہ مدینہ کو ہجرت فرمائی۔ ہر خزانہ میں شرکت کی۔ خزانہ حبشہ میں ابوہریرہؓ کو کثیر کردار ملک پہنچانے کے

بہر حضور انورؐ سے اس کی تولد پائی۔ حضرت جبرہؓ میں آپ شامل ہیں۔ حضرت کی جو تیاں اٹھائے بھاندر  
مساوک اپنے پاس رکھتے۔ اسی لئے صحابہ انہیں "صاحب التیارات" کہتے تھے۔

حضرت رسول کریمؐ کی خدمت میں اس قدر کثرت سے آئے ہائے گھر کہ انہیں صراحتاً ہدیٰ لینے کی  
حضرت ذوقی، نوافذ، انہیں، ابی، بیت میں سے بھجوا کر آپ تعویذ، ازہد اور عنایت کی تلافی تصور کرتے۔  
حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں کوڑا کا تاجی مغرب کا تو اہل کوڑا کو کھاکر میں ان کو جہاد سے پاس اپنے  
اوپر اٹھا کر کے بھیج دیا ہوں۔ حضرت حذافہ اور حضرت عثمانؓ کے عہد میں کوڑا کی تعلیم اور بیت المال  
انہیں کے سپرد رہا۔

۱۰۰۰ میں مہینہ میں نکاح پائی۔ بیعت میں ۱۰۰۰ میں ہونے حضرت عثمانؓ نے غازیہؓ کو  
ان کی عیادت کا قصد "مہینہ ہے" ان میں ۱۰۰۰ بھیجیں میں شامل ہیں۔

### عبد الملک بن مروان م ۱۰۰

نواسیہ کے صوفی طور کا نام عبد الملک بن مروان ہے۔ ۱۰۰ میں کا زندگی وہ متفقہ پہلوؤں کی حامل ہے۔  
بادشاہت سے قبل مروان کا شمار غلبہ میں رہتا تھا۔ عبد اللہ بن خزیفہ کی سند سے بیعت کیا کہ آپ  
کے بعد کسی سے ساقی دریافت کریں، تو آپ نے عبد الملک کا نام دیا۔ لیکن تخت حکومت پر چلنے والے کے  
بعد عبد الملک کا کردار یکسر بدل گیا۔ اس کے دور میں جنگوں کے علاوہ جس قدر مسلمان اس سے قتل کرانے لگے  
کلی نہیں ہوئے۔ عبد اللہ بن زیدؓ بھی چونکہ کاعرم میں قتل اس کا عزم ہے۔ ذہن یہاں تک پہنچی کہ ایک  
مرتد اس سے کہا کہ اب میری حالت یہ ہے کہ کسی طرف سے عزت اور کسی طرف سے تعزیت نہیں ہوتی میں  
بہر حق سفر میں تو فرمایا۔ "وَأَنَا بِشَوْءٍ أَكْبَرَ مِنْكَ" اور جنتوں۔

### حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اند الہ مشہور

حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ انہیں کی کثرت اور عہد ہے۔ ۱۰۰ میں عبد الملک عثمان بن عفان اموی قرظی ہے۔ والد  
ماجدہ حضور انورؐ کی چھری زاد بہن تھیں۔ آپ کا کلمہ اور سعادت کا منبع تھے۔ جنت اور جہنم کی دونوں  
ابھرتوں میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے اپنی درویشیاں ان کے قصوں میں دیں۔  
اندلسی پہلی کے ذہن پر سنہ پر فرمایا اگر میری سوتیلیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے عثمانؓ سے دیا جاتا۔  
صدقہ نکاح آپ کا فیور تھا۔ تمام اقبیل اور صیام انہما رسول تھا۔ ان کی راہ میں بڑا جہاد کو فرج  
کرتے تھے۔ حضرت خضرؓ میں شامل ہیں اور سائبون اور ان میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے لفظ اور فقرات

فکر پر کجیڑت اور حدیث میں مذکور ہیں۔

آپ کے فعلی جتنی بوسے اور راسخ میں تھیں بوسے کی شدت حضور انورؐ کے بارگاہی بڑی کجیڑت میں دیر سے رہتی ہوں گے۔ آپ نے غیب، سوسوں کو کھنکھار، دایک قرآن پر معلق کیا، اور شہید و مقتولین کی صورت میں بھی اپنی خاطر کر سناں کا حق پناہ کر منظور کیا۔

نام کتب صحاح میں آپ سے حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے سولہ جیسے میں شامل ہیں۔ خود ائمہ کبار میں باخبروں کے اقوال شہادت پائی۔ "کامل الایمان والایمان" کے فرق تاج سے قرآن کریم کا نسخہ لکھی ہو گیا۔ خود پہنچانوں کے باخبروں صحیف کے وہ بیان لغوی و انتہا کا دورہ ازہر میں لکھی گئی کہ یہ حدیث تک کے لئے اس کا جہیز لکھ کر دیا۔ حضرت عروۃ بن زبیر م رضی اللہ عنہ

حضرت عروۃ بن زبیر بن عوف قرطبی اموی جلیل القدر، عالم، فقیہ حضرت عروۃ بن زبیرؓ ہیں۔ آپ حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ بنت ابی بکرؓ صدیق کے لقب جگر، حضور اکرمؐ کی بھوپلی اور حضرت خدیجہؓ کے چچا تھے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ کے محبوب چاہتے اور حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے فرزند تھے۔ مدینہ منورہ کے حدیث فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اہل الفضل حضرت عائشہؓ مدینہ منورہ کا احادیث کے ماہر اور عالم تھے۔ کہا جاتا ہے آپ سے حدیث کو سننے میں۔ حاضر اور ناہر تھے۔ صحابہ و ائمہ حضرت۔ چنانچہ حدیث میں کاتب و مقررہ رضی اللہ عنہ میں ہوتی۔

ان کے کجیڑت احادیث میں موجود ہیں جو صحاح ستہ کے علاوہ دوسری اگر کتب حدیث میں بھی موجود ہیں۔

### عطاء بن ابی رباح م رضی اللہ عنہ

عطاء بن ابی رباحؓ کی نقول تابعین اہم و حدیث، زہری، ست عالم اور فقہ تھے۔ کہا جاتا ہے حدیث میں حاضر رہے۔ ان کے زمانہ میں غزوے کے لئے لوگ ان سے آیا کرتے اور جاسوس تھے۔

دنگ سیاہ، پازن میں رنگ، باطن میں اور اکھ کے کان تھے۔ حضرت ابی زبیرؓ کی جنگ میں باقرہ کھانگیا تھا۔ آخر عمر میں نبیؐ میں جانی۔ یہی تھی۔ غالباً ملائے شہد میں اس حدیث میں محبوب والا کوئی اور نہ ہوگا۔ اس کے باوجود ہم و نفس میں عدم کمال تھے۔ بعض علماء نے ان کی شروعات کو ضعیف بھی کہا ہے۔  
عطاء بن رباح م رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار ائمہ میں اور نقول تابعین میں ہوتا ہے۔ حاضر و ناہر اور فقیہ و محدث تھے حضرت جبرائیلؑ ہی حضورؐ کے خاص معین تھے۔ اور طور طریق میں ان سے بہت ملتا تھا۔

آپ سے غلطی سے اور دیگر صحابہ و تابعین سے احادیث تھی ہیں اور بڑے بڑے ائمہ و تابعین سے آپ سے روایت کی ہیں۔ ہم کتب صحاح میں آپ سے مروی احادیث موجود ہیں۔

حضرت انورؓ کی حیثیت طبرہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ سوہری کے نزدیک عمر پاکر تشریف اور تشریف کعبہ میں  
**کس سال وفات پائی۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ سنہ ۴۰**

حضرت علیؓ اپنی طالب بن عبدالمطلب اپنی قریشی و امیر المومنین خلیفہ چہارم رہی م رسول اللہؐ کے  
 حبیب امیر اللہ۔ باب مرتضیٰ سلم و امام اہل بیت حضرت علیؓ ہیں۔ آپ حضرت انورؓ کے دنیا و آخرت میں بھائی، امیر  
 کا لڑکے، خورشید تار و سحر، حقیقت کے کواکب و نگار، خالق خیر و برکت و مفسر و مفسرہ میں شامل ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب  
 کثرت سے کتب احادیث میں مل رہے ہیں۔ بعض ائمہ میں وہ ایک معجزہ ہیں کہ کوئی ان کا خراب نہیں ملتا بلکہ  
 حضرت کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھا:

— ”تم میرے لئے ایک ہو، جیسے روحانے لئے ہمارا نگر ہو، میرے لئے کوئی نئی نہیں۔

— ”خیر کے لئے نریا کر کے اپنا علم ایسا دے دے کہ کوئی گواہ نہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ  
 اور اس کا رسول اس کو محبوب رکھتے ہوں۔

— ”آج چہاڑ میں ان کے اور ان کے بیوی بچوں کی طرف اشارہ ہوا۔

حضرت علیؓ ان چہ علیل القدر صحابہ میں سے ہیں جس کو ناصحی اہل علم نے اپنے پس منظر و کائنات کا سخن فرما  
 رہا تھا۔ وہ حبیب اسلام قبول کرنے والے آپ سب سے پہلے پہنچے تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہاں شادی میں سب سے پہلے تھے۔ تمام طواریف میں شرکت کی۔ ہجرت کی رات کھانا کھانے لڑے ہیں حضرت کے  
 کئی پروردگار ہے۔

آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ ان میں سے ۴۰۰ صحیح ہیں مروی ہیں۔

اس عظیم المرتبت خلیفہ چہارم نے رمضان المبارک سنہ ۴۰ میں حاکم شہادت فرما دیا۔

**علی زین العابدین ۴۰ سنہ**

علی زین العابدین بن حسینؓ امیر بن علیؓ بن ابی طالبؓ اپنی قریشی کبر و عظمت، ایمان اور جلیل القدر  
 انورؓ میں سے ہیں۔ آپ بڑے عابد و زاہد اور متقی پر یزید کا رشتہ۔ آپ کی والدہ خیر و امانت کمرانی  
 یزیدہ بنی امیہ کے عہد میں پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے سیدہ امیرہ نام عیسیٰ کو پیدا کیا۔

ان کا نام زین کا قرار ہے کہ انہیں سنہ ۴۰ میں علی زین العابدین بن حسینؓ کی کبر و عظمت کا خیال تھا کہ



ان سے زیادہ فحیم پایا: حضورؐ کو وہ عروہم عقلی، ہی اور عظیم تھے۔ بات کے اندر سے ہی باہر کی غیبت  
دیکھ لے اور کہی کو پتہ نہ چلا کہ کون سے لگے تھے۔ ان کی وفات پر جسے سلسلہ ختم ہو گیا تو راز کھلا۔

آپؐ سے تمام کتب صحاح میں اس حدیث میں۔ میدان کی طوری اپنی بیماری کے سبب پر سخت  
فکر رہا کہ اس وقت تک ہی گئے تھے۔ مسئلہ کے مسئلہ کے درمیان بھی وفات پائی۔

### حضرت عمار بن یاسرؓ

عمار بن یاسرؓ بنی النضر صحابی ہیں۔ بیعت کے اہل ابتدائی دور میں، چند اہل حق کے ساتھ مدینہ گئے  
اسلام پر گئے تھے۔ انہیں اور دیگر انصارؓ کے منظم کے قتل و مقتل رہے۔ آپؓ کی والدہ ماجدہ حدیث ام عبدہ نامی  
ہی وہ صحابہؓ تھیں۔ حضور اکرمؐ کو کفر میں ان کے خاندان پر کفار کے منظم دیکھ کر فرماتے: اے آل یاسرؓ  
میرے والدہ! تم کافر تھے۔

حضرت عمار بن یاسرؓ حضورؐ کے محبوب ترین صحابہؓ میں سے تھے۔ ان کے بارے میں آنحضرتؐ میں انشائیہ  
و حسن نے بیان کیا ہے۔ ان کا ذکر یہ ہے کہ ایک روز ان کو اور چار دیگر صحابہؓ کو دیکھ کر انہوں نے  
فرمایا کہ اے اللہ! اس سے دشمن کر دے گا۔ ....

آپؐ کو غیبی آئی کہ ان کو کفار کا منظم فرما دیا تھا۔ ان میں جگہ میں حضرت امیر مومنینؓ کی طرف  
کے انہیں شہید کر دیے۔

تمام کتب صحاح میں آپؓ کا حدیث مذکور ہے۔

### حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمرؓ بن خطابؓ، حدودی اقرطی، ثنائی، انصاری، امیر المومنین، امام المسلمین، رسول اللہؐ کی اسلام  
مستقبل میں انصاریت، جامع مذہب و سیاست، بنی النضر صحابی اطراف قریش میں سے ہیں۔ اسلام سے  
قبل ہی انصاریت قریش میں شمار ہوتے تھے۔ سنا بت کا اہم منصب آپؓ کی ہے کہ پائے تھا۔

بیعت کے ابتدائی دور میں اسلام اور داخلی اسلام کے قیام پر مخالف تھے۔ دھمکیاں دے کر  
شیعہ رسالت کو لکھ کر ان کے ارادہ سے نکلے اور دولت ایمانی کے کوٹھے۔ اس وقت تک مسلمان  
چھب کر نماز پڑھتے تھے۔ دار ارقم میں آپؓ نے کہ چلا تو صحابہؓ کو کہتے تھے کہ سنا بت ضرور کبیر فرمایا۔  
و غائب سب سے پہلے حضورؐ اب نئے بندوں کو نہ ہونے لگی بلکہ صحابہؓ کی جہنم سے



زمانہ میں بھی آپ کا کردار نمایاں تھا۔ حضرت انسؓ نے فرمایا میں اس زمانہ میں ابوہریرہؓ سے بلکہ کسی کی تیار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کے مقابلہ نہیں پایا۔

میں نے بھی عبداللہؓ کے آپ کو اپنا جانشین مقرر کیا تو آپ نے خلافت کی ذمہ داریوں کو بالکل آزادانہ طور پر ایک مقدس رفاقت قبول کیا۔ ائمہ صوفیہ اور عدلیہ نامہ کی ایسی تباہی کی کہ ایک بار پھر خلافت راشدہ کا زمانہ لوٹ آیا۔ امام شافعیؒ نے خلافت راشدہ میں کہہ دیا آپ کو فیض ملا تھا۔ آپ بیت اعلیٰ سے اس قدر بھی نہیں جڑتے تھے کہ صوفی آدمی کو جس کی صف کے لئے کھاریت کرے۔ آپ کا محبوب بیوی فاطمہ عبداللہؓ کی مدد ان کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے بھی خاندان کے اشلانہ اہر و پر اپنا سب کچھ بیت اعلیٰ کو دے دیا۔ اور نہ کسی جانشین کے طور کے ساتھ لہر کرنا قبول کیا۔

امت میں ایسے ناچار ہونے کا اگر حد پار اور ہوسے وقت اسلامیہ کی تاریخ کچھ نہ ہوتی۔ ان کے رد و حمایت میں انصاف و تقویٰ سے اور عدل و انصاف کی مثال نہیں ملتی۔  
 علماء نے آپ کو اخلاقی پہلی صدی کا جہنم دیکھا ہے اور سنی میں بھی ہے۔ تمام کتب صحاح میں آپ کا احاطہ مروجہ میں مشتمل میں داخل اہل کو یکساں کیا۔

### حضرت عمرو بن عبداللہؓ

عمرو بن عبداللہ اہم اہل اسلامی ہمدان سے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مشرکہؓ اور حضرت علیؓ اور سرورؓ کے احادیث روایت کی ہیں، جمیل روایت ہیں۔ مسودات نامعلوم ہے۔ روایات میں صحیحہ مشرکہ

### عمرو بن عبدالرحمن انصاریؓ

حضرت عمرو بن عبدالرحمن بن سعد بن زید انصاریؓ تھے مشہور تھے انہیں میں مدنی عالم فقیر اور فاضل ان تھیں۔

آپ کو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا بیٹا کی تربیت حاصل ہوئی۔ یہیں سے علم و حکمت کے فوائد بھی ملے۔ تمام کتب صحاح میں ان سے احادیث مروجہ ہیں۔ مشہور یا مشہور میں مقام پایا۔

### عمرو بن حزمؓ

آپ عبداللہ بن ابی بکرؓ کے حاکم کی چھٹی دور کی ہشیمہ دور حزم کی بیٹی ہیں۔  
 فقیر الیہ کے مطابق صحابہ میں، اور حضرت جابرؓ ان سے روایت کرتے ہیں۔ مروجہ میں

## حضرت فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ

مرورہ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برحق اور سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجہ کبریٰؓ کی نسبت جگر تھیں۔

سیدۃ النساء العالمین، سیدۃ النساء اہل الجنۃ، سیدۃ، زہراء، طاہرہ اور قبول انجیکہ من القیب میں۔ آپ کی پیدائش مبعوت سے ایک سال قبل یا سترہ ہشت روز موفی سالچیس ہی سے نہایت تھیں، دایمہ علم اور تنہائی پسند تھیں۔ حضرت خدیجہؓ نے تقسیم و تربیت پر خاص نظر رکھی۔ حضرت سیدہ کی عمر اسی سال کی تھی کہ بیاری ماہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ حضورؐ کو اپنے اپنی گانگوں مصروفیت کے باوجود اس پر خاص توجہ دی۔ سہی بلوغت کو پہنچیں کہ اس کے رشتے آئے لیکن حضورؐ کو اس نے حضرت علیؓ کو اپنی فرزنداری میں لے لیا۔

حضرت علیؓ نے خطبہ منیٰ میں فرمایا تھا۔ اُن کا زندگی بے حضرتوں میں بسر ہو رہی تھی۔ قرآن جاری بیتہ تھا پر کہ انھوں نے بارگاہی کئی وقت کے تعلقے کیے۔ لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔ چنگچہ چیں، پانی ہوا، انھوں نے چاہے اور شاد مہرگ پر نشان پڑ گئے مگر صبر و شکر کا دامن باقی رہا۔ اس عالم میں ان کی خدمت اور لیاقت کی ایسی روشنی شایع ہوئی کہ قیامت تک انھیں یاد رکھا جائے گا۔

رسولِ الہی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے بے حد محبت تھی۔ سفر میں جاتے تو اُن سے علیؓ کو ساتھ لے جایا کرتے تھے کہ اُن کو پہچان سکے یا اس شریفیت سے جانتے۔ وہ ملاقات کو آئیں تو کھڑے ہو کر استقبال کر کے۔ چیلان کو باور دیتے۔ اس خاکسار عالم سے حضورؐ کو اس کی رحمت حضرت فاطمہؓ کی طرف سے ملنے ایک انجیل ہی تھا۔ ساقی کو بھرت ہوئی۔ حضورؐ کے بعد وہ صرف چھ ماہ زندہ رہی۔ اور حبیبہؓ تک زندہ رہی کسی نے ان کے لہر لہر سے حکما دست نہیں دیکھی۔

حضرت ابوبکرؓ کو ۲۹ سال کی عمر میں رات کے وقت عالم بالا کو مدعا رہا۔ وحییت کے مطابق رات ہی میں مدفون ہوئی۔ خانہ جنازہ حضرت عائشہؓ نے بڑا حوالہ۔

حضرت امام شافعیؒ، امام حنفیؒ، امام مالکیؒ اور شافعیؒ نے ان کی پوجا اور تہنیت کی۔ کتبِ امامیہ میں ان سے اتفاق مدح نہیں ملتی ہے۔

مادرانِ مآئید کاملہ

مزرعہ تقسیم را حاصل بنول

## حضرت تاسم بن محمد بن ابی بکرؓ

تاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کا گیارہواں نسل تاسم بن جلیل القدر، عابد شاہد، شریف اور فقیر تاسم بن ابی کا شمار فقہائے بیرونی کیا گیا ہے۔

حضرت تاسم کے والدین کی مصروفی میں متقی ہو گئے تھے۔ انہوں نے چھٹی اور نہایت پر اور راست حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ہائی اور علم و فضل میں پایا جو پایا۔ علماء نے انہیں افضل زمانہ کہہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ فرمایا کرتے تھے کہ جانشینی پر سے اختیار میں ہوئی تو میں تاسم کے سوا کسی کو منتخب نہ کرتا۔ تمام کتب صحاح میں آپ سے احادیث ملتی ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

## حضرت کتب اصحاب مؓ

کتب بنی النقیہ جری سے زانیہ باہیت اور دور اسلام دلائل پائے۔ لیکن ہمارے علم و فہم کے لیے یہ حدیث کو محدود کرنا لازم قرار کیا۔ یہی کہہ چکا ہے کہ۔ نبوی اسلام کے بعد دین سنہ میں مقیم رہے ہم تمام چکے۔ پڑھے یہودی صحابی سے تھے۔ اسلام میں داخل ہوتے تو عمارؓ سے اسلام میں آگیا کہ انور ہوا۔ اور کتب اصحاب کے نام سے ظہور ہوئے۔ بڑے بڑے علماء ان کے مصنف علم کے معترف تھے۔ ثقافت تاسم بن محمد کے تھے۔ انہیں امام کے سوا دوسری تمام کتب احادیث میں ان کی روایات موجود ہیں۔

مکتبہ میں اس سے کہ تین مذاہب ہائی۔

## امام دارالہجرت امام مالک بن انسؓ

امام مالک بن انسؓ کا لقب "امام دارالہجرت" امام مدینہ ہے۔ مکتبہ ہے چہ

الوحدہ مالک بن انسؓ بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن عمارؓ ابی سلمیٰ مدینہ۔ حضرت امام چہ پایہ مکتبہ حدیث، انور فقیر اور فقیہ الاسلام ہیں۔ آپ نے حضرت ناقد، فقیر، عمار بن عبد اللہ بن زبیرؓ بن مالک بن جیسے اصحاب سے علم و حدیث حاصل کیا۔

آپ سے استفادہ کرنے والے علماء و محدثوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔ امام مالک بن انسؓ میں پختہ و ماضی میں حدیث اطفال و اخلاص اور قوی و جہالت میں اپنی نظیر آپ تھے، طرفین پاس اور ہاں ذوق لڑنے میں سے تھے۔ عمدہ بکڑے چنے اور خوشبو بکڑے، استعمال کرتے۔ آپ کا مجلس جنابیت باوقار ہوتی تھی۔ مدینہ میں امام دارالہجرت کے لیے کسی پادشاہ کا دروازہ نہ ہو۔

ہم آتا ہے تو امام باکث ان میں شمار سے کی طرح نمایاں ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے کہیں بھی اگر امام باکث اور  
 بیعت اہل بیت کے درمیان کوئی گڑبڑ ہو جائے، آپ کے غضب اور عقیدہ کا عالم یہ تھا کہ خود فرماتے ہیں جب  
 تک مشرکوں کے خون نہیں میں میری بیعت کی شہادت نہیں دی میں نے کوئی نہیں دیا۔

غضب مہدی اور غضب باوند الرشید و دلائل سے امام باکث کا قرارداد حق احترام کیا لیکن آپ نے کبھی  
 دوبارہ دہریہ و بد مذہب پر سختی نہیں کی۔ متعدد ایسی فریادیں ہیں جو کہ دوسرے شخص میں ہرگز نہ آتی تھیں جو میں نے لکھا  
 اور ان کو رد و علم دیا ہے۔

دفعہ دہائی و تہمید و تہمت اور تہمت و تہمت علم

آپ کے صحیح الہدایت پر نہ ہر امر حدیث کا تقاضا ہے۔

آپ کی دیانت، عدالت اور اتباع سنت پر سب کا اجماع ہے۔

فخر و حدیث حق و دلائل اور حدیث و احادیث پر تکیہ ہے۔

آپ کی کتاب سنی و شیعہ کے درمیان اور دینی اشیاء پر حدیث ہے۔ جن حدیثوں نے اسے صحیح سے کہتے

ہو کہ یہ وہی کتاب قرآن ہے۔ یہی حدیث ہے کہ قرآن کے مطابق قرآن امام باکث کی احادیث کی تفسیر ہے اور یہی حدیث ہے

تفسیر احادیث ۶۰۰

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

مکمل ۶۲۲

امام باکث نے ۶۲۲ میں قرآن اور حدیث میں وفات پائی۔

امام مہدی بن فضال البصری

کتابت و تفسیر ہے۔ آپ کا شمار دوسرے علماء میں سے ہوتا ہے۔ بڑے عارف گوار اور مہدی بن فضال

تھے۔ متعدد ایسی حدیثوں سے ان کتاب میں کہا ہے۔

امام باکث نے آپ کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور ان کی کوئی حدیث اپنی کتاب میں ذکر نہیں کی۔

حدیث حدیث کی کئی احادیث کو مستقیم کہا ہے۔ مستقیم میں فوت ہو گئے۔

امام مجاہد

امام مجاہد بن جبر مہدی بن فضال کے تفسیر و تفسیر کی طرف نسبت دلائی بنا پر مہدی بن جبر

کو ضعیف کہا اور مستقیم و غیر قرآن حکیم اور حافظ حدیث ہیں۔ بزرگ صحابہ کرام سے جامع حدیث کیا۔

امام مجاہد بن جبر مہدی بن فضال کے تفسیر و تفسیر کی طرف نسبت دلائی بنا پر مہدی بن جبر

کو ضعیف کہا اور مستقیم و غیر قرآن حکیم اور حافظ حدیث ہیں۔ بزرگ صحابہ کرام سے جامع حدیث کیا۔

مجاہد خود فرما تے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو کہیں بار قرآن حکیم تلاوا میں ہر ایک پر طہر کیا اور اس کا شانِ نبویؐ مدیانت کرتا تھا۔ (المتحد، اور اس میں ترمذ بھی بزرگے ان کی تفسیر قرآن اور علوم حدیث کے معارف ہیں۔ حدود و حدود سامعہ لاس لکھے۔ یاس سے ان کے مرتبہ کا اعلان ہوتا تھا۔

انہیں چاہیے روزگار دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ ہر وقت کہ ان دیکھنے حضرت میں، گئے انکار ہوا۔ باری جا کہ باروت و دولت کو دیکھ۔ مودہ عالی کی عمر بزرگ مسئلہ میں اٹھائی کیا۔

### محمد بن ابان بن صالح

محمد بن ابان بن صالح ترمذی ہیں۔ انہیں بھی کوئی حق کہا جاتا ہے۔ زیر بحث اسلم وغیرہ سے حدیث کہیں؟

ابو آقہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ان کی حدیثات قوی نہیں۔)  
حافظ ابی جریرؒ سے ابی یزیدؒ میں لکھتے ہیں کہ وہ فقہ نہیں۔ ابی یزیدؒ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔  
ان کے حافظ پر لوگوں کو کام ہے اس سلسلہ کی حدیثات پر جنہیں امتداد نہیں کیا جاسکتا۔

### مروان بن حکم مہم

مروان بن حکم بن ابی اسامی اموی ترمذی تابعی ہیں۔

مروان کے والد حکم کو حضرت زکریاؑ نے طائف کی جانب فرست دیا تھا۔ اس سلسلہ مروان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے طائف نہ ہو سکا۔ حضرات نبویؐ کے دور طائف کے بعد حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں درجہ آیا اور حضرت عثمانؓ کا کاتب مقرر ہوا۔ ان کا چچا زکریاؑ تھا۔

دور عثمانؓ کے خدادادت کا ایک بڑا سبب ہی مروان ہے۔ یہی بات ہے کہ ان کی شہادت کا بڑا باعث اس کی قرآن پر تفسیریں تھیں۔ اس کی تفسیر سامانیاں چھراہی جاری رہی۔ مشفقہ میں اس کی بیوی نے کچھ لکھ گھڑت کر دیا تھا۔

اس کی حدیثات بھیجیں ہیں ہیں۔ علماء کے حدیث سے اس دور کو پہلے نہیں کیا۔

### حضرت مسروق مہم

مسروق بن اجداد محمد بن ابی یزیدؒ سے ہیں۔ آپ نے حضرت ابو اسامیؒ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر طریقہ زیارت نہ پایا۔ یہی سے عبد صالحؒ کی مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ چچا میں بڑا بڑا کچھ دیکھا۔

کہا یہ کہ ان میں ہاتھ ضرب سے۔ کچھ لکھ گھڑا تھا۔





قدیم ناصبی میں دمشق اور شام کے حکم مقرر ہوئے۔ صدر عثمانی میں بھی اسی منصب پر رہے۔ حضرت علیؑ نے مصلحت کو دیکھا۔ لیکن انہوں نے قرآن فہم رکھ کر حضرت علیؑ کے بعد امام بنی تھیں۔ انہوں نے حضرت امیر مومنانؑ سے صلح کر لی تاہم نے شام و اسلام کو برقرار رکھا۔ آپ محمد صالح عظیم الہی وقار اور احمد عباسی کے باپ تھے۔

آپ کی مرویات کی تعداد ۱۲۰ ہے۔ ۱۱۰ میں سے ۱۲ صحیحین میں مروی ہیں۔ ۲۰ ساروفیات کے بعد دیکھ سکتے ہیں وفات پائی۔

### ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث مؓ

آپ کا اصل نام بڑا تھا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئے کے بعد میمونہ نام پایا تنقید نہیں ہی میں سے تھیں۔ سلسلہ نسب ہے :

میمونہ بنت حارث بن عوف بن نجیر بن ہزیم بن رباح بن عبد اللہ بن بلال . . . . . بن میمنہ بن قریظہ والدہ کا نام ہند بنت حوث بن زبیر تھا۔ ان کا تعلق قبیلہ خزیمہ سے تھا۔

پہلا نکاح سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تھا پھر ابو ہریرہؓ بن عبد الرحمنؓ کے نکاح میں آئیں۔ شش سال بعد ہر گیل۔ حضرت کے علم و عزم حضرت عباسؓ کی ذمہ دارم فہم ان کی حقیقی بہن تھیں۔ حضرت عباسؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نکاح کی قرینگی کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رضامند ہو گئے۔ یہ حضرت کا آخری نکاح تھا۔

حضرت میمونہؓ شہادت خواتین و مشق و زہد و اہل خاتون تھیں۔ قرآن حکم بھی حضوروں کی حد سے دیکھنے و سنانے تھیں۔

آپ سے چھ بیٹے اور بیٹی کے قول کے مطابق ۵۰ حدیثیں مروی ہیں۔ ۱۰۰ میں سات متفق علیہ ہیں۔ ایک بھائی اور پانچ مسلم ہیں ہیں۔

طریقہ میں مقدم موت میں انتقال فرمایا۔ یہیں حضرت جعفرؓ سے ان کی رسم عروسی ادا ہوئی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

### نافع ثعلبی ابن عمر مؓ

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافعؓ کا شمار اکابر ائمہ میں اور ثقہ تابعین

یہ تھا ہے۔ بخلاف حدیث روایت کرتے ہیں۔ لفظ ہونے کے علاوہ چند پارہ فقیر بھی ہیں۔ عوامی کے نزدیک سند "سلسلۃ الزہب" میں ایک میں نافع میں ابی ہے۔

آپ کی دلچسپی اور وطن کے بارے میں اشتیاق ہے۔ حضرت ابی عمرو نے کسی غزوہ میں فریاد کیا۔ اسلامی مسادات کا غور و کجی کر اس نے ایک غلام کو قیدیہ اور حدیث کا درجہ دیا۔ حدیث کی کوئی کتاب اس کی روایت سے خالی نہیں۔ اور کثرت روایت کے باوجود کسی روایت میں غلطی نہیں کی۔  
 رحمہ اللہ یا قاسم میں مناجات پاؤں۔









## ص

صالح بن گیلان  
 صالح مولیٰ قوام  
 صدقہ بن یسار گما  
 سعد بن جشماری  
 صفوان بن عبداللہ بن عقیقہ  
 صفیہ ام المومنین  
 صفیر بنت ابی قحیفہ  
 صفیر بنت عقی  
 صفیر زید مضر  
 صفوان بن حکیم  
 صلت بن زبید  
 صد بن ذریق

## ض

ضاحک بن کعب  
 ضاحک بن قیس  
 ضریر بن سہیل

## ط

طاوس  
 طیف بن ابی کعب  
 طہ بن عمرو  
 طہ بن عبدالحک

سید جبار بن جبار

سید ثعلبی  
 سید دقاشی  
 سفیان ثوری  
 سفیان بن عیینہ  
 سلام بن حکیم سنہ  
 سیاح بن یسار

سیاح بن ابی حضر  
 سلمہ بن عبدالرحمن  
 سلمہ بن صفوان ثقفی

سنان مولیٰ ابی صلیح  
 سنان مولیٰ ابی کعب بن عبدالرحمن

سویہ بن قحیف  
 سہیل بن حلیف  
 سہیل بن ابی حضر  
 سہیل بن عمرو صدی  
 سہیل بن عباس ثقفی

## ش

شریح  
 شریح بن عبداللہ بن ابی ثمر  
 شریح بن جراح  
 شریح  
 شریح بن عمرو بن ابی اسدی

شریح بن عمرو  
 شریح بن خالد بن  
 شریح بن عبداللہ بن عمرو  
 شریح بنت ابی حضر  
 شریح بنت کعب بن عمرو  
 شریح بن ابی شیبہ

## س

سالم بن عبداللہ بن عمرو  
 سالم بن عمرو بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو  
 سائب بن عمرو  
 سدوس

سعد بن ابی دقاس

سعد بن قباد

سعد بن سنان

سعد بن ابی حنی بن کعب بن عمرو

سعد بن ابی عمرو

سعد بن ابی حنہ

سعد بن سلمہ بن اذق

سعد بن سید ثعلبی

سعد بن شریح

سعد بن عمرو

سعد بن شیبہ

سعد بن عبدالرحمن بن قحیف

سعد بن یسار

سعد بن جبار

## ع

عبد اللہ صدیق ثم ابو نعیمؓ

عائشہ بنت طلحہ

عائشہ بنت کعبہ بن مالک بن نوکل

عاصم بن حذافہ

عاصم بن عکبہ بن جری

عاصم بن عزیق

عاصم بن عبد اللہ بن زید

عاصم بن سعد بن ابی طالب

عاصم بن ضحیٰ

عباد بن زیاد

عباد بن قیس بن زید

عباد بن عمرو

عباد بن صامت

عبدالرحمن

عبدالرحمن بن عوف

عبدالرحمن بن عوف بن عبد یزید

عبدالرحمن بن خالد بن صلیح

عبدالرحمن بن ابی سعید خدری

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ بن عبد اللہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ

عبداللہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ

عبداللہ بن ابی ہریرہ





فردی در اقصای

فردی در کجای

فردی در سده کجی

فردی در این مهاباس

فردی در این مصلی خفا

فردی در مظهر چیدارش

غ

غفلان بر طریقت شرقی

ف

فانک در سواد

فانک در بیت ملک بر مغان

فانک در این مصلی خفا

فانک در مظهر

ق

قادر

قادر بر کجی

قادر بر کجی

قادر بر مظهر

قادر بر مظهر

قادر بر مظهر

فردی در این مصلی خفا

فردی در مظهر

ک

کبیر در بیت ملک بر مغان

کبیر در مظهر

کبیر در مظهر

کبیر در مظهر

کبیر در مظهر

کبیر در مظهر

ل

لیف

م

ماک در بیت ملک بر مغان

ماک در مظهر

ماک در مظهر

ماک در مظهر

ماک در مظهر

ماک در مظهر

ماک در مظهر

ماک در مظهر

فردی در این مصلی خفا

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر

فردی در مظهر



## کتابیات

واللہ، مؤلف امام غزالی کی تفسیر پر مشتمل نظر ہے :

- ۱۔ موطا امام غزالی — ناظر علیہ سید ابی اسحاق قرنی کلکراچی — مطبعہ سعیدی کلکراچی
  - ۲۔ موطا امام غزالی — ناظر علیہ مولانا ابی اسحاق قرنی بازار لاہور — نائی پریس، لاہور
  - ۳۔ موطا امام غزالی — ادرنی، لاہور، دہلی، آسام، بنگالہ — جامعہ اسلامیہ کلکراچی (۱۹۶۱ء)
- وہا، حالات آثار موطا امام غزالی کے لئے جن کتب سے استفادہ کیا گیا :

تہذیب التہذیب — حافظ ابی جریر مستوفی

تہذیب التہذیب — " " " "

التبیین المجد — علامہ عبداللہ گھڑی

کشف الغطاء عن بیان الموطا — مولانا افتخاری ادرنی

مذکر الخلفاء — امام ابو سعید اشعثی (درجہ ۱)

طبقات ابی سعید (درجہ ۱)

علوم الحدیث — ڈاکٹر امجدی صالحی ترجمہ پروفیسر سعیدی

یستبان المواقف — علامہ عبدالغفور محدث دہلوی

اسماء رجال مکتبہ برحق (شرح مشکوٰۃ)، جلد ۱۰ — مولانا قطب الدین

شخصیات العربیہ — شرح بلادی

سیرۃ النعمان — علامہ طیبی دہلوی

تذکار صحابیات — کتاب الملی

تاریخ حدیث — ڈاکٹر غلام محمد فی برقی

فاکس بزمِ نبیؐ سب مزاہین و مصنفین معارف کا

ادراں کے نام شریفی کا فنکار گوار ہے جوامام اش

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

# موطا امام محمد مستدرک اردو

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویؐ کا گراں بہا و بے نظیر مجموعہ  
جس کی

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ دس ہزار احادیث نبویؐ سے منتخب فرمایا تھا  
بروایت :- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و فوائد :- خواجہ عبدالوحید صاحب

محمد سعید  
کتاب  
قرآن معل ، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

# فہرست مضامین موطا امام محمدؒ

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱	کتاب النہی والایمان	۱۴	۱۴	کتاب النہی والایمان	۱۴
۲	کتاب النہی والایمان	۱۵	۱۵	کتاب النہی والایمان	۱۵
۳	کتاب النہی والایمان	۱۶	۱۶	کتاب النہی والایمان	۱۶
۴	کتاب النہی والایمان	۱۷	۱۷	کتاب النہی والایمان	۱۷
۵	کتاب النہی والایمان	۱۸	۱۸	کتاب النہی والایمان	۱۸
۶	کتاب النہی والایمان	۱۹	۱۹	کتاب النہی والایمان	۱۹
۷	کتاب النہی والایمان	۲۰	۲۰	کتاب النہی والایمان	۲۰
۸	کتاب النہی والایمان	۲۱	۲۱	کتاب النہی والایمان	۲۱
۹	کتاب النہی والایمان	۲۲	۲۲	کتاب النہی والایمان	۲۲
۱۰	کتاب النہی والایمان	۲۳	۲۳	کتاب النہی والایمان	۲۳
۱۱	کتاب النہی والایمان	۲۴	۲۴	کتاب النہی والایمان	۲۴
۱۲	کتاب النہی والایمان	۲۵	۲۵	کتاب النہی والایمان	۲۵
۱۳	کتاب النہی والایمان	۲۶	۲۶	کتاب النہی والایمان	۲۶
۱۴	کتاب النہی والایمان	۲۷	۲۷	کتاب النہی والایمان	۲۷
۱۵	کتاب النہی والایمان	۲۸	۲۸	کتاب النہی والایمان	۲۸
۱۶	کتاب النہی والایمان	۲۹	۲۹	کتاب النہی والایمان	۲۹
۱۷	کتاب النہی والایمان	۳۰	۳۰	کتاب النہی والایمان	۳۰

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۲۰	کامت کے وقت ناز میں تھے کہ بیان	۵۰	۲۱	مغربیوں کے لئے حکم	۵۱
۲۱	مغربیوں کے لئے حکم	۵۱	۲۲	ناز میں تھے کہ بیان	۵۲
۲۲	ناز میں تھے کہ بیان	۵۲	۲۳	ہم کے چھ فرات کے کہ بیان	۵۳
۲۳	ہم کے چھ فرات کے کہ بیان	۵۳	۲۴	سبوت کہ بیان	۵۴
۲۴	سبوت کہ بیان	۵۴	۲۵	فرخورد میں فرات کے کہ بیان	۵۵
۲۵	فرخورد میں فرات کے کہ بیان	۵۵	۲۶	پہرے فرات کرنا اور اس کے خب	۵۶
۲۶	پہرے فرات کرنا اور اس کے خب	۵۶	۲۷	پہلے کہ بیان	۵۷
۲۷	پہلے کہ بیان	۵۷	۲۸	ناز میں آئین کے کہ بیان	۵۸
۲۸	ناز میں آئین کے کہ بیان	۵۸	۲۹	ناز میں بھول جانے کہ بیان	۵۹
۲۹	ناز میں بھول جانے کہ بیان	۵۹	۳۰	ناز میں لکڑی پرنا اور اس کے لکڑ	۶۰
۳۰	ناز میں لکڑی پرنا اور اس کے لکڑ	۶۰	۳۱	پہلے کہ بیان	۶۱
۳۱	پہلے کہ بیان	۶۱	۳۲	ناز میں شہد کہ بیان	۶۲
۳۲	ناز میں شہد کہ بیان	۶۲	۳۳	سوتوں طریق پر سہر کے کہ بیان	۶۳
۳۳	سوتوں طریق پر سہر کے کہ بیان	۶۳	۳۴	ناز میں بیٹھے کہ بیان	۶۴
۳۴	ناز میں بیٹھے کہ بیان	۶۴	۳۵	پیشہ کرنا ز پڑھنے کہ بیان	۶۵
۳۵	پیشہ کرنا ز پڑھنے کہ بیان	۶۵	۳۶	ایک کپڑے میں ناز پڑھنے کہ بیان	۶۶
۳۶	ایک کپڑے میں ناز پڑھنے کہ بیان	۶۶	۳۷	شہد کہ بیان	۶۷
۳۷	شہد کہ بیان	۶۷	۳۸	ناز میں وٹو ٹوٹ جانے کہ بیان	۶۸
۳۸	ناز میں وٹو ٹوٹ جانے کہ بیان	۶۸	۳۹	قرآن کی فضیلت اور دوا کے	۶۹
۳۹	قرآن کی فضیلت اور دوا کے	۶۹	۴۰	مستحب ہونے کا بیان	۷۰
۴۰	مستحب ہونے کا بیان	۷۰	۴۱	ناز میں سدا کا جواب دینا	۷۱
۴۱	ناز میں سدا کا جواب دینا	۷۱	۴۲	دوا آدھ کا کامت سے ناز پڑھنا	۷۲
۴۲	دوا آدھ کا کامت سے ناز پڑھنا	۷۲	۴۳	گرہ کے بیٹھے کی جگر پر ناز پڑھنا	۷۳
۴۳	گرہ کے بیٹھے کی جگر پر ناز پڑھنا	۷۳	۴۴	بیان	۷۴
۴۴	بیان	۷۴	۴۵	خون و مغزوب کے وقت ناز پڑھنے	۷۵
۴۵	خون و مغزوب کے وقت ناز پڑھنے	۷۵	۴۶	کہ بیان	۷۶
۴۶	کہ بیان	۷۶	۴۷	گرہ کے وقت ناز پڑھنے کہ بیان	۷۷
۴۷	گرہ کے وقت ناز پڑھنے کہ بیان	۷۷	۴۸	گرہ کی دوست اور ناز پڑھنا	۷۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	اور کہنے کا بیان			کا بیان	
۳۸	خدا کی لکھا اور فکر قرات کا بیان	۱۰۹	۹۲	خدا کی اور دینی کے کا بیان	۱۲۲
۳۹	خدا کی سب کمال و شے ہونا	۱۰۷	۹۵	خدا کی استقامت کا بیان	۱۲۳
۴۰	خدا کی اور کا بیان	۱۰۸	۹۶	خدا کی سب کمال و شے ہونا	۱۲۴
۴۱	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۰۸	۹۷	خدا کی اور شے کے بعد فکر پر چلنے کا بیان	۱۲۲
۴۲	دینی کا بیان کرنے کا بیان	۱۰۹	۹۸	خدا کی اور شے کے بعد فکر پر چلنے کا بیان	۱۲۵
۴۳	اور شے کے بعد فکر پر چلنے کا بیان	۱۱۰		کا بیان	
۴۴	بیان		۹۹	کا بیان کے بعد فکر پر چلنے کا بیان	۱۲۶
۴۵	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۰		بیان کا بیان	
۴۶	خدا کی اور شے کے بعد فکر پر چلنے کا بیان	۱۱۲	۱۰۰	بیان کا بیان	۱۲۷
۴۷	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۳	۱۰۱	بیان کا بیان	۱۲۸
۴۸	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۴		بیان کا بیان	
۴۹	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۵		بیان کا بیان	
۵۰	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۶	۱۰۲	بیان کا بیان	۱۲۹
۵۱	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۷	۱۰۳	بیان کا بیان	۱۳۰
۵۲	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۸	۱۰۴	بیان کا بیان	۱۳۱
۵۳	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۱۹	۱۰۵	بیان کا بیان	۱۳۲
۵۴	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۰	۱۰۶	بیان کا بیان	۱۳۳
۵۵	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۱	۱۰۷	بیان کا بیان	۱۳۴
۵۶	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۲	۱۰۸	بیان کا بیان	۱۳۵
۵۷	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۳	۱۰۹	بیان کا بیان	۱۳۶
۵۸	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۴	۱۱۰	بیان کا بیان	۱۳۷
۵۹	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۵	۱۱۱	بیان کا بیان	۱۳۸
۶۰	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۶	۱۱۲	بیان کا بیان	۱۳۹
۶۱	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۷	۱۱۳	بیان کا بیان	۱۴۰
۶۲	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۸	۱۱۴	بیان کا بیان	۱۴۱
۶۳	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۲۹	۱۱۵	بیان کا بیان	۱۴۲
۶۴	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۰	۱۱۶	بیان کا بیان	۱۴۳
۶۵	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۱	۱۱۷	بیان کا بیان	۱۴۴
۶۶	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۲	۱۱۸	بیان کا بیان	۱۴۵
۶۷	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۳	۱۱۹	بیان کا بیان	۱۴۶
۶۸	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۴	۱۲۰	بیان کا بیان	۱۴۷
۶۹	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۵	۱۲۱	بیان کا بیان	۱۴۸
۷۰	سوار کی اور تر پر چلنے کا بیان	۱۳۶	۱۲۲	بیان کا بیان	۱۴۹

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۵۱	روزہ دار کو کس کی بھانگ سگایاں	۱۳۷	زکوٰۃ کے رونے کی وجہ سے مستحب
۱۵۲	روزہ دار کو کچھ گولے کابیان	۱۳۸	غائب کابیان
۱۵۳	قصائے گناہ اور خود بخود مرنے والے کابیان	۱۳۹	تیمم کے بعد بنایا اس کی طرف سے نذر
۱۵۴	بیان	۱۴۰	کتاب الزکوٰۃ
۱۵۵	سفر میں روزہ رکھنے کابیان	۱۴۱	مال کی زکوٰۃ کابیان
۱۵۶	رمضان کے قصائد و شے سے متعلق کتب کا بیان	۱۴۲	میں چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں
۱۵۷	بیان	۱۴۳	کابیان
۱۵۸	بطلان روزے کے کتب کابیان	۱۴۴	مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے
۱۵۹	روزہ اور غلطی کرنے کابیان	۱۴۵	قرض سے پہلے مال پر زکوٰۃ کابیان
۱۶۰	جو غریب مرنے کے خیال سے قبل فوت ہو	۱۴۶	غریب کی زکوٰۃ کابیان
۱۶۱	آفتاب روزہ غلطی کرنے	۱۴۷	عشر کابیان
۱۶۲	پکے ہوئے روزے رکھنے کابیان	۱۴۸	جرم کابیان
۱۶۳	غریب کے دن روزہ رکھنے کابیان	۱۴۹	گھونٹے اور غلام کی زکوٰۃ کابیان
۱۶۴	میں دونوں میں کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	۱۵۰	کاتب اور غلام کی زکوٰۃ کابیان
۱۶۵	رات بھر سے روزہ کی نیت کابیان	۱۵۱	گھلے کی زکوٰۃ کابیان
۱۶۶	کثرت سے روزہ رکھنے کابیان	۱۵۲	گڑ کابیان
۱۶۷	ماخوذ سے روزے کابیان	۱۵۳	مسروقین زکوٰۃ کے لئے معاف ہے
۱۶۸	شب قدر کابیان	۱۵۴	مسروق غلام کابیان
۱۶۹	احکام کابیان	۱۵۵	زینوں کی زکوٰۃ کابیان
۱۷۰	کتاب الحج	۱۵۶	البواب المصنوعہ
۱۷۱	ان میں سے کابیان یہاں سے لے کر آخر تک	۱۵۷	چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور غلطی کرنے
۱۷۲	ہاں ہے	۱۵۸	کابیان
۱۷۳	نماز کے بعد نذر پر سوار ہو کر اہرام	۱۵۹	روزہ دار کو کس وقت تک اہرام
۱۷۴	باندھنے کابیان	۱۶۰	جان و چکر قرض روزہ قرضے کو
۱۷۵	ایک کچھ کابیان	۱۶۱	جنابت کی حالت میں حج پر جانے
۱۷۶	تعمیر موقوف کرنے کابیان		



نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱۵۱	ایک انسان کو اسے کہنے کا بیان	۱۷۱	۱۷۱	کی اور طبع کی سب پر حالت کا بیان	۱۷۱
۱۵۲	قرآن کا بیان	۱۷۲	۱۷۲	دن و اوقات کا بیان	۱۷۲
۱۵۳	گھر سے دی کی بیچنے کا بیان	۱۷۳	۱۷۳	عروہ میں قرآنی اور فقہ کے کا بیان	۱۷۳
۱۵۴	دی کے گھر میں اور اور اشارہ کے کا بیان	۱۷۴	۱۷۴	اسلام کے بغیر کی میں داخل ہو کر بیان	۱۷۴
۱۵۵	ایک انسان کا بیان	۱۷۵	۱۷۵	سرسنہ لٹھ کے فضیلت اور میں مذکور	۱۷۵
۱۵۶	اسلام سے قبل خوشبو لٹھ کے کا بیان	۱۷۶	۱۷۶	جائزہ جاس کا بیان	۱۷۶
۱۵۷	یوہنا سے سترہ سو لٹھ کے کا بیان	۱۷۷	۱۷۷	یوہنا سے عورت کو میں داخل ہونے سے پہلے	۱۷۷
۱۵۸	اس کا بیان	۱۷۸	۱۷۸	یا بعد میں داخل ہونے سے پہلے اس کا بیان	۱۷۸
۱۵۹	دی کی سوار ہونے کا بیان	۱۷۹	۱۷۹	طوافِ بادست سے قبل جو طواف میں	۱۷۹
۱۶۰	یوہنا سے عورت کے گھر سے درست نہیں لٹھ کے کا بیان	۱۸۰	۱۸۰	سے پہلے اس کا بیان	۱۸۰
۱۶۱	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۱	۱۸۱	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۱
۱۶۲	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۲	۱۸۲	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۲
۱۶۳	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۳	۱۸۳	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۳
۱۶۴	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۴	۱۸۴	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۴
۱۶۵	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۵	۱۸۵	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۵
۱۶۶	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۶	۱۸۶	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۶
۱۶۷	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۷	۱۸۷	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۷
۱۶۸	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۸	۱۸۸	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۸
۱۶۹	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۹	۱۸۹	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۸۹
۱۷۰	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۰	۱۹۰	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۰
۱۷۱	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۱	۱۹۱	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۱
۱۷۲	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۲	۱۹۲	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۲
۱۷۳	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۳	۱۹۳	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۳
۱۷۴	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۴	۱۹۴	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۴
۱۷۵	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۵	۱۹۵	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۵
۱۷۶	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۶	۱۹۶	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۶
۱۷۷	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۷	۱۹۷	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۷
۱۷۸	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۸	۱۹۸	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۸
۱۷۹	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۹	۱۹۹	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۱۹۹
۱۸۰	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۲۰۰	۲۰۰	یوہنا سے عورت کو اس کا بیان	۲۰۰







نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	کتاب اللغز الخفی		کتاب اللغز الخفی	
۳۳۸	تراویح کا تہمید کا بیان	۳۱۸	ہجوری کی سرافوں کا بیان	
۳۳۹	ہجری کی سرافوں کا بیان	۳۱۹	اس غلام کا بیان جو اپنے آٹکے مال پر بیٹھا	۳۰۰
۳۴۰	کلیان جو کریم مسلم کا کوئی وارث ہوگا	۳۲۰	کے	
۳۴۱	مسلمان کا فرار کا وارث نہ ہوگا	۳۲۱	پہلوں یا ان چیزوں کی جو رکھ کر بیان ہوگا	۳۰۱
۳۴۲	وفا کی سرافوں کا بیان	۳۲۲	و غیر وہیں رکھتا	
۳۴۳	محفل کی وارث کا بیان	۳۲۳	تا خود کھاس مندر سے جانچے ہوا	۳۰۲
۳۴۴	وصیت کی غلطیت کا بیان	۳۲۴	سود پر جو کہہ کر دینے کا بیان	
۳۴۵	و غرضت کے وقت نہائی مال کا بیان	۳۲۵	کئے مقدار کی چوری پر ہونے کا بیان	۳۰۳
	کا بیان	۳۲۶	اس پر کا بیان میں کا ایک دفعہ بیان	۳۰۴
	کتاب الایمان الخفی		کا بیان ہوگا	
۳۴۷	تمہ خدا اور کہتے کہ کائنات میں کا بیان	۳۲۷	جنگ کے غلام کی چوری کر کے کا بیان	۳۰۵
۳۴۸	خدا کی عکس پہلے جانے کا بیان	۳۲۸	بچے کا بیان	۳۰۶
۳۴۹	اس شخص کا بیان جو خدا کے واسطے	۳۲۹	ابواب اللہ و فی الزہاد	
۳۵۰	جو کہ لے کر دے گا	۳۳۰	سنگار کے کا بیان	۳۰۷
۳۵۱	تمہ میں خدا کا بیان	۳۳۱	خدا کے افراد کا بیان	۳۰۸
۳۵۲	خدا کی کوئی چیز نہ کہے کہ وہ	۳۳۲	زنا پر بیان	۳۰۹
۳۵۳	ان کا کام کرنے کا ذکر اپنے ہاتھ	۳۳۳	دعا اور شرب میں غلو کی حکایت کا بیان	۳۱۰
۳۵۴	نے تمہ کہنے کا بیان	۳۳۴	شربت کے لئے جنت کے حکایت کا بیان	۳۱۱
۳۵۵	اشک کا ایک صوبہ کا نام کہ بیان	۳۳۵	شراب پہنچے کہ کا بیان	۳۱۲
۳۵۶	اس شخص کا بیان جو کہے کہ میں نے	۳۳۶	شہداء و ہمارے چیزوں کے شرب کا بیان	۳۱۳
۳۵۷	و دامن پر وقت ہے	۳۳۷	شراب کی عزت اور ان چیزوں کی	۳۱۴
۳۵۸	میں ان کا بیان	۳۳۸	جنگ میں کر دے	
	کتاب الیوم فی تبارک و التبارک		اور چیزوں کو طہارت میں نہ جانے کا بیان	۳۱۵
	کا بیان	۳۳۹	خدا اور عزت کی تہذیب کا بیان	۳۱۶
		۳۴۰	تہذیب کا بیان	۳۱۷



نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۸۲	شکرک غلام میں عا پنا مصلحت اچھے	۲۸۲	۲۸۳	پاس میں پڑنے اور آزار دہن شکست	
۲۸۳	کابیان	۲۸۳	۲۸۴	نویسوں کا کر پار میں تہہ کا بیان	۲۸۴
۲۸۴	میر کا بیچ کا بیان	۲۸۴	۲۸۵	کسی شخص کو پتہ کر اس کی بکری بیٹنا	۲۸۵
۲۸۵	رو کی شہرت اور نسب کا بیان	۲۸۵	۲۸۶	جھاڑ چوڑک کا بیان	۲۸۶
۲۸۶	ایک گواہ کے ساتھ خاصہ قسم کا بیان	۲۸۶	۲۸۷	ایک لالہ اپنے اور چھاپا نام رکھنے کا بیان	۲۸۷
۲۸۷	مصلحت میں قسم کھانے کا بیان	۲۸۷	۲۸۸	کھڑے ہو کر پانی پینا	۲۸۸
۲۸۸	پتہ کا بیان	۲۸۸	۲۸۹	پانہ کی کھڑکیوں کا بیان	۲۸۹
۲۸۹	اس شخص کا بیان جس کو کسم مشورہ کھلا	۲۸۹	۲۹۰	دار میں داخلہ سے کھانا	۲۹۰
۲۹۰	معلوم ہے۔	۲۹۰	۲۹۱	خود کی کردار میں عورت کے لئے کو بیٹھا	۲۹۱
۲۹۱	کتاب اللقطۃ	۲۹۱	۲۹۲	عورت قبول کی گئی غنیمت	۲۹۲
۲۹۲	گرمی بڑی چیز کا بیان	۲۹۲	۲۹۳	میر کا غنیمت	۲۹۳
۲۹۳	شکر کا بیان	۲۹۳	۲۹۴	کس پاسے کا بیان	۲۹۴
۲۹۴	مکتب کا بیان	۲۹۴	۲۹۵	عورت ہانڈی میں چوبیس روپے اور چوڑک	۲۹۵
۲۹۵	گھوڑہ روڑ کا بیان	۲۹۵	۲۹۶	کرانہ	۲۹۶
۲۹۶	ابواب السیر	۲۹۶	۲۹۷	سوال اور سورت سے پتہ	۲۹۷
۲۹۷	سیر کا بیان	۲۹۷	۲۹۸	کسی کو غصہ کھنے میں کس چیز سے اجتناب	۲۹۸
۲۹۸	خدا کا نام میں کوئی چیز مینے کا بیان	۲۹۸	۲۹۹	کسے	۲۹۹
۲۹۹	احمد مستی اور عورت کے گناہ اور گناہ	۲۹۹	۳۰۰	کسی کے گھر میں ہانڈی کا بیان	۳۰۰
۳۰۰	کے اقوام کی غنیمت	۳۰۰	۳۰۱	گھر میں تصویر کی عکاسی اور جانور کے	۳۰۱
۳۰۱	خود کو کھانے کھانے کا بیان	۳۰۱	۳۰۲	گھر میں گھنٹہ باندھنا	۳۰۲
۳۰۲	سیر کا بیان	۳۰۲	۳۰۳	شکر کا اور چوبیس کی بات	۳۰۳
۳۰۳	خود کو کھانے کھانے کا بیان	۳۰۳	۳۰۴	سیر کا بیان	۳۰۴
۳۰۴	سیر کا بیان	۳۰۴	۳۰۵	خود کو کھانے کھانے کا بیان	۳۰۵
۳۰۵	سیر کا بیان	۳۰۵	۳۰۶	بال سے جوتی	۳۰۶
۳۰۶	سیر کا بیان	۳۰۶	۳۰۷	خدا کی رحمت میں کس کا ذکر	۳۰۷
۳۰۷	سیر کا بیان	۳۰۷	۳۰۸	سیر کا اور شکر کا	۳۰۸
۳۰۸	سیر کا بیان	۳۰۸	۳۰۹	خود کو کھانے کھانے کا بیان	۳۰۹

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۳۳	خود کو دے معاف کرنا	۲۳۱	۲۱۹	۲۱۵
۲۳۰	دولت اللہ علیہ السلام کے ساتھ	۲۳۲	۲۲۰	۲۱۶
	غنیبت	۲۳۱	۲۲۱	۲۱۷
۲۳۶	یہ کہم حضور کا طبع	۲۳۳	۲۲۱	۲۱۸
۲۳۶	یہ کہم نبی کی زیارت	۲۳۲	۲۲۱	۲۱۹
۲۳۷	مہیا کی غنیبت	۲۳۵	۲۲۲	۲۲۰
۲۳۷	شہر کا یہ کور ہوئی	۲۳۶	۲۲۳	۲۲۱
۲۳۸	بھان لواری	۲۳۷	۲۲۴	۲۲۲
۲۳۸	چھبک کا جواب دینا	۲۳۸	۲۲۷	۲۲۳
۲۳۹	حاکم کے بھائی	۲۳۹	۲۲۷	۲۲۴
۲۳۹	غیبت اور چنان	۲۴۰	۲۲۹	۲۲۵
۲۴۰	کار اور کاروان	۲۴۱	۲۲۹	۲۲۶
۲۴۰	یہ کہم کا گھر کا گھر	۲۴۲	۲۲۹	۲۲۷
۲۴۱	مردار کے گوشے کا دھنفت	۲۴۳	۲۳۰	۲۲۸
۲۴۱	بھنے گوانے کا دھنفت	۲۴۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۴۱	آیات کی تعمیر کا بیان	۲۴۵	۲۳۲	۲۳۰







یہی ایک صورت اسی طرح معقول ہے اور ہی زیادہ سچ ہے کیونکہ انوار صبح تکلیف دہ سے ہی قائم ہو کر نکلتی ہے اور  
پہلے سے دوسرے وقت تک کا اندازہ وقت و محل تک ہے جس کو عام طور پر اس کی طرف سے نقل کر دیتے ہیں۔  
وقت عصر و فجر کا وقت نقل جانے کے بعد عصر کا وقت داخل ہوتا ہے جس میں جب اصل سایہ کے علاوہ ایک  
محل سے سایہ پڑ جائے وہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے اور صبح غروب ہونے تک جاتی رہتا ہے۔

عصر و عصر کے اس وقت کی تصریح میں حدیث میں بھی ہے جس میں کہ حضرت مسلم نے حضرت جبریل کے  
ساتھ جو مسائل کی نقل میں اپنی تعلیم کئے تھے دونوں میں از پڑی۔ اول دن نماز ظہر صبح آدھے ہی دہلی اور  
عصر کی نماز چھ کاسا یا اس کے بعد پڑھ جائے کے بعد ادا کی دوسرے دن نماز ظہر اس وقت دہلی کی حالت پھر  
کاسا یا ایک محل کے قریب ہو گیا۔ اور عصر کی نماز پھر چھ کاسا یا دو کاسا ہو جائے پرا دلی اس روایت سے بھی پھر  
کے ملک کی ابتدا ہوئی ہے کہ وقت صبح ایک محل تک جاتی رہتا ہے۔

وقت غروب :۔ صبح غروب ہونے کی صورت یہ ہوتا ہے اور منطق کے قریب ہونے تک جاتی رہتا ہے امام  
شافعی و دیگر علماء کے نزدیک منطق سے مراد وہ سرزمین ہے جو غروب آفتاب کے بعد غروب کی طرف پھرتی ایک ایسی  
جگہ ہے۔ امام ابوحنیفہ سے مشہور روایت ہے کہ سرزمین کے بعد جو سطح کی تورا پڑتی ہے اس کو منطق کہتے ہیں۔  
وقت عشاء :۔ منطق کے قریب ہونے کے بعد داخل ہوتا ہے اور صبح قبل کے معنی سے صاف ایک ایسی  
جگہ رہتا ہے۔

وقت فجر :۔ اس صاف ظہر ہونے کے بعد فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صبح ہونے ہی عصر  
ہوتا ہے۔

اوقات شکیبہ :۔ شواہح کے نزدیک سرزمین میں جہاں صبح اول وقت میں نماز کا ادا کرنا بہتر ہے اور احاطہ  
کے نزدیک شام کے قریب جہاں نمازوں میں تاخیر اور بعض نمازوں میں تعمیل شکیبہ سے احتیاج کے  
تک ایک گری کے قریب میں نماز ظہر کو تاخیر سے پڑھنے میں دلیل عقلی ملے گی کہ یہاں ہے اور وہاں اظہار وفاق  
شدائد کا اظہار ہوتا ہے۔ فیما بین حکماء میں ظہر کی نماز عقلی کر کے اور اگر وہ کسی کی شہادت و خبری  
تعمیل کی بات ہے ہے پھر یہی کہ وہ ہم میں تاخیر شکیبہ جو نہ بد وقت کرتی ہے لیکن جو ہم میں میں  
بہتر ہے عصر کی نماز وقت کرنے والی جگہ سے نہیں اور اگر جگہ صبح شروع نہ ہو جائے تو وہ نماز کا وقت  
کڑھ ہو جائے غروب کا مستحب وقت شام آٹھ کے نزدیک بہتر سمجھ میں اول وقت ہے لہذا نماز غروب  
غروب آفتاب کے فوراً بعد ادا کرتی جاتی ہے کیونکہ غروب کا وقت بہت تعمیل ہوتا ہے عشاء کا مستحب وقت  
تہاں روایت تک ہے تاہم یہ ہے کہ حدیث صاف ایک تاخیر کر لی کہ وہ ہے عشاء و شام کا وقت مثلاً کہ عشاء  
کے بعد سے صبح صاف تک ہے لیکن تاخیر و کوتاہی بہتر ہے لیکن جسکو زیادہ ہو گا عقلی بات کو راضی کر کے  
وہ سب سے قبل ہے۔ نماز کا عام دستور یہ ہے کہ نماز کے بعد سے ہی پڑھیں بہتر ہے اور اس بات  
میں دلیل عقلی ملے گی یہ ہے کہ شمس و آفتاب کی آواز و انتظام بلا آخر۔ نماز کی نماز میں  
کو اس میں رہا ہے لہذا یہ وہ ہے لیکن امام شافعی و دیگر کے نزدیک بہتر ہے کہ اس میں تاخیر ہے۔

خاتم النبیین علیہ السلام میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فجر نہ صبح  
میں جاگتے تھے۔

ج

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغُرُوبِ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْفَعُ الْغُرُوبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَاءٍ بَقِيَ فِي الْوِعَاءِ الَّذِي فِيهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

انکس بن انس۔ ابن شہاب زہری  
عروہ بن زہری نے کہا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
صبح و صوبہ یا ارادہ کرے کہ صبح سے قبل پھر کسی  
پانی پی لے۔

ج

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغُرُوبِ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْفَعُ الْغُرُوبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَاءٍ بَقِيَ فِي الْوِعَاءِ الَّذِي فِيهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

انکس بن انس ابن شہاب زہری  
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
شب یا صبح سے پہلے کسی پانی سے شرب کرے تو اس سے  
جہنم میں داخل ہوگا۔

ج

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغُرُوبِ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْفَعُ الْغُرُوبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَاءٍ بَقِيَ فِي الْوِعَاءِ الَّذِي فِيهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

انکس بن انس اصحاب ابن شہاب زہری  
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
کی نماز پڑھے اور اس میں پانی نہ ہو تو اس سے جہنم میں  
جہنم میں داخل ہوگا۔

ج

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغُرُوبِ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْفَعُ الْغُرُوبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَاءٍ بَقِيَ فِي الْوِعَاءِ الَّذِي فِيهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

انکس بن انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
صبح سے پہلے کسی پانی سے شرب کرے تو اس سے جہنم میں  
جہنم میں داخل ہوگا۔

ج

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغُرُوبِ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْفَعُ الْغُرُوبَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ مَاءٍ بَقِيَ فِي الْوِعَاءِ الَّذِي فِيهِ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

انکس بن انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص  
صبح سے پہلے کسی پانی سے شرب کرے تو اس سے جہنم میں  
جہنم میں داخل ہوگا۔













قَالَ مَا بَالِي إِيَّاكَ وَمَيْسَرْتِي أَوَّلَ الْيَوْمِ كَذَبَ  
 قَالَ لَعَنَهُ اللَّهُ أَتَبْرَأُ مِنْكَ وَتَكُونُ مِنْ عَدُوِّي  
 مِنَ الْمَقْلَبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِي  
 عَنْ أَبِي قُرَيْشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَّادٍ  
 عَنْ شَيْبَةَ عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ كَانَ جَدُّهُ جُلَّاءِيًّا  
 لِمَكُوفٍ مَسْخُوفٍ قَالَ إِيَّاكَ مَيْسَرْتِي ذَكَرْتُهُ  
 وَلَكَ فِي الشَّيْءِ بَعْضُ بَعْضٍ لَوْ أَنَّكَ فَطَعْتَ  
 لَكُرِّي وَهَلْ ذَكَرْتُ إِيَّاكَ أَلَا كُنْتَ أَهْلَ مَيْسَرَةٍ  
 قَالَ عَنْ النَّعْدِيِّ عَنْ عَجْزِ بْنِ الْمَقْلَبِ عَنْ  
 إِسْطِخْلٍ بْنِ أَبِي حَبَابٍ عَنْ قُرَيْشٍ بْنِ أَبِي  
 حَبَابٍ قَالَ كَانَ جَدُّهُ جُلَّاءِيًّا لِمَكُوفٍ  
 قَالَ أَجْلُ الْمَكُوفِ أَكْثَرُ مِنْ أَجْلِ الْغُلَّاءِ فِي الْقَبْرِ  
 فَهَلْ رَضِيتَ أَنْ يَمُنَّا بِجَدِّكَ فَتَجْعَلَ عَدُوَّكُمْ  
 قَالَ لَعَنَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ إِسْطِخْلُ بْنُ حَبَابٍ  
 قَالَ حَدَّثَنِي حُرَيْرُ بْنُ أَرْطَبٍ عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي الْكَثْمِ عَنْ  
 شَيْبَةَ عَنْ قُرَيْشٍ قَالَ إِيَّاكَ مَيْسَرْتِي وَتَكُونُ

الْوَضُوءُ مِمَّا عَثَرَكَ النَّارُ  
 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَجْزِ بْنِ كَثِيرٍ  
 قَالَ أَخْبَرْتُ جَدِّي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّادٍ أَنَّ  
 أَبَا بَكْرٍ الْوَضِيعَ قَالَ أَكَلْتُ لَحْمًا لَمْ يَحْتَمِلْ  
 وَلَمْ يَحْتَمِلْ  
 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَجْزِ بْنِ كَثِيرٍ  
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ عَنْ قُرَيْشٍ بْنِ  
 إِسْطِخْلٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ عَنْ قُرَيْشٍ بْنِ  
 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَجْزِ بْنِ كَثِيرٍ  
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ عَنْ قُرَيْشٍ بْنِ  
 إِسْطِخْلٍ عَنْ أَبِي حَبَابٍ عَنْ قُرَيْشٍ بْنِ

اس کا مکان کو چھوئے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ہوں  
 تو ابو کثیر نے بھی یہ جواب دیا اور اس کی  
 شہادت بھی تھی کہ وہ اس میں شہادین مقرر تھے  
 نے کہا کہ ایک شخص جس کا تعلق مسعود کے پاس تھا اس  
 نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا میں حالت غلامی میں رہی  
 شہادہ کو چھو دیتا ہوں جس کا تعلق مسعود سے تھا وہ اگر  
 تم اس کو گھر میں لے کر نہیں تو کہیں نہیں کھاتے دیتے  
 پھر فرمایا اس شہادہ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

تو اس میں کوئی شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 خالد بن ولید نے اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا تم نے اس میں شک نہیں ہے  
 لئے شہادہ کا چھو دیتا ہوں جس کا تعلق مسعود سے تھا وہ اگر  
 تو اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 جو اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے

اگر پکائی ہوئی حیر کھائے سو دھوکہ کھائے  
 کہتے ہیں اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 کہا میں نے ماہی میں حمد اللہ سے متاواہ فرماتے ہیں  
 میں نے حضرت ابو کثیر سے کہا کہ کیا انہوں نے کوئی  
 کھا کر نہ مارا ہے اور وہ نہیں کہا  
 کہتے ہیں اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 جو اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 گوشت کھا کر نہ مارا ہو اس میں شک نہیں ہے  
 کہتے ہیں اس میں شک نہیں ہے اس میں شک نہیں ہے  
 میں نے حضرت ابو کثیر سے کہا کہ کیا انہوں نے کوئی  
 کھا کر نہ مارا ہے اور وہ نہیں کہا

۳۶

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

۳۶

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

۳۶

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ لَأَحَدٌ كَأَوْثَرِ  
مَنْشَبِ النَّارِ وَلَا مِنْ لَوْحَلِ الْوُثُوقِ  
مِنْ أَحَرِّ جِوَارِ الْحَرِّ وَأَحْمَرِ الْفَلَمِ  
أَلْوَنُ مِنْ شَمْسِ الْفَارِ وَالْكَوْكَبِ  
وَصَوْرِيَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَتْمَةَ

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

بِأَنَّ فِي عَيْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
بِأَنَّ عَيْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ خَلْفَةَ بْنِ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَنْوُضًا

















قَالَ إِذَا أَدَخَلْتُ بِحَبْلِكَ  
 فِي الْخَشْفَيْنِ وَهَمَّا حَاظِرَتَانِ  
 قَامَتَا عَلَى رُءُوسِهِمَا قَالَ عَمْدُ أَطْيَا  
 وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكَ مِنَ الْخَاطِطِ  
 قَالَ إِنْ جَاءَ أَحَدُكَ كُفُّ  
 مِنَ الْخَاطِطِ

أَخْبَرَكَ أَنَّكَ إِذَا بَرَّكَ بِحَبْلِكَ  
 فِي الْخَشْفَيْنِ قَامَتَا عَلَى رُءُوسِهِمَا  
 وَتَحَنَّنَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا

فَإِنْ تَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا

فَإِنْ تَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا

فَإِنْ تَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا  
 وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا وَتَوَلَّيَا

پھر یہاں سے دوسرا آیت کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے  
 کہا جب تم اپنے پاؤں میں اوردو اور دوسرے پاؤں میں  
 دھرت پاؤں ہلک ہو جاتی تم باوجود دوسرا پاؤں میں  
 کر اس پر یہاں سے کہا اگر تم خدا اور اس کے فرشتوں  
 سے ملنے آئے ہوں انہوں نے کہا ہاں اگر تم خدا کا  
 سے ملنے آئے ہو

نکتہ: نفع سے روایت ہے کہ اگر تیرے  
 ہونے پاؤں میں پہنایا کیا ہر دو پاؤں کا ہے منہ اور  
 اچھل کر دھرت اور سر کا کیا ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہونے کو تیرا دھرت کے لئے ہلکے لئے ہاں ہاں  
 ہونے کو تیرا دھرت کے لئے ہلکے لئے ہاں ہاں

نکتہ: ہر ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

نکتہ: ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

نکتہ: ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں



وَمَنْ كُنْ فِي حَيْضَةٍ أَوْ عَذَى فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَاعَةُ

میں جس عورت پر عجز و عذری ہوگی۔

الرَّجُلُ لِيَصِيْبَهُ الْجَنْبُ مِنْ اللَّيْلِ

رات کو جنبی ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ نَامَ عَلَى بَطْنِهِ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

مکت مکت میں رہنا۔ عورت کی عذری ہونے کے لئے کہا حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ جو رات کے وقت غسل کی حاجت ہو جائے ہے وہ غسل کرے۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح گاہ کو سو کر سو کر اور سو جاؤ۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

نام نہ کرنے کا عذر نہ ہوئے اور ضرور گناہ ہوئے ہو جائے وہی کوئی حرام نہیں۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ نَامَ عَلَى بَطْنِهِ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

عمر بن حسن و حسنہ ابو حنیفہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سو جائے ہے وہ غسل کرے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی رات کو سو جائے ہے وہ غسل کرے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

نام نہ کرنے کا اس حدیث میں اگر کوئی نہ دیکھے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

مہوت ہے جس نام ہونے کا قول ہے جس کی نفی عمل کرنا ضروری نہیں۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

جمعہ کے روز غسل کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ نَامَ عَلَى بَطْنِهِ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

مکت مکت میں رہنا۔ عورت کی عذری ہونے کے لئے کہا حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ جو رات کے وقت غسل کی حاجت ہو جائے ہے وہ غسل کرے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

نام نہ کرنے کا اس حدیث میں اگر کوئی نہ دیکھے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

مہوت ہے جس نام ہونے کا قول ہے جس کی نفی عمل کرنا ضروری نہیں۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

جمعہ کے روز غسل کا بیان

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

مکت مکت میں رہنا۔ عورت کی عذری ہونے کے لئے کہا حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ جو رات کے وقت غسل کی حاجت ہو جائے ہے وہ غسل کرے۔

قَالَ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ كَمَا كَانَ يَوْمَ الدِّعْوَةِ

نام نہ کرنے کا اس حدیث میں اگر کوئی نہ دیکھے۔

بِئْسَ الْاَسْتِغْنَاءُ لِمَنْ كَانَتْ يَدَايِهِ رَاكِبَتَيْنِ  
 طَبَقَاتٍ فَلَا يَمْلِكُ اَنْ يَنْزِلَ اِلَيْهِمْ اَوْ يَصْهَرُ  
 اَخْبَرُوْكَ اَنَّكَ اَخْبَرْتَنِي الْمَغْفِرُ عَنْ اَبِي مُرَّةٍ  
 اَنَّهٗ قَالَ خُشِعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَاكِبَتَيْنِ  
 كُلُّهُنَّ يَحْمِلُوْنَ كَقَسْبِ الْاَجْنَانِ  
 اَخْبَرُوْكَ اَنَّكَ اَخْبَرْتَنِي اَنَّ اَبِي مُرَّةٍ  
 كَانَ لَا يَزِيْزُ عَلٰى الْجُمُعَةِ اِلَّا اَتَسَّلَ  
 اَخْبَرُوْكَ اَنَّكَ اَخْبَرْتَنِي الرَّحْمَنُ عَنْ  
 سَابِغِ الْوَبْرِ عَنِ الْوَبْرِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ  
 اَهْلِ بَابِ رَمْلٍ مَّاتَ عَنْ اَمْرِ مَّوَدَّهِ وَكَانَ  
 فِى الْمَكِيَّةِ يَوْمَ اَمْرِهِ وَكَانَ يَسْتَأْذِنُ  
 الْخَطَّابَ فَاَطْلَبَ النَّاسُ فَظَلَّ اَمْرُهُ  
 سَاعَةً هَذِهِ اَقْبَلَ الرَّجُلُ الْقَبْلَةَ مِنْ اَمْرِ  
 فَجَعَلَ يَدْعُوْهُ اَلَا اَنْتَ اَمْرُهُ فَاَتَى الْوَبْرَ  
 اَكْبَرُ خَلَّ مَرَّةً وَكَانَ اَمْرُهُ فَاَتَى الْوَبْرَ  
 وَكَانَ يَدْعُوْهُ اَلَا اَنْتَ اَمْرُهُ فَاَتَى الْوَبْرَ  
 قَالَ مَحَمَّدُ الْعَدْلُ اَفَضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
 فِي الْفَتَنِ بِمَنْ اَجِبَ فِي رِيْطِهِ اَنَّا لَا  
 كُنَّا نَمْلِكُ

ہم کے دن مثل کردہ جس کی اس خوشی و خوشی  
 استعمال کرتے ہو سوگ کو  
 حکمت بختری الیہ ہوئے کہا جس کے  
 دن مثل کرنا ہر روز خاص ہر روز کے مثل کی طرح  
 ضروری ہے۔  
 حکمت: تابع عبد اللہ بن مرزبان جس کے لئے  
 جبر مثل کے ہیں ہمارے تھے  
 حکمت: زہری منہ میں حمد و ثناء ہے اب  
 حمد و ثناء سے روایت کرتے ہیں کہ حمد و ثناء سے کہا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سواوی میں  
 جس کے دن اس دوران میں آئے کہ حضرت عمرؓ نے  
 سے تھے حضرت عمرؓ فرمایا کہ ان دنوں آئے کا ہے  
 اس شخص نے کہا میں ہر روز آتا ہوں نے اذان سنتے  
 ہی وضو کیا اور پھر آنا حضرت عمرؓ نے کہا کہ سر افسوس  
 ہے کہ تم نے صرف وضو کیا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 مثل کا حکم دیا ہے  
 امام احمد نے کہا جس کے دن مثل بہتر و افضل ہے  
 واجب نہیں ہے اور اس بارے میں بہت سے علماء  
 منقول ہیں۔

ف۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن ہے صاحبِ صحت نماز میں صحت کے دن  
 مثل کرنا نہیں ہے مگر یہ دن ہے اور صحت نماز میں صحت کے دن  
 یہ دن اس صحت سے معلوم ہوا کہ خطیب کو دینی بات کہنا درست ہے۔  
 قَالَ لَمَّا خَلَعَ الْاَخْبَرُ الرَّحْمَنُ مِنْ صَبِيحَتِهِ  
 مَرَّ بِسَبْعَةِ اَرْوَاقٍ مِّنْ اَنْبِيَاۥ اَبْنِ اَدَمَ  
 اَحْسَنَ الْاَنْبِيَاۥ بِمَا خَلَقَ مِنْ فَضْلِهِ اِلَى الْاَخْبَرِ  
 سَلَّمَ اَشْكَلُ وَنَسْتَرُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كُنَّ اَيُّهَا  
 وَكَانَتْ اَيُّهَا اَحْسَنُ وَكَانَتْ اَحْسَنُ  
 قَالَ مَحَمَّدُ اَخْبَرْتَنِي اَحْسَنُ مِنْ اَنْبِيَاۥ  
 عَزَّوَجَلَّ عَنْ اَبِي مُرَّةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

نعمانی میں۔ بختری صحیح۔ تہذیب کاغذی  
 ایک دس بصری دیوان اس صحت کو رسول اللہ سے  
 روایت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں  
 نے جس کے دن وضو کیا اس نے اچھا اور بہتر کام کیا  
 اور میں نے مثل کیا تو میں بہتر اور افضل ہے  
 ترجمہ:۔۔۔ نعمانی میں۔ بختری دیوان میں صریح نقل  
 کیا میں نے اور ہم جس سے رسول کیا کہ جس کے دن مثل

شیخ

شیخ

شیخ

شیخ

شیخ





اَفَرَأَيْتَ اِنْ خَلَقْنَا سِرَاجًا فَجَعَلْنَاهُ نَارًا مُّشْرِقًا  
 مُّسَوًّى فَلَا اُفُقَ لَهَا وَفُتُوهُ كَمَا تُغْتَمَبُ الْغُلَامَةُ  
 يُرْسِلُ غُلَامًا فِيهَا وَنَحْنُ مُّسَوًّى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ  
 اِلٰهَ اَبْرٰهٖمَ اَوْ اِسْمٰعٖلَ اَوْ اِسْحٰقَ اَوْ اٰدَمَ اَوْ نُوْحًا  
 اِنَّمَا يَحِبُّهُ الْفٰسِقُونَ اَفَرَأَيْتَ اِنْ خَلَقْنَا  
 سِرَاجًا فَجَعَلْنَاهُ نَارًا مُّشْرِقًا مُّسَوًّى  
 فَلَا اُفُقَ لَهَا وَفُتُوهُ كَمَا تُغْتَمَبُ الْغُلَامَةُ  
 يُرْسِلُ غُلَامًا فِيهَا وَنَحْنُ مُّسَوًّى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ  
 تُحِبُّونَ اِلٰهَ اَبْرٰهٖمَ اَوْ اِسْمٰعٖلَ اَوْ اِسْحٰقَ  
 اَوْ اٰدَمَ اَوْ نُوْحًا اِنَّمَا يَحِبُّهُ الْفٰسِقُونَ  
 اَفَرَأَيْتَ اِنْ خَلَقْنَا سِرَاجًا فَجَعَلْنَاهُ  
 نَارًا مُّشْرِقًا مُّسَوًّى فَلَا اُفُقَ لَهَا  
 وَفُتُوهُ كَمَا تُغْتَمَبُ الْغُلَامَةُ يُرْسِلُ  
 غُلَامًا فِيهَا وَنَحْنُ مُّسَوًّى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

قَالَتْ اِنَّكُمْ لَفِي غَافِلَةٍ اَفَرَأَيْتُمْ اِنْ  
 خَلَقْنَا سِرَاجًا فَجَعَلْنَاهُ نَارًا مُّشْرِقًا  
 مُّسَوًّى فَلَا اُفُقَ لَهَا وَفُتُوهُ كَمَا تُغْتَمَبُ  
 الْغُلَامَةُ يُرْسِلُ غُلَامًا فِيهَا وَنَحْنُ مُّسَوًّى

۱۵

مسموم ہر ایک کے ساتھ لوگ اس پر کسی خاص کے  
 لئے تھے کہ انہیں امتحان سے اس جگہ ہائی نہیں تھا  
 اور نہ لوگوں کے پاس ہائی تھا اس لوگ حضرت ابراہیم  
 کے پاس شکایت لے کر گئے اس کے لئے آپ نے ہائی  
 سے جو روٹی مائشہ کو کھائی دیکھا انہوں نے وہی ایشہ  
 معلوم ہو گئی کہ اس جگہ علم اور ہے یہاں ہائی نہیں  
 اور نہ لوگوں کے پاس وہ روٹی کھانے کے لئے ہائی تھی  
 مائشہ ہائی میں سمجھتے تھے وہ لوگ سمجھتے تھے اس  
 مائشہ میں اس کے ہائی تھے معلوم ہئی ان لوگوں کو  
 جو تھے سو رہے تھے انہوں نے کہا کہ نے وہی ایشہ  
 معلوم ہو گئی کہ اس جگہ علم اور ہے یہاں ہائی نہیں  
 نہیں ہائی لوگوں کے پاس ہائی ہے حضرت ابراہیم  
 میں لوگوں سمجھتے تھے وہ سمجھتے تھے ہائی میں سمجھتے  
 میں لوگوں میں ایشہ لے گئے لیکن میں سمجھتے میں سمجھتے  
 سے حرکت تک نہ کرتی تھی کہ وہی ایشہ کہ سمجھتے  
 ہئی ہائی دیکھا ہوا تھا اور نہ کہ سمجھتے تھے  
 وہی ایشہ معلوم آ کر کل مائشہ میں وہی ایشہ معلوم  
 سمجھتے تھے یہاں تک کہ ہئی اور ہائی نہیں تھا  
 اس ذات خداوند تعالیٰ نے ایک نیم ہائی اس  
 وقت ..... وہی سمجھتے کہ ایشہ ہائی کے  
 گم ہوں رہ ہئی ہئی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی  
 وہی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی  
 ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی  
 کے ہائی اس وقت کے تھے سے ایشہ ہائی ہائی

سورہ ابراہیم  
 لام ہوئے کہ ہائی ہائی اور لام ابراہیم ہائی  
 سے کہ ہم کے تھے اور ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی  
 ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی  
 ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی ہائی



فہرستہ اولہ کا بعض دواؤں معام کے اسم ہیں۔ اس جگہ قرآن اور دیگر کتب حسانے کی حکمت بھی لکھ کر لکھ کر لکھا گیا ہے۔

الرَّجُلُ يَصْنَعُ لِرَأْسِهِ ثِيَابًا مِثْلَ مَنْزِلِهِ



الخَيْرُ مَا كَانَ خَيْرًا لِكُلِّ شَيْءٍ

عَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا عَدْنِيَّةُ

أرسل إلى جامعة واشنطن في  
سنة ١٩٦٥

الرجل الذي أتته في بيته حليمة بنت أبي لهبة  
فأخبرته بما فعل بها رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُن شاء

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَمُوتُ

مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند

ملکین اس واقعہ پر حیرت منہ ہوئے

ان کے کسی شخص کو حضرت عائشہ کے پاس یہ مسئلہ

وہاں لوگوں کے لئے کھانا لکھو اور ان کی طبیعت کے لئے  
 صحت کا دوا لکھو۔

کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے لئے ایک ایسی جگہ ہو جہاں ان کو رہنے کی سہولت ہو۔

ان کے لئے جو ان کے لئے ہے

وہم کہتے ہیں کہ یہاں ان کے لیے ایک اور جگہ ہے

کتابی نقل ہے۔

ف: یہ سراسر عمارت ہے جس کے لیے جہان کے ہر گوشہ میں ایک ایک کونہ ہے۔

آخِرُ كِتَابِ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَقٌّ عَلَى النَّاسِ فَلَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَقٌّ فِيهِمْ

سید گھمان لہی ہوتا ہے اُنھیں سید لڑ غنی بنی ہمارے اس مالِ خیرِ مروت کے اپنے حصے ہوا گیا

الْحَائِضُ عَنْ تِلْكَ الْأَشْهُارِ إِذَا رَأَتْ

القہر قبل ان تحلیل مطلقاً لا ہے

۱۶۰ - *وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَ لَا يَفْقَهُ لِقَاءَ رَبِّهِ* *وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَ لَا يَفْقَهُ لِقَاءَ رَبِّهِ*

عندئذ اقبلت عليّ ابنة العذراء التي اقبلت عليّ

وَقَرُّ قَوْلِ ابْنِ حَبِيبَةَ رَحِمَهُ اللهُ

فہرست مشتمل ہے جس میں تمام کتابوں کے مضامین کی تفصیل ہے اور ہر موضوع کے

نہایت ہی دلنشین ہے۔ پورا پورا احساس کی راہ ہے۔ اس کے ذریعہ تعلیم ہے۔ اس میں شریعت کو ہے۔ تو اس میں کمال کی بات ہے۔

مخزن کتب و کتب خانہ کا (۱) قریب بیس سو سو سے زائد کتب خانوں کے مجموعہ میں داخل ہے۔

مجلس مائت و پنجاه و نهم

مہاجرین ایک دہاکے ہو جائیں، علامہ ابن عبد البر نے کہا: جیسا منقطع ہوئے شیخ الفیل و الکبریٰ و الخزاز لانا

ایک

تج

تج

قرآن مجید ہے۔

أَخْبَرَنَا كَاتِبُهَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ  
لَمْ يَكُنْ سَأَلَ الْبَيْتَ مَعَهُ عَلَيْهِ  
وَيَسْلَمُ مَا يَجْعَلُ فِي مِثْلِ إِتْرَاقِي  
وَرِيضِي حَقَّ الْبَيْتِ قَالَتْ فَتَشَدُّ  
قَلْبُهَا إِذَا رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَكَانَ  
يَا أَطْلَحَا

قَالَ لَحْدَةً هَذَا أَقُولُ لِي مَوْفِقٌ وَتَوَقَّ  
أَمَّا وَفَدْنِيَا وَمَا هُوَ أَرْجَحُ مِنْ  
هَذَا عَنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَيْسَ بِي  
يَسْعَانُ إِلَّا كَمَا وَكَلَا عَائِشَةُ ذَلِكَ  
فَإِنَّ بَيْنَ بَدَنٍ كَعَدُوٍّ سَبَّحَ مَا تَرَى

إِذَا النَّفَا لِحْدَتَاكِ هَلْ يَجِبُ الْفُضْلُ  
أَخْبَرَنَا كَاتِبُهَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ  
سَمِعْتُ بِيْنَ السَّيِّبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لِي أَقُولُ لِي أَنَّهَا قَالَتْ لِي أَنَّ  
لِي عَائِشَةَ وَجِبَ الْفُضْلُ

أَخْبَرَنَا كَاتِبُهَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ  
سَمِعْتُ بِيْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
بِيْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
يُؤْخَذُ الْفُضْلُ فَكَانَتْ أَكْثَرُ فِي مَعْنَى  
يَا أَسْلَمَةَ مِثْلُ الْفُضْلِ وَجِبَ الْفُضْلُ  
مَعْنَى أَنَّهَا قَالَتْ لِي أَنَّهَا قَالَتْ لِي أَنَّ  
وَجِبَ الْفُضْلُ

فَإِنَّ بَيْنَ بَدَنٍ كَعَدُوٍّ سَبَّحَ مَا تَرَى  
اسم کے معنی ہیں کہ عورت کے لئے جو کچھ ہے وہ عورت کے لئے ہے  
جس پر عورت کا نام ہے وہ عورت کے لئے ہے  
اس نام کے معنی ہیں کہ عورت کے لئے ہے

ایک اور روایت ہے کہ عورت کے لئے ہے

اسم کے معنی ہیں کہ عورت کے لئے ہے  
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ عورت  
کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے

اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے

فَإِنَّ بَيْنَ بَدَنٍ كَعَدُوٍّ سَبَّحَ مَا تَرَى  
اسم کے معنی ہیں کہ عورت کے لئے ہے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے

اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے

اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے  
اس کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے عورت کے لئے



الح

أَلَمْ تَرَ أَنِّي فِي مَنَازِلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَفْئِدَتِي أَنِّي وَشَبَابُ  
الرَّجُلِ عَنِ حَقِّ مَرْوَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ بَرَسُ بْنُ مَرْوَةَ مَنِيَّ مَشْغُولٌ وَشَقِيحٌ  
مَعْقُورٌ أَلَمْ تَرَ فِي مَنَازِلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ  
أَفْئِدَتِي قَالَ زَيْدُ بْنُ مَرْوَةَ مَنِيَّ  
مَشْغُولٌ قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
يُشَارُ عَلَيْهِ وَنَحْنُ قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ

عَنْ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ أَخْبَرَكَ مَنِيَّ مَشْغُولٌ

لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ  
لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ  
لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ

فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ

+

فَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَتْ أَعْيُنُهُ عَلَى الْغُلَامِ مُطَوِّبَةً  
يَوْمَ يُرَى الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَلَمَ اللَّهُ بِهِمْ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ

الْمُسْتَحَاضَةُ

مُسْتَحَاضَةُ كَابِيَان

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَفْئِدَتِي أَنِّي وَشَبَابُ  
الرَّجُلِ عَنِ حَقِّ مَرْوَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ بَرَسُ بْنُ مَرْوَةَ مَنِيَّ مَشْغُولٌ وَشَقِيحٌ  
مَعْقُورٌ أَلَمْ تَرَ فِي مَنَازِلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ  
أَفْئِدَتِي قَالَ زَيْدُ بْنُ مَرْوَةَ مَنِيَّ  
مَشْغُولٌ قَالَتْ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ  
فَقَالَ مَرْوَةَ قَالَ فَكَيْفَ تَكُونُ فِي ذَلِكَ

لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ  
لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ  
لَقَدْ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
يَوْمَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خُوبًا رَأَى مِنْهُ كَوْمَرِ بْنِ طَرِجٍ

الح



والله اعلم بالصواب

فازت و فخر و شرف

ألم أذكرى الضفيرة والكندرة

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشَةَ بْنِ أَبِي  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَوْلَى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ تَوْحِيدِ بْنِ أَبِي  
عَلِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَسَدٍ عَنْ لُحَيْشِ بْنِ أَبِي  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ  
بْنِ لَيْثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْنٍ عَنْ  
شُرَيْبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ  
أَحْمَدَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا تَأْخُذُكَ أَطْفَالُ  
الرَّأْسِ أَمَا مَسَتْ ثُرَى الْخُرَى الْوَضْرُفُ وَالْكَفَّ  
حَقِ ثُرَى الْبَحْرِ أَيْسَاءُ الْوَرْدُ الْبُحْرِ الْوَرْدُ

ف. من ناصر يغير الله ما كان على صاحبه فتدبروا  
 أَمْ لَكُمْ مَا أَنْتُمْ بِنِعْمَةِ اللَّهِ عَالِمُونَ  
 لَكُمْ يَتْرُكُ عَنْ سَفَرِهِمْ عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ فُتْرُوكُمْ  
 فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ أَنْ يَنصَرِفَ إِذَا لَمْ تُكَلَّفُوا  
 فِيهِ مَلًا وَكَانَ يُسْرًا أَنْ يَبْرُكُوا عَلَيْكُمْ  
 إِنَّكُمْ أَنْتُمْ مَكِينُونَ  
 وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ حُكْمٌ وَهُوَ الْبُحْرَانُ  
 وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ  
 تَتَّقُونَ  
 وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ حُكْمٌ وَهُوَ الْبُحْرَانُ  
 وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ  
 تَتَّقُونَ

فتور۔ حضرت امام مکتوم کے محبوب خیال اور  
مردانوں کی جذبات نفسانیت کی پرتیز مثالیں اور  
اور ان کے لیے حبیب الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

فَلَمَّا أَتَيْنَاكَ الْغَدُورَ الْكَاسِرَ  
أَخْبَرْنَاكَ مَا يَكُونُ أَقْبَرًا فَلَوْ لَمْ يَرْسُلْنَاكَ  
كَانَ تَمَكُّنًا كَمَا كُنَّا فَمِنْ مَتْنُونٍ

\_\_\_\_\_

عزت کا زور و امثالہ ایسی دیکھنے کا بیان

ایک شخص نے اپنی غلطی (جیسا کہ موصوفہ  
 نے) سے متعلقہ اور وہی کلمہ صلیبی کی خاطر اس سے  
 روکت کر لے میں کہ انہوں نے کیا کہ جو کہیں ہیں کہ  
 خداوند سے تعلقہ وہی نہیں ہے کہ کہ حضرت عائشہ  
 کے پاس دیکھانے کے لئے بھیجیں جس کو زیادہ سے طاعت  
 میں تھا، پھر اس شخص کو حضرت عائشہ نے اپنی غلطی  
 سے جانتے میں ملے ہی نہ کہ وہاں کہ کہ ہم صلیبی  
 کا شخص نہ تھے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں اللہ ہم کو صوفیہ کا بھی خلق ہے  
 کو صوفیہ تک نہیں رہتی جب تک کہ وہ اس کا اندازہ نہ کرے  
 کیا وہ اپنی کس صوفیہ کا بھی خلق ہے  
 اس کے بعد وہ اس کا اندازہ کرے۔

[illegible]

عبدالرحمن رحمہ اللہ کہ ہر عمل محبت پر عملات کرنا چاہیے  
اور یہ کلمہ شمس کے لئے ہر طرز کی ضرورت ہے۔ یہ کلمہ  
ہر صوفی کی ضرورت ہے۔ منہ

محض مالی عورت کا ہاتھ پھل فصلان کیلین  
 ایک نالے کھجور کی بونٹ بن کر کی بانٹوں کا  
 محض یہی ہے کے پاؤں دھوئی تھیں اور وہی کو کھانے

100

الْحَيُّ لَا يَمُوتُ ۚ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ

أَبِي سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا مَنِ مَنَ مَنَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ ۚ قَالَتْ أَلَيْسَ أَرْجُو

أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ لَيْلَتِكَ وَمَنْ لَيْلَتِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَأْتِي بِذَاتٍ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي

سَعِيدٍ ۚ وَهِيَ إِذَا أَخْبَرَكَ مَا لَكَ

أَخْبَرَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ مَا لَكَ

نَزَلَ فِي هَذِهِ

ہم کہتے ہیں کہ موت کا وقت جس کی ہر گز

کاہل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ کہ موت کا وقت

موت کا وقت ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

نہیں ہے جس کی ہر گز کاہل کرنے میں کوئی حرج

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱







أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْكَ مَلَكَ فَكُلُوا  
 مِنْهُمُ الشُّعُونَ وَالْوَقُولَ عَلَيْهِمُ الشُّعُونَ فَمَا  
 أَذْرَكَ لَمْ يَفْهَمُوا وَمَا فَانَكُوا فَا يَفْهَمُوا  
 فَلَمَّ أَحَدُ كُرْبَى صَلَوَاتٍ مَا كَانَ يَفْهَمُ  
 إِلَهُ الصَّلَاةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَفْهَمُ مِنْ رُكُوبِ قِي  
 لَا أَفْهَمُ أَحَدٌ حَقِّ بَقِيَّةِ إِلَى الصَّلَاةِ  
 قِي تَقْوَمُ مِنْهُ قِي هِيَ حَقٌّ إِلَى حَقِّهِ  
 رَحْمَةُ اللَّهِ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
 ابْنَ شَرِيكٍ سَمِعَ الْإِمَامَ وَهُوَ بِالْبَيْتِ  
 وَأَسْوَغَ الْمَلِكِي

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا الْإِسْمُ مَالِكُ  
 مُحَمَّدٌ فَكُنْ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
 ابْنَ شَرِيكٍ سَمِعَ الْإِمَامَ وَهُوَ بِالْبَيْتِ  
 وَأَسْوَغَ الْمَلِكِي

ف. . . . .

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
 ابْنَ شَرِيكٍ سَمِعَ الْإِمَامَ وَهُوَ بِالْبَيْتِ  
 وَأَسْوَغَ الْمَلِكِي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو  
 نماز کے لئے دو رکعت اور پھر اٹھائیں اور سورت  
 سے اگر نماز ہو جائے جس میں صلاہ کوئے وہ پھر وہاں  
 ہوتا ہے اس کو بعد میں پھر اگر وہاں کوئی نماز  
 سے نماز کا قصد کرنا ہے تو وہ اخبار ثواب کے لئے  
 کیا کرتا ہے۔

محمّد نے کہا کہ اس میں خیال ہونے سے کہ اگر پھر  
 پائے کے لئے جلدی نہیں کرنا چاہئے لیکن وہاں  
 سے صرف بدل کر کھڑا ہو جانا چاہیے ہی امام محمد  
 کا قول ہے۔

ابن شریک سے نقل ہے کہ اگر جلدی  
 بن عرضہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے کہ آپ سے تکبیر کی توجہ  
 سے اگر وہاں سے جلدی میں جلدی کی۔

امام محمد نے کہا اس جلدی کرنے میں کوئی ضرر  
 نہیں ہے جس میں نفس کو تکلیف نہ ہو

ابن شریک سے نقل ہے کہ اگر جلدی  
 سے کہا تو شخص مسجد اور مسجد میں سورت میں اس  
 سے جلدی کرے وہی علم ہیگے اسکا ہے ہر اپنے  
 نماز کی وجہ سے وہاں شخص اس جلدی کرتا  
 ہے تو یہی نصیحت کے ساتھ کہنے

ف. . . . .

اقام کے وقت نماز پڑھنے کا بیان  
 . . . . .



الْفَجْرِ قَالَ وَلَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي الْقَنْجِ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَفِيهَا قَالَةُ لَقَرْتُ وَهَلَوُ الْإِسْنَادُ لَا أَصْلَ لَهَا .

بَابُ مَنْ قَالَ يُصَلِّي سُنَّةَ الْفَجْرِ عِنْدَ  
إِشْتِغَالِ الْإِمَامِ بِالْفَرِيضَةِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي نَاحِيَةٍ أَوْ خَلْفَ  
أَسْطَوَانَةٍ إِنْ رَجَا أَنْ يُدْرِكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَرِيضِ

۷۱۸ - عَنْ مَالِكِ بْنِ مِقْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ أَلْقَطْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يُصَلِّي الْفَجْرَ وَقَدْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۷۱۷ - كَامِلُ ابْنِ عَدِيٍّ ۱/۲۷۲ تَرْجُمَةُ يَحْيَى بْنِ خُسْرٍ بْنِ حَالِبٍ ، سَنَنِ الْكَبِيرَةِ ۱/۲۷۲  
کتاب الصلوة ۱/۲۷۲ باب کراہتہ الاشتغال بهما ... الخ ، فتح الباری کتاب الاذان ۲/۲۷۲  
باب اذا اقيمت الصلاة ... الخ .

یہ حدیث آپ کے فرمایا " فجر کی دو رکعتیں بھی نہیں "۔  
یہ حدیث اسی حدیث اور کئی کے نقل کی ہے ، ملاحظہ فرمائیے فتح الباری میں کہ اس کی اسناد میں ہے اور  
جو حافظ نے کہا ہے اس میں اعتراض ہے اور ان زیادہ الفاظ کی کوئی اصل نہیں ۔

باب جس نے کہا کہ جب امام فرض پڑھانے میں مشغول ہو تو فجر کی سنتیں مسجد کے  
باہر یا گونے میں یا ستون کے پیچھے پڑھ لیں جائیں جب تک کہ فرض کی ایک رکعت پڑھے  
۱۱۱ - مالک بن مینون نے کہا میں نے ابی کبیر سے سنا " میں نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز کے  
پچھے بلکھا ، جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی ، تو انہوں نے اٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں "۔

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۱۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ بَيْتِهِمْ فَأَقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ لَرَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ .

۷۲۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةٍ خَفِصَةٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ آتَاهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ إِلَّا يَحْيَى بْنُ أَلِثَ كَثِيرٌ يُدَلِّسُ .

۷۱۸ طحاوی کتاب الصلوة مشفق باب اداء سنة الفجر -

۷۱۹ طحاوی کتاب الصلوة مشفق باب اداء سنة الفجر -

۷۲۰ طحاوی کتاب الصلوة مشفق باب اداء سنة الفجر -

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۷۱۹۔ محمد بن کعب نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے تو صبح کی نماز گھڑی ہو چکی تھی انہوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیں جب کہ وہ راستہ میں تھے پھر مسجد میں داخل ہو کر لوگوں کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھ لی ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے ۔

۷۲۰۔ زید بن اسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ آئے جب کہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور انہوں نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں جن میں پڑھی تھیں ، ان کو وہ دو رکعتیں ہم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ میں پڑھیں ، پھر انہوں نے امام کے ہمراہ نماز ادا کی ۔

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں ، سوانح کئی بنی ابی کثیر کے محدثین کی کتاب ہے ۔

۷۲۰۔ محدث کا حدیث بیان کر کے کہتا ہے اس کا نام ذکر رکنا ، بلکہ اس کے قلم کے راوی کا نام ذکر کر دینا اور اس کا

۷۲۱۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَصِلُ الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۲۲۔ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِبٍ أَنَّ ابْنَ مَعْبُودٍ رضی اللہ عنہ وَأَبَا مُوسَى رضی اللہ عنہ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَرَكَعَ ابْنُ مَعْبُودٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَكَدَّ خَلْفَ الْقَفِ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي مُصَنَّفِهِ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

۷۲۱۔ طحاوی کتاب الصلوة صفحہ ۲۹۹ باب إحداه سنة الفجر۔

۷۲۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوات صفحہ ۱۱۱ فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر۔

۷۲۱۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے، جب کہ لوگ صفیں بناتے ہوئے نماز میں کھڑے ہوتے، تو وہ دو رکعتیں مسجد کے کونے میں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔  
یہ حدیث امام ابی نعیم کے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں ہے۔

۷۲۲۔ امام ابی حنبلہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے، تو نماز کھڑی کر دی گئی، حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے، لیکن حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے۔  
یہ حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

ابو اسحاق کراچی سے سراج کا انتقال ہوا، ہمیں کہتا ہے۔

۷۲۳. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ جَدِّ دَعَاهُمْ سَجْدَةً  
 بَيْنَ الْعَاصِرِ دَعَا أَبَا مُوسَى رضی اللہ عنہ وَحَدَّثَنِي رضی اللہ عنہ وَعَبْدُ اللَّهِ  
 بْنُ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ  
 وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى أَشْطَوَانَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ  
 فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ  
 وَالطَّبْرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ لَيْثٌ .

۷۲۴. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ  
 دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْفَجْرِ  
 رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ .

۷۲۳ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب اداء سنة الفجر .

۷۲۴ طحاوی کتاب الصلوة ص ۱۱۱ باب اداء سنة الفجر ، مجمع الزوائد کتاب  
 الصلوة ص ۱۱۱ باب اذا اقيمت الصلوة هل يصل فيها لقضاء عن الطبرانی الکبیر .

۷۲۳۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب سعید بن العاصؓ نے بلایا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ  
 حاضر ہوئے اللہ عزہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے نکلے  
 جب کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو عبد اللہ نے مسجد کے ایک تنہا کے پاس بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھیں ، پھر نماز  
 میں شریک ہو گئے ۔

یہ حدیث حمادی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں کمزوری ہے ۔

۷۲۴۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ مسجد میں اس وقت داخل ہوئے  
 جب کہ امام نماز میں تھا ، تو انہوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں ۔

یہ حدیث حمادی اور طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں ہے ۔

۷۲۵۔ وَعَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَوةِ الْفَكَاةِ  
مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي قَامًا  
ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَدْ خَلَّ فِي الصَّفِّ وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَعَلُوا  
رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَلَ ابْنُ  
عُمَرَ رضی اللہ عنہ مَكَانَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرُكِعَ رُكْعَتَيْنِ  
رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۲۶۔ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَالْإِمَامُ فِي صَلَوةِ الْفَكَاةِ وَكَانَ يَحُكُّ صَلَاتَ  
الرُّكْعَتَيْنِ فَقَعَلَ عَبْدُ اللَّهِ بِنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ الرُّكْعَتَيْنِ خَلْفَ  
الْإِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمَا . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۲۵ طحاوی کتاب الظلوة صفحہ ۱۰۱ باب اداء سنة الفجر .

۷۲۶ طحاوی کتاب الظلوة صفحہ ۱۰۱ باب اداء سنة الفجر .

۷۲۵۔ ابو مجلز نے کہا میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد کی نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوا، جب کہ امام نماز پڑھ رہا تھا، ابن عمر تو صف میں شامل ہو گئے، مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر امام کے ساتھ شریک ہوئے، جب امام نے سلام پڑھا، ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھ گئے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔  
یہ حدیث لحادی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔

۷۲۶۔ ابو عثمان الانصاری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مسجد کی نماز میں تھا، انہوں نے دو رکعتیں نہیں پڑھیں، پھر انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے امام کہہ دیے، دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔  
یہ حدیث لحادی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے۔



۷۲۷۔ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا ثَلَاثِي عُمَرَ فِي  
الْخُطَابِ ﷺ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُوَ فِي  
الْقُلُوبِ فَنُصِّلَ فِي الْخَيْرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ تَدَخَّلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي  
صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسَادُهُ حَسَنٌ.

۷۲۸۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ مَسْرُوفٌ يَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَمَعَهُ  
فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَنُصِّلَ الرَّكَعَتَيْنِ  
فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَعُ  
وَإِسَادُهُ صَحِيحٌ.

۷۲۹۔ وَعَنْهُ عَنْ مَسْرُوفٍ أَنَّهُ قَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي نَاحِيَةٍ

۷۲۷ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۴۱ باب اداء سنة الفجر .

۷۲۸ طحاوی کتاب الصلوة ص ۲۴۱ باب اداء سنة الفجر .

۷۲۷۔ در عثمان النہدی نے کہا، ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس نماز میں دو سنتیں پڑھنے سے پہلے آتے، جب کہ حضرت عمرؓ نمازیں پڑھتے، ہم مسجد کے آخری کونے میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے۔

یہ حدیث لھادی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں ہے۔

۷۲۸۔ شعبی نے کہا ”مسروق لوگوں کے پاس آتے جب کہ وہ نمازیں پڑھتے اور انہوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھی ہیں تو اس مسجد میں دو سنتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جاتے؟“  
یہ حدیث لھادی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد میں ہے۔

۷۲۹۔ شعبی نے مسروق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایسا کیا بالترتیب انہوں نے کہا مسجد کے کونے میں دو رکعتیں پڑھیں۔

۷۲۹۔ دونوں روایتوں میں فرق ہے کہ پہلی روایت میں صرف مسجد کا ذکر ہے جب کہ دوسری روایت میں مسجد کے کونے (ناحیۃ المسجد) کا ذکر ہے۔

المسجد . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۳۰۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَمَلَيْهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي شَعْرًا دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

۷۳۱۔ وَعَنْ يُونُسَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ يُصَلِّيَانِ فِي تَأْخِيَةِ الْمَسْجِدِ شَعْرًا كُلُّ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ .

## بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۷۳۲۔ عَنْ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ

۷۳۹ طحاوی کتاب الصلوة مشافہ باب اداء سنتہ الفجر .

۷۴۰ طحاوی کتاب الصلوة مشافہ باب اداء سنتہ الفجر .

۷۴۱ طحاوی کتاب الصلوة مشافہ باب اداء سنتہ الفجر .

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۷۴۰۔ یزید بن ابیہیم سے روایت ہے کہ میں کہا کرتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہو ادا تم نے فجر کی سنتیں پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو، اگرچہ ایم نازل پڑھ رہا ہو، پھر رک کے ساتھ شریک ہو جاؤ؟

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

۷۴۱۔ یونس نے کہا میں کہا کرتے تھے، انہیں (دو سنتوں کو) مسجد کے کونے میں بیٹھ کر دو رکوں کے ساتھ ان کی نماز میں شریک ہو جائے ؟

یہ حدیث طحاوی نے نقل کی ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے ۔

## باب سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی سنتوں کی قضاء

۷۴۲۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو نماز پڑھ کر دی گئی تھی ۔















۱۱۶

لَسْتَ لِعِيَالٍ فَرِيدٌ ۝ الْاَنْثَرُ لَا يَخِيفُكَ  
مَنْ لَوْ عَتِدِي ۝ وَاعْبُدِي فِي مَسَاجِدِ الْاَنْثَرِ  
فَالْعَمَلُ اَحَدٌ ۝ الْاَنْثَرُ اَطْلُ الْمَسْجِدِ  
جَنَاطُ الْاَنْثَرِ ۝ اَلْعَمَلُ مَكْنِي ۝ اَلْعَمَلُ  
الْمَقْصُودُ ۝ عَمَلُكَ مَكْنِي ۝ اَلْعَمَلُ  
فَالْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝

وَالْاَنْثَرُ لَا يَخِيفُكَ ۝ اَلْعَمَلُ  
الْمَقْصُودُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝

وَالْاَنْثَرُ لَا يَخِيفُكَ ۝ اَلْعَمَلُ  
الْمَقْصُودُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝

وَالْاَنْثَرُ لَا يَخِيفُكَ ۝ اَلْعَمَلُ  
الْمَقْصُودُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝

وَالْاَنْثَرُ لَا يَخِيفُكَ ۝ اَلْعَمَلُ  
الْمَقْصُودُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝ اَلْعَمَلُ ۝

یہ لوگوں کی عظمت ہے اور اللہ کی طرف سے  
بندگی کا قرار ہے اور اللہ کے حبیب وند ہوتا ہے  
کوہد میں راہ پرچم میں لوگوں کی راہ پرچم  
و لکرم پر ان لوگوں کی راہ پرچم  
اور راہ پرچم کے لئے  
ہے اس بات پر کہ اللہ کے لئے  
میرزا و مولک کے لئے

ہم کوہد میں راہ پرچم  
راہ پرچم میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم

ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم

ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم

ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم  
ہم کوہد میں راہ پرچم

۱۱۷

۱۱۸

کے پاس سے سہل کیا گیا انہوں نے کہا کہ کلام کی  
قرآن کا ہے۔

پھر میں نے شبانی، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔

پھر میں نے شبانی، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔

پھر میں نے شبانی، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔

ف۔ اس سے وصفت، اس میں ہے کہ کلام کے چھپنے اور اس سے  
قرآن کی قرآن ہے۔

پھر میں نے شبانی، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔

سیدنا محمد بن ابی حنیفہ، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔

ف۔ اس سے وصفت، اس میں ہے کہ کلام کے چھپنے اور اس سے  
قرآن کی قرآن ہے۔

پھر میں نے شبانی، ابو حنیفہ، ابو اسحاق  
مکلی بن ابی حنیفہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ  
جملہ فقہی کرام مسلم سے روایت کی کہ میں نے کتب  
نے فرمایا جو کلام کے چھپنے اور اس سے قرآن کی قرآن  
مندی کی قرآن ہے۔



تَقْرَأُ خَلْفًا مِّنْ خَلْفِهِ اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا  
عَلَيْكَ وَتَسْمَعُ قَوْلَ مَنْ يَكُونُ اَلَّذِي يَكُونُ  
بِزَارِئِكَ لَكَ فَرَاغًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَلْمَدَنِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي  
سَعْدٍ اَنَّهُ اَتَى اَبِي اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

پڑھنے کو نہ نہیں کہا اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ  
سے کہنا یا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراۃ  
اس مقدس کی قراۃ ہے

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
بن ابی وقاص کے قول میں سے کہ نے جو کوئی  
کو مسجد بن ابی وقاص کہنے سے کہے کہ امام کے  
پیچھے قراۃ کرنے سے اس کے سر میں لگی چنگاری  
پڑنا شروع ہے۔

ترجمہ۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

## سبق کا بیان

مکتب میں جس طرح نے کہا اس سے  
بن ابی وقاص کے قول میں سے کہ نے جو کوئی  
کو مسجد بن ابی وقاص کہنے سے کہے کہ امام کے  
پیچھے قراۃ کرنے سے اس کے سر میں لگی چنگاری  
پڑنا شروع ہے۔

ترجمہ۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔  
مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔ مومن من۔

## الرَّجُلُ يَسْبِقُ بَعْضُ الصَّلَاةِ

اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَلْقَاسِمُ اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَبِي  
اَنَّهُ سَعْدٌ اَمْلًا وَوَدَّ اَنَّهُ اَلَّذِي  
يَقْرَأُ خَلْفًا اَلَّذِي يَخْلِي اَمْلًا

نہاں میں قرأت خلف الامام کے لئے میں قرآن و انبیاء ہے۔ امام مالک کا مذہب اس مسئلے میں اس فرق و امتیاز پر مبنی ہے۔  
 نورینہ مسئلہ میں شیخ ابو یوسف کا مذہب اس مسئلہ میں خلافت پر ان حضرات کے آثار کا اٹھانا اور کیا ہے اسی میں امام مالک  
 اجماع ہے۔ (ابن ماجہ)۔ یہ مسئلہ کتاب و سنت سے روز روشن کی مانند ثابت ہے۔ قرآن کی آیت اذ اُقرئ القرآن  
 فأنشأوا له کافراً یعنی قرآن کو پڑھتے ہوئے اسے کافر کہتے ہیں خود ہر فرقہ و جماعت اپنے کلام کو حکم دیتی ہے  
 اس آیت کا نزول بہت سی روایات کے ساتھ قرأت خلف الامام میں ہوا تھا۔ امام مالک اور مالک ابن عبد البر سے اس پر اجماع نکلا  
 ہے۔ جو اس مسئلہ پر اجماع کا سوال ہے۔ اگرچہ اس کے آثار میں اندر سے اصول حدیث و روایت کے علم میں ہیں۔ کہ کلمہ یہ مسئلہ  
 اجماع میں بلکہ سوال ہے۔ تاہم مسلم کے ابو یوسف وغیرہ سے اور مالک اور ابی امام وغیرہ سے اجماع پر ہے۔ قرآن  
 فأنشأوا له کافراً کہ حدیث و روایت کی ہے۔ جو کلمہ کے امام مالک میں جاری ہے۔ اٹھانے کا نفع و روایت ہے۔ عن سئل خلف الامام  
 فأنشأوا له کافراً کہ قرآن ہے۔ یہ ایک شخص حدیث سے جو اس طرح ابو سعید خدری، ابن عباس اور انس بن مالک سے بھی مروی  
 ہے۔ تفسیر کے لئے خلف سے لکھا گیا اس طرح بعض نے ابو سعید خدری کی روایت نقل کی ہے کہ مقتدی الامام کے لیے قرأت کرنے  
 تو اس کے لئے کافی ہے۔ اسی طرح بعض نے ابو موسیٰ بن جعفر کی حدیث نقل کی ہے کہ روایت کی ہے۔ حضور اکرمؐ میں یہ توفیق  
 آئے اور اب اس میں اتنا تھا کہ وہاں تک قرأت کر لے تھے، اس سے آگے قرأت شروع کرنے کی حدیث کئی روایتوں سے بھی جاتی  
 ہے۔ مروی ہے حاکم میں ہے کہ اگرچہ قرأت کی روایات کا صحابہ میں سے اتنی حدیث سے مروی ہیں جن میں علیؑ اور عبد اللہؑ  
 شامل ہیں۔ گفتہ امام اس میں ہے کہ ان صحابہ سے قرأت خلف الامام سے شیعہ طور پر منع کیا ہے۔ چاروں خلفائے راشدین  
 عبد اللہ بن عمرؓ، سعید بن عبد الرحمنؓ، ابی مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابی عمرؓ اور ابی جعفرؓ۔

۱۴۹۔ وَحَدَّثَنَا عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُوَافٍ، أَنَّ تَائِفَةَ بِنْتُ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ كَانَتْ  
 يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فَيُنَادِي بِأَنَّهُ يَنْتَهِى عَنْ قِرَاءَتِهِ.

قَالَ مَالِكٌ: وَذَلِكَ أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَى فِي ذَالِكِ.

ترجمہ: تائیفہ بن حبیب بن مطعم مزی نذر میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا۔ تائیفہ بن حبیب بن مطعم نے کہا کہ یہ بہت برا  
 ہے۔ (ابن ماجہ)۔  
 ۱۰۔ بَابُ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَيُنَادِي بِأَنَّهُ يَنْتَهِى عَنْ قِرَاءَتِهِ.

امام کے پیچھے جبری مانڈوں میں تک قرأت کا باب

۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُفَافٍ، إِذَا سَمِعْتَ خَلْفَ  
 أَحَدٍ خَلْفَ الْإِمَامِ، قَالَ: إِذَا فَصَلَ أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ تَعَسُّبًا قَرَأَهُ الْإِمَامُ، كَرَأَا فَصَلَ  
 كَقَدْرِهِ فَلْيَقْرَأْ.  
 قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُفَافٍ يَنْتَهِى عَنْ قِرَاءَتِهِ خَلْفَ الْإِمَامِ.



قَوْلُ رَبِّ حَنِيفَةٍ

قَوْلِ ہے

فَإِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ الْفَلَاحَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَوَابٌ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا هُوَ الَّذِي خَلَقَهُمْ وَبَعَثَهُمْ فِي مِلَلٍ مُنْقَلَبَةٍ

اَحْسَبُ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَنْ تَقُولُوا لَنْ نَجِدَ لِلْظَّالِمِيْنَ قُوَّةً اَلَمْ يَخْلُقْنَا اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

قَالَ عَصَاكَ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

فَإِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ الْفَلَاحَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَوَابٌ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا هُوَ الَّذِي خَلَقَهُمْ وَبَعَثَهُمْ فِي مِلَلٍ مُنْقَلَبَةٍ

اَحْسَبُ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَنْ تَقُولُوا لَنْ نَجِدَ لِلْظَّالِمِيْنَ قُوَّةً اَلَمْ يَخْلُقْنَا اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

قَالَ عَصَاكَ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

اَحْسَبُ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَنْ تَقُولُوا لَنْ نَجِدَ لِلْظَّالِمِيْنَ قُوَّةً اَلَمْ يَخْلُقْنَا اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَمْ لَمْ نَكُنْ بِاَعْيُنِهِمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ

فَإِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ الْفَلَاحَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَوَابٌ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا هُوَ الَّذِي خَلَقَهُمْ وَبَعَثَهُمْ فِي مِلَلٍ مُنْقَلَبَةٍ





الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالسُّكُوتُ فِيهَا

جہر قرائت کے نام اور اس کے سبب سے کیا بیان

امام محمد نے کہا امام مالک اپنے جہاں میں  
صحبت کر کے میں کہیں کے وہ مالک میں جہر  
میں نے کہا کہ حضرت عمر بن الخطاب قرائت کو جہر  
سے کرتے تھے کہ وہ لوگوں کے سہ سے صحبت کر کے قرائت  
کی تھو اس پر کیا کہتے تھے

امام محمد نے کہا میں علماء میں جہر سے قرائت  
کی جاتی ہے اس میں جہر سے قرائت کو جہر ہے کہ  
اس صحبت میں جب کہ صحبت سے نہ ہو میں نہ کھن  
جہر سے قرائت نہ کی جاتی ہے

نماز میں آمین کہنے کا بیان

علاء بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام کہے کہ  
تم آمین کہو۔ کہیں کہیں کی آمین کہنے کی کہیں  
سے عوامی ہو جائے گی۔ اور اس کے آگے گناہ بخش  
دے جائے گا امام مالک کہتے ہیں میں ہی جہاں  
نہری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی آمین کہتے  
تھے۔

امام محمد نے اسی کو کہہ نے اختیار کیا ہے کہ جب  
امام سورہ فاتحہ سے فاتحہ پڑھانے والا ہو تو کہے  
اور اس کے کچھ سنتی آمین کہیں اور آمین نہ کہے  
اور اسے نہ کہیں نہ کہیں امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ  
کہیں کہیں اور امام ابن زکریا

ف۔ کتاب الاموال امام ابو حنیفہ سے امام کا کہنا ہے کہ کہنے کا قائل نہیں کہیں کہیں ہے  
کہ اس میں امام صاحب سے اختلاف روایت ہو نہ کہیں کہیں امام ابو حنیفہ کے لئے سنوں ہے امام  
ترمذی امام احمد بن حنبل امام ترمذی جہر میں قرائت میں آمین پکار کر کہنے کو کہتے ہیں کہ وہ بعض روایات

بَشِيرُكَ مَا لَكَ اَخْبَرَنِي عَنِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
اَبِيهِ عَنْ اَخِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ الْجَهْرِ  
بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ  
يَتَمَنَّى قِرَاءَةً عَمْرَيْنِ الْخَطَّابِ وَنَدَا  
ذَارَ ابْنِ جَهْمٍ

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْقِرَاءَةِ  
فِي الْمَكَّةِ وَفِيهَا بِالْجَهْرِ  
فِي الصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةُ عَمْرَيْنِ مَا لَكَ اَخْبَرَنِي  
الرَّجُلُ فَنَدَا

الْتَّامِينَ فِي الصَّلَاةِ

اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
سَمِعْتُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَكَانَ سَمِعَ ابْنِ  
عَدِيٍّ الرَّجُلَ عَنْ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِيهِ  
عَنْ اَخِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْقِرَاءَةِ  
فِي الْمَكَّةِ وَفِيهَا بِالْجَهْرِ  
فِي الصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةُ عَمْرَيْنِ مَا لَكَ  
اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا  
اَخْبَرَنِي مَا لَكَ اَخْبَرَنِي الرَّجُلُ فَنَدَا

ف۔ کتاب الاموال امام ابو حنیفہ سے امام کا کہنا ہے کہ کہنے کا قائل نہیں کہیں کہیں ہے  
کہ اس میں امام صاحب سے اختلاف روایت ہو نہ کہیں کہیں امام ابو حنیفہ کے لئے سنوں ہے امام  
ترمذی امام احمد بن حنبل امام ترمذی جہر میں قرائت میں آمین پکار کر کہنے کو کہتے ہیں کہ وہ بعض روایات

نہی قائم رہا صوفیہ کے لفظ میں معنی کہنے کے ساتھ اپنی کونہ کو بلند کر کے تھے جو بعض روایات میں  
حافظ بھی صوفیہ کہیں کہہ سوز اپنی کونہ کو اُستہ کرتے تھے منقول ہے ہے اس صوفیہ امام شافعی  
اور صاحبین کہتے ہیں کہنے کے حال میں لیکن یہ منکر صرف صوفی دہتر ہوئے میں ہے۔

## اَلتَّهْوِي فِي الصَّلَاةِ

## نماز میں بھول جانیکا بیان

اَخْبَرَنَا قَامَاتُ عَنْ الزَّاهِرِيِّ عَنْ ابْنِ  
سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّهْوِي وَالْإِسْلَامِ  
فَاَوْفِي الشَّلَاةَ وَجَاءَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَنَسِيَ التَّهْوِيَّ وَخَرَّ عَلَى رُكْعَتَيْهِ

اَخْبَرَنَا قَامَاتُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ  
عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّهْوِي وَالْإِسْلَامِ  
فَاَوْفِي الشَّلَاةَ وَجَاءَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَنَسِيَ التَّهْوِيَّ وَخَرَّ عَلَى رُكْعَتَيْهِ

ابن ابی شہاب بخیری۔ جو عمر بن ابی  
ہریرہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
نماز میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوا ہے تو ٹھیک  
اس کو بھول دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے  
کتنی رکعت پڑھیں سو جب نماز میں سے کسی کو ایسا  
فتاق ہو تو دو ٹھیکے ٹھیکے «سہمے کرے»

ابن ابی شہاب بخیری۔ جو عمر بن ابی  
ہریرہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
نماز میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوا ہے تو ٹھیک  
اس کو بھول دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے  
کتنی رکعت پڑھیں سو جب نماز میں سے کسی کو ایسا  
فتاق ہو تو دو ٹھیکے ٹھیکے «سہمے کرے»

ابن ابی شہاب بخیری۔ جو عمر بن ابی  
ہریرہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
نماز میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوا ہے تو ٹھیک  
اس کو بھول دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے  
کتنی رکعت پڑھیں سو جب نماز میں سے کسی کو ایسا  
فتاق ہو تو دو ٹھیکے ٹھیکے «سہمے کرے»

اَخْبَرَنَا قَامَاتُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ  
عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّهْوِي وَالْإِسْلَامِ  
فَاَوْفِي الشَّلَاةَ وَجَاءَ أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَنَسِيَ التَّهْوِيَّ وَخَرَّ عَلَى رُكْعَتَيْهِ

ابن ابی شہاب بخیری۔ جو عمر بن ابی  
ہریرہ سے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب  
نماز میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوا ہے تو ٹھیک  
اس کو بھول دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے  
کتنی رکعت پڑھیں سو جب نماز میں سے کسی کو ایسا  
فتاق ہو تو دو ٹھیکے ٹھیکے «سہمے کرے»



یا کسی اور میں کو شیطان شک میں ڈالے بعد اس کے  
موسم ہوگا اس نے چار رکعت پڑھی میں بائیں اگر  
پیشک اس کو پتہ نہیں آیا ہے تو وہ نماز کو ترک کر دے  
میں پڑھے لیکن اگر اس کو یہ شک کہ کھڑے رہے  
ہوں تو وہ اپنے من غالب پر عمل کرے اگر کھینچ دے  
اور تودہ سجود میں نہ پڑھے کیونکہ وہ اس میں جھک  
سے نہایت نہیں ہاں کہ جس میں اس کو شیطان شک  
اور اس بائیں میں نہایت سے نہاں ہیں۔

فَسَبِّحْهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ وَتُحْمِلُ لَهُ  
عَلَيْكَ الشُّبُهَاتُ الشَّكُّ فِي صَلَاتِهِ حَلْمٌ يَكُونُ  
أَكْثَرًا مِنْ عَمَلٍ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ  
مَنْ يَكُونُ تَكْرَرًا وَاسْتَقْبَلُ صَلَاتَهُ وَافِي كَانَ  
يَتَحَيَّطُ بِذَلِكَ كَيْفَ تَزَالُ مَقْنَعِي حَقٌّ أَلَا تَعْلَمُ  
عَلَيْكَ ذُرِّيَّةً وَتَلْعَنُ عَيْنُ الْيَهُودِيِّ ذَاكَ  
وَمَنْ مَعَهُ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ يَتْلُو مِنْ التَّوْحِيدِ  
يُنَادِي عَمَلُهُ الشُّبُهَاتُ وَفِي ذَلِكَ كَثْرَةُ تَكْرَرٍ

ف۔ ہاں وہ سے سجدہ سہوئل موسم بعد موسم دونوں طرح کہتے ہیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک  
سجدہ سہوئل موسم ہے خواہ یہ سہوئل میں نہاں ہو یا نہ ہو سے ہر بائیں میں جب سے امام شافعی کے نزدیک ہر  
صورت میں قبل موسم ہے امام مالک نے اس طرح طبعی دیکھی ہے کہ اگر کھینچے سے نہاں میں شخص بائیں میں  
ہوئی ہے تو سجدہ سہوئل موسم کرے اگر نہاں میں رہا رہی ہوئی ہے تو سجدہ سہوئل موسم کرتے۔

صحیح

مالک بن انس۔ بچکے میں سجدہ کچھ نہیں  
ان مالک نے لوگوں کو کس طرحی اندر بولنا اور نہ  
خود میں سجدہ میں مالک کے ساتھ ہے اس میں مالک  
دیکھیں چہرہ کر کھڑے ہونے کے قریب تھے کہ لوگوں نے  
میں اندر کیا تو وہ بیٹھ گئے ہر سب انہوں نے نہاں  
ہوا کہا تو وہ سجدے کے کچھ بن سجدہ کچھ نہیں لکھ کر  
نہیں بلکہ انہوں نے سجدہ سہوئل موسم کے بعد موسم

قَالَ مُحَمَّدٌ أَلَا تَعْلَمُ أَنَّ الشُّبُهَاتُ  
يَتَحَيَّطُ مِنْ سَجْدَةِ أَنْ أَتَى مِنْ عِلَالٍ عَسَى  
يَكُونُ فِي سَجْدَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فِيهِ وَفَقَسَلِي  
مُتَحَدِّثِي تَوَدُّ أَنْ يَكُونَ أَوْ مُتَحَدِّثِي عَشَى  
أَخْبَرَنِي عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ مَعَهُ صَلَاتُهُ مُتَحَدِّ  
سَجْدَةً فَلَمَّا كَانَ فِي الْوَسْطَى أَقْبَلَ السَّجْدَةَ  
أَوْ بَعْدَهَا

الْعَبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ تَسْوِيتِهِ

نماز میں کنکریاں بٹانا اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

صحیح

مالک بن انس۔ جو چیز باری نے کہا کہ اس  
نعمہ اللہ میں جھکا دیکھا جب وہ سجدے کے کارہ کہے  
وکنکریوں کو بہت آہستگی سے برابر کرتے تو جو چیز باری نے  
اس کو کہتے ہیں نماز چہرہ یا نماز چہرہ یا نماز چہرہ  
کچھ تھے میں نے کہہ دیا کہ کیا تو انہوں نے کچھ کو ہاتھ  
سے بٹکا رہا۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَجُلًا كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي سَجْدَةٍ سَوِيًّا  
بِالْحَصَى تَسْوِيتُهُ خَفِيفٌ أَوْ قَالَ يَتَوَخَّطُ  
كَتَبْتُ بِمَوْضِعِهِ وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَرَأَيْتُ  
وَأَلْفَتْ فَوْضَةً وَدَا فِي تَفَاتِي  
فَقَسَرْتُ لِي

ف۔ ہر عہد میں اس امر کا شواہد ملتا رہا ہے کہ لوگوں نے ہر وقت کے ہر دور میں اپنے حقوق و فرائض کی وضاحت کی ہے۔ لیکن اس کی وضاحت کے لیے ہر دور میں اس کے لیے ایک نیا نیا طریقہ کار نکلا ہے۔ اس لیے ہر دور میں اس کے لیے ایک نیا نیا طریقہ کار نکلا ہے۔ اس لیے ہر دور میں اس کے لیے ایک نیا نیا طریقہ کار نکلا ہے۔

[illegible]

اس کو کہنے کیا پہل اور صبر کے سبب اس کی  
جسم نے اور اس پر صبر نے کی اعتبار کیا ہے اور جہل انکو  
آہستہ آہستہ اسی ایک دفعہ کہنے میں کہا جاتیں  
اس کا رنگ بدلتا ہے اور اس پر صبر کا قول ہے۔

نماز میں تشدید کا بیان

ہکتے ہیں اس جذبہ میں جس کا ہم تمام  
 صورتِ عارضہ جیبِ شہد پر چھیں تو اپنی شخصیت  
 حتیٰ سب ہندو گیارہ دھما دھما کر جان کی دھواں دھواں کی  
 ہفت کے لئے ہیں اس گواہی و دعا یوں کہ ہفت کے سوا  
 کوئی سمجھ نہیں وہ تنہا دیکھتا ہے اس کا کوئی ترکیب  
 نہیں اور گواہی دہی یوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس  
 کے ہند سے اور رسول ہیں اسے بھی تم پر ہفت کی کھٹائی  
 رحمت اور برکتیں ملائی یوں ہم چاہو ہفت کے جنگ  
 خداوں و سلائی ہو۔

کتابخانه ملی افغانستان - بنیاد ملی کتاب

[illegible]

التَّكْوِينُ فِي الصَّلَاةِ

[illegible]

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ



عَلَيْهِمْ أَضَلُّ أَعْمَلُوا لَكُمْ فَلَمْ يَنْفَعُوا مِنْكُمْ شَيْئًا وَكَانُوا  
وَلَكِنْ كُنُوا أَهْلًا بِأَنْ تَكُونَ لَكُمْ بَقِيَّةُ الْعَذَابِ وَالْجَنَّةُ  
الْمَوْجِدَةُ لَكُمْ أَجْلًا قَلِيلًا وَأَنْ تَكُونَ لَكُمْ بَقِيَّةُ الْعَذَابِ  
جَنَّةُ الْمَوْجِدَةِ لَكُمْ أَجْلًا قَلِيلًا وَأَنْ تَكُونَ لَكُمْ بَقِيَّةُ الْعَذَابِ  
هَٰذَا مَا أَنْشَأْنَا لَكُمْ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

بکواس طرح کہو انصافیات اللہ والصلوات علیہ وسلم  
السلام علیکم ارحم الراحمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
علیہم ارحم الراحمین ارحم الراحمین ارحم الراحمین  
اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنُحَذِّرُ الْكُفْرَ لَا يُجِبُ  
عَنْهُ دَارًا وَلَا مَسْكَنًا

**قَالَ مُحَمَّدٌ** كَانَ عَدُوًّا لِلْمُسْلِمِينَ فَتَعَزَّزُوا  
بِالْعَقْدَةِ يَكُونُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْجَنَّةِ

ما محمد کے لئے کہ اگر کسی نے کفر سے باز رہا تو اس کی حالت کو  
تسلیم و قبول اللہ نے تعلیم کیا ہے اور اگر وہ کفر کیا جائے

**ف**۔۔ تشہد کے بارے میں حضور سے بہت عقلی غمیر کے ساتھ صحابہ سے حکمت و ہدایت میں ہم ایک  
نے حضرت عمر کے تشہد کو اختیار کیا ہے اس میں شامی نے جہاد اللہ کی جہاد کے تشہد کو اختیار کیا ہے جو کلمہ اور  
دوسری کتب حادیث میں موجود ہے لیکن اس میں حکم و حقیقت، امام احمد بن حنبل اور اکثر علماء حدیث نے جہاد  
بن مسعود کے تشہد کو اختیار کیا ہے جس کو بخاری و مسلم و صحابہ میں۔ ہدایت کرتے ہیں اور کوفہ میں اس حدیث  
میں اختلاف ہے بلکہ کوئی تشہد جہاد اللہ کی مسودہ کے تشہد سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور ابول کا اس کے تھا  
میں اختلاف نہیں پایا جاتا نیز تشہد سے زیادہ، کوئی ہے مرفوع ہے لیکن اکثر کبار علماء حدیث اس کی تفسیر  
یوں نہیں ہے بخاری اور دوسرے محدثین نے جہاد اللہ کی مسودہ سے۔ ہدایت کیا ہے کہ جب حضرت مسلم  
نزدہ تھے تو تم تشہد میں السلام علیک ایھا النبی کہتے تھے لیکن جب آپ کی وفات ہو گئی تو تم  
اس کے بجائے السلام علی الذی کہتے تھے اس کو یہی وجہ سے صحیح و معتبر ہے ہدایت  
کی حدیث بن عمر کے تشہد میں بھی السلام علی النبی، وارد ہے یہاں بھی حدیث کے ساتھ بہتر ہے۔ حدیث  
اسی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نزدہ تھے تو صحابہ جناب میں السلام علیک ایھا النبی کہتے تھے  
لیکن آپ کی وفات کے بعد صحابہ نے السلام علی الذی دہی کو یہی سلام ہی بغیر ان کے کہ  
اس کو جہاد بن عمر نے ہدایت کیا ہے

(رواہ ابن ماجہ)

صحیح صحابہ سے آپ کی وفات کے بعد بھی یہی سلام ہی و جہاد بن عمر نے تصریح کیا تھا کہ اگر  
بہا بن زہراء سے روایت میں اس کا کہ رسول اللہ جہاد سے سلام کو سنتے تھے لیکن اس میں صحابہ نے ان کے الفاظ  
سلام کو چھٹا آپ کی وفات کے بعد مرفوع اس وجہ سے نہیں لیا کہ اس سے دوسروں کو غلط فہمی پیدا  
ہو کہ رسول اللہ جہاد سے سلام کو سنتے تھے لیکن یہ روایت صحابہ کی تھا کہ وفات کے بعد رسول اللہ  
صالح جہاد سے سلام کو نہیں سنتے تھے اس میں شک نہیں کہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ رسول اللہ  
صالح اپنی قبر میں زندہ ہیں لیکن یہ زندگی دنیا کی زندگی نہیں ہے کہ آپ ہماری طرح سنتے تھے بلکہ یہ  
ایک قسم کی خودی زندگی ہے جس کا وہ ایک ہم نہیں کر سکتے ہیں بلکہ جو شخص یہ چہرہ دیکھے کہ رسول اللہ جہاد سے سلام  
کو سنتے ہیں اور ہماری عبادت اور ہی کر سکتے ہیں تو مسرت ہے کیونکہ یہ صفت صفت خود اللہ تعالیٰ کی ہے کہ وہ سر  
مگر یہ مکان سے جتنا ہے۔ وہ ایک کی عبادت کو تو یہی کرنا ہے تو انہی خداوند تعالیٰ کے کسی ایسی باتی نہیں

نہیں ہے۔ خداوند تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی فراکسیہ ایمان لائے بغیر اور غی علی علیہ السلام قریب سے نہیں دیکھا  
الذکر اور اذ غافل الخو صبر سے جہ سے آپ صبر سے صقل سوال کریں کہ ہم میں کون کون سے ہیں جو آپ  
فراموش ہیں اس میں کے قریب ہوں ہر گاہ نے والے کی ہر گاہ کوستان ہوں جب بھی وہ بکاتے۔

## مسنون طریقہ پر سجدہ کرنے کا بیان

## السُّنَّةُ فِي السُّجُودِ

اَخْبَرَنَا اَمَامُنَا اَبُو اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
كَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَتْ يَدَايْهُ عَلَى اُذُنَيْهِ يَضَعُ  
خَيْضَتَهُ عَلَى رِجْلَيْهِ وَثَلَّ اُذُنَيْهِ بِاُصْغَرِ اَصْبَعَيْهِ  
وَالرَّكْعَةُ الْخَامِسَةُ يَضَعُ يَدَايْهِ عَلَى رِجْلَيْهِ يَضَعُ  
يَدَايْهِ عَلَى اُذُنَيْهِ

بکت ہیں اس۔ ناخ عید انشورین عید  
سجدہ کرنے کو اس میں ہر سجدہ کرنے کو اس پر اپنا  
اثر رکھتے ناخ سے کہا میں نے عید عید میں عید  
سخت جاننے کے عید میں رکھا کہ وہ سجدہ سے اپنا اثر  
ہوئے ہو کر کئی زمین پر رکھتے۔

اَخْبَرَنَا اَمَامُنَا اَبُو اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
اَنَّكَ كُنَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ خَيْضَتَهُ عَلَى رِجْلَيْهِ  
وَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ تَلَوَّاهُ خَيْضَتَهُ اَلَّذِي يَرْتَفِعُ  
كَفَّيْهِ فَاَوْجُ الْيَدَيْنِ تَسْجُدُ اِلَيْهِ كُنَا  
يَسْجُدُ اَوْجُهُ

بکت ہیں اس۔ ناخ عید انشورین عید  
سجدہ کرنے کو اس میں ہر سجدہ کرنے کو اس پر اپنا  
اثر رکھتے ناخ سے کہا میں نے عید عید میں عید  
سخت جاننے کے عید میں رکھا کہ وہ سجدہ سے اپنا اثر  
ہوئے ہو کر کئی زمین پر رکھتے۔

## نماز میں بیٹھنے کا بیان

## الْجُلُوسُ فِي الصَّلَاةِ

اَخْبَرَنَا اَمَامُنَا اَبُو اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
اَنَّكَ كُنَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ خَيْضَتَهُ عَلَى رِجْلَيْهِ  
وَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ تَلَوَّاهُ خَيْضَتَهُ اَلَّذِي يَرْتَفِعُ  
كَفَّيْهِ فَاَوْجُ الْيَدَيْنِ تَسْجُدُ اِلَيْهِ كُنَا  
يَسْجُدُ اَوْجُهُ





ان يخلص على رقبته من الشجرة  
واكتب اليكس يدورها الجوز  
وهو قول الى حذرة

دوڑوں، سجدوں کے درمیان ریزوں کے بل نہیں  
 چاہئے فکر رہا یعنی عہدائے شہد کے تے بیٹھے ہیں  
 ازل و آخر صحت کا ہے۔

ف۔ یہی مسلک تمام ائمہ و محدثین کا ہے، نوافل اور فرضی احکاموں کی جتنی بھی تعداد بتائی جائے، ان میں سے جو کچھ ضرورت کے لئے ہو، وہ واجب سمجھا جاتا ہے۔

صَلَوَاتُ الْقَائِدِ

[illegible][illegible]

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ الْأَظْهَرِيَّ بْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَالَةَ قَالَ لَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ  
قَالَتْ لَنَا أُمُّ مَرْثَدٍ وَغُلَيْبَةُ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
ابْنِ مَرْثَدٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ قَالَةَ كَانَ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ  
يُتَمَتِّعُونَ فِي مَجْتَمِعِهِمْ أَنَّ أُمُّ قَالَةَ ابْنَةَ مَرْثَدٍ  
الْمَدِينَةِ كُنْتُ تَقُولُ مَرْثَدُ بْنُ قَالَةَ

ف۔ در معنی معذور کی حالت کے لیے لکھا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص معذور ہو تو اس کو معذور کے معنی میں لکھا جائے گا۔

**اختصار في تاريخ خديعة الوطني**

أَلَيْسَ تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہاں تک کہ اس نے فریاد کیا کہ میں نے اپنے  
مذہب میں ہالی وود اور بھی حضرت زوہیرؓ کی طرح ہستی نہ  
ہایہ وسلم نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فعل کیا  
بیوقوف نہ تھے یہ تھے انہی میں دیکھا کہ وہ ذات ایک  
سال قبل ایک بیٹہ کو جنازہ چرتے تھے اور سونے کو بولی  
تھے اس قدر بے فکر نہ تھے کہ وہ بڑی سے بڑی  
سوتلہ مٹا رہی تھی۔

ملکت میں تھے۔ اس وقت میں عمر بن سعد بن  
الحی و خالص، مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن حارث، محمد بن  
ابن عمرو بن حارث کے کہا، مولیٰ اللہ ملعونے نے یہ بیعت  
کرائی نہ بیعت تھی یہ بیعت کفر ہے جو اگر نہ کرے گئے کے  
آپس کا ہے۔

اکتبی اسی دہری محمد اللہ علیہ السلام  
 حاسی کے کیا جب ہم دوسرے میں آئے تو ہم سخت دانی  
 مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گولہ کے  
 پاس آئے اور وہ دینار گزرا کر بیٹھے تھے اس پر آپ نے  
 فرمایا جو سزا میں اس کو کر چکے تھے اس کو کھڑے کرنا  
 بیٹھے دینار کی نسبت آدھا گولہ ہے۔

ہم نے اپنے لیے کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے۔

نکات بن افس۔ زنجیری۔ افس بن ملک  
نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ کر کھولنے







یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درست نہیں کہتے ان کے نزدیک وہ تو کلمہ ہیں اور روایات میں جو  
 صاحب صحیح کا نقطہ ہے وہ ایک کلمہ کے علاوہ ہونے پر روایات میں کڑا ہے نیز وہ کسی روایات  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک نہیں کلمہ پر چھنا ثابت ہے۔

صحیح

احزاب کا حدیث: احزاب بن ابی اسد۔ عبد اللہ بن ابی اسد۔ ابی اسد۔  
 عبد اللہ بن اسد۔ زید بن خالد جہنی نے کہا میں نے  
 اپنے دل میں کہا کہ میں درست کے وقت رسول اللہ  
 کو تار پہنچتے ہوئے دیکھوں نہ ہونے کہا کہ میں نے کب  
 کے کان کی چوڑی پر یا جس کے ستون پر گھیر لگاوا۔  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مقصود نہیں دیکھا پھر وہ  
 نہیں بھی پڑھیں پھر وہ نہیں میں نے تم پھر وہ نہیں  
 اس نے کہا اس کے بعد ایک کلمہ پڑھا کہ اے  
 ایک کلمہ پڑھا کہ اے

صحیح

احزاب بن اسد۔ محمد بن اسد۔ عبد اللہ بن اسد۔  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
 کوئی اس شخص سے بات کو تار پہنچے اس سے بات میں کوئی کلمہ  
 اس پر طلب ہے تو اس سے فرمائیے کہ نزدیک اس کی آ  
 اور واجب ہے اس میں اس کا سوا سوا ہے۔

صحیح

احزاب بن اسد۔ داؤد بن اسد۔ عبد اللہ بن اسد۔  
 حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے کہا کہ میں نے  
 بات میں اور کہنے سے وہ ہلے پھر اس کو وہ دال  
 سے ظہر کے وقت کلمہ پڑھا کہ یا تو کوہ اس کا وہ حضرت  
 نہیں ہوا۔

صحیح

احزاب بن اسد۔ زید بن اسد۔ وہ اپنے والد  
 اس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کو تار پہنچتے  
 میں نے کہ اسے آپ کو تار پہنچا دیا میں نے کہا کہ حضرت  
 یوسف بنی ہاشم آپ کے پھر وہوں کو تار کے سے تار کے  
 اور یہ کہ آپ کے درمیان برقی و اسے تار کے  
 یہ تار کے تار کے تار کے تار کے تار کے تار کے

احزاب کا حدیث: احزاب بن ابی اسد۔ عبد اللہ بن ابی اسد۔ ابی اسد۔  
 عبد اللہ بن اسد۔ زید بن خالد جہنی نے کہا میں نے  
 اپنے دل میں کہا کہ میں درست کے وقت رسول اللہ  
 کو تار پہنچتے ہوئے دیکھوں نہ ہونے کہا کہ میں نے کب  
 کے کان کی چوڑی پر یا جس کے ستون پر گھیر لگاوا۔  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مقصود نہیں دیکھا پھر وہ  
 نہیں بھی پڑھیں پھر وہ نہیں میں نے تم پھر وہ نہیں  
 اس نے کہا اس کے بعد ایک کلمہ پڑھا کہ اے  
 ایک کلمہ پڑھا کہ اے

احزاب بن اسد۔ محمد بن اسد۔ عبد اللہ بن اسد۔  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
 کوئی اس شخص سے بات کو تار پہنچے اس سے بات میں کوئی کلمہ  
 اس پر طلب ہے تو اس سے فرمائیے کہ نزدیک اس کی آ  
 اور واجب ہے اس میں اس کا سوا سوا ہے۔

احزاب بن اسد۔ داؤد بن اسد۔ عبد اللہ بن اسد۔  
 حضرت عمر بن خطاب نے کہا میں نے کہا کہ میں نے  
 بات میں اور کہنے سے وہ ہلے پھر اس کو وہ دال  
 سے ظہر کے وقت کلمہ پڑھا کہ یا تو کوہ اس کا وہ حضرت  
 نہیں ہوا۔

احزاب بن اسد۔ زید بن اسد۔ وہ اپنے والد  
 اس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کو تار پہنچتے  
 میں نے کہ اسے آپ کو تار پہنچا دیا میں نے کہا کہ حضرت  
 یوسف بنی ہاشم آپ کے پھر وہوں کو تار کے سے تار کے  
 اور یہ کہ آپ کے درمیان برقی و اسے تار کے  
 یہ تار کے تار کے تار کے تار کے تار کے تار کے







عَنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ عَنْ أَبِيهِ  
سَجَّادِ الْعَدُوِّ رَجَعُوا إِلَى سَجَّادِ  
بَيْنَ الْبَيْتِ بَيْنَ أَهْلِ الْبَيْتِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
يَوْمَ كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَحْنُ الْبَيْتُ الْبَيْتُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْمَرْحُومُ يَقُولُ لَهَا قَالِ الْمَلِكُ  
مَنْتِ الْمَلِكُ عَلَيْنَا وَنَسْتَعِينُكَ فِي الْبَيْتِ الْبَيْتِ  
أَلَيْهَا التَّعْدِيلُ فَكُنْ الْمَرْحُومُ

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دانت مار  
بار بار قتل ہوا اللہ ہوا احد  
سنا جب صبح ہوئی تو حضرت امیر محمد علی نے کہا  
اللہ صمد کے پاس اگر اس کو چاہے کہ اور وہی اس  
میں اس سورہ کو جلا کہتے تھے پس رسول اللہ صلی  
نے فرمایا اس وقت کی قسم میں کے جسد میں کبریاں  
ہے کہ سورہ تہائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

ف وہ تہائی قرآن کریم سے عجب باو لوہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن میں کالوہ  
ہے یا رہتا یا غصہ دے کہ اس میں زمین قسم کے بیان ہیں۔ شخص کا حکم۔ ذات صفات۔ سو قتل  
ہو اللہ صفات اسی خدا کے لئے مقرر ہے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
قَالَ سَمِعْتُ سَجَّادَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ قَالَ أَدَاكَ اللَّهُ وَمَنْ  
يَكُونُ فِي الْبَيْتِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْمَرْحُومُ يَقُولُ لَهَا قَالِ الْمَلِكُ  
مَنْتِ الْمَلِكُ عَلَيْنَا وَنَسْتَعِينُكَ فِي الْبَيْتِ الْبَيْتُ  
أَلَيْهَا التَّعْدِيلُ فَكُنْ الْمَرْحُومُ

مالک بن انس یحییٰ بن یحییٰ ابن سعید نے کہا میں  
نے سعید بن جب سے سنا وہ کہتے تھے کہ وہاں  
بیل نے کہا کہ خدا کی ادا میں مجھ سے تمام ملک دنیا  
پس سے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ اس مجھ سے تمام  
ملک کو تیرے پر سوار کر چلا کر دے  
یام محمد نے کہا خدا کا ذکر یہ حال میں باجاء ہے  
مالک بن انس۔ تاریخ حمدا علیہ نے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید  
و اس کی مثال اس اونی کی اند ہے جو بدعا ہوا  
یو اگر وہ بدعا ہے تو بیچارہ ہے گا او اگر چہ بد  
تو بھاگ جائے گا

ف یہ اس طرح اونی غیر مادے قابل میں نہیں رہ سکتا اسی طرح قرآن بھی غیر مادی ہے بلکہ نہیں  
ہے گا۔

الرَّجُلُ يَسْلَمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَصِلُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ قَالَ أَدَاكَ اللَّهُ وَمَنْ  
يَكُونُ فِي الْبَيْتِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْمَرْحُومُ يَقُولُ لَهَا قَالِ الْمَلِكُ  
مَنْتِ الْمَلِكُ عَلَيْنَا وَنَسْتَعِينُكَ فِي الْبَيْتِ الْبَيْتُ  
أَلَيْهَا التَّعْدِيلُ فَكُنْ الْمَرْحُومُ

نماز میں سلام کا جواب

مالک بن انس تاریخ حمدا علیہ نے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ اس شخص نے نماز میں سلام کیا تو اس کے پاس  
نعمت کی ہوتی ہے اور اس کے پاس نعمت کی ہوتی ہے

وَلَقَدْ مَجِدَّ ۝

قَالَ هَٰذَا الَّذِي كُنَّا  
نُحِبُّهُ لِنُصَلِّيَ أَنْ نُؤَدَّ السَّلَامَ أَدَا  
سَلَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي السَّلَامَةِ فَإِنْ قَعَلْ  
هَٰذَاكَ صَلَوةً وَلَا نَحْبِطُ أَنْ يُعَلِّمَ عَلَيْهِ  
وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ لَوْلَا أَنْ عَجَبْتَ كَيْفَ لَقَدْ

الرَّجُلَانِ هَٰذَا جَمَاعَةٌ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ  
عَلَى عَشْرِينَ الْخَطَابَ بِالْحَاجَةِ  
فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَلَقِيتُ وَرَأَيْتُ  
فَلَمَّا جَاءَ يَزِيْرُ الْخَيْرُ فَصَلَّاتُ  
وَرَأَيْتُ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ

أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ فَصَلَّاتُ  
فَعَلَّيْتُ عَنْ أَبِيهِ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ  
عَلَى عَشْرِينَ الْخَطَابَ بِالْحَاجَةِ  
فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَلَقِيتُ وَرَأَيْتُ  
فَلَمَّا جَاءَ يَزِيْرُ الْخَيْرُ فَصَلَّاتُ  
وَرَأَيْتُ

خطابہ کے لئے اور ان کے لئے جو کہ  
امام محمد نے کہا تھا جماعت کے لئے ایک خطبہ  
ہے کہ نمازی سلام کا جواب دے اور اگر امام  
کا جواب دے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور مذہب  
مناسب ہے کہ نماز کی حالت میں سلام کی بجائے  
یہی قول امام صاحب کا ہے

قَوْلَا كَيْسُولٍ كَالْجَمَاعَةِ نَمَازُ بَرَحْنَا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ زُهْرِيُّ - حَبِشَةُ بْنُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ  
عَلَى عَشْرِينَ الْخَطَابَ بِالْحَاجَةِ  
فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَلَقِيتُ وَرَأَيْتُ  
فَلَمَّا جَاءَ يَزِيْرُ الْخَيْرُ فَصَلَّاتُ  
وَرَأَيْتُ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ زُهْرِيُّ - حَبِشَةُ بْنُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ  
عَلَى عَشْرِينَ الْخَطَابَ بِالْحَاجَةِ  
فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ فَلَقِيتُ وَرَأَيْتُ  
فَلَمَّا جَاءَ يَزِيْرُ الْخَيْرُ فَصَلَّاتُ  
وَرَأَيْتُ

قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ  
لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ

قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ  
قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ

قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ  
قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ

## الصلوة في مريض الغنم

بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ پر نماز پڑھنے کا بیان

قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ  
قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ

قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ  
قَالَ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَكُنْ

# الْصَّلَاةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۵۷

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا حَتَّى تَمُوتُوا كَمَا تَجْعَلُونَ حِينَ تَطْلُوعُ الشَّمْسِ وَلَا حِينَ تَغْرُبُهَا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا حَتَّى تَمُوتُوا كَمَا تَجْعَلُونَ حِينَ تَطْلُوعُ الشَّمْسِ وَلَا حِينَ تَغْرُبُهَا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا حَتَّى تَمُوتُوا كَمَا تَجْعَلُونَ حِينَ تَطْلُوعُ الشَّمْسِ وَلَا حِينَ تَغْرُبُهَا

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا حَتَّى تَمُوتُوا كَمَا تَجْعَلُونَ حِينَ تَطْلُوعُ الشَّمْسِ وَلَا حِينَ تَغْرُبُهَا

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا عمل نہ کرے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا عمل نہ کرے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا عمل نہ کرے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا عمل نہ کرے۔



وہاں سے صبح صادق کی طرف کیا تھا قیامت کی کوئی خبر نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے آئے اور کسی سہیلی کی طرح اس کی کھلی پہا ٹک کر سورج نکل آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں تو آپ ٹھہرے اور فرمایا اسے ہل کر کیا بات ہے ہلنے کے کہا میں قیامت کے آگے سلا دیا اسی قیامت کے فجر کو سلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں سے کوٹا کھدیں لوگوں نے پشیمان ہو کر اس کے بعد چل پڑے تھوڑی دیر بعد چلے گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہلال کو خبر کچھ کا حکم دیا حضرت ہلال نے خبر گیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر پر ہی ہرگز نہیں فرمایا جب قریش نے غالی نذر پر بھی ہجرت نہ کی تو اس کو چاہیے کہ جب یہ آئے کہ یہ لے کر کہہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اقام کرو نماز پوری ہونے کے لئے۔

ہم محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ سونے کی دوکات کے میں اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد کے طور پر ہونے سے سورج کے بلند ہونے تک اور نصف کے وقت سے لے کر سورج کے دھل جانے تک اور سورج کے نذر ہونے کے بعد سے غروب تک ایک گریز کی نماز عصر پر دیکھتے وقت بھی دعا کی جا سکتی ہے اگرچہ آداب اور وجوہ کے لحاظ سے قریب ہوا دیر ہی قبل اہم ہو چکا ہے۔

نکستہ بن اس۔ زید بن اسلم جہاد بن سہیل اور ہشام بن سعید اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور فراتہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورج کے غروب کے بعد نماز کی بات نہیں ہے۔

بالی باغروب آفتاب۔ ۴۰

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ  
وَلَا يَلَاكُ وَلَا اُخْرُجُ مِنْ اَرْضِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ  
الْقُلُوبُ فَتُخْرَجَ اَنْفُسُكَ عَلٰى اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ  
وَسَلِّمْ عَلٰى اَبِيْ لَاحٍ فَتَكُنْ بِلَاكٍ يَتَا  
رَسُولِ اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ عَلٰىكَ وَسَلِّمْ اَخَذَ  
بِنَفْسِيْ الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ فَكُلُّ  
اَنْفُسٍ اَوْ اَحْيَا اَوْ اَمَاتَ وَارْتَدَّ اَوْ اَمَاتَ  
لَمْ اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ عَلٰى  
وَسَلِّمْ عَلٰى اَبِيْ لَاحٍ فَتَكُنْ بِلَاكٍ  
فَكُلُّ يَوْمٍ يَوْمٍ الْعَشِيْرِ ثُمَّ قَالَ  
جِبْنٌ فَمَنْ الْعَشِيْرِ مِّنْ قَبْلِ  
مَدْرُؤَ ذِكْرِ سَلَامَتِهَا اِذَا ذَكَرَهَا  
فَاِنَّ اَمْرًا عَزِيزًا يَفْعَلُ الْاَمْرَ  
الْعَشِيْرِ لِيْنِ كَرِيْ

**قَالَ عَمْرُو بْنُ دَاوُدَ** اَخَذَ رَاكِبًا  
اَنْ يَذْكُرَهَا فِيْ شَاكِلِيْ النَّبِيِّ كُلِّ رَسُوْلٍ  
اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ عَلٰىكَ وَسَلِّمْ مِّنْ الْعَشِيْرِ  
فِيْهَا جِبْنٌ شَطَرٌ مِّنْ اَمْرِ مِّنْ اَمْرِ  
وَتَكَلِّفُ وَبَطْنُ الْاَمْرِ مِّنْ رَّسُوْلٍ وَجِبْنٌ  
نَحْوُ الشَّمْسِ حَتّٰى تَغِيْبَ اِلَّا خَطَرٌ  
يُؤْمِرُ ذَا اَمْرٍ بِفَضْلِهَا وَرَبِّ  
اَحْمَرُ مِّنْ الشَّمْسِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ  
هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

**اَخْبَرَنَا** اَبُوْ بَكْرٍ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِ  
عَنْ عَمْرُو بْنِ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ سَعِيْدٍ  
وَعَنْ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ  
اَنْ رَّسُوْلَ اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ عَلٰىكَ وَسَلِّمْ اَمْرٍ  
اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ مِّنْ اَمْرِ مِّنْ اَمْرِ  
اَمْرٍ مِّنْ اَمْرِ مِّنْ اَمْرِ مِّنْ اَمْرِ



وَالْأَخْفَرُ نَزِيلًا فِي صَلَاتِهِ وَالْحَقُّ فِي كِتَابِهِ  
 صَلَاتُهُ الشَّعْرِي  
 دی نہیں اور سر کی تار کو بے ستودہ باقی رہنے دیا۔

ف۔ حضرت عائشہ سے بیان کیا کہ میں روایت ہے کہ ہجرت سے قبل تار کی دودھ اور گھٹیں میں سے  
 لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو عظیم بولے کی صورت میں  
 دودھ اور گھٹیں تار اور کی گئی مگر بعد میں تار صرب کا اشتہار ہے کہ وہ صرب کی حضور و سفر دونوں  
 صورتوں میں اس میں رکعت میں حضور نبی اکرامت انصاری کی

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 عَتَبَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ف۔ مقام شہر مدینہ سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے یہ تھراں تاروں میں ہے جو چار رکعت والی  
 میں اور دو تین میں تھراں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور میں ہے۔  
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 عَتَبَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ف۔ درود الحنیف دین سے سات میل کے فاصلہ پر ہے اور میں سے تار تھراں تھراں کر کے۔  
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 عَتَبَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ف۔ مقام یہ قول بعض روایت سے میں بل اور قول بعض روایت میں بل ہے۔  
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 عَتَبَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

ف۔ مقام یہ قول بعض روایت سے میں بل اور قول بعض روایت میں بل ہے۔  
 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 عَتَبَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
 حَبِيبِ بْنِ الْفَرَجِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ



ف۔ دریاہ میں چڑاؤ کرتے ہیں جس کی صفات جو میل سے ہر ذیل تک پہنچنے کی سائنس ہے جو قدر کا حکم ہے۔ صفات کے نزدیک یہ باقی نام شاہی دریاہ میں میل و خیر کے نزدیک کم سے کم صفات میں ہر قدر کا جانے چار ہر ہیں یعنی ہر فرج میں کے ہر میل ہوئے۔

السَّافِرُ يَدْخُلُ الْمَضْرُوعَ غَيْرَ كَامِتٍ يُتِمُّ الصَّلَاةَ

شہر میں داخل ہونے والے کیلئے قصر کا حکم کیا ہے

[illegible]

اَحْبَبْتُكَ مَا عَلَاكَ حَدَّثْتُكَ الرَّغْبِيَّ  
 عَنْ مَدَائِحِي عَقَبِي اَمَّا عَنْ اَجَلِي اَنْ اَمُوتَ  
 فَانْ اِذَا فَنِي مَرَمُوكَ اَهْتَمُّ بِرَأْسِ الْكَفَّيْنِ  
 اَحْرَقِ الْبُحْبُحَةَ مَسْكَةً اَلَيْسُوْا اَسْلُوْا لَكَ  
 اَنَا اَلْخَوَرُ سَقَرٌ

بخت زنجیری ساقی حلاوت علی شکر  
 این نظریا نهی که نصیب هر کس که می آید  
 و ساقی سبکی حلاوت می آید و گوشت و جگر  
 و کت و خاکی و ساقی نهی که این سر می آید  
 بخت زنجیری ساقی حلاوت علی شکر

فہم اس امر کا کہ ہندیوں نے اس کی صورت میں ہندی مذہب کے نام کی آیت لکھوائی ہے۔  
 اشیائے نامیہ کا تذکرہ نہ کرنا اور نہ ہی اس کی  
 یہ کہ ان کی تعلیم ہے کہ ہندیوں کا مذہب ہے کہ  
 ان کی تعلیم ہے کہ ہندیوں کا مذہب ہے کہ  
 ہندیوں کا مذہب ہے کہ ہندیوں کا مذہب ہے کہ  
 ہندیوں کا مذہب ہے کہ ہندیوں کا مذہب ہے کہ

اخیوتی بنی مائیک اتخوتیلاویدا ام نو  
 یو ایتا سا ان سا یوتین خیتل یوتین  
 یوتین یو ایتا سا یوتین یوتین یوتین  
 یوتین یوتین یوتین یوتین یوتین  
 یوتین یوتین یوتین یوتین یوتین  
 یوتین یوتین یوتین یوتین یوتین  
 یوتین یوتین یوتین یوتین یوتین  
 یوتین یوتین یوتین یوتین یوتین

قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ غُرَيْرٍ فَقَالَ الْعَدُوَّةُ إِذَا  
فَعَلَ الشَّيْءَ مِمَّا فِي الْقُرْآنِ الْأَمْتَارِ كَانَ  
عَزْرُهُ لِمَنْ لَقِيَ الْأَنْبِيَاءَ فِي مَعْرَكَةٍ  
عَدُوَّةٍ كَقَتْلِهِ لِمَنْ لَقِيَ الْأَنْبِيَاءَ فِي مَعْرَكَةٍ  
عَدُوَّةٍ كَقَتْلِهِ لِمَنْ لَقِيَ الْأَنْبِيَاءَ فِي مَعْرَكَةٍ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَنَبِ  
مَنْ خَلَعَ عَلَى إِمَامِهِ أَمْرًا وَتَجَرَّعَ كَلِمَةً فَلَمْ يَلْمِخْ بِهَا  
قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَلْمِخْ بِهَا فَيَقْتُلْ  
لَيْسَ بِمَنْ خَلَعَ عَلَى إِمَامِهِ أَمْرًا وَتَجَرَّعَ كَلِمَةً  
يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَنَجِيهِ بْنِ جَبَلٍ  
وَنَجِيهِ بْنِ الْمُسْتَنَبِ

ہم نے کہا کہ اس کے نزدیک سلف و ناز قصہ  
 کہ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو ہندوؤں نے علم  
 کاروں کی قیادت کا ارادہ کیا کہ جب ہندو  
 ملکیوں سے لڑاؤہ اقامت کا ارادہ کیا تو نواز  
 پوری کے صفی اللہ تھے۔

انکے پاس سے بھٹا غلامانی۔ تنقید  
 ان کے لیے کہا جو شخص چاروں کی اقامت کا  
 ارادہ کرے تو وہ حجاز پر رکن پڑے۔  
 امام محمد نے کہا ہم نے اس کو اختیار نہیں  
 کیا ہے بلکہ مسافر فقہ کے حسب اسسودہ دن  
 کی اقامت کا ارادہ کرے جس قول حجاز میں رکن  
 مسجد بنی جبرہ طبرہ کا ہے۔

ف۔ نام ملک نے کہا کہ محمد کو سعید بن مسیب کا یہ قول پسند ہے اس میں شافعی اور مالکی کی ایک امت  
 کا بھی مذکور ہے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہ عربی و انکان معہ  
 کر کے کہ سعید بن مسیب بھی اس سے معلوم ہوا کہ عباد بن علی نے پر خیمہ شمار کیا جو کہ اور صحابہ عربی و انکان معہ کو بھی  
 میں کہ میں ان کا ست۔ ست بھی صحابہ عربی و انکان معہ اور وہ صحابہ جس کے نزدیک جب تک پیشہ  
 ملک کی خلافت کا سارہ ذکر ہے فقہ کرنا ہے یہی قول محمد بن عمرو ان عباس سے مروی ہے۔

اَخْبِرْنَا عَنْكَ كَلِمَاتٍ لَا تَكُنْ فِيهَا  
 لِمَنْ اَنْتَ اِلَّا اَنْ تَكُنْ مَعَ الْاَمَامِ يَدِينُ  
 كَلِمَاتٍ اَرْبَعًا اِذَا حَقَّ بِفِيهِ الشُّكُّ  
 الْاَوَّلَى

اَمَلتَ بِنَاسٍ - تَارِخِ لَيْسَ كَمَا اَمَلْتَهُمْ  
 عَمْرُوبِ اَمَامِ كَمَا اَمَلْتَهُمْ فِي اَمَلْتَهُمْ  
 اَمَلتَ اَمَلْتَهُمْ لَيْسَ كَمَا اَمَلْتَهُمْ  
 اَمَلتَ اَمَلْتَهُمْ لَيْسَ كَمَا اَمَلْتَهُمْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا مَا خُذُوا مِنْهَا  
 لِمَا تَعْرِفُونَ فِيهَا مِنَ الرِّبِّ الْمُنْذِرِ الْوَهَّابِ  
 نُونِ إِنَّ جَنَّتَكُمْ أَنْجِيَتْ أَرْوَاحُكُمْ

نام محمد کے کہہ دی ہمارے نزدیک کتاب ہے  
 کہ جس میں ہم نے جو حق سے پہلے تو مسافر کے سفر  
 نہیں ہے یہی نام پڑھنا کہ قرآن ہے۔

**لِقِرَاءَةٍ فِي الصَّلَاةِ وَفِي السَّفَرِ**  
اَلْحَبْرُ اَمَّا لَمْ يَخْلُقْ لِدَابَّةٍ اَنْ  
يَكُنْ لَهَا كَنَزٌّ كَانَ قَدْ رَفِيَ الشُّكُّ فِي الْعُلُومِ  
الْعَسْمِ وَالشُّوْبِ مِنْ اَوَّلِ الْخَلْقِ لِجَدِّهِ

**سَهَاتِ سَفَرِ نَازِلِينَ قِرَاءَةِ كَابِلَانِ**  
بَكَتْ - تَامَعَ نَعِبًا رُبَّ عِدَّةٍ فِي الْحَرْطِ  
مِنْ نَازِلِهِمْ دَسِ سَوْزٍ مَجْلِ كَيْ تَحْصَلَ  
بُرْجَى بَيْنَ هِكْ هِكْ كِهْتِ مِسْ هِكْ هِكْ







أَتَرْكُومُ فَأَمَّا الْوُثُورُ وَالْمَكْكُشُ فَهُ  
فِيهِمَا يُغْشَى عَلَى الْأَرْضِ وَ  
بِذَلِكَ خِفَاءُ الْأَشْيَاءِ

فَالْحَقُّ أَثَقَرُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنَّارُ أَثَقَرُ مِنَ الْبَرِّ  
لِحَقِّهِمَا فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ مِنْ عَمَلٍ يُغْنِي  
الْعَمَلُ عَنْهُ زَكَاةً وَأَنْ هُوَ أَوْفَى عَمَلِهِ فَإِنَّا  
كُنَّا فِي الْفِرَاقَةِ أَوْ الْوُكُوفِ كُنَّا فَتَقَرُّ

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
كَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى الْمَكْتُوبِ فِي الشَّيْءِ  
فَقَالَ لَوْ كُنْتُ فِي الْأَرْضِ لَأَكُونُ  
وَأَخْبَى النَّاسِ عَلَى قَوْلِهِ الْعَبْدُ الْكَافِرُ  
كَانَ وَجْهَهُ زَيْتُونٌ فَكُنْتُ السَّجْدَ  
وَيُزِيدُ فِي الْأَمْرِ مِنْ إِذَا مَا كُنْتُ فِي  
فَقَالَ أَخْبَى النَّاسِ

غل و غیور و شہسوار کے بعض روایات سے دہلی

[illegible]

قال محمد بن أحمد بن أبي بكر

سمجھتے ہیں، لیکن وہ جھکا گئے۔ مگر جہاز فرضی اور ذریعہ  
سوار ہی ہے اگر کوئی نہیں اور اس بارے میں بہت  
تکلیف دہی۔

اس طرح کے کیا اوصاف صحیحین سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے آپ پر ہاتھ رکھ کر دعا پڑھتی ہوئی دیکھی تھی کہ یا رب تعالیٰ اس شخص کو جو تم سے پیوستہ ہے اور جس کی طرف تم سے رجوع ہے۔

عقلمندی میں ایسا بانی، عسکر، اور محمد بنی علی کچھ  
کے کہا حضرت حمید اللہ بن عمرو حالت سفر میں دو  
حالت میں انہوں نے کے ساتھ اس سے قبل باہر کچھ  
میں زیادہ نہیں پڑھنے کو آپ حالت سفر میں رہی،  
میں ہی ساری حالت میں گذار دیتے تھے اور  
کے کہ میں ہی کوئی سے ترک کر رہے تھے اسی طرح  
پہلے کو کسی منزل میں ترک کر دیتے تھے وہی نامی  
ت حالت میں گذار دیتے

تھے نہیں تھے بلکہ ساری رات، اگر انہی کاوت و  
مذہب کے کاسٹریں سنتوں کا چھننا ثابت ہے۔

[illegible]

مفتیوں میں اس اختلاف کا حل یہ مقام

نہ ضرورہ اپنے والد عروہ بن زبیر سے روایت کرتے  
ہیں کہ وہ اپنی سواروں کی پشت پر جس طرف سے  
کار کا ہونا نماز چاہتے تھے۔ انہیں پیشانی  
کو اس پہنچ رہے تھے سو کہتے و بگو کہ اس  
سر سے اشارہ کرتے جس کا ہوا کس جگہ تو درپیش  
تھیں بن۔ عاتق بن عبد اللہ مہدی بھی  
ابو ذریم غمی نے کہا عبد اللہ بن عمر حدیث اپنی  
سواروں پر اشارے سے دیا کرتے تھے جس سے  
کی بہت پریشان تھے تو اشارہ سے سہرا کرتے تھے  
نہار کے لئے اتر جاتے۔

عمر بن من غنم بن عروہ بن قحط نے کہا  
کہ عبد اللہ بن عمر کی سواروں کا جس طرف اشارہ اسی طرف  
وہ نماز اٹھ دیا کرتے اور جب وتر پڑھتے تھے  
کرتے تو آخر کر وتر پڑھتے۔

ف۔ یہ سب کچھ جو اس باب میں ذکر ہوئے ہیں اس میں یہ دلالت کرتے تھے کہ ساری سوائے غنم  
نہار و نہر کے کچھ زیادہ نہ پڑھا جائے تو کسی کوئی طرح نہیں اور اگر غنم پڑھتے تھے تو کسی جگہ نہ  
اور بعض روایات میں ذکر کر وتر پڑھنا ثابت ہے اس سے وتر کا اگر کر پڑھنا افضل معلوم ہوا ہائی نبوت  
روایات میں دونوں طرح ہے۔

## الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيَذْكُرَ اَنْ عَلَيْهِ صَلَوةٌ فَالْيَدِ بِحَالَتِهَا رَقْعًا غَسَاكَ اَيَادُهَا

نکتہ۔ قحط نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے  
تھے جو شخص کوئی نماز پڑھتی ہوئی جاتے وہ اس کو  
ہم کے ساتھ نماز پڑھنے کی حالت میں فوت شدہ  
نماز یاد آئے تو اس کو اس کے ساتھ پھر کے  
بعد فوت شدہ نماز پڑھنے کی جگہ اس کے بعد  
دوسری نماز پڑھنے یعنی دینی نماز کو اس کے بعد پڑھنی

عَلَيْهِ صَلَوةٌ فَيَذْكُرُ اَنْ عَلَيْهِ اَيْدِيَهُ اَلَا تَعْلَمُ  
يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاْسِهِ حَتَّى  
تَنْتَفِثَ وَلَا يَفْعَلُ حَتَّى تَنْتَفِثَ وَتَكُنْ اَيْدِيَهُ  
بِأَرْكَانِهِ وَالشَّيْءُ بِأَيْدِيهِ فَيَذْكُرُ اَلَا تَعْلَمُ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ  
أَبُو حَنِيفَةَ الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي كَعْبٍ  
الْحَمْدِيُّ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاْسِهِ  
حَتَّى تَنْتَفِثَ وَتَكُنْ اَيْدِيَهُ بِأَرْكَانِهِ  
وَيَذْكُرُ الشَّيْءَ فَيَذْكُرُ اَلَا تَعْلَمُ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ  
عَنْ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ كَانَ يُصَلِّي  
بِهِ رَاْسَهُ حَتَّى تَنْتَفِثَ فَيَذْكُرُ اَلَا تَعْلَمُ  
وَيَذْكُرُ اَلَا تَعْلَمُ

ف۔ یہ سب کچھ جو اس باب میں ذکر ہوئے ہیں اس میں یہ دلالت کرتے تھے کہ ساری سوائے غنم  
نہار و نہر کے کچھ زیادہ نہ پڑھا جائے تو کسی کوئی طرح نہیں اور اگر غنم پڑھتے تھے تو کسی جگہ نہ  
اور بعض روایات میں ذکر کر وتر پڑھنا ثابت ہے اس سے وتر کا اگر کر پڑھنا افضل معلوم ہوا ہائی نبوت  
روایات میں دونوں طرح ہے۔

الرَّجُلُ يُصَلِّي فَيَذْكُرُ اَنْ عَلَيْهِ صَلَوةٌ فَالْيَدِ  
بِحَالَتِهَا رَقْعًا غَسَاكَ اَيَادُهَا

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي كَعْبٍ  
أَنَّ ابْنَ كَعْبٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاْسِهِ حَتَّى  
تَنْتَفِثَ وَتَكُنْ اَيْدِيَهُ بِأَرْكَانِهِ وَالشَّيْءُ  
بِأَيْدِيهِ فَيَذْكُرُ اَلَا تَعْلَمُ





اَشْفَقْنَا عَلَىٰ مَنْ فُتِنَ بِمَا كَرِهَ اللَّهُ لَمْ تُكَلِّمْنَا بِمُحَرَّمٍ  
 كَانَتَيْنِ مَنْ ضَلَّ ضَلَّ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَهُوَ يَكْفُرُ  
 لَمْ تَكُنْ لَكَ فِتْنَةٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ فِتْنَةٌ  
 فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمَكِيدُونَ

ہم نے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے یو  
سبب انصاری سے سوال کیا کہ میں نماز پڑھنے  
کے بعد مسجور میں آتا ہوں تو میں ہم کو نماز پڑھانے  
پر ملے یا کہوں کیا ایسی صورتیں امام کے ساتھ  
دوبارہ نماز پڑھوں اور یو سبب انصاری نے جواب  
دیا اے جو ایسا کہے گا اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔  
امام نے فرمایا کہ اس پر عیدان بن عمر کے  
قول پر سہارا ملتا ہے اور صحیح اور منسوب کی کتابوں میں  
نہ ملے اس لئے کہ نماز منسوب کی تکمیل میں  
اور تکمیل تکمیل فعل ہمارے نزدیک مشروط  
نہیں۔ فجر اور عصر کی نماز کو بھی دوبارہ پڑھنے  
اس لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز  
مشروط نہیں ہے اور یہی قول امام صاحب کے

فہرست کتب و ابواب میں جو ایک کتاب کا ذکر ہے اس کے ساتھ اس کتاب کے ابواب و بابوں کے نام بھی درج ہیں۔

الرَّجُلُ تَحْفَظُهُ الصَّلَاةُ وَالطَّعَامُ بِإِيهَابٍ

کھانا اور نماز بیک وقت حاضر ہوئی صورت میں ابتدا کو اختیار کیا جائے

[illegible]

بَقِيَّةٌ مِنْ صَلَاتِكَ

سے فارغ ہو جاتے۔

قَالَ عُمَةُ بْنُ الْاَزْدِيِّ يَمْدًا  
بَلَسًا وَنَجِبًا اَنْ لَا يَخْتَلِيَنَّ بِلَدِّكَ  
لِشَاعَةِ

ہام محمد نے کہا میں اپنی صحت نہیں بچاؤں  
نہ کہ یہ ہرگز نہیں ہے کہ میری کثرت نماز کا اثر کہیں  
بلکہ اس وقت سے قبل کہانے سے فلاح ہو جائے گی۔

فہ میں اتفاق سے یہاں ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

## فَضْلُ الْعَصْرِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نفل پڑھنے کا بیان

اَحْبَبُكَ مَا لَكَ اَحَبُّ اِلَى الرَّسُولِ  
عَنِ الشَّيْءِ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
وَاَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
عَبْدُ اللَّهِ فِي اَلْاَعْيُنِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
قَالَ عُمَةُ بْنُ الْاَزْدِيِّ اَنْ اَحْبَبُكَ مَا لَكَ  
تَقَرُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ لَكُمْ اَحَبُّ  
خَيْرٌ لَّكُمْ رَجَاءُ لَعَنَ

ابن مسعود۔ اچھری۔ صاحب بن یزید۔ حدیث  
کہتے ہیں کہ انہوں حضرت عمر بن خطاب کو  
دیکھا وہ مسجد بن عبد اللہ کو نماز عصر کے بعد  
دو رکعت پڑھتے پھر سر سے مسح کر رہے ہیں  
ہام محمد نے کہا اس پر جواب اور ہام ابو  
حنیفہ کا عمل ہے کہ عصر کے بعد نماز نفل نہ  
پڑھے۔

فہ۔ نماز اور عصر کی نماز کے بعد نماز نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

اَحْبَبُكَ مَا لَكَ اَحَبُّ اِلَى الرَّسُولِ  
عَنِ الشَّيْءِ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
وَاَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
عَبْدُ اللَّهِ فِي اَلْاَعْيُنِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
قَالَ عُمَةُ بْنُ الْاَزْدِيِّ اَنْ اَحْبَبُكَ مَا لَكَ  
تَقَرُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ لَكُمْ اَحَبُّ  
خَيْرٌ لَّكُمْ رَجَاءُ لَعَنَ

ابن مسعود۔ اچھری۔ صاحب بن یزید۔ حدیث  
کہتے ہیں کہ انہوں حضرت عمر بن خطاب کو  
دیکھا وہ مسجد بن عبد اللہ کو نماز عصر کے بعد  
دو رکعت پڑھتے پھر سر سے مسح کر رہے ہیں  
ہام محمد نے کہا اس پر جواب اور ہام ابو  
حنیفہ کا عمل ہے کہ عصر کے بعد نماز نفل نہ  
پڑھے۔

## وَقْتُ الْجُمُعَةِ وَمَا يَسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ وَالذِّكْرِ

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کا بیان

اَحْبَبُكَ مَا لَكَ اَحَبُّ اِلَى الرَّسُولِ  
عَنِ الشَّيْءِ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
وَاَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ اَوْ اَنْ يَكُونَ اَلْجَنَّةُ  
عَبْدُ اللَّهِ فِي اَلْاَعْيُنِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
قَالَ عُمَةُ بْنُ الْاَزْدِيِّ اَنْ اَحْبَبُكَ مَا لَكَ  
تَقَرُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ لَكُمْ اَحَبُّ  
خَيْرٌ لَّكُمْ رَجَاءُ لَعَنَ

ابن مسعود۔ اچھری۔ صاحب بن یزید۔ حدیث  
کہتے ہیں کہ انہوں حضرت عمر بن خطاب کو  
دیکھا وہ مسجد بن عبد اللہ کو نماز عصر کے بعد  
دو رکعت پڑھتے پھر سر سے مسح کر رہے ہیں  
ہام محمد نے کہا اس پر جواب اور ہام ابو  
حنیفہ کا عمل ہے کہ عصر کے بعد نماز نفل نہ  
پڑھے۔

سادے ہوئے پروردگار کا سامنا کیا اور حضرت عمر  
نزار جمہ کے لئے لکھتے تھے کہ اب بن مامر بھی گنہگار  
پر ہم بعد از چاشت کھڑے تھیں اور کہتے تھے۔

ہاتھ۔ تاریخ۔ عبداللہ بن عمر مسکن  
بغیر خوشبو قبل نماز جمہ کے تھے خوشبو جانے لگے تو ان  
اس صورت کے جب کہ آپ انعام سے ہوتے۔

ہاتھ۔ زہری۔ صاحب ابن زید کہتے  
ہیں حضرت عثمان نے جمہ کے دن ہماری آواز  
نہا دی۔

رام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور  
فرسی کہ ان جو نیاہ کی گئی وہ پہلی آواز ہے یہی  
رام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

مُسْتَمِثِينَ الْخُطَابِ إِلَى الْقَضَائِمْ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ  
الْمُسْتَمِثِينَ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ  
مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
مَنْ تَوَسَّلَ بِالْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ  
مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
مَنْ تَوَسَّلَ بِالْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ

قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
مَنْ تَوَسَّلَ بِالْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ

الْقِرَاءَةُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْقَمَاتِ

نزار جمہ میں قرأت اور خطبہ میں خاموش رہنے کا بیان

ہاتھ۔ مخمور بن سعید دارق۔ جہاد شریف  
عبداللہ بن قیس صفوان بن قیس نے عثمان بن  
شیر صوفی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
جمہ کی سورۃ جمہ کے بعد کون سی سورۃ پڑھتے  
تھے۔ انہوں نے کہا جب چل اللہ حدیث  
الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

ہاتھ۔ زہری۔ ثعلبیہ بن ابی ہاشم نے کہا  
وہ حضرت عمر کے زمانے میں جمہ کے دن نماز پڑھا  
کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر کے لئے کھڑے  
کئے جس حدیث عمر کے لئے سنہرے چھینے اور ان  
کے آواز دینے تک ہم چھینے ہوئے وہیں کیا کرتے  
تھے نماز کی آواز ان کے بعد جب حضرت عمر  
پکڑے ہو کر خطبہ دیتے تو ہم خاموش ہو جاتے اور

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ  
مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
مَنْ تَوَسَّلَ بِالْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ  
مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول  
مَنْ تَوَسَّلَ بِالْجُمُعَةِ لَكَ تَوْحِيدٌ فَتَوَسَّلْ بِالْجُمُعَةِ

ج

ج

ج

ج





# صَلَاةُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ أَوْ بَعْدَهُمَا

## عیدین کی نماز سے قبل اور بعد نماز نفل نہ پڑھئے گایان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوبِيَّةَ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمْ يَطَّوُّعْ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطَّوُّعْ»

ابن ماجہ - جامع نے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور بعد نماز نفل نہیں پڑھے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوبِيَّةَ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمْ يَطَّوُّعْ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطَّوُّعْ»

ابن ماجہ - عبد الرحمن بن قاسم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور بعد نماز نفل نہیں پڑھے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ: «مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوبِيَّةَ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمْ يَطَّوُّعْ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطَّوُّعْ»

ابن ماجہ - عبد الرحمن بن قاسم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور بعد نماز نفل نہیں پڑھے۔

فَإِنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوبِيَّةَ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمْ يَطَّوُّعْ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطَّوُّعْ

ابن ماجہ - عبد الرحمن بن قاسم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور بعد نماز نفل نہیں پڑھے۔

## الْقِرَاءَةُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْوُجُوبِيَّةَ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ فَلَمْ يَطَّوُّعْ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطَّوُّعْ»

ابن ماجہ - عبد الرحمن بن قاسم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص نماز کو پڑھے اور بعد نماز نفل نہیں پڑھے۔

ت

## عیدین کی تکبیر و کابیان

حکمت۔ قانع نے کہا میں نے جو ایسا طریقہ سیکھا  
کی نماز جو ہر رب کے ساتھ پڑھی تو انہوں نے پڑھنے  
پر حکمت میں سات تکبیریں قبل قراءۃ کے ضرور کرنا  
حکمت میں پانچ تکبیریں قبل قراءۃ کے کہیں۔

ہام عمر نے کہا لوگوں نے تکبیرات عیدین  
میں استکواف کیا ہے۔ پس ہمیں یہ بھی مل گیا  
جہاں سے اچھا ہے اور جہاں سے نزدیک ہے  
پس مسجد سے جو دعاوت ہے وہ بہتر ہے  
کہ وہ عیدین میں پانچ تکبیریں پانچ اول رکعت  
میں اور دوسری رکعت میں سات تکبیریں پانچ  
دوسری رکعت میں سات تکبیریں پانچ اول رکعت  
میں عیدین کے بعد پانچ دوسری رکعت میں پانچ  
تکبیریں کہیں اور ہام ایسا ہی فرمایا ہے۔

ف عیدین کی تکبیرات میں سات سے مختلف دعاوت ہے۔ اس کی وجہ سے آخر کے نوازل میں  
استکواف ہے اس وقت کے بعد پانچ مسجد کے قبل کو اختیار کیا ہے ان کے نزدیک تکبیر پانچ اول رکعت  
کی دونوں تکبیروں کے علاوہ دونوں رکعتوں میں قراءۃ سے قبل چھ نازلہ تکبیریں ہیں لیکن حدیث میں  
مردان جہاں سے حضرت عائشہ سے دونوں رکعتوں میں دو رکعت کی تکبیروں کے علاوہ وہ پانچ تکبیریں پانچ  
تکبیریں پانچ اول رکعت میں قبل قراءۃ اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں قبل قراءۃ یعنی دونوں رکعتوں میں  
سات تکبیریں پانچ اول رکعت میں چھ رکعتوں میں پانچ اول رکعت میں اور چھ دوسری رکعت میں ہام  
شاہی احمدی جنس اور ہام ملک وغیرہ کا بھی مسلک ہے۔

## قیام شہر رمضان و ما فیہ من الفضل

### رمضان میں تراویح پڑھنے کا بیان

حکمت اور تہاب زہری۔ عروۃ ابن خضر  
عائشہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے مسجد میں  
رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے پیچھے ایک رات نماز پڑھی

أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ  
أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ أَخْبَرَنَا أَنَّكَ

ت

طهيد فصل في بيان ما لا يشك في انما كان  
القبائل في اجماعها ان الالهة كانت اولها  
لذلك قالوا في يومئذ اليهم وتقول لهم فصل  
عليهم من فلان اجمعهم قال فذكرت الذين قد  
يتكلمون في الالهة قالوا فليكن في انهم  
لا اقول شيئا من غير من عليكم واذ في

[illegible]

أَخْبَرَكَ مَا مَلَكَ قَدْ نَسَاكَ الرَّحْمَنُ  
فِي سَكَنٍ خَيْرٍ مِنَ الْخَيْبِ مِنْ خَيْرِ  
أَنْ تَكُونَ الْمَرْغُوبَ مِنْكَ وَمَنْ كَانَ  
الْبَاطِلُ يَفْقَهُهُ فَهُوَ مُعَذِّبٌ مِنْ عَذَابِ  
أَنْ تَكُونَ الْغَيْرُ فَهُوَ مُعَذِّبٌ مِنْ عَذَابِ  
إِنَّمَا نَاوِلُ الْغَيْرِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْ دُونِهِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فَتَوَلَّى  
الْحَيَّ مِنْ الْمَلِكِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ

100

دوسری بات لوگ کثرت سے اسے اس طرح  
تیسری اور چوتھی بات میں لوگ جمع ہو گئے لیکن  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حسبِ حال  
تو آپ نے فرمایا جو کچھ تم نے اس کو معلوم کیا  
میں صرف اس قدر سے باہر نہیں نکلا کر تم میں کو اپنے  
اور یہ فرض تصور نہ کرو جو رمضان کا واقعہ ہے۔  
وقت مختص ہے اور احسن ہے۔

ایک سنیہ القبری۔ ابو مسکری بن عبد اللہ بن  
نے حضرت عائشہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
نہار رمضان میں کیے جاتی تھی حضرت عائشہ نے  
جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ رمضان اور غیرِ رمضان  
میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار  
چار رکعت کہہ کے پڑھتے تھے ان چار رکعت کی  
توہی اور طولی کے متعلق وہ چھ بھی یہ چار چار  
رکعت صحت اہل طبع اور غیر صحیح کہہ کر کہتے تھے  
اس کے بعد میں رکعت پڑھتے تھے حضرت عائشہ بھی  
پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تہ و تر پڑھنے کے بعد سوجھتے ہیں تو آپ نے سچا  
اس وقت میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں رسول  
نہیں سوتا ہے۔

اگات۔ زنجیری۔ اور طویل۔ جبکہ زمین میں کو  
سے صافیت ہے کہ اس طرح کے نموداروں کو مٹا دینا  
میں ازواج پر مٹنے کی صورت اختیار کیے گئے۔ اور  
طور پر نہیں فرماتے تھے کہ فرماتے تھے کہ  
میں ازواج صاف دلت سے اس وقت کے لئے نہیں  
اس کیلئے گئے کہ انہیں جوش دینے جائیں گے۔ اور  
زنجیری کہتے ہیں کہ وہ اس وقت کے لئے نہیں  
ہی بات۔ ہی میں کوئی گیارہ۔ کہیں جو تھا تھا  
بالکل نہیں جو تھا تھا پھر یہی ہی صورت ہو

100



لَا يَخْلُقُ إِلَّا الْإِنْسَانَ بِكُفْرٍ وَاصْدِيقِينَ خَلَقَهُ  
عَمْرًا عَلَى ذَلِكَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّ أَسْرَ بْنَ عَمْرٍو عَمْرٍو  
الْخَطَّابِ قِيلَ فِي رَمَضَانَ يَا أَسْرَ بْنَ  
أَسْرَ أَتُفَضِّلُ نَفْسَ الْوَحِيدِ فَيُعْطَى  
بِحُكْمِهِ الْوَفْقَ لِمَنْ كَرِهَ وَأَمَّا كَلِمَتِي  
فَكُنْتُ مَوْلَى آلِ أَبِي تَارٍ فَأَجِدُ لَكُمْ  
أَهْلًا لَمْ تَعْرِفُوا فَيُسَمُّوهُ عَلَى أَبِي  
بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ  
فَمَلَأَ أُخْرَى قَالُوا مَنْ يُعْطُونَ  
بِحُكْمِهِ تَارٍ بِهِمْ فَكُلَّ النَّاسِ  
الْبُدْعَةُ هَذِهِ وَالْبَيْتَانِ  
هَذِهِ الْكُفْلُ مِنَ الْبَيْتِ يُقِيمُونَ  
بِهِمَا إِجْرَ الْبَيْتِ وَكَانَ النَّاسُ  
يُقِيمُونَ أَدْلَةً

[illegible]

عند ملاقات اور حضرت عمر کے حضور دعا و سلامت  
کی رہا۔ ● یہی روکھات ان اربعہ پر حاشیہ  
آیت۔ ان طبیب زہری، عروہ بن زہر  
جابر بن عبد القاری کہیں کو اسناد سے  
میں خطاب کے ساتھ تھے انہوں نے لوگوں کو جو اس  
تعلق میں تھے کہ ان کو ان کی بلایا اس کے لئے  
لوگوں کے ساتھ اس کے واسطے حضرت عمر نے کہا میں  
نیل کتابوں کہ ان میں سے کو ایک قاری کے لئے  
نہ ہوا ہے تو چاروں پر حضرت عمر نے ان میں سے  
کوئی ایک کے لئے نہ ہوا ہے جس نے یہ کہہ دیا  
ان میں سے کسی کو جس میں اس کی ہمت نہ  
تھا نکلا تو سب کو ایک قاری کے لئے نہ ہوا  
تھے جس وقت عمر نے کہا یہی اچھی ہمت ہے  
وہ ان میں سے ایک ہوا ہے جس میں ہمت ہے  
اس کو وہ ان میں سے قارئین کے ہیں وہ حضرت عمر  
کو اس لئے کہہ دیا کہ ان کے لئے اس کے لئے  
کے لئے ہمت میں نہ ہوا ہے۔

ہم جس کے چہرہ پر ہمارا عمل ہے اور اس میں  
وہی روح نہیں کہ لوگ دیکھ کر اس میں جماعت کے  
ساتھ عقل چھین کیوں کہ مسلمانوں نے اس  
پر ایمان کیا ہے اور اس کو اچھا سمجھا ہے  
یہ کہیم مصلحت سے گئی روایت ہے آپ نے لکھا  
اس کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اسے اچھا ہے کے  
نیک بھی نہ گئی ہے اور میں کو وہ برا سمجھیں نہ خدا  
نہ نزدیک گناہی ہے۔

نہ ہو۔ آخر اقبال دہری کا قول ہے: روت، لغت کے اعتبار سے ہرگز رونا ہی بہت کو کہتے ہیں لیکن مصداقاً ضرورت میں اس کے معنی بھی کہیں میں رہتی ہیں۔ جیسا کہ بات مکمل ہو رہی ہو۔  
 دہری اس پر شرمیلی ہیں کہ تم نے جو اس معنی کے اعتبار سے روت کی دو تیس نہیں ہوگی تو کئی بات دہری میں  
 نقل کی ہے کہ وہ سینہ میں رہی، اس کی وہ حسرت ہو گئی نہیں مگر کتنی ہنسا اس روایت میں روت حسرت سے مراد







۱۰۔ وَفَعَلَ عَلَيْهِمُ الْقَارِئِينَ نَبِيًّا رُفِيعَ ذَاكَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ قَلْبَ رَجُلٍ اللَّهُ عَنْهُ يُعْتَمَدُ  
بِأَمْرِهِ فِي رَمَضَانَ بِالسَّيِّدَةِ سَيِّدَةِ وَثْقَى رَحْمَتِهِ لَا يُؤْتِي سَلَامًا إِلَّا أَخْرَجَهُ الْبُؤْسَ بِخَطِّهِ  
لَا أَوْ ثِيْبَةً فِي مَقْصُومٍ قَرِيبًا ذَا مَرْتَلٍ قَرِيْبًا۔

۱۱۔ ہمارے مروج میں رفیع نے کہا "حضرت ابی بکر کب رضی اللہ عنہ و عنہ سے ہیں وہی ابوبکر ہیں ابی بکر  
ابی بکر کات اور ابی بکر حضرت کے تھے  
حدیث ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنے ضعف میں نقل کی ہے اور اس کی اسناد و مرسل قوی ہے۔

ابی ابی ذائب (ابن عیینہ و الثوری و معمر و حجاج و ابی الفداء ج ۱ ص ۱۸۷)

پھر میں رکھتا ہوں اصل اسناد کو حضرت صاحب بن یزید کی روایت سے ہے جس کے صحیح و جہل  
کا تعریض قبل عرض کرنا چاہیے۔ جبکہ کہ یہ بھی پر یزید بن رواحہ کی روایت بطور ناہندہ ذکر کی گئی ہے۔  
(ابی ابی ذائب کی تیسری روایت ۱۸۷) (ابن یحییٰ ابن سعید) (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۸۷)  
اس کی سید ہے امام نووی لکھتے ہیں اسناد و مرسل قوی بھی ہوگی۔ اسے اسی پر حضرت عمر سے منقول  
ہونے کا اعتراض کیا ہے چنانچہ امام نووی متعدد ضعیف مسلم مسائل میں لکھتے ہیں کہ روایت مرسل کا اعتقاد ہمیشہ  
اس کی روایت کے ہیں بھی محبت ہے جو مرسل کو محبت نہیں، اثنے اربعہ کی روایت سے منقول ہے۔  
اسی روایت (۱۸۷) عبد العزیز بن رفیع (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۸۷) کا منقول بھی  
ہو ہے جو قوی ہے اسی طرح روایت (۱۸۷) ابن عطاء (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۸۷) کا منقول بھی  
ہو، ابن العقیب (السنن الکبریٰ ج ۱ ص ۱۸۷) روایت (۱۸۷) ابن عطاء (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۸۷) کا منقول  
ہو، ابن ابی شیبہ (۱۸۷) روایت (۱۸۷) ابن سعید (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۸۷) کا منقول  
ہو، قوی قرآن اور شراہ میں۔

باب ہذا کی تمام روایات کے مدون و مقالہ انصوری و ابی الہلب و ابی یزید و ابی یزید و ابی یزید  
سے اپنے کے اپنے ہی لکھنا کر کے ہیں یہ وہاں مشہور ہوا روایات کی روشنی میں ابی علی اس کے خلاف یہ کہ  
انہی روایتوں کے لوگوں کو اپنی روایات پر مانع کیا اور حضرت صاحب کو مانع کرنے سے موافقت کی اس لیے  
بہرہ اجماع کے تحت۔

تاریخ عبد صالح و ابی یزید میں | حضرت مروان بن الحکم نے کہا میں نے ابی بکر کا منقول شراہ ہوا









فَاِنْ اِلَيْهِمْ يَرْجِعُ الْاَنْبَاءُ تَرَاتُيَاتٍ اُخْرٰى اَوْ يَكْتُمُوْنَ رُءُوسَهُمْ  
وَاِنْ يَنْتَهِ اَمْرُهُمْ فَاُتٰ بِمَعَالٍ -

نبی کے کہا اور اس باب میں کچھ دوسری آیات بھی ہیں جن میں اکثر کفری سے غلام نہیں  
ہے لیکن ایک دوسرے کو لغویت دیتی ہیں۔

یاد رہے کہ رسول میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور کفاری ائمہ کو بھی یہی سوزا بقرونہم لگا تھا اگر نہ بار  
کوئی میں سوزا بقرونہم لگا تو کب یہ لوگوں کرتے کہ اس نے قرآن میں لعنت کا ہے۔ وہ نہ ہی لعنت میں اور  
ی حدیث سے مقصود زور و جبر میں غلام قرار دیا کہ اس نے کچھ روایت کے سبب سے مسلم پر تاج  
بہت ائمہ روایات یہ لکھا نہیں کیا ہوا تھا۔

نعمدیکر باب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ترجمہ کیا کہ امام احمد جہالت حدیث کا پیشرو ہیں یا زائد  
کوئی بھی جہالت نہیں، البتہ امام احمد و مسعودی کے قریب الیٰی درجہ نے مرقا پر کے درمیان چارہ کھن کی کا اضافہ  
کر دیا اس لیے کہ قرآن میں لکھا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگوں نے کفر میں رہنا پسند کیا اور انہوں نے اللہ کو  
بجائے جبریل و جبرائیل کے رسول میں ائمہ قرار دیا کہ کوئی لکھا ہے کہ یہ حدیث نہیں دیکھی ہے جن  
حدیث نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے روایہ پر پہنچا کہ احمد بن حنبل کا قول  
ہو رہی ہے کہ کچھ حدیثوں میں اس کو دیکھنا کہ تو انہی کے گروہ میں کی کہ انہی کے سے عقل  
نہیں دے جیسے کہ انہی کے کہ اس بات یہ حدیث کا احمد بن حنبل روایہ کی کہ کہتے کہ احمد بن  
کات ہے کہ انہوں نے مشورہ و مشاورت سے

شاه ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں و زائد المعانی  
و عن بعد حضرت قیامہ معانی ثلثہ اشیا

الاجتماع لہ فی مساجدہم و ذلک لانه یطیبہ التیسیر علی خالصہم و جامعہ صافہ  
و اولیٰ اللیل مع القوالہاں صلوٰۃ آخر اللیل مشہورۃ و ہی افضل کما فیہ صبر و حق  
لہ عنہ لہذا التیسیر الذی اشہا الیہ و عذرہ عشرہ و یکثر و حجتہ علیہ الی اللہ علیہ  
مرفوع ۲۰ رکعت حضرت عمرؓ نے مقبول فرمائی تھیں اس وقت  
میں رکعت پر اجماع کی تفصیل

میں کہ کلام کی بہت بڑی تعداد پر جو حدیثوں میں سے کسی نے ہی





روستہ ملوئی ہے۔

## الْقُنُوتُ فِي الضَّرِي

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ قَالَ

ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْقُنُوتِ

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ وَهَوْتُ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

## فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان

مکتبہ نے کہا محدث بن عمر رضی اللہ عنہما

میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

ہام محمد نے کہا اسی پر ہمدانی نے نوکری نام

پر سفید کا قول ہے۔

ف۔ ہمدانی نے قنوت پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہام ابو حنیفہ و سفیان ابوی اور احمد و مالک اور علی بن ابی حمزہ اس میں طوطی ہے کہ پیشہ قنوت نہیں پڑھیں چاہیے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خداوند تعالیٰ کی حاجتوں کو قنوت سے کہتے ہیں یہ شروع ہے۔ ہمدانی نے قنوت پڑھنے کے خلاف امام شافعی کو روایت کیا ہے۔ ہمدانی نے قنوت پڑھنے کے خلاف ہیں حضرت حماد بن مسعود نے لکھا ہے کہ میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت ایک ہی بار پڑھا ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ کے بعد قنوت نہیں پڑھیں حضرت ابو ہریرہ و حماد بن ابی سلمیٰ روایت ہے کہ وہ اس کے نازل ہی پڑھتے تھے ایک ہی بار پڑھنے کے بعد قنوت پڑھیں ہے۔ وہ قنوت کا ذکر ہے۔

## فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ رَكْعَتِ الْفَجْرِ!

## فجر کی روستہ پڑھنے اور فجر کی نماز باجماعت اور اگر نے کا بیان

مکتبہ نے اس۔ ابن شہاب زہری اور ابو

بن سلیمان ابن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن

الخطاب نے مکتبہ ابن مسعود بن ابی حمزہ کی روایت میں

کہا کہ ہر نماز کے بعد ایک بار اللہ تعالیٰ کی حمد پڑھیں

ہر نماز میں پڑھیں تا کہ صبح صبح سے صبح کی حمد پڑھیں

اس کے بعد کہ توں نے سلمان کا کہہ میں اللہ کے بعد

اللہ کی حمد پڑھیں تو خدا نے کہا وہ اس پر ہر نماز میں

مطلوبہ ہے۔ ہمدانی نے قنوت کے بعد کہ وہ اس پر ہر نماز میں

عشاء و نماز کے بعد کہ وہ اس پر ہر نماز میں

عشاء و نماز کے بعد کہ وہ اس پر ہر نماز میں

عشاء و نماز کے بعد کہ وہ اس پر ہر نماز میں

عشاء و نماز کے بعد کہ وہ اس پر ہر نماز میں

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ قَالَ

ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْقُنُوتِ

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ وَهَوْتُ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

فَقُلْتُ إِنَّ عَيْنِي فِي هَذِهِ الْعَالَمِ

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَخِيذَةَ قَالَ سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينجي من النار إلا من مات على الإسلام والحق عليه السلام في ذلك ما لا يخفى على من عرفه من أهل البيت عليه السلام

قَالَ لَمَسْنَا اِيْمَانًا فَتَلَّخَدُ الرَّكْبَانِ  
تَلَّ حَيَاةُ النَّجْمِ فَتَلَّخَدُ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَدْنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو  
قَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَمْرٍو

ف۔ ا۔ بکار کی میں حکومت مخالف سے مدد کرتے  
ہے۔ غور کی اور آرام کو لے جو سہریہ سے مدد کرتے  
روستہ میں چلے تو اپنی داہیں گزشت کیلے  
مستحق کہاتے۔

طُلُّ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بی اور محرقہ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاءَ بِإِخْوَانِهِ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَهُمْ ثَلَاثُ أَجْرٍ: أَجْرُ مَنْ جَاءَ بِهِ، وَأَجْرُ مَنْ كَفَّلَهُ، وَأَجْرُ مَنْ أَمَّنَهُ».

عن أبيه أجم القطر الذي يجمع منه حرا  
والجوسلبي حرق في ذلك من القدر الذي

يُطْلَقُ عَلَيْكَ هَذِهِ الشُّرُوحُ وَأَرْبَعُ الْأَخْرُجَاتِ

بکتہ بن اسحاق، حمید الدین عمر  
حضرت صفحہ زادہ شی کریم علیہ السلام  
سلم سے دعاہت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جب  
ہیون مسیح کی لڑائی سے فارغ ہوگا تو پھر  
سلم نماز سے قبل اپنی سی ڈا کھٹ پڑھتے  
ہے۔

میں نے کہا میں یہاں آگیا ہوں کہ یہاں سے کہیں نہ  
آؤں گا کہ میں نے کہا میں یہاں آگیا ہوں کہ یہاں سے کہیں نہ

ملکات : آغا جہد اللہ بن عمر بن علی  
کافر کی نذر کشت ہوا کریمہ دلچا حضرت جہد اللہ

یہ عمر لے گیا یہ میاں کیوں کہ ہے آفتابِ بختِ میری  
لے گیا یہ اہی ناتار اور نہلا جگر کے دھبیاں ذرا کہ

ہے تو عہد امتد بق عمر کے کہ اس کا سچا پھیرنے سے پیدا  
ہو کون فرق ہے۔

اسم کو لے کر کہا اگلے روز میرا راجہ لاہور کا صاحب  
کام ہے۔

۱۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کا اجر جنت میں ہے۔

جائے اسی وجہ سے امام شافعی و تیمو نے اس کو

وَمَا يَتَخَبَّ مِنْ التَّخَوُّفِ

قرأت کابین

عبدالرشید بن حمباس اپنی والدہ ام الفضل سے ولادت  
کے وقت ہی ایک انداز پر پیدا ہوئے تھے اور ان کے

سورہ مہرروت پڑھتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا  
میں نے جساری میں کثرت سے لکھ کر پڑھا ہے

1897













عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
إِذَا السَّعَادَةُ انْطَلَقَتْ فَتَقْبَلُ فِيهَا قُلُوبَنَا  
تَنْقَرُفُ حَتَّى تَهْتَفَ أَنْ تَسْأَلَ الْمَوْضِعَ لِمَا  
عَلَيْهِ وَتَسْأَلَ عَجَلَةَ فِيهَا

قَالَ لِحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ أَسْرُؤُنَ كَلَامِي  
لَا يَزِي فِيهَا شَيْئًا قَالُوا

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَجَلَّى فِيهَا شَيْءٌ  
قَالَ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْهُ

قَالَ لِحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ عَلَيْهِ بَشَرٌ  
أَنْبِي لَا يَزِي فِيهَا شَيْئًا قَالُوا

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَجَلَّى فِيهَا شَيْءٌ  
قَالَ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْهُ

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَجَلَّى فِيهَا شَيْءٌ  
قَالَ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْهُ

قَالَ لِحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ عَلَيْهِ بَشَرٌ  
أَنْبِي لَا يَزِي فِيهَا شَيْئًا قَالُوا

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لِقَوْلِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَجَلَّى فِيهَا شَيْءٌ  
قَالَ قُلْتُ أَسْأَلُكَ عَنْهُ

کہ نماز قبول ہوتی ہیں آپ نے سورہ انعام میں  
وَلَقَدْ فَتَنَّا بَعْضَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ خُلُوفًا  
فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ خُلُوفًا وَكَانَ كَيْدُ الْخُلُوفِ أَلْوَنًا  
معلوم ہے کہ اس سورہ کے کچھ حصے میں سورہ کہ  
اسم محمد نے کہا ہے یہاں بھی سورہ کے کچھ حصے  
اور یہی قول اسم محمد کا ہے اسم محمد کے کچھ  
اس سورہ میں سورہ نہیں ہے۔

نکتہ۔ ان قبایب نہری محمد بن ابی ہریرہ  
ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن خطاب ابیہر  
کہا کرتے تھے کہ سورہ محمد ہی تو سورہ کہہ  
کہ کہتے ہوئے اور دوسری سورہ ہی تھی۔

اسم محمد نے کہا ہے یہاں اسم محمد  
کا قول ہے۔ لیکن ممکن ہے اس کے نزدیک اس  
سورہ میں سورہ نہیں۔

نکتہ۔ ان قبایب نہری محمد بن ابی ہریرہ  
ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ سورہ محمد ہی تو سورہ کہہ  
کہ کہتے ہوئے اور دوسری سورہ ہی تھی۔

نکتہ۔ محمد بن ابی ہریرہ نے کہا کہ سورہ محمد  
کہا کرتے تھے کہ سورہ محمد ہی تو سورہ کہہ  
کہ کہتے ہوئے اور دوسری سورہ ہی تھی۔

اسم محمد نے کہا کہ سورہ محمد کا قول حضرت علی  
ابو ہریرہ بن عباس سے منقول ہے اور یہاں بھی  
سورہ محمد میں سورہ پہلا ایک سورہ کہنے کے لیے ہی  
پر ہمارا اور اسم محمد کا ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا بیان  
نکتہ۔ اسم محمد بن ابی ہریرہ نے کہا کہ سورہ  
کہتے ہیں کہ یہاں محمد بن ابی ہریرہ نے کہا کہ یہاں

نہج

نہج

نہج

نہج

نہج

قَدْ بَلَغَ مِنْ حُلَاوِي الْجَنَّةِ أَمْسَلَةً إِلَى ابْنِ الْحَكِيمِ  
أَلَا نَصَارِيحِي وَبَشَائِعِي مَعَاكَ مَكُونٌ مِنْ رُشْدِي  
عَلَيْكَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَتَسْلُوتُ بِكَ لَنَا قِيَامًا  
بَدَنِي الْفَنِي قَالَن قَالَن وَتَسْلُوتُ اللَّهُ صَلَواتُ  
تَوْفِيقِهِ لَنَا لَكِنْ بَدَنِي الْفَنِي مَعَاكَ تَسْلُوتُ فِي  
وَلَكِنْ لَكِنْ أَنْ يَكُونَ لَرُغْبَتِي خَيْرًا لَكِنْ أَنْ  
يَكُونَ لِي وَبَدَنِي قَالَن لَا تَدْرِي قَالَن لَكِنْ بَدَنِي  
لَا تَدْرِي لَكِنْ لَكِنْ لَكِنْ لَكِنْ لَكِنْ لَكِنْ

کی طرف سے جاوے اور وہاں کرنے کے لئے کہا جوتا  
ناری کے سامنے سے گز رہا ہے کہ اسے یہی  
بولی ہے صبر سے کیا ہے انہوں نے کہا کہ بول  
معلوم ہے اگر ناری کے سامنے سے گز رہا ہے  
کاس گز رہا ہے کہ گناہ ہے تو یا میں صبر سے  
اس کے لئے گز رہا ہے بہتر تھا جو صبر سے کہا جوتا  
یا نہیں رہا کہ یہی صبر سے کہا جوتا یا نہیں  
مہربان یا نہیں سال۔

ف۔ و انما ہر یہاں اس جا میں سے جا میں سال مراد نہیں کہ یہ لوگ ہر یہ کی رعایت میں سہیل  
کا ذکر ہے جس میں اور یہاں وہ صبر سے اپنی حمار وہ صبر کے اعتبار سے جا میں سے ہیں حد مراد نہیں  
پڑا ہے بلکہ یہاں مقصود ہوتا ہے۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ

بکات۔ زینب بن اسلم۔ عبدالرحمن بن ابی محمد  
خوری اپنے والد ابو سعید خوری سے روایت کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ صبر سے فرمایا جب تم میں سے  
کوئی نماز پڑھتا ہو تو وہ اپنے سامنے سے کسی کو گز  
دے اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کرے لیکن  
وہ شوقاں ہے۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ  
عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ أَسَدٍ

بکات۔ زینب بن اسلم۔ عبدالرحمن بن ابی محمد  
اچھا رہے کہا اگر ناری کے آگے سے گز رہا ہے  
کس میں کہتا کہ وہ ہے قاس کے لئے زمین میں زینب،  
گز رہا ہے بہتر تھا۔  
وام محمد نے کہا ناری کے آگے سے گز رہا  
ہے اگر کوئی شخص گز رہا کہ ارادہ کرے تو یہاں  
نہیں ہر اسے روکے اور اس سے نہ مقابلہ کرے کہ  
جس قدر قتل کرنے میں نقصان ہے انسان نے نہیں  
نہیہ ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ابو سعید خوری کے  
علاء کسی اور نے بھی قتل کے خطا کو روایت کیا ہو  
اور ہم نہیں جانتے کہ اس کے حکم عمل پر عمل نہیں کرتے  
لیکن کہ مراد یہی ہے جو ہم نے بیان کیا صبر سے







عَنْ يَكْتُمُ لِيَوْمَ تَحْتُ وَجْهًا لِيَكْتُمُوا كَيْفَ تَحْتُمْ

فہم ہاؤں کے بیچے بھی اس صورت میں ہے جب کہ وہ مسجد کے علاوہ کسی جگہ میں نماز پڑھتا ہو یا مسجد کا سن اور اس کی چٹائی وغیرہ متحرک بھی نہ ہو۔

## الْجُنُبُ إِلَى الْكِسْفِ يَكْفِي فِي ثَوْبٍ!

جنسی اور کف کے پسینہ کا بیان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

ابنِ جُرَيْجٍ كَانَ يُعَوِّدُ فِي الثَّوْبِ وَ

ثَوْبُ جُنُبٍ ثُمَّ يَهْتَدِي

بِغَيْرِهِ

قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَسَنٍ

لَا يَأْتِي بِهِ مَالِكٌ بِحُجُوبِ الثَّوْبِ وَ

مَلِكٍ لَمْ يَكُنْ يَكْفِي لِيَوْمَ تَحْتُ وَ

فہم ہاؤں کے بیچے بھی اس صورت میں ہے جب کہ وہ مسجد کے علاوہ کسی جگہ میں نماز پڑھتا ہو یا مسجد کا سن اور اس کی چٹائی وغیرہ متحرک بھی نہ ہو۔

## بَدَأُ مَسْرُوقُ قَبْلَهُ وَمَا نَسِخَ مِنْ قَبْلِهِ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ

ابتداء امر قبلہ اور قبلہ بیت المقدس کے نسخہ کا بیان!

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ

ابنِ جُرَيْجٍ كَانَ يُعَوِّدُ فِي الثَّوْبِ وَ

ثَوْبُ جُنُبٍ ثُمَّ يَهْتَدِي

بِغَيْرِهِ

قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَسَنٍ

لَا يَأْتِي بِهِ مَالِكٌ بِحُجُوبِ الثَّوْبِ وَ

مَلِكٍ لَمْ يَكُنْ يَكْفِي لِيَوْمَ تَحْتُ وَ

فہم ہاؤں کے بیچے بھی اس صورت میں ہے جب کہ وہ مسجد کے علاوہ کسی جگہ میں نماز پڑھتا ہو یا مسجد کا سن اور اس کی چٹائی وغیرہ متحرک بھی نہ ہو۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَسَنٍ

لَا يَأْتِي بِهِ مَالِكٌ بِحُجُوبِ الثَّوْبِ وَ

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو

کے چھوٹے ہونے کی حالت میں کہ وہ بھی بیٹھ جاتا تھا

اور وہ بھی کہیں نہ کہیں کہنے کے بعد نماز پڑھتا

ہو جاتا تھا

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو

کے چھوٹے ہونے کی حالت میں کہ وہ بھی بیٹھ جاتا تھا

اور وہ بھی کہیں نہ کہیں کہنے کے بعد نماز پڑھتا

ہو جاتا تھا

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو

کے چھوٹے ہونے کی حالت میں کہ وہ بھی بیٹھ جاتا تھا

اور وہ بھی کہیں نہ کہیں کہنے کے بعد نماز پڑھتا

ہو جاتا تھا

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو

کے چھوٹے ہونے کی حالت میں کہ وہ بھی بیٹھ جاتا تھا

اور وہ بھی کہیں نہ کہیں کہنے کے بعد نماز پڑھتا

ہو جاتا تھا

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو

کے چھوٹے ہونے کی حالت میں کہ وہ بھی بیٹھ جاتا تھا

اور وہ بھی کہیں نہ کہیں کہنے کے بعد نماز پڑھتا

ہو جاتا تھا

ابن جریج کہتے ہیں کہ جب نماز میں ہوتا ہے تو



ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ يُعْتَلَىٰ بِأَقْب  
فِيهِ الْفِتْنَةُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي  
الْفِتْنَةِ فَوَجَدْتُ مَا بَقِيَ  
فِي يَفْعَلُ بِمَا مَعَهُ وَهُوَ  
قَوْلُ أَنَّهُ حَنِيفَةٌ رَّحِيمَةٌ  
إِلَهُ

چکا پھر پھر جب اس کو خبر دی جانے کہ اس طرح  
قبلہ میں ہے جس پر وہ منہ کیا جو اسے خود وہی  
وقت قبلہ کی جانب منہ کرے اور پھر نماز پڑھنے کے  
اور جو تقریر وہ پہلے غیر قبلہ کی جانب پڑھ چکا ہے  
ان کا اعتبار کیا جائے گا اور یہی امام ابو حنیفہ کا  
قول ہے۔

ف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہندوؤں سے نماز کا سہ نہیں ہوتا۔

الرَّجُلُ يَصِلُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُبَّ أَوْ عَلَىٰ غَيْرِ صُورَةٍ

سحابت جنبی اور بے وضو بھول کر نماز پڑھانے کا بیان

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ  
أَبِي حَكِيمٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ بَرْقٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ  
الْعَنُومُ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْهَرَمِ ثُمَّ  
بَعَثَ مَا طَلَعَتْ الشَّمْسُ فَبَدَأَ بِالنَّوَافِلِ  
أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
وَلَدَهُ سَلَطَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَوَلَدَهُ  
بَعَثَ إِلَيْهَا ثُمَّ لَحِقَ مَا دَامَ فِي الْقَوْمِ  
أَوْ رَفَعَهُ ثُمَّ أَهْلَسَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَمَلِ  
بَعَثَ مَا طَلَعَتْ الشَّمْسُ

ہکت بن اس۔ اس حدیث میں ابی حاتم علی بن  
بن سہیل سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر  
خطاب مسجد کی نماز پڑھ کر مقام جوف کی جانب آ  
ہوئے تو طوطا غمر کے بعد اپنے کپڑے میں اس کا  
اثر دیکھا پس (وہ) ابھڑا کہ اس کا اثر تھا اور اس کا  
پار نہیں رہا اور یہی حال ہے جب سے عیسیٰ  
ہوں یعنی اس سے قبل یہ بات نہیں تھی پھر آپ نے  
کپڑے پر جو اثر کا اثر تھا اس کو دھویا اور پھر  
پڑائی کیا یا پھر آپ نے غسل کر کے طوطا اس کے  
بعد صبح کی نماز پڑھی۔

امام محمد نے کہا اسی پر مہار علی سے کہ  
معلوم ہو جانے کے بعد مقتدی بھی نماز کا اہل ہے  
جیسا کہ حضرت عمرؓ نے اعادہ کیا کیونکہ جب ہم  
کی نماز کا سہ ہو گئی تو مقتدی کی نماز بھی قاسد  
ہو جاتی ہے۔

اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

ف۔ اعادہ نماز صرف معلوم ہونے کی صورت میں ہے مگر مقتدی کو معلوم نہ ہو تو اعادہ نماز  
نہیں ہے امام شافعی و احمد بن حنبل اور ابو مسرے اکثر اس کے خلاف ہیں ان کے نزدیک مقتدی

لنا کہ امام احمد غزالی ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے نماز کا خود اعادہ کیا اور لوگوں کو اس حکم میں دیا۔

## الرَّجُلُ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ أَوْ يَزِيدُ فِي رُكُوعِهِ

صفت بندی سے دو رکوع کرے اور رکوع میں قرائت کا بیان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ وَكَوْنُهُ قَدْ قَرَأَ حَتَّى

قَالَ مُعْتَمِدًا هَذَا يُجْزِي وَيُخْبِرُنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَرْكَعُ حَتَّى يَكُونَنَّ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

قَالَ مُعْتَمِدٌ عَنْ الثَّيَالُكِيِّ ابْنِ مَحْمُودٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَضَى خَلْفَ الصَّفِّ فَكَلَّمَ مَنْ خَلْفَ الصَّفِّ فَقَالَ لَا تَزِدْ وَلَا تَقْصُرْ اللَّهُ مَضَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ خَلْفُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ جَزَمْنَا لَا أَفْعَلُ قَالَ مُعْتَمِدٌ هَكَذَا الْقَوْلُ وَهُوَ يُجْزِي وَآخِرُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يُفْعَلَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ وَكَوْنُهُ قَدْ قَرَأَ حَتَّى قَالَ مُعْتَمِدًا هَذَا يُجْزِي وَيُخْبِرُنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَرْكَعُ حَتَّى يَكُونَنَّ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

مکتب بن انس۔ ابن کثیر اب زہری ابو امامہ جیل بن صنف نے کہا زید بن ثابتؓ مسجد میں داخل ہوئے دو رکوع کو سجرات رکوع پا یا آپ اس وقت شامل ہو گئے اور گھومتے آہستہ آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ صفت میں داخل ہو گئے۔

امام حمولے کہا اس طرح رکوع میں شامل ہونا جائز ہے لیکن حدیث میں ایک چیز ہے کہ جب تک صفت میں داخل ہونے رکوع میں شامل نہ ہو اور یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

محمول بن مبارک بن فضال۔ حسن ابی حمول نے کہا ابو بکرؓ رسول اللہ صفت میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں داخل ہو گئے لیکن جب آنحضرتؐ اس نماز سے خارج ہوئے تو اس کا آنحضرتؐ سے ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس شوق کو نہاد کہے لیکن ائمہ اس پر ذکر کیا۔ امام حمولے کہا ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ آپؐ نے نماز کو پورا کیا ہے لیکن پھر یہ ہے کہ آپؐ کو یہ۔

مکتب بن انس۔ تابع۔ مولیٰ بن عمر ابی حمولہ عبد اللہ بن حمیر عبد اللہ بن یحییٰ علی بن ابی طالب نے کہا رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم کے پیرے اور زبردست کے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہ ان کو کھینچنے اور رکوع میں قراءت کرنے سے منع کیا۔

قَالَ فَهَذَا الَّذِي بَدَأَ تَأْمُرُكَ  
الْبِرَّ أَمَّا فِي الرِّكَوَّةِ وَالسُّجُودِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا یہی جو اسے نزدیک ہے  
کہ حالت رکوع اور سجدہ قراآن کرنا ہے  
یہی قول مالک ابو حنیفہ کا ہے۔

## الرَّجُلُ يُصَلِّي وَهُوَ يَجْعَلُ الشَّيْءَ

کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان !

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلِّي وَهُوَ  
يَحْمِلُ الْأَمْرَةَ يَلْتَمِسُ يَلْتَمِسُ يَلْتَمِسُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابن کثیر حنفی محدث ابن خالد بن  
سليم زہری۔ ابو کثیر وہ کہنے لے گا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے کسی چیز کو اٹھا کر  
پیشانی پر رکھ دیتے تھے جب  
انہیں سجدہ کرتے تو اس کو رکھ دیتے اور جب  
کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے۔

فت و علہ کا اس پر اتفاق ہے کہ کھڑے ہونے سے قبل اس میں ٹوٹتی۔

## الْمَرْءُ لَا تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ الْقَبْلِ وَهِيَ تَأْمُرُكَ

نمازی کے آگے عورت کا سونا اور کھڑے ہونے کا بیان !

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصَلِّي وَهُوَ  
يَحْمِلُ الْأَمْرَةَ يَلْتَمِسُ يَلْتَمِسُ يَلْتَمِسُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ أبا حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابن کثیر بن اس۔ ابو حنیفہ بن عمر بن حبیہ  
ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن حنبل۔ عائشہ زوجہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورجی ہوئی عورت کے پاس  
جھک کر سجدہ کرتے ہوئے جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو وہ کچھ کو اٹھا لیتے تھے  
سجدہ کرتے ہوئے تو میں اپنے کپڑے  
پھیلا دیتی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں ان دنوں  
گھروں میں چراغ نہیں جلتے تھے۔

قَالَ فَهَذَا الَّذِي بَدَأَ تَأْمُرُكَ  
الْبِرَّ أَمَّا فِي الرِّكَوَّةِ وَالسُّجُودِ وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

امام محمد نے کہا عورت کے کھڑے ہونے کے  
ساتھ سوجانے یا کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے یا



قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ زَكَاةً  
مِثْلُكَ إِنِّي أَنَا أَتَى لَمْ يَأْخُذْ بِهِمْ  
فہ۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز غروب کے بعدے میں جن مسوئیں رسول اللہ  
صلی علیہ وسلم سے منقول ہیں سب ٹھیک اور درست ہیں اختلاف صرف انکی اور بہتر ہونے میں ہے  
کہ کوئی صورت زیادہ بہتر ہے۔

## وَضَعُ الْيَسِيْنِ عَلَى الْيَسَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

اخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاذِلِيِّ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ قُرَيْشٍ أَنْ يَضَعُوا يَمَانِيَهُمْ  
عَلَى يَسَارِيهِمْ وَذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ  
قَالَ هَكَذَا تَجِبُ الْيَسَارُ إِذَا قَامَ فِي  
صَلَاتِهِ إِنَّهُ يَضَعُ يَمَانِيَهُ عَلَى يَسَارِيهِ  
عَلَى رُشْدِهِ الْيَسَارُ تَحْتَ يَمَانِيهِ وَتَرَفِي  
بِصَبْرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَهَذَا  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ہات۔ ابو حنیفہ۔ سہل بن سعدی  
نے کہا لوگوں کو نماز میں اس بات کا حکم کیا گیا  
تھا کہ وہ دائیں ہاتھ کو بائیں کہن پر رکھیں جو  
نے کہا میرے خیال میں سہل بن سعد کی حدیث  
سچی ہے۔  
اس حدیث نے کہا ناری کے لئے مناسب  
ہے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہو تو بائیں  
تھیں کو بائیں پہنچے پر رکھے اور سب کی جگہ  
کی طرف نظر رکھے یہی امام ابو حنیفہ کا قول  
ہے۔

## الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز میں درود پڑھنے کا بیان

اخْبَرَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ  
بِأَنَّ عَمْرًا بْنَ أَبِي عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
الْمَدَنِيَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ الشَّاذِلِيَّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَقْرَأُونَ  
قَالَ قُرْأُوا بِمَا تَسْمَعُونَ مِنْ عَمْرِاءَ بْنِ  
أَبِي عَمْرٍاءَ وَذَكَرَ أَنَّهُ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ  
ﷺ يَوْمَ قُرَيْشٍ أَنْ يَضَعُوا يَمَانِيَهُمْ  
عَلَى يَسَارِيهِمْ وَذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

ہات۔ ابن اس۔ احمد بن حنبل  
عمر بن مسلم۔ زرقی۔ ابو حنیفہ و ساعدی نے کہا  
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر  
کس طرح درود پڑھیں۔ آپ نے فرمایا کہ جو  
میں سے اللہ و درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پر اور آپ کے اہل و عیال آپ کے اصحاب پر





عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ  
وَقَدْ كَانَ يُعَلِّي وَيُحَدِّثُ حَتَّى يَمُوتَ  
وَكُنْتُ فِي بَيْتِهِ وَكُنْتُ حَتَّى الْفَجْرِ  
وَالْعِشَاءِ وَكُنْتُ لَا أَفْهَمُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ  
فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَتَخَوَّنَ لِي فِي الْجُمُعَةِ  
قَالَ فَكُنْتُ طَائِفًا تَطُوفًا وَتَحْوِينَ  
وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ الْحَبِيبَةَ عَمَّالَةَ كُنِيَّةَ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ  
إِذَا رَأَى الشَّيْءَ فَسَأَلَ أَهْلَ الْبَيْتِ  
الْكَوْبَ الْأَنْفَارَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ فِي  
هَذِهِ السَّاعَةِ وَأَجِبْتُ أَنَّ  
يُفْتَحُ فِي هَذَا عَمَلٌ فَكَانَ يَكُونُ  
اللَّهُ أَفْضَلَ بَيْنَهُمْ سَلَامٌ هَذَا  
لَا أَحْبَبْتُكَ بِذَلِكَ بَلْ كُنْتُ  
عَاصِمًا بِالتَّحْقِيقِ عَنْ الزَّكَاةِ  
فِي الشَّيْءِ عَنْ أَبِي الْأَنْفَارِ  
الْأَنْفَارِ فِي

ظہر سے قبل دو رکعت اور نماز مغرب کے بعد  
دو رکعتیں اپنے گھر اور نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں  
ادا کرتے تھے۔ اور نماز جمعہ کے بعد مسجد میں  
جمعہ نہیں بیٹھتے یہاں تک کہ آپ گھر میں آجائیں  
یا کہ دو رکعت نماز پڑھتے۔

۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

## الرَّجُلُ يَسُئُ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ

جنبی اور بلا وضو قرآن شریف کو پچھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَا يَرْجُو أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ  
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو  
قَالَ إِنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كُنْتُ  
أَسْأَلُ اللَّهَ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
خَرَجَ لَا يَسُئُ الْقُرْآنَ إِلَّا طَهْرًا

ہاتھ میں اس۔ حضرت امیر ابن ابی سہل  
بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
لے اس خط میں جو عمر بن حزم صحابی کی طرف بھیجا  
گیا تھا یہ تحریر کیا تھا کہ قرآن شریف پاک لوگوں  
کے سوا کوئی پڑھ نہ سکے۔

فت۔: عمر بن حزم صحابی صحابہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال تھے آپ نے انکو غسل دیا  
کے یہ حدیث بھی بھیجی تھی۔





خاکستہ است و ایک جنگ کی لگن سے زائل ہو جاتی ہے۔ ایک درجہ کی مقدار کی قیادت صاحب کے نزدیک ہے۔ دوسرے آئندہ کے نزدیک نہایت عقلمند و کثیر سبب پر ایم ہے نہایت کوشش و نڈر میں جاسکتا ہے۔

الْحَقَّادُ

جہاں کی فضیلت کا بیان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصَةَ أَنَّ أَبَا الزَّيْنَابِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ سَيُجِلُّ اللَّهُ مَا تَشْكُلُ الْخَالِصَةُ إِلَّا بِمَنْ  
لَا يُقَرِّبُونَ مِنْهُ يَوْمَ تَأْتِيهِمْ مَلَائِكُهُمْ يَسْجُدُونَ  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصَةَ أَنَّ أَبَا الزَّيْنَابِ  
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
نَفْسِي بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ أَنِّي أَقْبَلُ إِلَيْكُمْ  
سَجْدًا اللَّهُ مَا أَكْفَلَنِي شَيْئًا إِلَّا أَقْبَلَنِي  
شَيْئًا إِلَّا أَقْبَلَنِي لَكُلِّ أَتِيئَةٍ  
يَكُونُ ذَلِكَ ثَلَاثًا أَشْهَدُ

ماکت۔ بڑا بازار۔ اترج۔ الیومہریہ  
 لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں  
 جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار جیسا کہ  
 گزار کی سی ہے۔ جو کبھی منہ باز ہوتا ہے کبھی  
 خلتا۔

نکات بیوزار۔ احوال۔ ابو تہریر نے کہا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری ذات ہے میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں جانوں کروں پھر رانا جانوں پھر زندہ کیا جانوں پھر اللہ کی راہ میں جانوں دہلی پھر زندہ ہو کر رانا جانوں اور میری تین دفعہ قسم کھا کرتے تھے۔ آپ نے اس طرح فرمایا۔

مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً

## شہادت کا بیان

[illegible]

ابن ابی اسیر۔ عبد اللہ بن عبد اللہ  
بن جابر بن عقیق۔ عقیق بن عامر مشہور ہے  
بن عبد اللہ بن جابر کے تاجدار ہیں یہ جابر بن  
عقیق سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ان کی حیا و استقامت کے لئے تشریف  
فرمایا کہ ان کو سخت تکلیف میں پایا۔ کہ  
ان کو آواز دی جس پر عبد اللہ بن جابر

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا أَهْلُكَ قَالَا  
 الرَّبُّونِي فَصَاحَ النَّبِيُّ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ  
 أَنِّي قَبِيلِي تُسَيِّدُونَنِي فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ  
 كَمَا دَامَ وَجِبَتْ فَلَا تَبْكِيْنَ يَا كَبِيرَةَ قَالَا  
 وَمَا وَجِبَتْ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
 إِذَا مَاتَ كَالْبَيِّتِ أَهْلُهُ فِي الْبَيْتِ إِنْ  
 كُنْتُ لَا تَحْجُوا أَنَّ تَكُونُ شَهِيدًا  
 لِذَلِكَ فَإِنَّ كُنْتُ تَعْبُدُكُمْ بِمَا لَكُمْ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَنَحْنُ إِنْ أَمَلْنَا تَعَالَى فَإِنَّ  
 أَفْقَ أَهْلَهُ حَقٌّ فَتَدْرِي  
 بَيْتِهِ فِي مَا تَعْبُدُونَ  
 الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الشَّهَادَةُ مَسْبُوعٌ بِسَوْفٍ فِي  
 الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 الْمُقْتُلُونَ شَهِيدًا فِي الْغُرُوبِ  
 شَهِيدًا وَمَا حَبَّ ذَاتُ الْحَبِّ  
 شَهِيدًا فِي الْغُرُوبِ شَهِيدًا وَالَّذِي  
 يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيدًا وَالْمَرْءُ  
 تَمَكَّرَ بِحَبِّ شَهِيدًا فِي الْمَقْبَرَةِ شَهِيدًا  
 أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ  
 أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا  
 وَبَيْنَ الْيَحْيَى وَبَيْنَ عِلْقَتِ شَوْكٍ حَقٌّ  
 الْقَبْرَيْنِ مَا خَرَّهَ فَمَكَرَ اللَّهُ لَنَا  
 فَمَكَرَ لَنَا وَقَالَ الشَّهَدَةُ الْفَعْلَةُ

جو آپ کے ہر آپ نے ماکہ و مدینہ  
 الیہ مسلطون پر تھا اور فرمایا اے ابوالفتح  
 خدا اپنے کام پر غالب ہے۔ اس کے آگے گئی  
 جا رہی ہیں۔ پس خود کیا عورتوں نے اور روئے  
 نہیں۔ جاہلین عینک ان کو عارض کرنے لگے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو کچھ مذکور حسب  
 مرگیا تو کوئی روئے والی عورت نے میں اس لئے  
 سے کیا حاصل ہے تو لوگوں نے عرض کیا وجہ  
 سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا اس کو فتن  
 پہنچا ہے پھر اس کی لڑکی نے کہا مجھے تو امید  
 تھی کہ تم شہید کے جاؤ گے کیونکہ تم نے جہاد کا  
 سارا سامان تیار کر رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی نیت  
 کے مطابق تو ان کا مہر لکھا گیا باقی تم کس چیز کو  
 شہادت سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا خدا کی راہ  
 میں ادا جانا شہادت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اخراج کی راہ میں اسے جانے کے لئے اٹھاؤ  
 کی سات نہیں اور میں جو مرض طاعون سے مر  
 جانے وہ شہید جو دریا میں ڈوب کر مر جائے وہ  
 شہید جو مرض ذات الجنبہ وغیرہ میں مر جائے  
 وہ شہید جو دیوار کے نیچے دب کر مر جائے وہ  
 شہید جو عورت جانے میں مر جائے وہ شہید جو  
 دستوں میں پھنسیں مر جائے وہ شہید ہے  
 اکتہ بن اس۔ تھی۔ ابوالفتح۔ ابوالفتح  
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا  
 رہا تھا کہ اس نے راستہ میں ایک کتا دیکھا  
 اس نے اس کو ستے کو راستے سے ہٹا دیا خداوند  
 تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اس کو بخشش دیا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم کے شہید ہیں

النَّبَطُونَ شَيْهَةً لَا يَنْتَعِلُونَ  
شَيْهَةً فِي الْعَرَبِ شَيْهَةً وَ  
صَاحِبُ الْهَدْيِ وَ الْعَهْدِ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ قَالَ لَوْ  
يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَيْتِ  
وَالْعَتِيقِ الْأَدَلِ لَوُ كُنُوا  
لَا أَنْ يَسْتَعْمِلُوا عَلَيْهِ  
لَا سَتَعْمِلُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي  
الْبَيْتِ لَوُ كُنُوا لَوُ كُنُوا  
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتِيقِ  
وَالْعَتِيقِ لَوُ كُنُوا لَوُ كُنُوا  
خَيْرًا

جو دستوں سے مرہائے وہ شہید جو طاعون سے  
مرہائے وہ شہید جو آبی میں غروب کر مرہائے  
شہید جو کہ وہاں گرنے والے شہید اور جو خدا کی راہ میں گرنے والے  
وہ شہید ہے اصل طور صوفیہ فرمایا کہ ایک بنگا کہ ان  
دینے میں اور ان صفت میں کثرت ہونے کا کتنا آقا  
سے اور فرمادے بغیر ان کو جو کچھ نہیں مٹا کر وہ  
فرما نمازی کرنے اگر لوگ جاننے کہ سہر میں پہلے  
لئے کا کتنا خواب ہے تو ایک دوسرے سے ملنے  
میں بہت کہنے اگر لوگ جاننے کہ کائنات میں  
کی جہالت کا کتنا اجر ہے تو وہ ان دونوں آندوں  
کی جہالت میں حاضر ہونے اگر یہ ان کو اس کے لئے  
کشتوں کے بل چن پڑے۔

## أَبْوَابُ الْجَنَائِنِ

الْمَرْأَةُ تَغْتَسِلُ زَوْجَهَا  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَغْتَسِلَ  
عَنْكَ اللَّهُ نَبِيٌّ إِنْ يَكْفُرُ أَنْ أَشَاءَ صِلَتْ  
عَنْكَ إِسْرَافًا إِنْ يَكْفُرُ الْعَصِيانِ  
مَنْ لَمْ يَكْفُرْ مِنْ تَوَلَّى فَحَرَّ  
لَمْ يَكْفُرْ مَنْ لَمْ يَكْفُرْ  
الْمَرْأَةُ إِذَا تَغْتَسَلَتْ إِنْ مَاتَ لَمْ يَكْفُرْ  
وَلَوْ هَذَا الْقَوْمُ مَاتَ يَوْمَ الْكَرْبِ لَمْ يَكْفُرْ  
عَنْكَ مِنْ غَسَلِ الْمَرْأَةِ  
قَالَ لَحْنًا وَبَدَأَ لَهَا بِأَمْرٍ  
بِأَنَّ الْمَرْأَةَ تَغْتَسِلُ زَوْجَهَا إِذَا تَغْتَسَلَتْ

اپنے مرد کو غسل دینے کا بیان  
بکت ہے اس میں اللہ نے جو کچھ انسان  
نہایت میں زور اور بکر صوفی نے اپنے خاندان  
اور بکر کو غسل دیا جب کہ ان کی وفات ہو گئی ہو  
غسل سے فائدہ ہو کر نکلیں اور رہا جری میں سے  
جو حاضر تھے ان سے سوال کیا اس غسل دینے  
کا وہ ہے کیا ہو یہ اس واقعہ میں غسل کا اجر  
ہے جبکہ میں آج روزے سے ہو اور صحت عطا  
دن ہے تو لوگوں نے کہا نہیں۔  
اس مسئلے کا اسی پر جا حاصل ہے کہ اگر  
کا اپنے متولی مرد کو نہانے میں کوئی حرج نہیں اور



أَوْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ عَنِ ذِي الْقُرْبَىٰ

قَالَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ الْقُرْآنَ  
بِحَقِّهِ وَأَكْبَرُ وَلَيْتَ كُنْتُ مِنَ الْإِسْبَاطِ وَغَرِقْتُ  
أَبْنُ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ وَكَانَ الْخَيْرُ كَالْخَيْرِ  
جَنَازًا وَابْنُ عَمْرٍو

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ وَكَانَ الْخَيْرُ كَالْخَيْرِ  
جَنَازًا وَابْنُ عَمْرٍو

قَالَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ الْقُرْآنَ  
بِحَقِّهِ وَأَكْبَرُ وَلَيْتَ كُنْتُ مِنَ الْإِسْبَاطِ وَغَرِقْتُ  
أَبْنُ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ ہے کہ اس کو اپنی گردنوں سے جدا کر دو۔  
ہام محمد نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اسے نہ دیکھ سکے  
ہے کہ سستی کر لے سے جلدی کرنا بہتر ہے اور یہی  
ہام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ابن ابی اس۔ زہری سے روایت ہے  
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے  
چلتے تھے۔ خلفاء راشدین اور بعد انہوں نے عمر  
بھی ایسا کر لے تھے۔

ابن ابی اس۔ زہری سے روایت ہے  
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے  
چلتے تھے۔ خلفاء راشدین اور بعد انہوں نے عمر  
بھی ایسا کر لے تھے۔

یہ ہے کہ اس کو اپنی گردنوں سے جدا کر دو۔  
ہام محمد نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اسے نہ دیکھ سکے  
ہے کہ سستی کر لے سے جلدی کرنا بہتر ہے اور یہی  
ہام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

لَمْ يَكُنْ لَيْتَ بَعْدَ بَيِّنَاتٍ قَوْلَهُ أَوْ حَمْرَةَ فِي جَنَائِزِهِ

میت کے ساتھ آگ لیا جانے اور وہی جلائے کا بیان

ابن ابی اس۔ سید بن ابی حمزہ  
زہری سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ میت  
کے ساتھ آگ لے جانے اور غریبوں کو ملنے سے  
بچ کر لے تھے۔

ہام محمد نے کہا اسی پر جہارا اور اہام  
ابو حنیفہ کا قول ہے۔

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّزَّازِيُّ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ وَكَانَ الْخَيْرُ كَالْخَيْرِ  
جَنَازًا وَابْنُ عَمْرٍو

قَالَ عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا أَخَذْتُ الْقُرْآنَ  
بِحَقِّهِ وَأَكْبَرُ وَلَيْتَ كُنْتُ مِنَ الْإِسْبَاطِ وَغَرِقْتُ  
أَبْنُ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

القيام بالعبادة

جنازہ کو رکھ کر کھڑا ہونے کا بیان

فاکت بن افس۔ پھیلانی سید۔ واقعہ  
بن سید بن سعادہ انصاری۔ تاریخ بن سید  
بن حکم۔ علی بن ابی طالب سے رفاقت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر  
کہتے ہو جاتے تھے پھر آپ نے انکو ترک  
کر دیا۔

اسم محمدی کے اسی پر عمل ہے کہ ہمارے  
کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی کوئی ضرورت نہیں  
ہے بات ابتدا و اسلام میں تھی پھر ترک کر دیا گیا  
اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَنْ فِي الْوَيْدِ بَيْنَ سَعْدٍ بَيْنَ سَعْدٍ  
مَنْ كَانَتْ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مَطْلَعُ  
النَّجْمِ مَنْ هِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
الْبُحْرَى وَالْمَلَأَ عَلَيْهِ  
الْعَالَمَ ثُمَّ تَحْتَ

قَالَ عَمْرٍو وَبَيْنَمَا كُنَّا  
فِي الْيَوْمِ مَرَّةً وَكَانَ حَالًا شَدِيدًا  
فَكُنَّا وَكُنَّا فَوَافَقُوا فِي حَالِهِمْ وَفِي حَالِهِمْ  
فَكُنَّا

فت: اکثر علماء کے نزدیک اب بے مشروط صحیح نہیں ہے۔

الصَّلَاةُ عَلَى الْمَذْبُوحِ وَالذَّعَائِرِ

جنازہ کی نماز پڑھنے کا بیان

ہاگت بن احم۔ قتیبہ بن ابی سعید مرقی  
 و پتر والد ابو سعید مرقی سے روایت کرنے  
 میں انہوں نے ابو تمیرہ سے سوال کیا جنازہ کی  
 نماز کس طرح پڑھنی چاہیے۔ انہوں نے کہا میں تم  
 کو قسم کیا کرتا ہوں میں جنازہ کے ہمراہ کلمہ  
 سبحان بول جب جنازہ دنگا یا کسے و تمہیں کہہ کر  
 خداوند تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور عی کی بھی  
 حمد و سلام پڑھ دوں گے بعد (میں مرقی تمہیں کہہ کر) یہ  
 دعا فرماتا ہوں اَللّٰهُمَّ قَبِّلْ لِحَقِّهَا وَ اَللّٰهُمَّ قَبِّلْ  
 وَ اَللّٰهُمَّ اَمِّتْ لَهَا وَ اَللّٰهُمَّ اَمِّتْ لَهَا وَ اَللّٰهُمَّ اَمِّتْ لَهَا

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَالْكَافُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا  
حَزِيمٍ وَكَانَتْ تَقُومُ عَنْ الْبُخَارَةِ فَقَالَ  
أَنَا الْقَوْمُ أَمَلُوا أَخْبَرْتُكَ أَتَيْتُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا  
فَبَاذُوا وَجْهَكَ كَقَرْنِكَ لِحَبْرَةٍ مِنْ أَمَلِهِمْ  
مَعَكُمْ لَخَلَا سَبِيَّتُهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَوْنَ  
وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَأَبْنُ أُمِّيكَ كَانَ  
يَقُولُ إِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنْتَ  
أَنْ تَحْتَدِثَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
وَأَنْتَ وَأَمَلُكُمْ إِنَّ

كانت قريشاً فزودته إحصائيه  
في إن كان قريشاً  
فقد سار عنه الألف  
عشرين أجراً ولا قريشاً بعد  
قال عبيد بن ربيعة  
بن مالك عن العنبر بن وهفون  
عن عبيد بن ربيعة

اِنَّكَ وَاَنْتَ عِنْدَ الْعِزِّ ذَا وَرُسُلُ الشُّعَا  
اَنْتَ رِيَّةَ اِنْ كَانَ لِحُيَا لِرُوْنِي اَنْتَا  
وَاِنْ كَانَ لِحُيَا لِرُوْنِي اَنْتَا  
خَيْرِيَّةَ اَنْتَا وَاَنْتَا بَعْدَ  
اِنَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ  
اِنَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ  
مِنْ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ اَمَّ

فمن بعض روايات من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أَخْبَرَنَا أَنَّكَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ  
إِذَا صَلَّيْتَ فَخُذْ إِذَا صَلَّيْتَ فَخُذْ  
سَلَامَةً مِنْ يَمِينِهِ مِنْ يَمِينِهِ  
قَالَ فَخُذْ مِنْ يَمِينِهِ  
يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَتَسْلِمُ وَتَسْلِمُ  
عَنْ يَمِينِهِ وَتَسْلِمُ عَنْ يَمِينِهِ  
تَسْلِمُ عَنْ يَمِينِهِ

جنازہ کی نمازیں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔  
 ہفت روزہ کے نامہ نگار۔  
 کی نماز میں سلام پھیرنے تو وہ دینی اقدار میں خلیفہ  
 اور چاہا کرتے کہ اس حال میں لیتا۔  
 امام محمد نے کہا اسی پر چارواں عمل ہے کہ  
 دونوں طواف جائیں بائیں سلام پھیرنا پابستہ اور آدھا  
 اسی امر پر گئے کہ اس حال میں لے اور پھر قیام  
 دھندلا گئے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
ابْنُ أَبِي عَمْرٍو كَانَ يُقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ  
فَعَدَّ الْعَمُورَ وَاجْعَدَ الْعُشْبِيعَ إِذَا خَلَّيْنَا  
بِوَلَدِنَا  
قَالَ لَحَنَدٌ فِي هَذَا أَنَا لِحَدَّكَ نَمِي  
بِالْمَشْرِقِ عَلَى النَّبِيِّ وَفِي يَدَيْكَ الْقَدَمُ  
مَنْ لَمْ يَخْلَعْ الْعُشْبِيعَ أَوْ تَخْلَعْ الْعُشْبِيعَ  
فَلْيُغَيِّبْ وَهُوَ قَوْلُ أَنَا حَنِيفَةٌ  
تَحِيَّةُ اللَّهِ

[illegible]

فتا۔۔ خاص طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔



الصلوة على الجنائز في المسجد

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ملک بن انس۔ توفیق۔ عبداللہ بن عمر  
 سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد  
 نبویہ میں ہوئی۔

قَالَ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ مَوَاقِفُ  
 عَلَيْكُمْ وَكَذَٰلِكَ يَنْفَعُكُمْ إِنِّي خَوَّيْتُكُمْ  
 وَعَسَىٰ مِنْهُمُ الْغَتَّارُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ يُخْلِقُونَ  
 تَبِينَ السُّعْيُ وَهُوَ الْمَوْجِدُ الَّذِي فِي كَفِّهِ  
 عَيْنٌ أَمَّا عَلَيْكُمْ وَتَسْتَوِي عَلَى الْغَتَّارِ

امام محمد نے کہا ہم کو حضرت ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت پہنچی ہے کہ مسجد میں نماز گزار ہرگز نہیں جاسکے اور حرمینہ میں جنازہ کے نماز کی جگہ مسجد سے علیحدہ ہی ہوتی تھی۔ یہاں ہی رسول اللہ مسلم نماز گزار پڑھتے تھے۔

فان الام شامق واسود بن خلیل وغیره کے نزدیک نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا جائز ہے

يَحْيِي الرُّجُلَ الْمَيِّتَ وَيُحْيِيهِ اَوْ يُقْبِلُهُ قُلْ يَقْضِيكَ وَفُتُوهُ

میت کو اٹھانے غسل دینے اور خوشبو لگانے سے وضو منٹوٹنے کا بیان

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ اَبُو اَنَسٍ  
 بَيْنَ عَمْرٍو عَطَا اَبَا الْقَعْقَعِ دِينَارًا  
 وَفَضْلًا ثَلَاثَةً وَخَلَعَ الْمَسْجِدَ  
 فَقَالَ وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ

ایکت بن اس۔ ناخ۔ جہاں میں نظر  
 سے روایت ہے کہ انہوں نے عبد الرحمن بن محمد  
 بن زید کی بیعت کو خوشبو لگائی اس کو اٹھایا اور  
 مسجد میں لے جا کر نماز جنازہ پڑھا لیکن نہ  
 نہیں کیا۔

ہکتہ بن اس۔ تاریخ۔ جہاں اس نے محمد بن اس کی قبر  
سے روایت ہے کہ انہوں نے جہاں اس بن محمد  
بن زید کی قبر کو خوشبو لگائی اس کو اٹھایا اور  
مسجد میں لے جا کر خزانہ جنازہ ادا کی لیکن وہ  
میں گیا۔

قَالَ غَسَّيْنَا فِي يَمِينِكَ أَفْئِدَةً  
 مُّشْرِئَةً لِّأَعْيُنٍ مِّنْ خَلْقٍ جَنَاحٍ وَكَأَنَّ  
 غَسَّيْنَا أَوْ كَفَّيْنَا أَوْ غَسَّيْنَا وَهُوَ قَوْلُ  
 أَنِ حَيْثُ كَرِهْتَ امْتَدَّ إِلَى

اہم حصے کے کہ اسی پر جا رہا ہے اس  
 شخص پر وہ خوش ہے جو میرے کو چھلانے کہن  
 پہنا ہے اور خوش ہو گئے اور میری قول نام  
 مناسب کہ ہے۔

ہم صبر کے کہا اسی پر جا راجل ہے اس  
 شخص پر منو نہیں ہے جو میرے گوتلے کے  
 پتا سے اور خوشیوں لگے اور سچی قول نام  
 صاحب کا ہے۔

الرَّجُلُ كَذْرِكُهُ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ مَوْضِعٍ

بغیر وضو نماز جنازہ میں شامل ہونے کا بیان

بشارتیں دیا کہ وہ اپنے عہد میں  
 میں آج کل کے لوگوں کو اپنی طرف سے  
 فراموش نہ ہو۔

[illegible]

فت: دوسرے اند کے نزدیک دھوکا ضروری ہے عجم گناہی نہیں۔

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ بَعْدَ مَا يَدْعُونَ

وفی کرنے کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

[illegible]

اَخْلَقَكُمْ ذَا اَمَانَةٍ اَخْلَقَكُمْ اَنْثَى فَخَلَبَ  
 اَنْ اَنْتَا اُنْثَا فَمَنْ مَنَعَكَ مِنْ خَلْفِ  
 اَخْلَقَكَ اَنْتَ وَمَنْ مَنَعَكَ مِنْ رَحْمَتِ اَخْلَقَكَ  
 وَتَوَلَّى اللّٰهُ وَتَوَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتُهُ  
 فَلَمَّ ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُوْلُ اَلَا اَنْتَا اَنْتَا وَتَسْأَلُ عَنْكَ ذَاكَ لَقَدْ

لکھت ہیں اس۔ اور شہاب زہری ۱۰  
 اسعد بن ہشیل بن حنیف سے روایت کیا کہ  
 مسلم کو ایک مسکین عورت کی بیماری کے حلق  
 خبر دی تھی اور آپ کی عادت شریف مسکینوں  
 کی عیادت کرنا اور ان کے بارے میں واقفیت  
 حاصل کرنا تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



بادشاہوں کا لقب ہے۔ یہاں تماشی ہے۔ "اصغر" مراد ہی جو چھوٹا ہو ہی ہی ہمیشہ کے بادشاہ تھے  
 اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔

**قائمان نماز جنازہ** | اس حدیث سے مشافعیہ اور ابن ابی شیبہ نے قائمان نماز جنازہ کے جواز پر استدلال  
 کیا ہے۔ مگر حنفی نے قائمان نماز جنازہ کے جواز کی ہمیشہ طرہ یہی کی ہے کہ جس جگہ میت کا انتقال ہوا  
 وہاں کوئی اس پر جنازہ پڑھو اور جو نہ ہو۔ شافعی میں سے روایتی تھے بھی اس قول کو پسند کیا ہے۔  
 امام ابن حبان نے روایت کی ہے کہ قائمان نماز جنازہ کے جواز کی شرط یہ ہے کہ مصلیٰ کی نسبت سے میت کی جانب قبلہ  
 میں ہو۔ لہذا اگر میت کا مصلیٰ کی نسبت سے قبلہ کی جانب مخالف ہو، مگر قائمان نماز جنازہ ہوگی۔  
 حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قائمان نماز جنازہ مشرع نہیں ہے۔ جہاں تک تماشی کے واقعہ کا تعلق ہے  
 سورہ میں کی خصوصیت ہے، نیز چونکہ وہ مسلمان بادشاہ تھے اور مسلمانوں کی انہوں نے بطور خاص مدد کی  
 تھی اور وہی پر کسی نے نماز نہیں پڑھی تھی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر عین میں نماز پڑھی،  
 جبکہ تماشائی کی دعوت اپنے ملک میں ہوتی تھی اس کے علاوہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہر نماز تماشائی کے درمیان پہنچنے کی روایات تھے وہ سب دور کر دیے گئے تھے یہاں تک کہ تماشائی کا جنازہ آپ کو  
 سامنے نظر نہ آتا تھا چنانچہ "وادی تماشائی" اسباب المنزول میں حضرت ابن عباس سے یہ روایت ہے  
 نقل کیا ہے۔ "کلفت عقیق صلی اللہ علیہ وسلم من سرور القاشی حتی رآہ وصلى عليه" اور ابن عباس  
 نے "اور زید بن اسلم نے روایت کی ہے کہ عقیق صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیق سے عقیقہ کیا کہ وہاں  
 تماشائی کے ہیں میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں فرماتے ہیں "مقامہ و مصلیٰ خلفہ و ہم  
 لا یجوزوا الا ان جازتہ بین یدیه" اور امام نووی کی روایت میں "بالا لآئسہ"۔ فضلیہ اختلافہ  
 ونحن لا نحرز ولا ان الجنازة قد فعلنا۔

البتہ اس پر بھی ہیں حدیث کی روایت سے اختلاف ہو سکتا ہے جو "صلوٰۃ علی النہالی" کا واقعہ نقل کرتے  
 ہوئے فرماتے ہیں "فصلنا خلفہ صلیون و ما نحرز شیبہ"۔ خروج الطبرانی۔

۱۔ اسناد الخیر فی معرفۃ الصالحین (۱/ ۱۹۷) ص ۴  
 ۲۔ ومن جملہ کتب الفکر (۱/ ۱۹۷) ص ۴۷۷ فی الجہود الذی یجوز فیہا التعمیر و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ  
 الفکر (۱/ ۱۹۷) ص ۴۷۷ فی الجہود الذی یجوز فیہا التعمیر و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ  
 ۳۔ کہ ان فی الخیر (۱/ ۱۹۷) ص ۴۷۷ فی الجہود الذی یجوز فیہا التعمیر و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ  
 ۴۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ" اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ"  
 ۵۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ" اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ"  
 ۶۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ" اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ "و ما یقرب منہ الاموال و کمالہ"







الْقَبْرِ يُغْنِي عَنْكَ الْجَنَّةَ الْكُبْرَىٰ أَوْ يُنَوِّسُ

قبر کو مسجد بنا دیا اس کی طرف نماز پڑھنے کا بیان

۳۳  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ  
سُؤْدَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا لَمْ يَلِدْ وَلَهُ لَقَبٌ وَأَمَّا بِنْتُ الْحُسَيْنِ  
فَعَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ رَأْسَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ رَأْسُهَا

۳۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ  
سُؤْدَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا لَمْ يَلِدْ وَلَهُ لَقَبٌ وَأَمَّا بِنْتُ الْحُسَيْنِ  
فَعَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ رَأْسَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ رَأْسُهَا

## كِتَابُ الزَّكَاةِ!

مال کی زکوٰۃ کا بیان

الزَّكَاةُ

۳۵  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ  
سُؤْدَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا لَمْ يَلِدْ وَلَهُ لَقَبٌ وَأَمَّا بِنْتُ الْحُسَيْنِ  
فَعَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ رَأْسَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ رَأْسُهَا

۳۶  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ عَنْ  
سُؤْدَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا لَمْ يَلِدْ وَلَهُ لَقَبٌ وَأَمَّا بِنْتُ الْحُسَيْنِ  
فَعَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهَا رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
إِنَّ رَأْسَ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ رَأْسُهَا



ذُرِّيَّتُهُ مِنْ طَالِبِ طَوَاتٍ بَقِيَ بَعْدَهُ ذَاكَ مَا  
تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَيُجِبُهُ زَكَاةُ ذُرِّيَّتِكَ  
بِرَأْسِكَ وَذُرِّيَّتِهِمْ أَوْ حُرِّمُوا مِنْ طَوَاتٍ أَوْ تَقَاتَا  
فَتَضَاهِدُ أَزْوَاجُكَ الْفَرِيقَ الْبَقِيَ أَقْلُ مِنْ  
ذَلِكَ حَتَّى تَمَازِلَ فَمِنْ مَالِهِ الذَّكَوْنُ ذِكْرُكَ  
فِيهِ الزَّكَاةُ وَهُوَ طَوَاتٍ أَوْ حُرِّمُوا

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ  
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ وَهُوَ فِي  
بَيْتِهِ مِنَ الذَّكَوْنِ أَوْ فِي الزَّكَاةِ  
فَقَالَ لَا

قَالَ هَسَا قَرِيبًا أَتَاهُ وَهُوَ  
مِنْ أَهْلِ عَيْتِهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

### مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ سَمِعْتُ  
نَبِيَّ عَسَى الرَّحْمَنُ نَبِيَّ تَقْصُصُهُ عَنْ  
أَبِي سَعْدٍ الْحَدَّادِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَيْسَ فِيهَا دُونُ خَشَرٍ أَوْ سَقَمٍ  
الْمُتْرَكَةِ وَلَا فِيهَا دُونُ خَشَرٍ  
أَوْ سَقَمٍ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيهَا  
دُونُ خَشَرٍ وَلَا فِيهَا دُونُ خَشَرٍ

قَالَ عَسَى لَا يَهْدِي الْكَلْبُ وَلَا الْكَانُ  
أَوْ تَقْبَلُهُ كَأَحَدٍ يَذْهَبُ إِلَّا فِي خَشَرٍ  
وَأَجِدُ فِي كِتَابِكَ أَنَّ يَفْقَهُ فِيهَا أَخْرَجَهُ  
أَلَا تَرَى الْعُسْرَ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ  
بِأَنَّ كَثَرَتِ الْفُتُورُ مِنْهُ أَوْ شَفِيتُهَا  
الْمُسْتَأْذَنَ وَأَنَّ كَثَرَتِ الْفُتُورُ مِنْهُ

قرض دار کے اس کے بعد اگر مقدار مضامین  
پائی ہے اور اس کی مقدار دو سو درہم یا اس  
مشتعل سونا یا اس سے زیادہ ہوئی ہے تو اس  
میں سے زکوٰۃ دے اور اگر بغیر مال اس مقدار  
سے کم ہے تو پھر ان میں زکوٰۃ نہیں اور پھر  
امام صاحب کا ہے۔

نکتہ بن اس۔ برتیرین حقیقت نے  
سلیمان بن سید سے ایسے شخص کے بارے میں  
سوال کیا کہ پاس مال ہے اور اس قدر اس  
قرض میں ہے تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے  
انہوں نے کہا نہیں۔

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے صحیح قول  
امام ابو حنیفہ کا ہے۔

### جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان

نکتہ بن اس۔ محمد بن عبد اللہ بن  
عبد الرحمن اپنے والد محمد بن عبد الرحمن  
سے وہ ابو سعید خدریؓ کی روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ  
و حق سے کم گھوڑوں میں صدقہ نہیں ہے ہاتھ  
او غیر سے کم جو چاندی ہو اس میں صدقہ نہیں  
ہے اور ہاتھ او تھول سے کم میں بھی صدقہ نہیں  
ہے۔

امام محمد نے کہا اس پر ہمارا عمل ہے  
یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے مگر ایک مسئلہ میں  
اختلاف ہے امام صاحب کہتے ہیں جو کچھ پہلے  
پر سب میں منہر ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر  
کہ زمین ہزار بارش سے سیراب ہوئی ہو اور جو  
زمین پانی سے کثیر سیراب کی جائے تو اس میں

أَوْ ذَاتِ رِجْلَيْنِ فَوَضَعَتْ خَشْمَهُ وَخَوَّ قَوْلُ رَجُلٍ مِمَّنْ  
الْمُشْرِكِينَ وَتَحَايَدَ  
نصف عشر میں اور یہی قول ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔

فت۔ در مجموعہ اوصاف میں دایم شامی کے نزدیک ہاتھ و پائی سے کم عشر میں عشر نہیں ایک  
دستی ساتھ صراح کا ہوتا ہے اور ایک صراح دایم جو منیف کے نزدیک آخر دخل کا ہے دایم شامی  
وصاحبین کے نزدیک ہاتھ و پائی اور نہائی دخل کا۔ دخل اگر تیری وزن کے اعتبار سے قریب آدھرا  
کا ہوتا ہے اور قریب چار میں درم کا ہوتا ہے۔ وزن کے معنی چاندی یا سکہ کے ہیں۔

## الْمَالُ مَتَى يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ  
حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ  
نکتہ بن امیہ۔ اسے اسے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمرو  
نے کہا میں مال میں زکوٰۃ کا ایک سال نہ گزر جائے  
اس میں زکوٰۃ نہیں۔

كَانَ يَحْتَسِبُ فَرِيضَةً أَوْ حِصَّةً  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَصِيْبُهُ أَمَّا الْآ  
أَنَّهُ يَكْتَسِبُ مَالًا لَا يَنْصَبُ إِلَى مَالٍ  
يَنْتَدِي وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيضَةً أَوْ حِصَّةً زَكَاةً  
فِي الْمَالِ الْأَوَّلِ لَيْسَ الشَّيْءُ مَعْدُومًا وَهُوَ  
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَصِيْبُهُ أَمَّا الْآ  
دایم جمع کے کیا اس کا پورا پورا اور دایم  
شیر کا مال ہے مگر جو محض نیا مال حاصل کرے  
اور اس کو اپنے پیسے مال کے ساتھ ملا دے پھر جب  
زکوٰۃ کا وقت آجائے تو اسے حاصل کئے ہوئے  
مال کی بھی زکوٰۃ ساتھ ہی ادا کرے یہی قول ہے  
اور ابراہیم بھی کا ہے۔

## الزَّكَاةُ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكَاةُ

قرض لئے ہوئے مال پر زکوٰۃ کا بیان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ سَالَةَ الْغَابِ  
بْنَ عُثْمَانَ عَنْ لُكَيْبِ بْنِ الْوَدَاعِ  
بِئْسَ الْوَدَاعِ قَالَ قُلْتُ هَلْ فِيهِ  
زَكَاةٌ قَالَ الْغَابِ أَيْ أَبَا بَكْرٍ كَانَ  
لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالٍ مَدَّ فِي شَيْءٍ مِمَّنْ  
نکتہ بن امیہ۔ اسے اسے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمرو  
زیر نے قاسم بن محمد بن ابی ہریرہ سے اپنے کتاب  
کے بارے میں سوال کیا میں سے انہوں نے سخت  
سے مال کے عوض منافع کیا تھا محمد بن عبد اللہ  
میں میں نے کہا کیا اس میں زکوٰۃ ہے تو قاسم بن  
محمد نے کہا کہ حضرت ابوبکر واداعا قاسم بن عمرو



قَالَ فَتَنَّا أَتَا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ بَنِي  
وَكُلَا لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَأَتَا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ بَنِي  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ

امام محمد نے کہا جو زیور جو اہل بیت  
کا ہوا ان میں زکوٰۃ نہیں اور جو زیور سوسے  
چاندی سے ہوا ان میں زکوٰۃ ہے مگر ان کا بیڑہ  
بھیروں کے مال میں سے زکوٰۃ نہ دینی چاہیے  
اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔  
ف۔ امام شافعی و دیگر اکثر ائمہ کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ نہیں اور امام صاحب کے نزدیک  
زیور میں زکوٰۃ ہے۔

## الْعُشْرُ

## عشر کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابن کتب بن انس۔ زہری۔ مسلم بن حنفیہ  
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر  
بن خطاب ان لوگوں سے ہیں کہ زمینیں اور پھل  
عقین گیہوں اور زیتون کا بیڑوں حصہ لیتے تھے  
اس سے حضرت عمر کا مقصد مدینہ میں غلہ کھانا  
نکل کر واپس سے نصف اشوک سوا کر کاٹا ہوا  
سب قسم کے غلوں سے عشر لیتے تھے۔

قَالَ فَتَنَّا أَتَا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ بَنِي  
وَكُلَا لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَأَتَا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ بَنِي  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ  
وَكُلَا لَكَ الْآنَ لَكَ فَتَنَّا فِيهِ الزُّكْرَةَ فَتَنَّا فِيهِ

امام محمد نے کہا لوگوں سے سب قسم  
کے غلوں میں سے جس میں چاروں حصہ کھائے گئے  
ہو یا اس کے علاوہ سال میں ایک دفعہ بیڑوں  
لینا چاہیے اور حرقی جب دان لے کر اور کھانا  
میں داخل ہو تو اس کے سب قسم کے غلوں میں  
سے دسواں حصہ لینا چاہیے حضرت عمر نے یہاں  
حد براہ اس میں ایک کو کو فروغ دیا کہ عشر  
دسواں کرنے کے لیے ہی حکم دے کر بھیجا تھا اور  
یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

## الْجَزِيَّةُ

## جزیرہ کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابن کتب بن انس۔ زہری سے روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے یمنوں کو

مِنْ تَجَوُّبِ الْخَضِرَاءِ فَكَانَ كَمَنْ  
أَتَتْهُ عَامِلِينَ فَتَجَوَّبُوا مَا رَسَّ وَاتَّخَذُوا  
بَيْنَهُمْ بَيْنَ عَمَّالٍ مِنْ الْأَوَّلِينَ

فہم و ہجری و ہجرہ اور وہاں کے دو میان ہجری کے علاؤ میں سے ایک مقام ہے یہ وہی ایک

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ  
طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ  
وَدُرِّمَتَا وَرَحِمَةَ أَخِي الدَّهَّانِ  
أَمْرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي قَطْرٍ  
ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ كُنُوا  
يُتْلَوْنَ آيَاتِهِ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ  
طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ  
وَدُرِّمَتَا وَرَحِمَةَ أَخِي الدَّهَّانِ  
أَمْرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي قَطْرٍ  
ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ كُنُوا  
يُتْلَوْنَ آيَاتِهِ

قَالَ هَذَا الشَّيْءُ أَنِ كُنْتُ فِي  
مِنَ الْجَوَّارِ بَيْنَ قَوْمٍ أَنِ كُنْتُ فِي  
وَلَا كُنْتُ فِي دَارِ الْخَضِرَاءِ وَكَذَلِكَ بَالِغًا  
فَمِنْ الْخَضِرَاءِ عَلَى أَخِي الدَّهَّانِ وَرَحِمَةَ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ وَرَحِمَةَ أَخِي الدَّهَّانِ  
أَمْرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي قَطْرٍ  
ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ كُنُوا  
يُتْلَوْنَ آيَاتِهِ

حضرت عمرؓ نے غار کے جو سیوں سے اور  
حضرت عثمانؓ نے بروہ کے جو سیوں سے جوڑ  
لیا تھا۔

فہم و ہجری و ہجرہ اور وہاں کے دو میان ہجری کے علاؤ میں سے ایک مقام ہے یہ وہی ایک

ابن ابی اس۔ تابع۔ اسلم مولیٰ عمرؓ  
سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطابؓ سے  
اس شخصؓ کے پاس چاندی گھر سال چالیس دہم  
جزیرہ مقرب کیا اور کچے پاس سوہا ہواں پر سوہا چار  
دینار جزیرہ مقرب کیا اور ان کے ساتھ مسلمانوں حاجت  
یاری کرنا اور جو کوئی مسلمان ان کے پاس گئے تو اسکی  
تین روز تک یہاں نوازی کرنا۔

ابن ابی اس۔ تابع۔ اسلم مولیٰ عمرؓ  
سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطابؓ سے  
اس شخصؓ کے پاس چاندی گھر سال چالیس دہم  
جزیرہ مقرب کیا اور کچے پاس سوہا ہواں پر سوہا چار  
دینار جزیرہ مقرب کیا اور ان کے ساتھ مسلمانوں حاجت  
یاری کرنا اور جو کوئی مسلمان ان کے پاس گئے تو اسکی  
تین روز تک یہاں نوازی کرنا۔

اسم محمدؐ نے کہا جو اس سے جزیرہ بنت  
ہے ابی ان کی عورتوں سے کھانا دیکھا جانے  
اور ان کا ذخیرہ رکھا یا جانے اور جسکو  
رسول اللہؐ ملے سفر علیہ وسلم سے ایسی کھا روایت  
پہنچی ہے اور حضرت عمرؓ نے ابی کو فہم سکیں  
سے بارہ دہم متوسط الحال سے پوچھیں دہم  
اور علیؓ سے اڑنا چیس دہم جوہر لہنا مقرب کیا  
تھا اس نامک نے جزیرہ میں اونٹ کا ذکر کیا  
ہے سوہا اس علم کے مطابق حضرت عمرؓ جزیرہ  
میں اونٹ نہیں پائے تھے۔ مگر ایک وضعی  
تفسیر یہ معاذ اللہ کے طور پر جزیرہ دو گنا کہیا  
گیا جب ان سے جزیرہ پیا گیا اور اونٹ لگتے

کبریٰ نے کریمہ رسول کیا۔

وَبَقَرَةٍ وَشَاةٍ مِّنْهُنَّ

زَكَاةُ الْخَيْلِ وَالزَّقِيقِ وَالْبَزَازِينَ

گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ کا بیان

ماکت بن اس۔ عبد اللہ بن وینار کہتے ہیں میں نے سمیر بن سب سے سنا کہ گھوڑے کی زکوٰۃ کے بارے میں روایت کیا تو انہوں نے کہا کیا گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی گھوڑوں میں کوئی نہیں ہے۔

ماکت بن اس۔ عبد اللہ بن وینار کہتے ہیں یہ ر۔ عمر اک بن مالک الاثریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے اپنے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے سواری اور غیر سواری کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک گھوڑے نسل بزغائے کے لئے چھوڑ دیئے جائیں ان میں زکوٰۃ ہے خواہ ایک گھوڑے کو ایک دینا کر یا جائے یا قیمت کا اندازہ کر کے چھوڑ دیا سو دس سے یا کچھ دس دوا کرے یا اگر دس سے زیادہ ہو تو ایک سو دس سے۔

فہ۔ صاحبین امام شافعی واکثر ائمہ کے نزدیک گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ماکت بن اس۔ عبد اللہ بن ابی بکر محمد بن حرم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنی حکومت کے زمانے میں عبد اللہ بن ابی بکر کو لکھا کہ شہداء اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہ لی جائے۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ

قَالَ فَهَلْ أَتَى عَلَى الْغَيْثِ مَبْرُورٌ  
مَا وَصَفَكَ ابْنُ قُتَيْبَةَ وَأَمَّا الْمُتَمَلِّقُ فَيُقْبَلُ  
الْمُتَمَلِّقُ إِذَا أَصْلَحَ مِنْهُ الْقَائِلُ  
الْكُفْرَانُ وَخُتْمُهُ الْفَرَاغُ فَتُجَابِلُهُ  
وَأَمَّا الْبُزْجِيُّ فَهُوَ قَبْلُ الْفَرَسِ  
وَالْكَفَرُ وَالْمُتَمَلِّقُ وَهُوَ يُلْقِي فِي الْبُزْجِ  
مِنْ خَلْفِهِ وَتُجَابِلُهُ فِي الْمَقَامِ الْكَفَرُ

امام محمد نے کیا غور ہے کا دہی حکم ہے  
یو ایسی بیان کیا گیا کہ گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں  
ہے اور شہید باطل فرقے سے زیادہ ہو  
تو اس میں حشر ہے۔ لیکن امام صاحب کے  
شراک شہد کم ہو؛ زیادہ اس میں حشر ہے  
ہم کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے یہ روایت پہنچی ہے  
کہ آپ نے شہد میں حشر مقرر کیا۔

فراق جمع فرق کی ہے اور فرق تین معانی کا ہوتا ہے۔

[illegible]

ابن ابی اس۔ ابن عباسؓ نے بھی یہی روایت ہے کہ خادم کے لوگوں نے حضرت ابو سعیدؓ کو اس کے اپنے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ دینے پر بھی قراہیوں سے اپنے سے انکار کیا پھر انہوں نے اس کے پاس سے حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ نے ان کو اس کے جواب میں لکھا کہ جو لوگ تم کو کوئی کوری تو ان سے لیکر آگے غلاموں اور غنما، برقعہ کرودہ اور مہمور نے کیا یہی روایت ہے کہ کوفہ اور غلاموں میں جو اسے صدقہ فطر کے ادا کچھ قوت نہیں ہے۔

قال حكيمه القلان في هذه القلوان  
الاولان ليس في قلوب الكليل حذقة  
في قلوب الكليل حذقة

الرِّكَاتِ

کلان اور فیمن کی زکوٰۃ کا بیان

[illegible]

اکت. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنو  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا  
 میں حارث بن عزیق کو ایک کان جو فہم کے  
 مہداں میں تھی جاگیر میں دے دی تھی اور اس  
 کان سے رزاق کے سوا کچھ نہیں لیا مگر خدا تعالیٰ  
 عمن (ایضاً) (ص)

قَالَ لَحَسْبَ الْعَذَابُ لِلْمُكَرَّمِ إِنَّ  
الْحَيَّةَ مَسَلَتْ أَمَامَهُ وَتَسْلَمُ فَكَانَ فِي  
الْبُكَارِ الْخُشْيُ بَيْنَهُمَا وَتَسْلَمُ الْوَلَدُ وَالْكَرْمُ  
فَكَانَ الْمَلِكُ الَّذِي فِي حَقْلِهِ أَمَامَهُ لَمَّا فِي حَقْلِهِ  
الْأَنْبِيَاءُ يُؤْمَرُ خَلْقُ الْخَلْقِ وَتَسْلَمُ الْوَلَدُ وَالْكَرْمُ  
خَلْقُ الْمَقَامِ وَتَسْلَمُ الْوَلَدُ وَالْكَرْمُ  
أَنْ حَيَّةٌ وَتَسْلَمُ الْوَلَدُ وَالْكَرْمُ  
فَكَانَ أَمَامَهُ

ف۔ رکان جمع رکنی کال وقفہ دھرو

صَدَقَةُ الْبَقَرَةِ

أَخْبَرَنَا هَذَا الْاِمَامُ الْأَخْمَرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ  
قَلْبِشٍ عَنْ طَارِسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قَعَادَ بَنِي جَسْفَةَ إِلَى أَبِي  
طَالِبٍ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ نَفْسًا قَبْلَ  
وَمِنْ كُلِّ أَلْفٍ مِائَةً وَأَنْ يَأْخُذَ بِأَكْثَرِ  
وَأَلْيَ يَمَادُونَ وَأَهْلُ قَارِئِ بْنِ الْحَكِيمِ  
شَيْئًا وَأَمَّا لَمَّا سَمِعَ قَعَادُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ عَظِيمٍ  
إِلَيْهِ فَنُتُوِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ أَنْ يَقُولَ  
مُعَاذُ

قَالَ هَكَذَا وَبِهِدَا اتَّأَمَدُ

لَيْسَ فِي آفِلٍ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقِيَّةِ  
وَكُلُّهَا قَائِمٌ لَمْ يَكُنْ ثَلَاثِينَ قَبْلَهَا ثَمَّةً أَوْ  
فَكَيْفَ؟ وَالْقَبِيَّةُ الْهَدْمُ الْكَوْنُ وَالْأَيُّ  
الْأَعْيَانِ فَإِذَا كُنْتُ أَزْهَرِيْنَ قَبْلَ ثَمَّةً  
وَكُنْتُ قَبْلَ الْبَقِيَّةِ فَكَيْفَ كُنْتُ لَمْ يَكُنْ

امام محمد نے کہا یہ مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کانوں میں خمس ہے اور گن سے کم نہ کیا۔ و رسول اللہ کا نہ کسی کو کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زوہ مال ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے زمین میں خدائی طور پر پیدا کیا ہے یعنی معدن میں خمس ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام غزالی کا ہے۔

فلس و انجواں حصہ کو کہیں۔

## گامی زکوٰۃ کا بیان

۱۔ گفتہ ہی نہیں۔ کسی نہیں بخلاؤں گے  
 وراثت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو اس  
 کی طرف بھیجا اور گلے کے باسے میں ان کو گلہ بڑا  
 کہ میں گلے میں سے ایک سال بھر یا بھڑی اپنی ہاتھ  
 اٹھوا نہیں میں سے دو سال کا بھڑا۔ پھر کسی نے نہیں  
 سے کہ میں ذکاوت رکھتا ہوں یا ہی تو آپ نے گلے سے گلہ  
 کیا اور فرمایا میں نے اس پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے  
 کوئی علم نہیں سلسلے میں اسکے اسے میں آپ کے  
 پاس میں جا کر معلوم کر دوں گا۔ میں معاذ بن جبل آج  
 وہاں نہیں لوٹے گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال  
 ہو گیا۔

امام محمد نے کہا اسی رہبر ہمارا اصل ہے کہ  
تیس سے گہری رکوع نہیں ہے۔ اور میں نے  
کراٹا میں تک ایک سال کا بھڑا بھڑی ہے۔  
اور صاحب پر سے پائین ہو جائیگا تو ان میں دو  
سال کی بھڑا بھڑی ہے یہی امام صاحب دہلی  
غفرلہ کا قول ہے۔







# أَبْوَابُ الصِّيَامِ

## الصَّوْمُ لِزُيَّةِ الْهَلَالِ وَالْإِفْطَارُ لِرُؤْيَيْهِ

سپاندیکھ کر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان !

ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

بنی ہرے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ذکر کیا تو فرمایا نہ رکھو یہاں تک کہ تم رمضان کا  
نام نہ پوچھو اور نہ روزہ سے موقوف کرو یہاں تک  
کہ تم شمال کا چاند نہ دیکھو اور اگر مطلع غبار کا روزہ تو تم  
نہیں دن پورے کرو۔

اسم محمد نے کہا اسی پر چار اسم ہے اور  
یہ اسم ابو سنیفہ کا قول ہے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

نَهْدٍ وَبُشَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ  
تُكْتَلَمُ فِيهِمْ قُلُوبُهُمْ لَا تَصُومُ شَوْهَةً حَتَّى  
تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تُفْطِرُونَ حَتَّى تَرَوْهُ  
فَمَنْ تَرَ هَلَالَهُ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَا

فَالْأَمْرُ بِهَذَا وَالْأَمْرُ بِهَذَا  
فَمَنْ تَرَ هَلَالَهُ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَا

## فَمَنْ تَرَ هَلَالَهُ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَا

روزہ دار کو کس وقت کھانا حرام ہے

ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

بنی ہرے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا لیکن صائم کے وقت آذان دینے میں رو  
نہ کھانا اور دوسرے جب تک کہ عبد اللہ بن مسعود  
آذان نہ دیں۔

اسم محمد نے کہا اسی پر چار اسم ہے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

نَهْدٍ وَبُشَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ  
تُكْتَلَمُ فِيهِمْ قُلُوبُهُمْ لَا تَصُومُ شَوْهَةً حَتَّى  
تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تُفْطِرُونَ حَتَّى تَرَوْهُ  
فَمَنْ تَرَ هَلَالَهُ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَا

فَالْأَمْرُ بِهَذَا وَالْأَمْرُ بِهَذَا

ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

بنی ہرے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرمایا لیکن صائم کے وقت آذان دینے میں رو  
نہ کھانا اور دوسرے جب تک کہ عبد اللہ بن مسعود  
آذان نہ دیں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

نَهْدٍ وَبُشَيْرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ  
تُكْتَلَمُ فِيهِمْ قُلُوبُهُمْ لَا تَصُومُ شَوْهَةً حَتَّى  
تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تُفْطِرُونَ حَتَّى تَرَوْهُ  
فَمَنْ تَرَ هَلَالَهُ فَلْيَصُومْ فَإِنَّهُ لَا





عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 ﷺ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ حَشَّافٍ  
 مَرْفُوعًا بَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ يَقُولُ لِي كُنْتُ  
 فِي مَكَّةَ كَرِهْتُ أَنْ أَهْجُوَ بَنِي قُلَاحٍ فَلَا مَرْفُوعَ  
 أَهْجُوهُمْ جُنُبًا أَمْطَرَهُمْ فَلَا مَرْفُوعَ  
 أَهْجُوهُمْ حَتَّى لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ رَحْمَةٌ  
 لَيْسَ عَيْنِي إِلَّا أَعْيُنُ الْمُؤْمِنِينَ  
 عَائِشَةُ وَابْنُ سَلَمَةَ قَالَا لَهَا  
 مَتَى ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 وَابْنِ حَشَّافٍ مَعَهُ حَقٌّ وَخَلْفَانِ  
 عَائِشَةُ قَالَتَا عَلَيْنَا أَنْ نَرْفَعَهُمَا  
 بَيْنَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لَكُنَّا جُنُودَ مَرْفُوعٍ ابْنِ  
 لَحْمٍ أَيْدَانَهُ كَيُؤْتِيَا مَرْفُوعًا يَقُولُ  
 مِنْ أَهْلِهِمْ جُنُبًا أَمْطَرَهُمْ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ فَكَانَتْ  
 لَحْمِي كُنَّا قَالَا ابْنُ مَرْفُوعٍ يَلْعَنُ لَحْمِي  
 أَكْرَهْتُ أَنْ يَكُونَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ لَا أَرَى أَلَمَ لَسَانِي  
 فِي مَرْفُوعٍ عَنِ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَلْعَنُ جُنُبًا  
 وَابْنُ جَبْرِ عَنْ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا وَابْنُ مَرْفُوعٍ  
 ذَلِكَ الْمَرْفُوعُ قَالَ لَمْ تَخْرُجْ حَتَّى حَقَّقَ  
 وَخَلَّفْنَا حَقَّقَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَا لَهَا  
 مَتَى ذَلِكَ فَقَالَتْ كُنَّا قَالَا ذَلِكَ عَائِشَةُ  
 لَمْ تَخْرُجْ حَتَّى حَقَّقَ جُنُبًا مَرْفُوعًا  
 ذَلِكَ كَرِهْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ مَا ذَكَرَ لَقَالَا  
 أَلَسْتُ بِكَ عَائِشَةُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتُ لَكُنْتُ  
 ذَا يَحْيَى هَذَا فِي ثَلَاثِ يَابَاتٍ  
 لَكُنْتُ عَائِشَةُ إِلَى ابْنِ مَرْفُوعٍ مَرْفُوعًا  
 يَا عَائِشَةَ لَكُنْتُ بِمَرْفُوعٍ ذَلِكَ قَالَ

ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور  
 میرے والد عبد الرحمن مروان بن حکم کے پاس  
 بیٹھے تھے جو ان دونوں مرد کے حکم تھے تو ان  
 سے ذکر کیا گیا کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے ان  
 کی حالت میں سچ بولا۔ کہ اس کا روزہ نہیں  
 ہو گا۔ مروان نے کہا اے عبد الرحمن میں تم کو  
 دے ہوں کہ تم اس ابو ہریرہؓ حضرت عائشہؓ کو کہہ دو  
 حضرت عامرؓ کے پاس جاؤ اور ان سے یہ  
 مسئلہ دریافت کرو۔ ابو بکرؓ عبد الرحمن کہتے ہیں  
 عبد الرحمن حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور ان  
 کے ہمراہ تھا کہ عبد الرحمن نے ان کو سنا کہ کیا  
 اور کیا ہے ام المؤمنینؓ ہم مروان بن حکم کے  
 پاس بیٹھے تھے۔ ان سے ابو ہریرہؓ کہہ اس کچھ  
 کا ذکر ہوا کہ حالت جنابت میں سچ بولا ہے  
 روزہ نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہؓ نے کہا اے  
 عبد الرحمن ایسا نہیں ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ کہتے  
 ہیں کیا تم کو اس حق سے ابراہیمؓ سے حکم ہوا کہ  
 صلوات علیہ کیا عبد الرحمن نے کہا نہیں خدا کا قسم  
 حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ  
 رسول اللہؐ صلوات علیہ وسلم مجھ سے کبھی اس سے حالت  
 جنابت نہ نکلا کرتے تھے۔ اور اس دن روزہ  
 کھتے تھے عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ہم ہر دو اس سے  
 نکل کر حضرت ام سلمہؓ کے پاس آئے اور ان سے  
 بھی اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے  
 بھی ایسا ہی کہا جیسا حضرت عائشہؓ نے بتایا تھا  
 پس ہم دونوں سے گلہ یہاں تک کہ مروان کے  
 پاس آئے اور اس سے عبد الرحمن نے ان دونوں  
 کے دل کو یہاں کیا مروان نے کہا اے ابو ہریرہؓ  
 کہتے عبد الرحمن اس میں تم کو قسم دینا ہوں تم میری









صفحہ

أَخْبَرَنَا هَذَا حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ  
أَبْنُ عُمَرَ كَانَ يَخْبَرُنِي  
وَهُمَا حَاضِرَانِ

قَالَ عَمَّا لَا نَأْسُ بِأَلْحِقَانِ  
إِلْقَانِيكَ أَلَا تَكُونُ مِنْ أَجْلِ  
مَرَادَا أَمِنْ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ نَأْسُ وَكَهْوَ  
أَبْنُ حَبِيبَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى

أَخْبَرَنَا هَذَا حَدَّثَنَا كَوْفَلُ  
أَبْنِ عُثْرَةَ قَالَ مَرَّ بِي أَبِي قَطْرُ  
الْحَبِيبَةِ أَلَا وَهَوَّصَانِي  
قَالَ عَمَّا قَرِيبَهُ نَأْسُ وَهَوَّ  
قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى

اکت۔ زہری سے روایت ہے کہ حضرت  
سید بن علی و قاس و عبد اللہ بن عمر روزہ میں کھاتے  
گھومتے تھے۔

ہام محمد بن روزہ و در کھانوں میں کھاتے  
تھے۔ لیکن حضرت کے اندیشہ و وجہ سے کہ وہ  
مکرمات کا خوف نہ ہو کہ کوئی بات نہیں ہو گی  
قیل الام ابو حنیفہ کا ہے۔

اکت۔ ہشام بن عروہ سے روایت ہے  
وہ کچھ ہی میں لے اپنے والد عروہ بن زہری کو کھاتے  
میں کھاتے گھومتے ہوئے دیکھتے  
ہام محمد بن کہا اسی پر ہمارا مل ہے اور  
ہی قل عام ابو حنیفہ کا ہے۔

## الضَّائِمُ تَذَرُّعُهُ النَّقْيُ أَفَيَقِينَا

قصہ کے کرنا یا خود بخود بوجہ انے کا بیان

اکت ہی اس۔ قاضی سے روایت ہے  
کہ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے جو شخص صفہ میں کھاتا  
تھے کہ اسے کھانا چاہیے ہے اور میں کھانا  
کو خود بخود دے دو جائے اللہ انہیں نصیب ہے۔  
ہام محمد بن کہا اسی پر ہمارا مل ہے اور  
ہی الام ابو حنیفہ کا قائل ہے۔

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

اکت ہی اس۔ قاضی سے روایت ہے کہ  
عبد اللہ بن عمر سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔  
لیکن ہی اس۔ زہری۔ حبیہ بن عبد  
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں حج

أَخْبَرَنَا هَذَا حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ  
أَبْنُ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعَاذَ  
وَهَوَّصَانِي فَحَلَّيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ  
كَرِهَهُ الْعَمَلُ فَكَفَيْتُ عَلَيْهِ شَيْئًا  
قَالَ عَمَّا قَرِيبَهُ نَأْسُ وَهَوَّ  
قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى

الضَّوْمُ فِي السَّفَرِ

أَخْبَرَنَا هَذَا حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ  
أَبْنُ عُمَرَ كَانَ لَا يَقُولُ فِي السَّفَرِ  
أَخْبَرَنَا هَذَا حَدَّثَنَا الرَّحْمَنِيُّ  
عَنْ حَبِيبَةَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي  
أَبْنِ عُمَرَ هَذَا كَرِهَتْهُ ابْنُ عُمَرَ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ





فصل دوم ایک - امام ابو حنیفہ کے نزدیک غل روزہ رکھ کر قوت نہ سے قضا واجب ہے یا  
ناغی غل کے نزدیک قضا ضروری نہیں بلکہ مستحب ہے۔

تَعَجُّبُ الْأَطْفَارِ

[illegible][illegible]

الرَّحُلُ يُفْطِرُ قَبْلَ  
مُغْرِبِ شَمْسٍ فِي غُرُوبِ آ  
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان

ایک۔ اور حاکم بن دینار۔ سہل بن  
 سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا جب تک لوگ روزہ کھیں جس حدی  
 تک کہ عید میلاد النبی ہی پہنچے۔  
 امام محمد نے کہا روزہ کا جلدی اختیار کر  
 اور مغرب کی نماز پڑھنے میں جلدی کرنا آخری کلمہ  
 سے پہلے اور پھر قول الامام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

۱۔ اکت بن الحسن۔ اہل شہاب بنی حمیر  
 بن حمیر بن حسن بن عوف نے کہا کہ حضرت  
 عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان  
 رضی اللہ عنہما میں غلبہ کی نسبت ازواج کی نسبت  
 سوداؤں سے ہی آوا کرتے تھے۔ پھر بعد از ان  
 غلبہ رکھتے تھے۔  
 ۲۔ امام حمید نے کہا سب طرح جاش ہے جو  
 جاشہ نماز سے قبل غلبہ رکھتے اور جو جاشہ نماز  
 کے بعد غلبہ رکھتے دونوں صورتوں میں غلبہ  
 نہیں۔

الرَّجُلُ يَفْطِرُ قَبْلَ السَّاءِ وَيُطْنِئُ أَكْثَرُ أَهْلِي

معرضہ تہذیبیہ غیل سے قبل غروب آفتاب وزوالِ افکار کرے اس کا بیان  
 اَحْبَبْتُكَ اَمَّا لَمْ اَحْبِبْكُكَ زَيْدًا بَلْ  
 اَكْتُفِ اَنْتَ عَسَى تَكُنَ الْحَقَّابِ  
 اَلطَّرِيقَةُ بِمُزْمِرٍ وَتَمَعْنَاتُ الْفِي الْبُكْرَةِ

اکت۔ زید بن اسلم سے روایت ہے  
 کہ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایسے دن  
 اس خیال کی بنا پر کہ سورج غروب ہو گا ہے

زعموا ان يوم ميعادهم واذ انى انما  
 قد امنسى اولياهم القسوة  
 زعموا فقال يا ايها المؤمنون ان هذا  
 طعن من العنكبوت كذا الخطب كبير  
 فكذلك اجتهدنا

قَالَ لَمَّا دَخَلْنَا مِنْ أَطْرُقٍ قَوْمِي  
أَنَّ الْفِتْنَةَ كَذِبٌ فَإِذَا نَشَأَ  
الْبَنَاتُ لَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْتُنَّ  
وَأَعْلَيْنَهُ فَهَتَّاتُكَنَّ وَفَزَحْنَ  
فَوَيْلٌ لِي مِنَ الْخَبِيرَةِ وَذُكِّرْتُ

الْوَصَالُ فِي الْقِيَامِ

[illegible]

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 عَنْ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِيَّاكُمْ وَالْمَوْتَ إِيَّاكُمْ وَالْمَوْتَ قَالَ  
 إِنَّكَ تَوَاصَلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
 إِيَّاكُمْ كَيْفَ تَقُولُونَ إِيَّاكُمْ تَقُولُونَ  
 مَنَافٍ وَتَقُولُونَ مَا تَقُولُونَ مِنَ الْأَقْبَالِ  
 مَا تَقُولُونَ بِهِ حَتَّى

قَالَ هَتَمْتُمْ وَأَهْمْتُمْ  
الْوَسْطَانِ مَكْرُوهًا وَرَهْمَانِ يُؤَاوِئُ  
الْمُذْنِبِينَ يَأْتِيهِمْ فِي الْكَلْبِ

روزہ انظار کرنے میں جلدی کی کہنے میں ایک شخص نے آکر کہا اے امیر المؤمنین اچھا سوچو یہ روزہ ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کا بدلہ جنت میں ہے۔ اور ہم نے روزہ کو توڑ کر بھی ہو گیا ہے۔

امام محمد نے کیا جو شخص غروب آفتاب کے خیال سے روزہ رکھائی تو اسے پھر اس کو معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا ہے تو وہ دن کے بقیہ حصہ میں کوئی ایسا حرکت کرے کہ اسے روزہ کے رکھنے کی قضا کرے یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے

پے درپے روزے رکھنے کا بیان

ملکت میں اس۔ تاج۔ عبداللہ بن عمر  
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو  
 دیکھا جس نے اپنے کھانے میں پیاز لگا رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا  
 میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں خدا کی جانب  
 سے پیاز کو کھا ہوں۔

الحق بن علی۔ الخزانہ۔ الخ  
 الخزانہ ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز دیکھی کہ اس کے دیکھنے سے احتراز کرو تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہارا طریق نہیں ہوں مجھے بات کہ میرا آپ کو کھانا اور پیلا کا ہے اور تم اپنی حالت و صحت کے مطابق عمل اختیار کرو

امام محمود نے کہا اسی پر ہمارا حق ہے کہ  
چلے ہو اپنے اور مسلسل روزے رکھ کر خیر ہے  
و سوال اس کو کہتے ہیں کہ وہ رات کا روزہ رکھے

سَلِّطَ الْفِيلَ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ حَرْفِضَةٍ  
ترجمہ اللہ تعالیٰ

فت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے پینے سے مراد آپ میں کھانے پینے سے رکنے کی بات ہے کہ  
میں کھانے پینے سے نہیں بچتی (اس سے مراد ہے کہ مجھے خدارو تعالیٰ جو ذکر بھی وصیت بھی  
موصول ہے اس کی وجہ سے نعمت نہیں پیدا ہوگا ہے اور یہ روحانی غذا جسمانی غذا سے جڑ کر رہے

## صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْجَدِّي عَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ  
تَقْرَأُونَ الْحَمْدَ أَكْثَرَ وَفَالِ الْخَزْفَرِ لَمَنْ  
يَقْرَأْ بِحَمْدِ اللَّهِ أَكْثَرَ أَفْزَلَ أَفْزَلَ  
فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ رَجُلٌ

ترجمہ ام محمد نے کہا جو چاہے عرفہ کے دن  
روزہ رکھے اور جو چاہے اظہار رکھے۔ کیونکہ  
نفل روزہ ہے اور جسے کو روزہ رکھنے سے  
نعمت کا خوف ہو اس کے لئے روزہ رکھنا  
افضل ہے

فت۔ بعض روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن روزہ رکھنے کی غنیمت کا بیت  
ہے نزدیکی میں اور غنیمت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے  
ایک سال کے گناہ معاف ہو جائے ہیں یہاں دو غنیمت روایات میں اس صریح تطبیق دی گئی ہے  
کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنا درست ہے مگر دعائی کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے۔





# الذِّيَّةُ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

رات ہی سے روزہ کی نیت کرنے کا بیان

أَخْبَرَنَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ كُوفَةِ عَنْ أَبِي  
بَرْزَاءَ عَنْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْيَوْمُ إِلَّا مِنْ أَجْمَعِ  
الْمُحْتَمِلِ مِنْ قِبَلِ النَّهْرِ  
فَقَالَ هَسْبُكَ وَمَنْ أَجْمَعِ أَجْمَعُ  
عَلَى الصَّوْمِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهْرِ وَهُوَ  
مَنْ أَجْمَعُ وَكَذَلِكَ ذَلِكَ فَكُلُّهُ وَاجِبٌ  
هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ أَهْلِ كُوفَةِ  
وَأَهْلِ مَدِينَةِ كُوفَةِ

ہاگت ہی میں۔ توفیق۔ جمہا شہر بن عمر نے  
فرمایا کسی شخص روزہ درست نہیں جب تک کہ  
صاف سے قبل نیت نہ کر لی جائے۔  
امام محمد نے کہا جو شخص زوال سے پہلے  
روزہ کی نیت کر لے اس کا روزہ بھی درست  
ہے اور بعض لوگ نے ایسا بھی روایت کیا ہے  
ہی قول امام ابو حنیفہ اور امام طحاوی مستند ہیں کا

فت۔ امام شافعی وغیرہ کے نزدیک فرض روزہ کا ہی حکم ہے جو جمہا شہر بن عمر نے کہا اسی  
بھی روایت حضرت عائشہ وحنفہ سے ہے باقی نقلی روزہ کی نیت زوال سے پہلے کر لی جائے۔

## الْمَدَامَةُ عَلَى الصَّيَامِ

کثرت سے روزہ رکھنے کا بیان

أَخْبَرَنَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ كُوفَةِ عَنْ أَبِي  
بَرْزَاءَ عَنْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْيَوْمُ إِلَّا مِنْ أَجْمَعِ  
الْمُحْتَمِلِ مِنْ قِبَلِ النَّهْرِ  
فَقَالَ هَسْبُكَ وَمَنْ أَجْمَعِ أَجْمَعُ  
عَلَى الصَّوْمِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهْرِ وَهُوَ  
مَنْ أَجْمَعُ وَكَذَلِكَ ذَلِكَ فَكُلُّهُ وَاجِبٌ  
هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَجَمْعُ أَهْلِ كُوفَةِ  
وَأَهْلِ مَدِينَةِ كُوفَةِ

ہاگت۔ ابو حنیفہ۔ ابو سلمہ بن مسلمہ میں  
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صوم پر امر  
روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ آپ کے حلقہ کی  
کیا جاتا تھا کہ آپ اس اور افطار نہیں کریں گے  
اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے حلقہ کی  
کیا جاتا تھا کہ اس ماہ روزہ ہی نہیں رکھیں گے  
فرمائی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صوم کو کبھی پورے  
ماہ کے روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور یہ سب لوگ صحابہ  
کہا وہ شعبان سے زیادہ کبھی ماہ میں روزہ رکھتے

فت۔ مسنون ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور آپ صوم  
کے بارے میں فرمایا اور طریقہ اسلام اسی طریق روزہ رکھتے تھے۔







اَقْبَلُ الْيَقِيْنَ مِنْ يَكْسَلُوْ

بازمیں

اَخْبِرْنَا عَنْكَ تَخَلُّقَ الْعَبْدِ لِقَدِيْقِ

دکتر بن انس۔ عبد اللہ بن دینار

وَيَسْتَأْذِنُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَیْرٍ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول خدا

اَسْرَعَ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكَ وَنَسَمَ اَعْلٰی

محلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل دین

الْمَلِكِ وَنَسَمَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا اَمْرًا مِنْ اَمْرِ الْعَلِیْقَةِ وَنَسَمَ

ذوالعلیہ سے اہل شام محمد سے اہل نجد

اَللّٰهُ مِنْ اَلْجَنَّةِ وَنَسَمَ اَنْ یُّعْلِلَ لِكُلِّ قَبْرِ قَبْرِ

قرن سے اہرام باز میں عبد اللہ فرماتے

اَنْ یُّعْلِلَ الْعَبْدُ مِنْ لَمَنْ لَمَّا هُوَ لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا

ہیں ان میں مقامات کے علاوہ محمد کو یہ یوں

مِنْ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّكَ وَنَسَمَ اَعْلٰی

میں آتی ہے کہ آپ نے اہل بین کے

اَنْ یُّعْلِلَ الْيَقِيْنَ وَنَسَمَ اَعْلٰی

لئے عیسیٰ سے اہرام باز میں کو

اَخْبِرْنَا عَنْكَ تَخَلُّقَ الْعَبْدِ لِقَدِيْقِ

دکتر بن انس۔ تابع سے روایت ہے

لَمَنْ اَعْرَضَ مِنْ الْعَرَبِ

عبد اللہ بن عمر اہرام باز سے باز

اَخْبِرْنَا عَنْكَ تَخَلُّقَ الْعَبْدِ لِقَدِيْقِ

دکتر بن عمر کہ جب آپ نے ایک آدمی سے

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَسَاوَرُ مِنْ

کیا کہ اہل عمر نے بیت المقدس سے یہ کہنا

اَبُو بَكْرٍ

باز میں ہے۔

قَالَ عَسَاوَرُ وَهَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا اصل ہے

عَبْدُ اللَّهِ وَنَسَمَ اَعْلٰی

جو مقامات رسول اللہ وسلم نے حج وغیرہ کرنا

وَنَسَمَ اَعْلٰی

کے لئے مقرر کر رہے ہیں کسی کے لئے بعد از جس

اِنْ اَرَادَ عَسَاوَرُ اَوْ مَوْجِبُ اَلَا تَحْزَنُ مَا فَاكَ اَعْدَاؤُكُمْ

ہے کہ وہ ان مقامات سے بغیر اہرام باز سے

عَسَاوَرُ اَللّٰهُ مِنْ اَلْعَرَبِ وَنَسَمَ اَعْلٰی

کر رہا ہے۔ باقی عبد اللہ بن عمر کا مقام تہج سے

اِنْ مَنَّكَ اَنْ تَكُنْ اَعْلٰی

اہرام باز میں حالانکہ یہ جگہ پر نسبت ذوالعلیہ

اَلْجَنَّةِ وَنَسَمَ اَعْلٰی

کے گھر سے قریب ہے اس وجہ سے کہ ان کا

اَنْ یُّعْلِلَ الْيَقِيْنَ

ہے کہ ایک مقامات محمد سے اور رسول اللہ

وَنَسَمَ اَعْلٰی

نے اہل دین کو محمد سے اہرام باز میں

اَلْجَنَّةِ

میں وضعت دی ہے کیونکہ یہ بھی مقامات

اَخْبِرْنَا عَنْكَ تَخَلُّقَ الْعَبْدِ لِقَدِيْقِ

اور ہم کو رسول اللہ سے یہ روایت ملتی ہے کہ آپ

اَخْبِرْنَا عَنْكَ تَخَلُّقَ الْعَبْدِ لِقَدِيْقِ

نے فرمایا تم میں سے جو محمد تک پہنچے ہیں کہنا

چاہے کو وہ ہا سکتا ہے۔

اور یہی روایت امام ابو یوسف



لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ فَتَلَا بِهِ حِكْمَةً وَنُصْحًا  
ذِكْرَ الْخَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ فَتَلَا بِهِ حِكْمَةً  
وَنُصْحًا

قَالَ عَتَبَةُ بْنُ رِيحَةَ إِذَا أَحْبَبْتُ  
الشَّيْءَ مِنْ الشَّيْءِ الْأَوَّلَى الْآخِرَى  
عَنِ الْخَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ  
فَتَلَا بِهِ حِكْمَةً وَنُصْحًا

## مَنْ يَقْطَعُ الشَّيْبَةَ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ  
كَانَتْ يَوْمَئِذٍ الشَّيْبَةُ وَلَا يَنْكَرُ  
عَلَيْهِمْ وَكَانَتْ يَوْمَئِذٍ الشَّيْبَةُ وَلَا يَنْكَرُ  
عَلَيْهِمْ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ

قَالَ عَتَبَةُ بْنُ رِيحَةَ إِذَا أَحْبَبْتُ  
الشَّيْءَ مِنْ الشَّيْءِ الْأَوَّلَى الْآخِرَى  
عَنِ الْخَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ  
فَتَلَا بِهِ حِكْمَةً وَنُصْحًا

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ

ہے آپ کا کوئی شریک نہیں اسی کا بیان ہے کہ مہاجر  
بن عمرو الخزاز انہی کے ساتھ تھے وہ بھی  
بیدار تھے لہذا انہی کے ساتھ تھے وہ بھی

امام محمد نے کہا اسی پر مہاجر اصل ہے  
نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی  
گئی ہے اور اگر زیادہ کیا جائے تو وہ ٹھیک ہے  
اسی قول امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے منقول  
کیا ہے۔

## تَلْبِيسُ مَرْثَدَةَ بْنِ أَبِي

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ - عَتَبَةُ بْنُ رِيحَةَ الْبَكْرِيُّ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ  
كَانَتْ يَوْمَئِذٍ الشَّيْبَةُ وَلَا يَنْكَرُ  
عَلَيْهِمْ وَكَانَتْ يَوْمَئِذٍ الشَّيْبَةُ وَلَا يَنْكَرُ  
عَلَيْهِمْ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ - عَتَبَةُ بْنُ رِيحَةَ الْبَكْرِيُّ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ

قَالَ عَتَبَةُ بْنُ رِيحَةَ إِذَا أَحْبَبْتُ  
الشَّيْءَ مِنْ الشَّيْءِ الْأَوَّلَى الْآخِرَى  
عَنِ الْخَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ لَقَدْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ  
فَتَلَا بِهِ حِكْمَةً وَنُصْحًا

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ الْبَكْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَتَبَةَ بْنَ رِيحَةَ  
ابْنَ تَمِيمٍ مَدَنِيًّا قَدْ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَرْثَدَةَ  
كَانَتْ كُنْزُهُ لِقَاعَاتٍ ثَمَرَةٍ وَشَوْبَةٍ الْحَبِطِ  
الْمَدَنِيِّ وَنَشْرَةٍ مِنْ هَذَا الْبُزْمِ قَالَ

۱۶۸

صحیح

صحیح

صحیح









قَدِ مَنَعْتُ خَلْفَتِي يَا بَيْتُكَ قَدِ الْخَلْفَةُ وَالْخَلْفَةُ  
وَكَلَّتْ خَلْقًا رَاحُوا مَعَكَ لَا تَحْزَنُ مِنْ خَلْقٍ  
عَلَى خَلْقٍ مِمَّنْ تَقَامُ مَعَهُ الْخَلْفَةُ وَالْخَلْفَةُ  
عَدَدُكَ وَكَانَ لَكَ مِنْ خَلْقٍ عَدَدُكَ  
بَيْنَ خَلْقِكَ وَخَلْقِكَ فَكَانَ لَكَ  
أَمْرًا أَكْبَرُ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا هَذَا بِشَيْءٍ أَكْبَرُ  
عَبْدُ الْوَلَدِ كَانَ عَدَدُكَ خَلْقًا  
كُلُّ ذَلِكَ يَحْزَنُ عَدَدُكَ قَدِ لَكَ  
سَكَنَتِ الْبَيْتُ مَسْرُوحًا إِذَا أَمْرًا  
الْخَلْفَةُ وَكَانَ لَكَ أَمْرًا وَكَانَ لَكَ  
إِذَا كَانَ لَكَ أَمْرًا قَدِ لَكَ خَلْقُ الْخَلْفَةِ  
إِلَى مِمَّنْ أَنْ أَمْرًا

قَالَ قَتَادَةُ لَا يَدْرِي أَنَا خَلْفَةُ الْخَلْفَةِ  
الْخَلْفَةُ لَكَ كَانَ عَدْدُ الْخَلْفَةِ خَلْفَةُ الْخَلْفَةِ  
كَانَتْ الْخَلْفَةُ وَكَانَ خَلْفَةُ الْخَلْفَةِ  
لَهَا وَسَعَى تَلْفِيزُ الْخَلْفَةِ بِالْخَلْفَةِ  
وَإِذَا كَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ خَلْفَةُ وَكَانَ لَكَ  
خَلْفَةُ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ خَلْفَةُ وَكَانَ  
لَكَ الْخَلْفَةُ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ وَكَانَ  
لَكَ الْخَلْفَةُ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ وَكَانَ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ بْنَ أَبِي  
بَكْرٍ عَدَدُ الْخَلْفَةِ عَدَدُ لَكَ أَمْرًا  
أَنَّ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ بَيْنَ الْخَلْفَةِ  
عَدَدُكَ بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ  
بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ بَيْنَ  
عَدَدُكَ بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ  
بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ بَيْنَ  
عَدَدُكَ بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ  
بَيْنَ الْخَلْفَةِ وَكَانَ لَكَ الْخَلْفَةُ بَيْنَ

طوائف اور صفات و سرود کی سہی کرے تو حلال  
ہو یہاں تک کہ تم خمر کے دن فارغ ہو اور اپنی  
بیوی کو خمر کرو اور عید اللہ کی عمر لے کہا کہ اسے  
جتنے ہاں پر آگندہ ہیں گو کتر فالو اور بیوی سے جو  
ایک صورت لے کر میں سے سوال کیا اسے طوائف  
اس کی بیوی کیا ہے انہوں نے کہا جو اس کی بیوی  
ہے اس صورت لے کر میں دیکھ کر کہہ لے کر ہی ہوا  
وہاں عید اللہ کی عمر خاموش ہو گئے اس کے بعد ہم  
نے سمجھے کہ ارادہ کیا کہ عید اللہ کی عمر لے کہا خدا  
کی قسم اگر مجھے کبریٰ کے سوا کوئی جانور نہ لے تو بھی  
سرے نزدیک روزہ رکھنے سے کبریٰ صبح کی  
ہوتی ہے۔

امام محمد نے کہا بھی یہاں سے نزدیک سنا  
ہے کہ قرآن افضل ہے جیسا عید اللہ کی عمر لے  
کہا اور جب عمر کا احرام باندھ کر بیع کا روزہ رکھے  
تو طوائف اور سہی کر کے ہاں کتر قالے میں سوال  
ہم نے پھر یہاں احرام باندھ کر کہا کہ اور خمر لے  
حق کر کے تک کبریٰ زک کرے تو بھی جائز ہے  
جیسا کہ عید اللہ کی عمر لے فرمایا اور ہی قول ۱۶  
یوحیٰ اور عام فقہاء کے خفیہ کا ہے

بکت بن انس۔ ابن شہاب۔ محمد بن  
عبد اللہ بن زید۔ مستقر بن ابی وقاص  
بن یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سال سارے  
بن ابی اسحاق نے سنا کہ قور و دونوں صورتوں  
فتح برکات کر رہے تھے ملک بن یحییٰ نے  
کہا تم یہ وہ شخص کر سکتا ہے جو طوائف کے احکام سے  
نادر ہے جو اس پر مستقر بن ابی وقاص نے کہا  
تم نے یہ بات شکیک نہیں کہی اس کو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اور میں نے آپ کے

*Journal of Management Inquiry* 18(6)

1998

قَالَ هَئِنَا الْفَرَارِيُّ جَاءَنَا فَانْصُرُوا  
مِنَ الْأَعْرَابِ يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ  
فَإِذَا لَقِيتَ طَائِفًا مِنَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ  
فَقُلْ لَهُمْ إِنَّ الْكِبْرِيَاءَ وَالْمَلِكَيْنِ  
يَأْتِيَانِ هُنَا فِي الْبَيْتِ لَنَنْصُرَنَّكُمْ  
وَالْكَافِرِينَ هَؤُلَاءِ أَعْدَاؤُنَا وَقَدْ  
جَاءَنَا الْفَرَارِيُّ فَانْقُلُوا إِلَيْنَا  
الْجَنَابَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ

امام محمد نے کہا: ہمارے نزدیک طواف افضل ہے۔ حج مفرد اور عمرہ سے اور تھوڑا سا طواف اور ایک سنی عمرہ کی کرے اور دو سنی طواف اور سنی حج کی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ایک سنی سے دو بہتر ہیں اور ایسی ہی روایت سنی میں اپنی طالب سے منقول ہے کہ کہ ایک نے کہا: کو دو سنی اور دو طواف کا حکم دیا بھی قول امام ابوحنیفہ ہمارا اور فقہائے خلاف کا ہے۔

[illegible]

نکات : جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمدؐ کو پہنچایا اور فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ تم کو رسول بنا کر بھیجے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے پہلے ہی رسول بننے سے انکار کر دیا تھا۔

قَالَ فَتَحْتَمِلُهُ فَتَحْمِلُ الرَّجُلَ وَ  
يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْمِلُهُ إِلَى  
أَهْلِهِ فَتَكُونُ ذَاتُ فِي سَقَرٍ فِي أَهْلِهِ  
مِنَ الْفِرْيَانِ وَالْكِبَرِ الْفِرْيَانِ أَهْلُهُ  
أَهْلُهُ عُلُقُ الْأَعْمَى وَمِنْ ذَلِكَ وَالْفَتَى وَالْأَخْرَجَ  
مِنْ ذَلِكَ الْإِنْفِ الْفِرْيَانِ كَانَتْ مَرْيَمُ وَتَحْمِلُهُ  
مِنْ ذَلِكَ وَإِنْ أَهْلُهُ كَانَتْ أَهْلُهُ مِنْ ذَلِكَ وَ  
إِنْ أَهْلُهُ بِالْأَخْرَجَ كَانَتْ مَرْيَمُ وَتَحْمِلُهُ وَالْفِرْيَانِ  
أَهْلُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْفَتَى  
مِنْ ذَلِكَ

امام محمد نے کیا جو شخص عمرو کر کے گھر سے  
جائے اور پھر دوبارہ اگر حج کرے تو وہ مسطور  
یہ ایک حج اور ایک عمرو کر کے تاقران سے کمتر  
ہے۔ حج مفرد اور عمرو مکہ میں اور حج مکرر میں تاقران  
سے افضل ہے۔ کیوں کہ جب تاقران ہو تو عمرو  
اور حج مکہ کرے اگر کرے جب حج کیا تو اس کا  
حج مکہ ہو گا اور حج مفرد ہے تو عمرو اس کا حج  
ان سب صورتوں میں تاقران افضل ہے یہی قول  
امام ابو حنیفہ اور امام فقہائے حنبلیہ کا ہے۔

فت: ہرچ کے تین مہینوں میں خوراک۔ ذی القعدہ ہفتی کے







تاریخ

قَالَ مَسْتَمِعٌ وَيُطِيعُ وَأَخَذَ  
 الْقَوْمُ أَنْ يُطِيعُوا الْقَوْمَ الَّذِينَ يُطِيعُونَ  
 الْإِسْلَامَ أَمَّا أَنْ يُطِيعُوا كَمَا  
 يُطِيعُونَ فَقَدْ ذَلِكَ وَأَمَّا الْوَحْيُ فَقَدْ  
 بَيَّنَّ لَهُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

۱۰۰

مفتی نے اس طرح کہے۔

امام محمد نے کہا اس پر جہاد حاصل ہے کہ  
جب اہرام باندھنے کا ارادہ کیا جس کے تو خوشبو  
نہ لگائی جس کے منگہر قصص خوشبو لگا کر نہا لے  
تو پھر کوئی عروج نہیں لیکن امام کے نزدیک امام  
باندھنے وقت خوشبو لگانے میں کوئی قباحت  
نہیں۔

مَنْ سَأَلَ الْمَدَى فَعَطَّبَ فِي الطَّرِيقِ وَنَذَرَ رَيْبَ مَكَّةَ

جوہدی راستہ میں چلنے سے عاجز ہو جائے اس کا بیان

[illegible]

أَخْبَرَكَ مَا كَانَ لَطَمَتَا وَكَافَرُوا  
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ آيِهِ أَنْ صَاحِبَ عَذَى سُلَيْ  
الْبَرِّ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ  
قَضِيَّةٌ يَمُوتُ بِهَا عَطِيبٌ مِنَ الْهَذَلِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِحَبْرَاءَ أَلَيْ غَلَا ذَلَّتْهَا أَوْ لَعَنَتْهَا  
ذَمًّا وَخَلَّ بَيْنَ الثَّوَابِ وَبَيْنَهَا  
تَأْتِيهَا

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 ﷺ قَالَ كُنْتُ أَرَى ابْنَ كَثْرَةَ

ہاگت بن اس۔ اہل شہادت پھر مسجد  
 میں مسجد سے روایت ہے کہ جو شخص بطور  
 تطہیر پوری کے اونٹ لے جائے اور اس کے  
 ہنگ پر جانے کا ارادہ ہو تو اس کو ذبح کرے  
 اس کا ظہر وغیرہ خون میں ڈال دے اور اسکی  
 ٹوکیں کے کھالے کے لئے جھوڑو بننے میں کوئی  
 عیب نہ ہو اگر اس میں سے خود کھائے یا کوئی  
 کھالے کا ٹکڑا تو اس پر تاوان لازم ہوگا

اکت بنام۔ چشم من عروہ۔ عروہ بن  
نصر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ہاتھ لگانے والے نے سوال کیا کہ  
علیہ وسلم سے سوال کیا جو یہی راستہ میں لوگ  
چلنے لگے تو اس کا کیا کیا جائے آپ نے فرمایا  
اس کو تاج کر دو اور اس کے گے میں جو کالا ہوا  
بودہ اس کے خون میں ڈال دو پھر اس کو لوگ لے  
کھانے کے لئے چھوڑ دو۔

روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سید احمد علی



2

三





وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَكُنْ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
يَكُونُ خَدٌّ شَاةٍ يَأْكُمُ الْكُفْرَ وَلَكِنْ لَيْسَ  
ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ وَلَقَدْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ  
يَتَّبِعُ الْغَيْبَ وَهُوَ غَافٌ لَا يَفْقَهُ مَا  
يَقُولُ وَهُوَ يَكْفُرُ إِنْ عَرَفْتُمْ كَيْفَ يُزَكِّي  
الْغَافِينَ وَمَنْ لِي بِنِيسٍ أَتَيْتُمْ

ج

أَخْبَرَكُمْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ  
عَنْكُمُ الْمَوْتُ أَنْ تَقُولُوا أَكُنْ مُتَنَبِّئًا  
بِمَا نَسْتَكْبِرُ عَنْ دِينِكُمْ فَاحْكُم بَيْنَنَا  
وَبَيْنَهُمْ قَالَ سَعِيدٌ الْبَيْتَ لِيُخْبِرُنَا بِهِ  
وَهَؤُلَاءِ الْمُبْتَذَرُونَ الْعَرَبِيُّ أَفَأَنْتَ  
تَكُونُ سَمْعًا فَكُنَّا نَسْمَعُ أَلَا نَسْمَعُ  
عَنْكَ سَمْعًا كَرِهْتَ الْفُتُوحَ رَبَّنَا لَا تُفْضِلْ  
فَإِن لَّكَ فَكْرًا فَكُنْ فَكُنْ وَكَانَ مِنَ الْغَيْمِ  
قَالَ ثُمَّ سَأَلْتُ سَأَلَ الْبَرِّينَ كَمَا يَلُو  
لَقَدْ قَالَ سَأَلَنِي سَعِيدٌ بْنُ الشَّيْبِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ لَكَ فَجِدْ تَقُولُ  
فَسَمِعْتُ مِنْ الْعَرَبِ قَالَ ثُمَّ قَالَ  
سَأَلَنِي عَنْ زَكِيٍّ بَنِي شَايِبٍ حَتَّى أَكُنْ  
فَقَالَ يَسْأَلُ مَا قَالَ سَأَلَنِي قَالَ لَكَ  
جَدُّكَ سَبَّكَ أَمْلُو بَنِي هُثَيْلٍ ثُمَّ عَقِبَ قَالِ  
وَلَكِنْ مَا قَالَ سَأَلَ الْبَرِّينَ عَنْكَ أَمْلُو  
قَالَ فَهَبْتُ الْكُفْرَ مِنْ الْإِبِلِ  
وَالْبَعِيرِ وَالدَّخَانِ فَتَحَرَّرَ مَا حَتَّى  
مَكَانَهُمْ وَأَكْرَأَ أَنْ تَقُولُوا الْغُرُورُ وَالْغُرُورُ  
لَا يَلِي الْغُرُورُ وَكَانَ خَدُّهُمَا الْبَيْتَ فَكُنْ لِي  
وَالْبَعِيرُ فَكُنْ لِي سَمْعًا وَكَانَ الْغُرُورُ مِنْ الْغُرُورِ  
مِنْ دَهْشَتِهِ وَكَانَ قَوْلُ الْغُرُورِ وَالْغُرُورُ  
مِنْ غُرُورِ الْغُرُورِ

ہاں ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے  
وَالْبَعِيرُ وَالْبَعِيرُ اور بد زمین اوت گئے ہیں  
پر قید ہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا میں ہرگز ہے  
خروج شخص حرم کی نیت کرے تو اسکو  
حرم میں ہی کرنا چاہیے یہی قول امام ابو حنیفہ  
رضی اللہ عنہ بن مالک کا ہے

امام بن عمر بن عبد اللہ رحمہ اللہ  
سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیب  
سے اس حدیث کے متعلق پوچھا میں کہ ان کی بیوی نے  
خود کی غمی کو سعید بن مسیب سے جواب دیا کہ  
ہے اور اس کے خروج کرنے کی ہرگز نیت ہے مگر  
جب منع کرنے کے وقت کوئی مگر مقرر کی جائے  
تو اس مگر خروج نہ چاہیے مگر اذیت دینے کو گائے  
اگر یہ بھی دے تو اس گریاں ہیں عمر بن حیدر کے  
ہیں ہمیشہ نے یہی سوال امام بن حیدر سے کیا  
تو انہوں نے بھی جواب دیا کہ سعید بن مسیب  
نے کہا سوال کے کہ وہ گائے دے تو سات  
گریاں کہتے ہیں ہمیشہ خداوندی زبیدی ثابت کے  
پاس آیا اور اس سے سوال کیا تو انہوں نے بھی امام  
بن حیدر کی طرح جواب دیا انہوں نے بھی کہنا  
کہ سعید بن عمر بن علی بن ابی طالب سے پوچھا تو  
انہوں نے بھی امام کی طرح جواب دیا  
امام محمد نے کہا بد زمین اوت گئے کہ  
کہا جاتا ہے اور اس کو خروج کرے جس مگر ہاں ہے  
مگر جو شخص حرم کی نیت کرے تو اس کو حرم میں  
کرنا چاہیے اور یہ اس کی طرف سے وہی ہو گا  
اذیت اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے  
کافی ہے زبیدی کی طرف سے نہیں یہی قول امام  
ابو حنیفہ اور امام محمد کے متفقہ کا ہے۔

الرَّجُلُ يَسُوقُ بُذْرَهُ فَيَضْرِبُهُ إِلَى رُكْوَعَا

بدی پر سوار ہونے کا بیان

کات۔ جہاں میں عروۃ اپنے والد عرو  
 بن زبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا اگر تم  
 کو ضرورت ہو تو اسے تو اسے ہی پر سوار ہو سکتے ہو  
 اتنا بارہ نہیں کہ اس کو تکلیف ہو۔

مکتبہ بنی ہنس۔ اور اگر کار۔ غریب القوم  
 سے دعا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص  
 کو دیکھا کہ وہ اپنے پی کے اوٹ کو ہاتھ تھام کر  
 آپ کے غریب القوم اسی پر سوار ہو سکتے ہیں اس نے  
 کہا یا رسول اللہ یہ جہی ہے گھوڑے اچھے بعد و مرتبہ  
 کی غریب القوم سوار ہو سکتے ہیں۔

اکت. تاریخ عبدالقدوس حمزہ نے ہے  
 حسب ہدی کی ادنیٰ بھیجئے تو اسکے بھی کوئی راز  
 لے جائیں اور اس کی مال کے ساتھ فرمال کر دیں کہ  
 اسکے بے بدلے کی کوئی صورت نہ ہو کہ اس کی مال پر  
 سوار کیا جائے حتیٰ کہ اسکو ساتھ فرما کیا جائے۔

ہفت آغ سے روایت ہے کہ جلیل  
بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کہتے  
تھے کہ جو شخص دیکھے پھر وہ غائب ہو جائے  
جائے گزند کے طور پر تھی تو اس کا دل  
طور نقل مانی تھی تو اس کو احتیاج ہے اس کا عوض  
دے دیتے۔

۱۱۔ ام محمد نے کہا اسکی پرہیز راہی ہے  
 جس کو سوار کی کیا حاجت جو سوار ہو جائے لیکن  
 مسعود نے قصاصن جو اس کا بدلہ دے کے کئی قول ام  
 الرشید کا ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَهْلِ قَانِ عَنْ  
أَحْمَدَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ  
خَالَتِهِ قَالَتْ

أَخْبَرَكَ أَنَّكَ أَخْبَرْتَ الْوَلَدَ  
عَنِ الْإِسْرَافِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
الْبَيْتَ مَثَلُ الْمَرْءِ عَلَى رَأْسِهِ  
وَعَلَى بَنَاتِهِ مَثَلُ الْوَلَدِ لَهُ الْوَلَدُ  
فَقَالَ إِنْهَا بَنَاتُ الْوَلَدِ لَهُ الْوَلَدُ  
مَثَلُ الْوَلَدِ لَهُ الْوَلَدُ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا انْطَلَقَ الْبَيْتُ  
فَلْيَكُنْ وَلَدُهُ مَعَهُ أَحَدُ بَنِي سَهْلٍ  
فَلْيَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ مَعَهُ أَحَدُ بَنِي سَهْلٍ  
فَلْيَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ مَعَهُ أَحَدُ بَنِي سَهْلٍ  
فَلْيَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ مَعَهُ أَحَدُ بَنِي سَهْلٍ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ أَمْسَكَ لِسَانَهُ وَبَدَأَ بِفِيهِ  
أَوْ مَاتَ فِيهِ كَانَ حَقًّا لِلَّهِ  
وَمَنْ كَانَتْ قَلَمُوتُهُ فِيهِ شَاءَ لَبَّيْكَ  
وَمَنْ شَاءَ لَبَّيْكَ

قَالَ فَهَسَتْ وَأَوْبَدُ الْحِمْلُ وَسَبِي  
الْحَمْلُ الْإِنْسَانُ فَهَسَتْ مِنْهُ وَالْحَمْلُ الْإِنْسَانُ  
يَهْدُوهُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنَ الْقَدْرِ وَأَوْبَدُ الْقَوْلِ  
أَنْ يَحْيَا كَيْفَ كُنْهُ الْإِنْسَانِ





يَقُولُ الْقَتْرُورُ رَأْسُهُ فِي  
قَالَ الْيَهُودُ وَكَانَ رَأْسُهُ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَأْسُ الْيَهُودِ بِسَاقِ  
فَوَجَدَهُ لَا يَكْفِيهِمْ مَبْنِي  
الْقَتْرُورُ فِي وَهُوَ قَتْرُورُ  
ابْنُ قَتْرُورٍ كَانَ قَتْرُورُ  
عَلَيْهِ وَهُوَ كَانَ مَعَهُ هَذِهِ  
فَقَالَتْ أُمُّ عَتِيبَةَ امْلِكْ شَيْءَ  
خَيْرٍ لِي أَوْ سَلِّمْ لِي إِلَيْكَ  
ابْنُ عَتِيبَةَ ابْنُ أُمِّ كَيْفَ  
كَانَ رَأْسُ الْيَهُودِ مَعَهُ هَذِهِ  
وَسَلَّمَ الْقَتْرُورُ رَأْسَهُ وَهُوَ قَتْرُورُ  
فَوَجَدَهُ يَدُهُ فِي الْيَهُودِ وَكَانَ  
خَلْقُ مَبْنِي رَأْسُهُ تَقَرُّرُ الْيَهُودِ  
يَقُولُ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ أَعْلَى قَتْرُورِ  
رَأْسُهُ الْقَتْرُورُ رَأْسُهُ مَعَهُ هَذِهِ  
وَلَا تَكْفِيهِمْ هَذِهِ أَنْ يَكْفِيَهُمْ  
قَالَ عَتِيبَةُ وَهِيَ ابْنُ الْيَهُودِ  
مَبْنِي رَأْسُهُ يَدُهُ فِي الْيَهُودِ  
الْقَتْرُورُ رَأْسُهُ يَدُهُ فِي الْيَهُودِ  
الْقَتْرُورُ رَأْسُهُ يَدُهُ فِي الْيَهُودِ  
وَالْقَتْرُورُ رَأْسُهُ يَدُهُ فِي الْيَهُودِ  
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّ رَأْسَهُ مَعَهُ  
قَتْرُورُ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
أَنَّ قَتْرُورُ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
وَهُوَ قَتْرُورُ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
أَعْلَى قَتْرُورِ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
أَعْلَى قَتْرُورِ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
أَعْلَى قَتْرُورِ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ  
أَعْلَى قَتْرُورِ الْمَاءُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ ابْنُ الْيَهُودِ

۱۹۳

حنین کو ایوان سلطنت کے پاس اس مسئلہ  
کے معلوم کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے ان کو  
دو گھنٹوں کے درمیان غسل کرنے کا حکم دیا  
تو پہلی شخص اور انہوں نے ایک گھنٹہ میں یہ  
کہا ہوا تھا عبداللہ بن عباس نے ان  
کو سلام کیا انہوں نے کہا کون ہے میں نے کہا  
عبداللہ بن عباس ہیں تو انھوں نے عبداللہ بن عباس  
نے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے میں آپ  
سے یہ معلوم کروں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لئے جسے جب کہ آپ صبح ہوئے تھے تو ایوان  
الغصاری کے کمرے پر اپنا کھدکا کر سر سے بکڑا  
اٹھایا یہاں تک کہ ان کا سر چھو کہ کھانسی پڑی  
پھر انہوں نے ایک آدمی سے جو پانی ڈال رہا تھا  
کہ تم پانی ڈالو اس نے اٹھ کر سر پر پانی ڈالا وہ اپنا  
بازو سر پر رکھ کر اٹھ کر پھر چھپے گئے اور  
کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی  
کرتے دیکھا ہے۔

امام محمد نے کہا ایوان سلطنت کے  
اس قول میں ہمارے نزدیک کوئی کثرت نہیں  
کہ محمد بن سیرافہ کو جس نے کثرت پائی تھی  
جس کے ہاں اور پرانہ ہوئے ہیں قول ان کا  
اور اکثر فقہاء کا ہے۔

ابن ابی اس۔ محمد بن حسن بن علی  
بن ابی اس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن  
خطاب نے علی بن عبید سے کہا جو ان پر پانی ڈال  
سے تھے جب کہ حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم  
سر پر پانی ڈال رہے تھے کہ تم لوگ مجھ سے  
کراؤ اچھا ہے کہ اب حکم کری گے تو میں ڈال دوں گا  
حضرت عمر نے کہا پانی ڈال دو کہ اگر پانی سر پر ڈالے

Calculus 1

قال محمد بن جرير بن عبد الله

ثابت و حقوقوں کی بحیثیت

وَالْعَاقِبَةُ فَلَهُمَا عِلْمًا

مے بالوں کے برائے ہونے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اسم حملے کا مبارک ذکر ہو

نا شکر کی طرح انہیں ہے یہی قول امام ابو حنیفہؒ

4/15/2014

**فتا:** حضرت عمرؓ اہرام بالہ کے پونے تھے بغیر کبھے کہ احرام کی حالت میں سر و حونا منع ہے۔

کیونکہ مرد عورتوں سے جو نہیں مروتا نہیں دل و باں تو نہیں کے لاجسبت حشر لے کر آیا مصروف اپنی قزاقی خدیں

کوئی صحت نہیں نہ اس سے جو شہر مرلی میں بنایا تو تھے وہیں نہ اس میں مخصوص کوئی ہے بلکہ وہاں ان کے

ہاں اور یاد رہے کہ میں اور احسان سے بھی کچھ قصور ہو گا ہے کہ مجیب نے یہ صفت مزاح صورت اختیار کی

مَا يَكُذُّهُ الْعَجُزُ مِنْ أَنْ يَلْبَسَ مِنَ الثَّيَابِ

جن کپڑوں کا احرام میں پہننا مکروہ ہے

تَحْبِیرِ کَافِیَاتِ اَحْقَابِ کَاوِمِ عَن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عن أبي عبد الله عليه السلام قال (م) يلبس

الحرم موصى الباب فقل لا يلبس

المؤمنين في الدنيا والآخرة

القوانين ولا الحيفات ولا الجور لا يحبه

ملفوظات حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلی

الخبير في الشؤون البيئية

خالد بن الوليد

وہاں سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔

يَسْتَوِي الشُّرَكَاءُ لِلَّهِ فِي الْوَسْطَىٰ وَاللَّهُ يَسْتَوِي

الحمد لله الذي جعل القرآن آية في كتابه

لَقَالَ مَنْ أَحْبَبْتُ فَقُلْتُ لِيَكُنْ مَلِكِي

وَأَمَّا الْفُلُ فَإِنَّمَا أَتَى بِهَا لِيُجِيبَ عَنْ قَوْمٍ مِّنَ الْفُلِيِّينَ

الخير كما قال الله تعالى ما كان مني

الكتاب في الس. تاريخ. عبد الله بن

من حرمہ ان تخلصا متاک زینتوں امتا  
عمیے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ

الحرم میں القیاب مقتل لا یلبس کے کپڑے پہنے آپ لے فرما عزیمت کیس

النفس والعبادة ولا الشغل والجلال ٤٥

عبار، المضمون فوقی اور موزہ وظهر ودرجے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاءَ بِمُؤْمِنٍ إِلَى الْإِسْلَامِ فَمِثْلُ مَا كَانَ لَهُ فِي الْإِسْلَامِ»

اعلم ان فیلسوف خدایت لقطہ فیلسوف

وہی ہے جس نے ان کو اپنی کتاب سے

الحمد لله الذي جعل في كل شيء دليلا على قدرته وقدرته على كل شيء

مستوفى من الاموال التي كانت في يد  
الملك من الاموال التي كانت في يد

[illegible]

کونین اخصیہ تو تھا پر غمگینان آؤ گز نہیں کو منع کیا اور آپ نے فرمایا میں کے ہاتھ میں

لَیْلًا مَن لَوْ تَجِدَ اَهْلًا لَّيْسَ يَكُنْ حَلَا  
مِنْ قَوْمٍ مُّؤْمِنُونَ كُفْرُهُمْ هِيَ كَبَرَتِ خَطَا

وَالْقَلْبُ لَا يَسْقُطُ مِنَ الْقَفْصِ

الحبر بن مالك عذمتنا فيهم مني  
 قلت نافع عذمتنا بن عمر بن الخطاب









# الْحِلْمَةُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِعُهُ الْحَرَمُ

حرم کیلئے مجھن ولیکھ لکانے کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَائِدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ  
يُحْيَى بْنَ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَنْ يَحْيَى

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَائِدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَائِدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

## لُبُّ الْمُنَظِقَةِ وَالْهَيْبَانِ لِلْمُحَرِّمِ

حرم کو پیٹی اور ہیبانی باندھنے کا بیان !

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَائِدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَائِدُ بْنُ  
أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّ

قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْأَخْبَارَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
عَنْ نَبِيِّ الْعَرَبِ فِي هَذَا الْأَخْبَارِ أَنَّ

۱۹  
صحیح

## الْمُحْرَمُ يَجِيءُ جِلْدًا

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ مِنْكُمْ  
مَنْ يَجِيءُ جِلْدًا فَاجْعَلْهُ  
لَكَ مِثْلَ الْوَلَدِ وَارْزُقْهُ  
وَلَوْ كُنْتَ بِطَيْشٍ  
يَذُوقُ الْخَبْثَ لَمْ تَزِدْ إِلَّا  
أَمَلًا يَرْجُو لَأَخْلَقْتُكَ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
لَوْ أَنَّ خَلْقَكَ رَجَعَهُ اللَّهُ

## الْمُحْرَمُ يَرْزُقُ

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ مِنْكُمْ  
مَنْ يَجِيءُ جِلْدًا فَاجْعَلْهُ  
لَكَ مِثْلَ الْوَلَدِ وَارْزُقْهُ  
وَلَوْ كُنْتَ بِطَيْشٍ  
يَذُوقُ الْخَبْثَ لَمْ تَزِدْ إِلَّا  
أَمَلًا يَرْجُو لَأَخْلَقْتُكَ  
قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
لَوْ أَنَّ خَلْقَكَ رَجَعَهُ اللَّهُ

۱۹  
صحیح

أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ مِنْكُمْ  
مَنْ يَجِيءُ جِلْدًا فَاجْعَلْهُ  
لَكَ مِثْلَ الْوَلَدِ وَارْزُقْهُ  
وَلَوْ كُنْتَ بِطَيْشٍ  
يَذُوقُ الْخَبْثَ لَمْ تَزِدْ إِلَّا  
أَمَلًا يَرْجُو لَأَخْلَقْتُكَ

## محرم کا اپنے بدن کو کھجلا سکیاں

ہاگت۔ طاہر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہما  
سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت  
عمرؓ سے سنا جب کہ ان سے محرم کا اپنے بدن  
کو کھجولے کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے  
کہا اے کھجولے اور اسی طرح کہا ہے فرمائی ہیں  
کہ اگر میرے ہاتھ پر عدد بی جائیں اور ہاتھوں کو کھجولے  
تو میں اپنے پاؤں سے ہی اپنا بدن کھجوادوں۔  
ابن عمرؓ نے کہا اسی پر ہمارا عمل سچا  
یہی قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔

## محرم کے نکاح کا بیان

ہاگت۔ طاہر۔ فقیر بن دہب سے  
روایت ہے کہ ان کو عمر بن عبد اللہؓ نے اپنی  
بی بیوں کے پاس بھیجا جو ان دونوں کے پاس  
تھے اور دونوں اہرام باندھے ہوئے تھے ان  
سے جا کر کہہ کہ میں عمر بن عبد اللہؓ سے یہ کہتی  
ہوں کہ نکاح کرنا چاہتا ہوں سو تم بھی حاضر ہو جاؤ  
بی بیوں نے کہا کیا اور کہا میں نے منع  
نہیں کیا بی بیوں کو رسول اللہؐ سے روایت کرتے  
ہوئے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا محرم نہ اپنا  
نہ کسی اور مسکے کا نکاح کرے اور نہ ہی نکاح  
بیہم کیجے۔

ہاگت۔ طاہر۔ حبیب اللہ بن  
عمرؓ فرماتے تھے محرم نہ اپنا اور کسی اور سے  
نکاح کرے اور نہ بیہم کیجے۔  
ہاگت بن انس۔ عطاء بن ابی رباح سے  
روایت ہے کہ ان کے والد ابی رباح نے حالت

تزوجوه وكنوا خيرة قريته من النخيل  
نكاحه

[illegible]

احرام میں ایک حدوت سے کھن کیا تو اس کھن کو حدوت عمر نے اہل کر دیا۔

امام محمد نے کہا اس میں ابی حاتم کا حکم  
ہے ابی حاتم نے عزم کے کلمہ کو داخل قرار دیا  
ہے ابی حاتم اور ابی حاتم نے اس کو جائز رکھا ہے  
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے عزم کا حاکم قرار دیا  
کلمہ کا ابی حاتم محمد بن حنفیہ کو ہم عبد اللہ بن عباس  
سے سنا کہ کسی کو اس بات سے روکتا کہ نہیں کہتے  
کیونکہ یہ عبد اللہ بن عباس ام المومنین سے روکتا کہ  
جملہ جہنم میں جاوے نزدیک عزم کے کلمہ کہنے میں  
کوئی قیاس نہیں ہے لیکن حالت احرام میں ہر  
دہر خیر و شر و ذکر ہے ہی قول امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ)  
خیر ہے عزم کا ہے۔

فت و سلم ترقی الہ و افتد میں خود موجود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ کیا کیا طور پر حضرت عبداللہ بن عباس سے زہرہ و اہل کاف کا یہ ہو سکتی ہیں کیونکہ یہ خود صاحب کاف ہیں اور آپ نے یہ کفار کج کے دوران سفر میں کیا ہے اس وجہ سے بھی صحابہ کو تحقیق حاصل سے واقفیت نہیں ہوئی نیز حضرت سے صحابہ سے اس بارے میں مرفوع روایت ہیں امام ابی نعیم شافعی احمد بن حنبل وغیرہ کے نزدیک حرم کا کفار باطل ہے ۔

الطَّوَّافُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

نساز فخر و عطر کے بعد طواف ادا کرنا !

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ  
الْمَدَنِيُّ أَنَّهُ كَانَ يُرَى الْبَيْتَ يَخْلُو  
بَعْدَ الْعَمِيرِ وَبَعْدَ الطَّبِيعِ مَا  
ظَهَرَ مِنْ بَيْتٍ أَحَدًا

قَالَ عَمَّا ثَمَمُ بْنُ أَنَسٍ  
لَا تَهْتِكُوا أَسْرَارَ الْمُسْلِمِينَ

ہفت بن اسی۔ ابوالزہر علی بن عاصم  
ہے کہ وہ خاندان کعبہ کو بعد از فخر و محرم طواف  
کرتے والوں سے خالی دیکھتے تھے کہ ان میں سے  
کے بعد کوئی طواف نہیں کرتا ہے۔

اس شخص نے کہا اے دو وقتوں میں صحت  
میں لے آئیں گے جتنا تھا۔ کہ ان دو وقتوں میں

لِيُحَقِّقَ الشَّاهِدَيْنِ وَالْمَقُولَاتِ  
لَا يَكُنْ دُونَ صَلَواتِ الرَّسُولِ  
مَلَكٌ يَأْتِي بِأَن يَقُولَ سُبْحَانَ  
قَسَمِي الرَّسُولِ حَقِّ تَزْيِيدِ الْقَسَمِ  
تَزْيِيدِ كَيْفَ أَضْمَرَ ثُمَّ إِنَّهُ الْفُطَّابُ أَيْ  
يُقَسِّمُ بِلِقَائِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَالِدٍ  
أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ  
أَنَّ حَكِيمَ بْنَ عَمْرٍو الرَّضِيعِي أَخْبَرَنَا أَنَّ  
عَبْدَ الرَّضِيعِي أَخْبَرَنَا أَنَّ لِمَا كَانَ مَعَ  
عُمَرَ بْنِ الْفُطَّابِ بَعْدَ مَسْجِدِ الْعِجْلَمِ  
بِالْكُفَّةِ فَلَمَّا فَتَحَ فَتَحَ فَتَحَ  
نَظَرَ فَلَمَّا بَرَزَ الْقَسَمِ فَرَكِي  
وَلَمْ يَسْمَعْ حَقِّ أَمَّا وَهِيَ مَوْجِي  
سُبْحَانَ الرَّسُولِ

قَالَ حَكِيمٌ وَبِهِدَا نَاخِلُهُ بَنِي  
بَنِي هَبْرَةَ وَبَنِي الْقُلَاقِ حَقِّ تَزْيِيدِ  
الْقَسَمِ وَتَزْيِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي خَالِدٍ  
وَالنَّاسِ مِنْ قُلُوبِهِ

بروزن مکررہ کجا جانے طواف کے بعد  
دور کھستہ تھوڑی سی جہاں سے زمین کھان  
کرنے میں کوئی عروج نہیں لیکن طواف کے بعد نماز  
نہا کرے یہاں تک کہ سورج اٹھ گئے جب کہ  
حضرت عمرؓ نے کہا یا نماز مغرب کے بعد دو رکعت  
پڑھے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

حکیم بن اس۔ ابن شہاب زہری حمید  
بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ان کے والد  
عبد الرحمن کہتے ہیں انہوں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ  
بعد نماز نماز کعبہ کا طواف کیا جب حضرت عمرؓ  
طواف کر گئے تو انہوں نے سورج کی طرف دیکھا کہ  
نظر نہیں جب سورج کو نکلا ہوا نہ پا بلکہ سوار ہو گئی  
کہ مقام ذی طوی میں اپنے اونٹ کو چبا رہا ہو  
دور رکعت نماز ادا کی۔

امام محمد نے کہا اس پر بہار اہل ہے کہ  
طواف کے بعد سورج اٹھ گئے تو دور رکعت نماز  
ادا کرے یہی قول امام ابو حنیفہ اور امام فقہار کا

أَحْلَاكَ يَكُنِي الصَّيْدَ أَصِيدُ أَهْلًا كُلُّ وَفِيهِ الْحَرَمُ آمَنَ لَا

حرم کو جس شکار کا کھانا درست نہیں اس کا بیان

أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمِّو بْنِ عَمْرِو بْنِ  
عَبْدِ الرَّضِيعِي سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ  
عَمْرًا بْنَ الْفُطَّابِ بَنِي خَالِدَةَ الْفُطَّابِ أَيْ  
بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَمَاعًا وَخَلِيفَةً وَهُوَ بِالْأَنْدَلُسِ وَأَوَّلُهُ  
بَنُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکیم بن اس۔ ابن شہاب زہری حمید  
بن عبد الرحمن بن سعد بن عبد الرحمن بن عباس  
مصعب بن جابر مرقی سے روایت ہے کہ انہوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گور کا تھوڑا سا بھجوا دیا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں میں عظیم تھے تو آپ نے  
اس کو وہاں سے کر دیا۔ مصعب کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہاں سے دوسرے سے دوسرے سے

عَلَيْكَ يَا خَلِيقَتِي وَخَلْقِي يَا رَحْمَتِي  
عَلَيْكَ يَا خَلِيقَتِي وَخَلْقِي يَا رَحْمَتِي

[illegible]

أَحْبَبُوا مَا فِيهِمْ أَحْسَنُهَا أَهْلُ الْعَقْلِ  
مَنْزِلَ أَمَّا بَيْنَ عَيْنَيْهِ الْيَلْوَى عَنْكَ يَا لَيْلِ  
مَنْزِلَ أَيْنَ مَنَازِلُهُ عَنْ أَيْنَ مَنَازِلُهُ  
مَنْزِلَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَقَّقَ إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الْأَوَّلِ  
فَتَحَقَّقَتْ مَعَهُ أَهْلُ الْعَقْلِ أَلَمْ يَكُنْ  
وَعَرَفَهُمْ بِحُجْرِهِمْ فَرَأَى جَنَازَاتِهِمْ  
فَأَسَدَنِي عَنْ قَرْبِهِمْ فَتَأَنَّى خَلْفَهُ  
فَنَظَرْتُ وَأَكْرَمُ مَسْجِدُهُ تَأَنَّى فِي الْقَوْمِ  
فَنَظَرْتُ وَأَكْرَمُ مَسْجِدُهُ تَأَنَّى فِي الْقَوْمِ  
فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ كَانَ قَائِمًا  
بَعْضُ أَهْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَكَانَ أَوَّلُ الْوَسْطَى الْيَلْوَى  
عَنْ يَمِينِهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدُهُ فَكَانَ  
إِنَّمَا مِنْ خَلْفِهِ أَلْفَ كَسْمَةٍ وَاللَّهُ  
أَحْبَبُوا مَا فِيهِمْ أَحْسَنُهَا أَهْلُ الْعَقْلِ

وہ کتاب نے (خدا میں) نے اس کو جو ہے وہ اس کو دیا  
 ہے کہ اس حالت (مقام) میں ہو۔

ہم کہتے ہیں اس میں اس وقت بھی سلامتی  
عہد امتیاز سے روایت ہے کہ انہوں نے جو سر پہ لئے تھے  
وہ عہد امتیاز ہی سے روایت کہ تھیں کہ انہوں نے جو سر پہ لئے تھے  
مقام زبیر میں اس وقت بھی وہ تھے کہ انہوں نے  
ان سے اس وقت کے کھانے کے بارے میں  
روایت کیا جس کو حلال لوگوں نے شکار کیا اور حد تک  
کھاتے ہیں اور سر پہ لے کر کھانے کے حلقہ غرضی  
وہ پھر جب حد تک میں حضرت عمر کے پاس آئے تو ان  
سے بیان کیا انہوں نے کہا تم نے کیا غرضی دیا انہوں نے  
کہا کیا ہے اس پر حضرت عمر نے فرمایا اگر تم سے کھانا  
کسی حد تک غرضی میں نہیں تم کو سزا دیتا۔

بلکہ یہی اسی ۔ اور آئندہ مرقی طرحی عہدہ لاش  
 آجی مرقی ہوتا وہ یوں کہ ۔ سے عداوت ہے کہ وہ ایک  
 مغویں رسول اللہ مسلم کے ساتھ تھے اعلیٰ سے عداوت ہو کر  
 میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے  
 تھے بچے نہ گئے تھیں یہ یوں کہ ۔ احرام نہیں باندھے  
 ہوئے تھے انہوں نے ایک گورہ لکھا تھا کہ اپنے ساتھیوں  
 پر سوار ہونے اور ساتھیوں سے گڑا لگنا انہوں نے  
 سب سے انکار کیا تو یہ چھ اہل کعبہ اہل بیت  
 اس سے بھی انکار کیا تو خود یہ چھ لے کر مکہ گیا  
 اور اس کو قتل کر دیا ۔ بعض صحابہ نے ان کے  
 ساتھ مکہ کو گشت کیا اور انہیں لے کھانے سے  
 انکار کیا ۔ جب رسول اللہ مسلم سے ملاقات  
 ہوئی تو آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا آپ  
 نے فرمایا اس کھانے میں کوئی سبب نہیں ۔ وہ تو خدا  
 کی طرف سے خدا جو تم کو کھانا گیا ۔

مکتوبیں ہیں۔ (دیوانِ اسلم عطا علیہ السلام)







# فَضْلُ الْعَمَلِ فِي شَهْرِ رَجَبٍ

ماہ رمضان میں عمر و کرنے کی فضیلت

اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 لَيْسَ يَكُنْ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ اَشَدَّ عَزِيمَةً مَّا  
 اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 اَمْرِ اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 كُنْتُ اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 فِي رَجَبٍ مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا

ہفت سنی مہینوں میں رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت

## اَلْمُتَمَتِّعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهَدْيِ

متع پر ہدی واجب ہونے کا بیان

اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 لَيْسَ يَكُنْ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ اَشَدَّ عَزِيمَةً مَّا  
 اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 كُنْتُ اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 فِي رَجَبٍ مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا

ہفت سنی مہینوں میں رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت

اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 لَيْسَ يَكُنْ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ اَشَدَّ عَزِيمَةً مَّا  
 اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 اَمَّا رَجَبٌ مِنْ عَمَلِ الرُّسُلِ يَقُولُ جَاءَ رَسُوْلُ  
 كُنْتُ اَحَبُّ اَعْمَالٍ اَنْ تَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا  
 فِي رَجَبٍ مَعْلُومًا وَتَصُومَ رَجَبًا مَعْلُومًا

ہفت سنی مہینوں میں رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت  
 رجب کی فضیلت



وَابْتَغِ الْخَيْرَ لِنَفْسِكَ وَخَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لِنَفْسِكَ  
 وَالْخَيْرُ لِنَفْسِكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ  
 ص ۱۔ اس جملہ جملہ میں پہلی دو جملوں کے ساتھ چلنے کو کہتے ہیں۔ اس میں اسطوار میں ہے  
 اپنی جہاد اسطوار میں نہیں ہے۔ اسطوار میں شوق۔ پس بیکر وہ۔

لِلْعَالَمِينَ وَالْمَعْمُورَةُ مَا يَجِبُ عَلَيْهَا مِنَ التَّقْصِيرِ وَالْحَدِّ

عمر میں قصر کرنا اور قصر کرنے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ أَبِي نَكْرٍ أَنَّ مَرْكَأَ الْعَصَاةِ الْإِسْخَرُ  
 عَنِ الرَّحْمَنِ يُعَالِ لَهَا رَأْيُهَا أَنْ تَكُونَ  
 أَلْفًا كَأَنَّهَا مَرْجُوعَةٌ مَعَهُ مَرَّةً وَتَكُونَ  
 مَعَهُ الرَّحْمَنِ فِي مَرْكَأَ فَإِنَّهَا تَكُونُ  
 مَعَهُ مَرْكَأَ مَرْكَأَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَكُونُ  
 مَعَهُ مَرْكَأَ مَرْكَأَ بِالنَّبِيِّ بْنِ عِصْمَةَ الْكَلْبَةِ  
 لَسْتُ وَتَكُونُ مَرْكَأَ الْمَرْكَأِ الْجَدِيدِ  
 فَقَالَتْ أَمْعَانُ مَرْكَأَ مَرْكَأَ لَأَقَالَتْ  
 فِي الْمَرْكَأِ مَرْكَأَ مَرْكَأَ فِي الْقَمَرِ مَرْكَأَ  
 حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ فَأَخَذَ مَرْكَأَ مَرْكَأَ  
 زَائِدًا قَالَتْ فَكُنْتُ كَأَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 وَتَكُونُ مَرْكَأَ

مکتبہ بن انس۔ عبداللہ بن ابی بکر سے  
 روایت ہے کہ مرقۃ بنت عبدالرحمن کی ایک ساری  
 کردہ روشنی میں لکھ نام رقیہ تھوڑے عرصے سے روایت  
 کرتی ہے کہ میں نے مرقۃ بنت عبدالرحمن کے ساتھ  
 لکھ کر لکھی کہ انورۃ بنت عبدالرحمن زوی المہدی لکھی  
 تاریخ لکھ کر لکھی نہیں میں ان کے ساتھ تھی جنہوں  
 نے عمار کبیر کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے  
 درمیان میں کی اس کے بعد مسجد میں آئیں  
 اور مجھ سے کہہ رہے تھے اس قبیلہ سے میں نے  
 کیا نہیں عمرو نے کیا کہیں سے وصول کر لیا۔  
 میں وصول کر لائی۔ سو عمرو نے اپنے ہاتھوں کی  
 انہیں کا میں پھر سب قرانی کا دن ہوا تو ایک  
 بکری ذبح کی۔

قَالَ لَحْشَمٌ وَبَعْدَ إِذَا أَخَذَ الْخَيْرَ  
 وَالْفَتْحُ مَرْكَأَ مَرْكَأَ أَنْ تَكُونَ مَرْكَأَ  
 فِي مَرْكَأَ مَرْكَأَ فَإِنَّهَا تَكُونُ مَرْكَأَ  
 عَالَمٌ مَرْكَأَ الْفَتْحِ وَتَكُونُ مَرْكَأَ  
 وَالْفَتْحُ مَرْكَأَ مَرْكَأَ

ام محمد نے کہا اسی پر ہمارا میں سے جو کہی عمرو  
 کہے تو اس پر ضروری ہے کہ طواف اسی سے  
 تاریخ ہو کر عمر بنی قرانی کے دن قصر کرے اور ہر  
 ہر میسر ہو اس کو ذبح کرے کسی قول امام ابو حنیفہ  
 اور امام حنفیہ سے

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ  
 حَسَنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ كَانَتْ تَقُولُ  
 مَا أَشَدَّ بَغْضَئِي إِلَيْهِ عَمَّا كَانَ

مکتبہ بصری محمد۔ محمد بن جعفر بن علی بن ابی  
 جعفر سے روایت ہے وہ طواف میں کہ قرآن شریف کی  
 آیت لَمَّا أَتَيْتُمُ مَكَّةَ مِنْهُنَّ الْعِدَى عَمْرُو بکری ہے

۱۹۹

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ  
 مِنْ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَالَ لَحْنَةً نَالَهُ يَهْلِكُ بِهَا خَلْدُهُ  
 مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْمَذْهَبُ مِنَ الْمَذْهَبِ  
 بَكَت . تابع . عبد اللہ بن مرقدہ سے کہ  
 کہتے تھے کہ جو شخص مدینہ سے مکہ کے  
 احرام کے بغیر داخل ہوگا  
 اس کا خرد و خال ہلاک ہوگا  
 یہ ہے کہ اس سے مراد بکری ہے ۔ کسی قول امام  
 صاحب اور امام فقہاء کا ہے ۔

## دُخُولُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ  
 مِنَ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَالَ لَحْنَةً نَالَهُ يَهْلِكُ بِهَا خَلْدُهُ  
 مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْمَذْهَبُ مِنَ الْمَذْهَبِ  
 بَكَت . تابع . عبد اللہ بن مرقدہ سے کہ  
 کہتے تھے کہ جو شخص مدینہ سے مکہ کے  
 احرام کے بغیر داخل ہوگا  
 اس کا خرد و خال ہلاک ہوگا  
 یہ ہے کہ اس سے مراد بکری ہے ۔ کسی قول امام  
 صاحب اور امام فقہاء کا ہے ۔

## فَضْلُ الْحَلِيِّ وَمَا يَجْزِي مِنَ التَّقْصِيرِ

سرشتانے کی فضیلت اور جس قدر کتر و اما حائز ہے اس کا بیان

۱۹۹

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ  
 مِنَ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَالَ لَحْنَةً نَالَهُ يَهْلِكُ بِهَا خَلْدُهُ  
 مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الْمَدِينَةِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ  
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْمَذْهَبُ مِنَ الْمَذْهَبِ  
 بَكَت . تابع . عبد اللہ بن مرقدہ سے کہ  
 کہتے تھے کہ جو شخص مدینہ سے مکہ کے  
 احرام کے بغیر داخل ہوگا  
 اس کا خرد و خال ہلاک ہوگا  
 یہ ہے کہ اس سے مراد بکری ہے ۔ کسی قول امام  
 صاحب اور امام فقہاء کا ہے ۔

ف ۱۔ حضرت عمر کے نزدیک جو شخص عہد کرے اس کے لئے قصر (ہاں کا کم کرنا) درست ہے مگر جو مال گنڈے اس کے لئے عطا فرمادی ہے حق سے بچنے کے لئے عہد کرنا اچھا ہے۔ عہد کر دینا میرے ہاں ہمارے کو کہتے ہیں۔

اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَّخِذَ لَكَ اَمْرًا مِّنْ عَمَلِي  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي اَمَّا عَمَلِي  
 وَتَسْأَلَنِي اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ الشَّعْبَ لِقَائِهِ  
 قَالُوا اَوْ الْمَلٰٓئِكَةُ نَبِیًّا تَسْؤَلُ اَللّٰهَ  
 اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 قَالُوا وَالْمُخَلَّفِیْنَ نَبِیًّا تَسْؤَلُ  
 اَللّٰهَ اَتَحْبِبُّ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 تَسْؤَلُ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَّخِذَ لَكَ اَمْرًا مِّنْ عَمَلِي  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 وَتَسْأَلَنِي اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ الشَّعْبَ لِقَائِهِ  
 قَالُوا اَوْ الْمَلٰٓئِكَةُ نَبِیًّا تَسْؤَلُ اَللّٰهَ  
 اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 قَالُوا وَالْمُخَلَّفِیْنَ نَبِیًّا تَسْؤَلُ  
 اَللّٰهَ اَتَحْبِبُّ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 تَسْؤَلُ اَللّٰهَ عَمَلِي

ام محمد نے کہا اسی پر ہمارا حق ہے جو سرگاہ  
 دین کے لئے حق کرنا میرے ہمارے حق میں ہے

۲۔ عہد کرنا میرے ہمارے حق میں ہے جو سرگاہ  
 دین کے لئے حق کرنا میرے ہمارے حق میں ہے

۳۔ عہد کرنا میرے ہمارے حق میں ہے جو سرگاہ  
 دین کے لئے حق کرنا میرے ہمارے حق میں ہے

اَلْمَوَدَّةُ اَقْدَمُ مَكَّةَ بِحَجَّةٍ اَوْ لِعَمْرَةٍ فَتُحْيِضُ قَبْلَ كُنُفِهَا اَوْ يُعَذِّبُكَ

جو مروت مکہ میں داخل ہونے سے پہلے یا بعد میں حرم سے بچائے اس کا بیان

اَحْبَبْتُ اَنْ اَتَّخِذَ لَكَ اَمْرًا مِّنْ عَمَلِي  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 وَتَسْأَلَنِي اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ الشَّعْبَ لِقَائِهِ  
 قَالُوا اَوْ الْمَلٰٓئِكَةُ نَبِیًّا تَسْؤَلُ اَللّٰهَ  
 اَللّٰهُ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 قَالُوا وَالْمُخَلَّفِیْنَ نَبِیًّا تَسْؤَلُ  
 اَللّٰهَ اَتَحْبِبُّ اَتَحْبِبُّ اَلْمُخَلَّفِیْنَ  
 حَسْبُ اَنْ تَسْؤَلَ اَللّٰهَ عَمَلِي  
 تَسْؤَلُ اَللّٰهَ عَمَلِي

لَطُوفٌ بِالنَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ الْعَظَمَاءِ  
وَالْمُرُوءِ حَقٌّ لَطُوفٌ وَلَطُفٌ لَطُفٌ  
لَطُفٌ مَعَ النَّبِيِّ حَقٌّ لَطُفٌ لَطُفٌ  
وَالْأَنْبِيَاءِ الْعَظَمَاءِ وَالْمُرُوءِ  
لَطُفٌ لَطُفٌ حَقٌّ لَطُفٌ بِالنَّبِيِّ  
وَالْأَنْبِيَاءِ الْعَظَمَاءِ وَالْمُرُوءِ

أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
بْنِي النَّبِيَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
الْحَبِيبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ وَكَانَتْ  
حَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ وَالْأَنْبِيَاءُ  
وَالْمُرُوءُ فَكَانَتْ ذَاتِي  
أَنْفِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَتْ  
مَنْ لَطُفٌ لَطُفٌ لَطُفٌ لَطُفٌ  
بِالنَّبِيِّ حَقٌّ لَطُفٌ

أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
عَنْ حُرَيْرَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ  
كَانَتْ حُرَيْرَةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجِّ فِي الْوُجُوحِ  
فَإِذَا لَطُفٌ بِعَشْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ  
مَعَهُ حَقٌّ فَلْيُحِبِّ بِالنَّبِيِّ  
وَالْمُرُوءِ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ حَقٌّ  
بِالنَّبِيِّ فَكَانَتْ فَكَانَتْ مَكَّةَ وَكَانَتْ  
حَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ وَالْأَنْبِيَاءُ  
وَالْمُرُوءُ فَكَانَتْ ذَاتِي  
أَنْفِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَتْ  
مَنْ لَطُفٌ لَطُفٌ لَطُفٌ لَطُفٌ  
بِالنَّبِيِّ حَقٌّ لَطُفٌ

کا طواف اور سعی دکرے جب تک کہ وہ تک  
دہر جائے اور لوگوں کے ساتھ ساتھ ساتھ  
میں حاضر ہو سوائے طواف اور سعی کے اور  
نہ وہ مسجد کے قریب جائے اور نہ حلال ہو سعی کہ  
وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے  
درمیان ہی کہے۔

حکایت۔ محمد بن مسلم بن قاسم۔ قاسم بن محمد  
اپنی بھوپلی حضرت عائشہ زہراؓ سے کہ میں صلی اللہ علیہ  
وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں  
میں حالت میں ہیں کہ آنی میں نے خانہ کعبہ  
کا طواف اور سعی میں صفا و مروہ تک کہ  
میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
عزہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا یہ روایت اللہ کے طواف  
کے سوا جو کام چاہی کریں وہ تم بھی کر و جب تک  
تم پاک نہ ہو جاؤ۔

حکایت۔ ابن شہاب زہری۔ عروہ بن زہیر  
حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی  
ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع  
کے سال تھے تو ہم نے عروہ کا احرام باندھا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ وہی ہو تو وہ حج  
و عروہ کا احرام تک ساتھ باندھے اور وہ احرام  
کھوے یہاں تک کہ وہ حج و عروہ دونوں سے  
فارغ ہو جائے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب  
میں حالت میں تھیں میں نکلی تھیں نے طواف کیا  
اور نہ سعی میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا۔ اپنا سر کھول کر  
نکلی کرو اور عروہ بھڑکے صرف حج کا احرام باندھو  
حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا جب  
میں حج سے فارغ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

فَضَلَّكَ الْحَيُّ الْأَكْبَرُ عَلَى رَسُولِهِ الْمَوْجِبِ  
عَلَيْكَ وَتَلَقَّاهُ مَقْبُودًا مَرْتَضًى لِيَأْتِيَنَّ  
إِلَى الْغُيُوبِ وَفَافَقَ مَا كُنْتَ تُحْتَالُ عَلَيْهِ  
مَنْ أَمَّا تَحْيَاكَ وَتَلَقَّاهُ طَلِبًا فَكَانَ مُرْتَجِلًا  
وَمَا كَانَ الْغُيُوبُ خَالِيًا وَابِلَيْكَ وَبَيْنَ الْغُلَا  
وَالْغُرُورِ لَقَدْ فَاقُوا عِلْمَاتِ الْغُيُوبِ  
أَنْ تَجْعَلُوا مِنْ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ  
الْبُيُوتَ كَانُوا يَتَّقُونَ الْخَبْرَ وَالْخَيْرَ  
فَالْتَمَسُوا طَرِيقًا  
فَالْجِدَا

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِدَا اسْتَمَعْتُ  
لَمَّا رَأَيْتُ أَنَّ لَوْحَ اسْمَائِكَ لَمَّا خَلَقْتَ لَا  
تَعْلَمُ وَلَا تَسْمَعُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَبَيْنَ  
الْأَرْضِ قَدْ لَبِثَ اسْمُكَ بِخَيْرٍ لَمَّا لَبِثَ  
قَوْلُ اللَّهِ فَاسْتَمِعُوا يَا نَجْمُ وَتَقِمْ بِقَوْلِهِ  
وَسَمِعُ الْعَشْرَةَ فَلَمَّا قَرَأْتَ مِنْ قُرْآنِ  
تَعْلِيمِ الْعَشْرَةِ لَمَّا خَلَقْتَ اسْمُكَ  
وَلَمْ تَعْلَمْ مِنَ السَّمْعِ مِنْ قَوْلِكَ بِأَنَّ  
لَكَ الْفَيْضَ مِنْ مِلَّةِ عَلِيٍّ وَتَسْمَعُ وَتَسْمَعُ  
عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَهَذَا الْقَوْلُ أَيْ عَشْرَةَ  
إِلَّا مِنْ جَمْعِ إِلَى الْحَيِّ وَالْعَالِمِ  
فَرَأَى بِقَوْلِكَ لَمْ يَكُنْ فِي السَّمْعِ  
سَمْعِي

فہم: پیچھے ایک مقام ہے جو حکم سے دیکھ کر  
کا اصرام نامہ لکھتے ہیں۔ امام صاحب کے  
کے نزدیک تو ان میں ایک ہی طوالت اور ایک

میرے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ حجام  
تعمیم میں بھیج دیا۔ میں نے عمرو ادا کیا ہیں، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اب عمرو اس عمرو کے عرض  
سے لیکن جن لوگوں نے عمرو کا احرام باندھا  
تھا وہ طواف ادا نہ کیے۔ اس کے جواب میں  
پھر سب وہ سنی سے واپس لوٹ کر آئے تو  
انہوں نے حج کے واسطے دوسرا طواف کیا اور  
جن لوگوں نے حج واسطے عمرو کا احرام ایک ساتھ  
باندھا تھا۔ تو انہوں نے ایک ہی طواف  
کیا۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کھانہ  
نہم نہ انگلیج اور اگر سے ہوائے طہارت اور غسل  
کے ۔ حتی کہ وہ پانچ عبادتیں نے صرف عمرو کا  
احرام بانڈھا جو اور جب اس کوچ کے فوت ہوا  
ہوائے کا اندیشہ ہو تو روج کا احرام بانڈھا جائے  
مقام حرکات میں وقوف کرے عمرو کا احرام تو ہے  
جب حج سے خارج ہو جائے تو عمرو کی تھا کہ  
سیر یا حضرت عائشہ نے فقہاء کو اس میں سے  
میں پھر وہ وقت کہ اسے اور ہم کو یہ دعا میں بھی ہے  
کہ آپ نے حضرت عائشہ کی طرف سے یہ بھی  
کیا یہ سب غلطی امام ابو حنیفہ کا ہے جو کہ اس  
بات کے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص حج قرآن کرے تو  
اس کو یہ طہارت اور وضو کافی ہیں ۔

ہر ایک طرف چار سیل کے حاملہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک طرف  
تین دو کھجوریں ہیں۔ دو طواف اور دوسری میں بائیں کمر  
پر چھ سیل کاٹی ہے۔



# الْمَرْءُ لَا يُجْنِصُ فِي حَجَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزَّيَاكَةِ

طواف زیارت سے قبل حج عورت حائض ہو جائے اس کا بیان

اسخبرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: **الْمَرْءُ لَا يُجْنِصُ فِي حَجَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزَّيَاكَةِ** **كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ كَمَا حَامِلَتُ الزَّيْطُونَ قَدْ مَضَى يَوْمُ الْعَمَلِ قَطَعَتْ يَوْمَ حَضَرَتْ لَيْلَهُمْ** **لَمْ تَنْظُرْ فِيهِمْ وَهِيَ حَائِضَةٌ** **إِلَّا كُنَّ قَدْ أَفْضَتْ**

ماکتب بن اہلس . عبد الرحمن بن اہلس . عمرہ . عائشہ سے روایت ہے کہ جب وہ عورت کسی حج گاہ اور ان کو جس سے ہوجائے کا اعلاہ ہوتا حضرت عائشہ عورتوں کو قرآنی کے بار طواف اقامت کہنے بعد نہ کرتیں جب وہ طواف اقامت کرتیں . پھر ان کو یہ عمل آتا تو وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ کا اٹھانے کو جس بلکہ عالمی اعتبار رکھتیں ۔

اسخبرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: **الْمَرْءُ لَا يُجْنِصُ فِي حَجَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزَّيَاكَةِ** **كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ كَمَا حَامِلَتُ الزَّيْطُونَ قَدْ مَضَى يَوْمُ الْعَمَلِ قَطَعَتْ يَوْمَ حَضَرَتْ لَيْلَهُمْ** **لَمْ تَنْظُرْ فِيهِمْ وَهِيَ حَائِضَةٌ** **إِلَّا كُنَّ قَدْ أَفْضَتْ**

ماکتب بن اہلس . عبد الرحمن بن اہلس . عمرہ . عائشہ سے روایت ہے کہ جب وہ عورت کسی حج گاہ اور ان کو جس سے ہوجائے کا اعلاہ ہوتا حضرت عائشہ عورتوں کو قرآنی کے بار طواف اقامت کہنے بعد نہ کرتیں جب وہ طواف اقامت کرتیں . پھر ان کو یہ عمل آتا تو وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ کا اٹھانے کو جس بلکہ عالمی اعتبار رکھتیں ۔

اسخبرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: **الْمَرْءُ لَا يُجْنِصُ فِي حَجَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزَّيَاكَةِ** **كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ كَمَا حَامِلَتُ الزَّيْطُونَ قَدْ مَضَى يَوْمُ الْعَمَلِ قَطَعَتْ يَوْمَ حَضَرَتْ لَيْلَهُمْ** **لَمْ تَنْظُرْ فِيهِمْ وَهِيَ حَائِضَةٌ** **إِلَّا كُنَّ قَدْ أَفْضَتْ**

ماکتب بن اہلس . عبد الرحمن بن اہلس . عمرہ . عائشہ سے روایت ہے کہ جب وہ عورت کسی حج گاہ اور ان کو جس سے ہوجائے کا اعلاہ ہوتا حضرت عائشہ عورتوں کو قرآنی کے بار طواف اقامت کہنے بعد نہ کرتیں جب وہ طواف اقامت کرتیں . پھر ان کو یہ عمل آتا تو وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ کا اٹھانے کو جس بلکہ عالمی اعتبار رکھتیں ۔

اسخبرنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: **الْمَرْءُ لَا يُجْنِصُ فِي حَجَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزَّيَاكَةِ** **كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ كَمَا حَامِلَتُ الزَّيْطُونَ قَدْ مَضَى يَوْمُ الْعَمَلِ قَطَعَتْ يَوْمَ حَضَرَتْ لَيْلَهُمْ** **لَمْ تَنْظُرْ فِيهِمْ وَهِيَ حَائِضَةٌ** **إِلَّا كُنَّ قَدْ أَفْضَتْ**

ماکتب بن اہلس . عبد الرحمن بن اہلس . عمرہ . عائشہ سے روایت ہے کہ جب وہ عورت کسی حج گاہ اور ان کو جس سے ہوجائے کا اعلاہ ہوتا حضرت عائشہ عورتوں کو قرآنی کے بار طواف اقامت کہنے بعد نہ کرتیں جب وہ طواف اقامت کرتیں . پھر ان کو یہ عمل آتا تو وہ ان کے ہاتھ پر ہاتھ کا اٹھانے کو جس بلکہ عالمی اعتبار رکھتیں ۔











[illegible]

قَالَ عَمَّا قَدْ كُنَّا كَلَامُ الْحَقِّ  
وَلَا يَخِيفُكَ أَنْ تَسْلَمَ مِنْ الْأَمْرِ كَالِي  
الْأَمْرِ لَنْ يَمُوتَ لَيْسَ بِالْمُتَحَيَّرِ وَهَذَا الَّذِي  
سَمِعْتُمَا مِنْ قَبْلِ هَذَا وَمَنْ قَوْلُ الْإِنْسَانِ  
وَالَّذِي كُنْتُمْ تَقُولُ

فت۔۔۔ اسلام کے معنی پوسہ دینے اور چھ  
اُٹھ بونا انا لا اُخْذُ بِرَبِّ اَنْفِیْ یُطَلِّبُ  
فَتَنَ مَآلِیْ وَفَنَ عَیْطِیْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

وہ کوئی دانی نہیں اسے ان جو کچھ کو جتاؤ۔ انہوں نے کہا میں تم کو دکھاتا ہوں کہ تم طواف کھانہ یعنی اور حجر اسود کے سوا کسی رکن کو نہیں چھوتے اگر تم ایسے حجرے کی جو تیاں پہنتے ہو میں بالکل نہیں ہوتے دوسرے میں تم کو نذر رنگ کا غضاب کہتے ہو کہ وہ دکھاتا ہوں جو حق میں تم کو دکھاتا ہوں کہ تم احرام آنکھوں کا رخ کو دیکھتے ہو حلالہ و حرام لوگ کہیں حلالہ دیکھتے ہی احرام بانہ لگتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر نے جواب میں فرمایا۔ طواف میں ارکان کے چھونے کے متعلق عرض ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے کسی رکن کو چھوتے نہ دیکھا ہے نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حجرے کی جو تیاں پہنتے تھے دیکھا میں میں بالکل نہیں ہوتے تھے لہذا میں بھی یہی جانتی ہوں کہ یہ دکھاتا ہوں غضاب کے بارے میں عرض ہے کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر رنگ کا غضاب کہتے ہوئے دیکھا ہے سو میں بھی اسی رنگ کو پہنہ کرتا ہوں۔ احرام کے متعلق عرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں پر حج کو اونٹ سوار ہو کر چلنے کو تیار ہو گئے تو کہہ گئے۔

اہم محبت کے کما سب انہو خشک ہیں سہلے  
اس امر کے کہ طواف میں استقام صرف جہاں ہوگی  
بیانی کا کیا سائے حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہیں  
رواں رکن کا استقام گتے تھے یہی قول اہم حضرت  
ابو عامر نقیہؓ نے غلط کیا ہے۔

عبدالله بن عبدالمطلب - ابن عبدالمطلب - ابن عبدالمطلب

ف۔ ۱۔ اسلام کے معنی پوسہ دینے اور چھ  
اَحْبَبُوا مَا لَكَ اَحْبَبُوا اَنْ يَكُونَ  
فَمَنْ سَأَلَ عَنْ عَقَبِ الْعَلِيِّ اَنْ يَكُونَ









# الْصَّلَاةُ بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ

مقام میں ہیں آئیں تاکہ کوئی نہ پڑھنے کا بیان

حکمت۔ تابع۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور صحیح کی تائید میں پڑھنے کے سوا کوئی طریق ہونے کے بعد عرفات میں جاتے تھے۔  
امام محمد نے کہا یہ سنت ہے اس میں جلدی  
ہاں نہ کرنے میں کوئی مرجح نہیں۔ یہی قول امام  
صاحب کا ہے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ يَتَذَكَّرُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ  
وَيُتَابِعُ أَتَى التَّوْبَةَ بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَشَدُّ وَأَكْبَرُ مِنْ  
بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ فَهَذَا أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ  
حَقِيقَةُ زِيَادَةِ الْمَعْنَى

عرفہ کے دن غسل کرنے کا بیان

حکمت۔ تابع۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دن  
بیل رحمت سے واپس ہونے وقت غسل کیے تھے  
امام محمد نے کہا یہ غسل سنون ہے واجب ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ يَتَذَكَّرُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ  
وَيُتَابِعُ أَتَى التَّوْبَةَ بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَشَدُّ وَأَكْبَرُ مِنْ

عرفہ سے واپس لوٹنے کا بیان

حکمت۔ مقام بن عروہ۔ عروہ حاکم بن  
زیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب  
عرفات سے لوٹے تو عورت کو فرما کر کہ بیٹے  
پھر جب وہ سبھی میدان ہائے تواضع کو لوٹا  
پھر جاتے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ يَتَذَكَّرُ بِمَا كَانَتْ عَلَيْهِ  
وَيُتَابِعُ أَتَى التَّوْبَةَ بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ  
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَشَدُّ وَأَكْبَرُ مِنْ  
بِمَعْنَى يَوْمِ التَّوْبَةِ فَهَذَا أَكْبَرُ وَأَكْبَرُ  
حَقِيقَةُ زِيَادَةِ الْمَعْنَى

امام محمد نے کہا ہم کہ یہ روایت بھی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے آئی ہے کہ عورت اور کھڑوں کو زنا  
نیز عرفہ کوئی بھی نہیں ہے اسی پر ہمارا عمل  
ہے اور یہی قول امام صاحب کا ہے۔

بَطْنُ حَسَّيْنِ

أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

والوی حشر میں چلنے کا بیان

حکمت۔ تابع۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما



بِشْرَافٍ فَقَالَ لَهُمْ اَمْشُوا فَتَجِبَ وَفَافَا  
 لَمْ يَزَلْ يَمْشِي ثُمَّ وَجَّهَ فَمَنْ رَفَعِ  
 الْجَسْرَةَ الْاَيْحَى عَلَيَّ فَقَدْ حَلَّ  
 لَكَ مَا سَأَلْتُمْ عَلَيَّ بِرَأَى الْبَيْتِ الْاَوْفَلِ  
 لَا يَنْشَأُ لَكُمْ لَيْسَ كَذِبًا وَلَا طَيْبًا  
 حَتَّى يَطْلُوتَ بِهَا الْبَيْتُ

اَخْبَرَنَا عَائِشَةُ حَتَّى نَفَتْ عَنْهَا عَلِي  
 بْنُ وَثَّابٍ اَمَّا سَمِعُ اَبْنِ  
 عَمْرٍو يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 مِمَّنْ رَفَعَ الْجَسْرَةَ لَمْ يَحْلُفْ اَوْ  
 لَمْ يَسْأَلْ وَتَحْتَرَّ عَمَّا رَأَى كَانَ مَعًا  
 حَلَّ مَا سَأَلْتُمْ عَلَيَّ فِي التَّحْوِيلِ اِلَّا الْبَيْتَ  
 وَالْقَيْبَ حَتَّى يَطْلُوتَ بِهَا الْبَيْتُ

قَالَ عُمَرُ مَا هَذَا عَمَّا رَأَى وَنَفَتْ  
 وَلَمْ تَقُوتْ مَا كُنْتَ تَقُولُ وَفَكَرْتُ  
 فَوَيْلٌ لِي مِنَ الْاَمْرِ عَلَيَّ بِرَأَى الْبَيْتِ  
 مَا سَأَلْتُمْ عَلَيَّ بِرَأَى الْبَيْتِ  
 فَاَخَذَ نَابِئًا لَمْ يَكُنْ يَكْفِيهِ وَفَكَرْتُ  
 اَخْبَرَنَا اَبْنُ عَمْرٍو اَمْشُوا فَتَجِبَ  
 مِمَّنْ اَبْنُ عَمْرٍو مَا كُنْتُ اَكْتُفِيهِ  
 اَلَيْسَ لِي لَمْ يَكُنْ لِي سَمِعُ اَبْنُ عَمْرٍو  
 وَفَكَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِي سَمِعُ اَبْنُ عَمْرٍو

قَالَ عُمَرُ لَمْ يَكُنْ لِي سَمِعُ اَبْنُ عَمْرٍو  
 الْقَيْبَ قَبْلَ نَفَاتِ الْبَيْتِ وَتَحْتَرَّ  
 مَا رَأَى لَمْ يَكُنْ لِي سَمِعُ اَبْنُ عَمْرٍو  
 اَبْنُ حَسْبِ الْبَيْتِ وَالْبَيْتِ اَبْنُ عَمْرٍو  
 لَمْ يَكُنْ لِي سَمِعُ اَبْنُ عَمْرٍو

کو را کہان کی نصیحت دیتے ہوئے فرمایا جب تم  
 مٹی میں آؤ اور لنگریں مار کر باغ ہو جائے تو تمہارے  
 لئے وہ سب باتیں جائز ہوگی جو حالت احرام  
 میں تم پر حرام تھیں سوائے عورتوں سے صحبت کرنے  
 اور غرض کشیوں کرنے کے۔ تم میں سے کوئی شخص عورتوں سے  
 صحبت نہ کرے اور غرض کشیوں نہ کرے جب تک کہ تم  
 کے طواف سے کافی نہ ہو جائے۔

حکمت بن اس - عبد اللہ بن عبد اللہ  
 بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے  
 مجھے جو شخص دی مجھو کر کے وہ سر مٹائے یا  
 بال کٹوائے اور جو بد اس کے ساتھ کھڑک  
 اس پر وہ سب چیزیں حلال ہو گئیں جو حالت  
 احرام میں حرام تھیں لیکن طواف زیارت تک  
 عورتوں سے صحبت نہ کرنا اور غرض کشیوں نہ کرنا  
 امام محمد نے کہا کہ قول عبد اللہ بن عمر حضرت عمر  
 کا ہے بلقی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے خود  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کرانے کے بعد اطمینان  
 زیارت سے پہلے غرض کشیوں نہ کی تھی قول امام  
 ابو حنیفہ اور ہمارے فقہائے کا ہے۔

حکمت - عبد الرحمن بن قاسم قاسم عائشہؓ  
 فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طواف کرنے  
 کے بعد حالت احرام میں طواف زیارت سے  
 قبل غرض کشیوں نہ کی تھی۔

امام محمد نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک اختلاف ہے  
 طواف زیارت سے قبل غرض کشیوں نہ کرنا  
 ہے ہم نے عبد اللہ بن عمر و عمر بن خطابؓ کے قول  
 کو اختیار نہیں کیا یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے  
 اور امام شافعی کا کہ ہے۔

# مِنْ اَتَى مَوْضِعَ يَزْرَعِي الْجَمَارِ

میں جہاد کس جگہ کرتے ہو کر کرنا چاہیے

اَحْبَبُ اِلَيَّ اَنْ تَكُنْ مَدِيْنَةُ خَيْبَرَ  
مِنْ اَلْمَدَائِجِ مِمَّنْ اَتَى كَلْبَ الْفَارِصِمْ  
لَعَنَهُمُ الرَّسُوْلُ وَكَانَ الْعَلِيُّ وَكَانَ مِنْ  
خَيْبَرَ شَيْخًا

ابن ابی اسود نے کہا کہ میں نے عہد اسلام میں  
کس سے سوال کیا کہ کس جگہ کرتے ہو  
کر رہا کرتے تھے جنہوں نے کہا کہ میں سے بہت  
پرانی۔

قَالَ خَيْبَرٌ اَفْضَلُ مَوَاقِعَ اَنْ  
يَكُنْ مِنْ مَوَاقِعِ الْوَالِدِ وَمِنْ خَيْبَرَ مَوَاقِعُ  
مَوَاقِعِ الْوَالِدِ وَكَانَ خَيْبَرَ وَكَانَ الْوَالِدُ

امام محمد نے کہا اچھن دلی سے رہی کرنا زیادہ بہتر  
ہے باقی میں جگہ سے بھی رہی کرنا چاہئے جو اس سے بھی  
قول امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے۔

تَاخِيْرُ رُفِي الْجَمَارِ مِنْ عِلَّةٍ اَوْ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَكَمَا يَكْرَهُ مِنْ لِكَ

کس مقررہ دھیرہ کی وجہ سے میں تاخیر کرنے کا بیان

اَحْبَبُ اِلَيَّ اَنْ تَكُنْ مَدِيْنَةُ خَيْبَرَ  
مِنْ اَلْمَدَائِجِ مِمَّنْ اَتَى كَلْبَ الْفَارِصِمْ  
لَعَنَهُمُ الرَّسُوْلُ وَكَانَ الْعَلِيُّ وَكَانَ مِنْ  
خَيْبَرَ شَيْخًا

ابن ابی اسود نے کہا کہ میں نے عہد اسلام میں  
کس سے سوال کیا کہ کس جگہ کرتے ہو  
کر رہا کرتے تھے جنہوں نے کہا کہ میں سے بہت  
پرانی۔

قَالَ خَيْبَرٌ اَفْضَلُ مَوَاقِعَ اَنْ  
يَكُنْ مِنْ مَوَاقِعِ الْوَالِدِ وَمِنْ خَيْبَرَ مَوَاقِعُ  
مَوَاقِعِ الْوَالِدِ وَكَانَ خَيْبَرَ وَكَانَ الْوَالِدُ

امام محمد نے کہا جو مصلحت دونوں کی رہی جہاد  
کس مقررہ کی وجہ سے ایک دن میں کسے تو اس  
پر کوئی کفارہ نہیں لیکن جہاد کرنا مکروہ ہے  
امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص جہاد دوسرے  
دن کی صبح تک تاخیر کرے تو اس پر کفارہ واجب  
ہے۔

فَقَالُوا وَهْمٌ











جلال الدين

بدی کو مجبور پینے کا بیان

أَخْبَرَنَا عَنْ أَهْلِ مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ أَنَّ  
رَبَّنَا قَالَ لَنَا لَا تَقُولُوا لِمَنْ  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ قُوَّةٌ أَنْ يَقُولَ  
إِنِّي مُرْسِلُكُمْ فِي الْغَلَابَةِ  
وَأَلَّا تَقُولُوا لِمَنْ يُرْسِلُكُمْ  
فِي الْغَلَابَةِ إِنَّا نَعْلَمُ مَنْ  
يُرْسِلُكُمْ فِي الْغَلَابَةِ  
فَقَالُوا كَذِبٌ  
فَقَالَ رَبُّكُمْ لَوْ كُنْتُمْ  
عَادِلِينَ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ هَذَا  
الْبَيْتِ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ أَيْ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ  
يَعْنِي فِي بَيْتِ الْكَافِرِ وَهُوَ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ  
الْكَلْبُ وَهُوَ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ وَهُوَ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ  
عَنْ أَبِي بَكْرٍ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ وَهُوَ فِي بَيْتِ الْكَافِرِ

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
يَسْتَجِيبُ أَنْ يَتَّقِيَهُ كَمَا يَسْتَجِيبُ  
لِأَنْ يُعَذِّبَ مَنْ يَسْتَكْبِرُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
يَسْتَجِيبُ أَنْ يَتَّقِيَهُ كَمَا يَسْتَجِيبُ  
لِأَنْ يُعَذِّبَ مَنْ يَسْتَكْبِرُ

بلکہ نافع نے یہاں کیا کرہاں عمرہ کی  
بھولیں نہیں کانتے تھے اور نہ بھولیں پہناتے تھے  
ہاں بلکہ کہ سنی سے اکثر فرس مسیح کرتے تھے  
اور اس کو عسری کپڑوں چارہاے اور جوتے کے  
بھول پہناتے تھے بہرہ بھولوں کو کعبہ شریف پر  
کھانہ پہناتے کو بھولتے۔

نافع نے بیان کیا کہ جب کھانا اور پانی غلاط  
 بنایا گیا تو کبیر کو چھوڑ کر بنانے کا سلسلہ برقرار  
 ہو گیا۔

فلاسفین اس فرماتے ہیں میں نے عبدالمشریق  
وہ سارے سوال کیا کہ عبدالمشریق عمر اوٹ کی  
بھولی کا کیا کرتے حسب کعبہ مشرق کا خلاف  
ہیں کیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ بھولی کو سوتل کر دیا  
کرتے تھے۔

امام مجتہد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے کہ مدنی  
یعنی قریبی کی تجلیں۔ دینی و جمہول ظہور سب مقصد  
کر دیا جائے اور یہ سب چیزیں اور گوشہ نشین  
گواہوں میں مدنی حاکم اور ہم کو رسول اللہ  
صالح سے یہ معافیت بھی بخشی ہے کہ سب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی حق تعالیٰ کو اپنے بدیوں کے  
جہرا و خیرا تو ان کو حکم دیا تھا کہ وہ مجتہدین اور علمائیں  
مصدقہ کر دیں اور ان میں سے کوئی چیز تصدیق کر دینے  
میں مدد نہ لیں۔

المخصص

جو شخص شرجی کے عمل اور مریض اور کسی وجہ سے غائب کعبہ کے کسی ایک یا ہائے

بلکہ بنی انس۔ ابن شہاب زہری سلم  
بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے  
انوں نے کہا جو شخص بیماری کی وجہ سے غلام ہو  
تک نہ جائے تو وہ طواف کرنے سے پہلے اور اُ  
نکوٹے وہ اپنے مرض کا علاج کرے اور بعد اس کے  
تمام صلوات کہے اور عبد اللہ بن مسعود سے یہ  
روایت پہنچی ہے جو شخص مرض کی وجہ سے رک  
جائے اس کا وہی حکم ہے جو مومن کے روکنے  
سے رک جانے ایک ایسے شخص کے متعلق دیا گیا  
کہا گیا جس کو سانپ نے کاٹا تھا اور وہ اس کی  
وجہ سے آنے کے قابل نہ رہا کہ پہلے فرمایا یہی وارز  
کرے اور اپنے ساتھیوں سے مل کر دعا کرے جب  
وہ اس کی ہدی کو حرم میں رکھیں سو جائے اور کما  
مرہ کے لگد سڑا کرو گئے اسی پر تیار اصل ہے  
یہ نقل امام صاحب اور عام فقہاء کا ہے ۔

معرض کو کفن دینے کا بیان

ملکات، تابع۔ عبداللہ بن عمر نے اپنے  
بیٹے واہر بن عبداللہ کو جو حالتِ عمار میں مقام  
مقدسِ خواتین پہنچے تھے کھن دیا اور ان کے سر کو  
ضرب کیا۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور  
یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے جب عرم مروا تا  
ہے تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے ۔

ف۔ بھل آدمی کے نزدیک اپنی کپڑوں میں اس کو گھن دیا جائے گا جس میں وہ فوت ہوا ہے۔

أَفْكَرْتُ أَنْ تَكُونَ تَطْبِيعَتَا ابْنِ  
 شِهَابٍ هَذَا كَانَ ابْنُ شِهَابٍ هَذَا  
 ابْنُ شِهَابٍ هَذَا ابْنُ شِهَابٍ هَذَا  
 ابْنُ شِهَابٍ هَذَا ابْنُ شِهَابٍ هَذَا  
 ابْنُ شِهَابٍ هَذَا ابْنُ شِهَابٍ هَذَا

قَالَ فَهَذَا بِالْقَائِمِ غَيْرِ اللَّهِ  
مَعْنُوهُ أَنَّهُ هُوَ الْمُخْتَصَرُ بِالْوَحْدِ وَالْكَفَرُ  
بِالْعَدْلِ فِي قُسُوفِ عَيْنِ الْحَبْلِ  
وَالْمُتَرَقِّ فِيهِ هُوَ حَبْلُ الْفَلَا  
يَسْطُوغُ التَّعْبِيرُ فَكَانَ أَنْ مَسْغُودِ  
لِيَنْتَقِلَ بِهِ فِي قُبُورِهَا مَعْنَا  
يُؤْتِيهِ فِيهَا لَيْسَ مِنْهُ هَذَا فَهَذَا  
عَدْلُهُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ فِي هَذَا  
كَأَحَدٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْمَعْنُو  
مِنْ لَفْظِهِ

تَكْفِيَاتُ الْمُحَرَّمِ

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
أَنَّ عَمْرًا بْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ

قَالَ فَهَسَتْ وَبِهِدَا أَحَدُ وَصُو  
كُلُّ أَيْنَ حَتَّى تَكُنْ إِذَا عَمَلْتَ فَقَدْ لَقَبَ  
أَلَسْتَ بِمَنْتَه

ف۔ بھل آکر کے نزدیک اپنی کپڑا

سرگودار ہے اور اس نے جو خوشیوں سے لگا کر دیا ہے اس کے معنی حالتِ آرام میں مری جانے کا اور یہ بھی

۱۱۱ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۲ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۳ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۴ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۵ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۶ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۷ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۸ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۱۹ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝

۱۲۰ مَن أَدْرَاكَ عَرَفَ كَيْلَ الْبُزْدِ لِقَاءِ ۝









وَأَنَّ طَاعَتَهُ خَيْرٌ مِنَ الْبُكْبِ

کھانے سے قبل کسی نہ کرے۔

قَالَ خُصَمَاءُ ابْنِ لَهْلَهَ هَذَا الْخِزْرَاءُ  
وَأَنَّ طَاعَتَهُ خَيْرٌ مِنَ الْبُكْبِ  
أَخْذُوا ذَاتَ كُلِّ ذَاتٍ خَيْرٌ لَكُمْ  
فِي الْأَمْثَلِ وَأَكْثَرُ الْأَوَّلِ  
وَلَوْ كُنْتُ ابْنِي خَيْرًا

امام محمد نے کیا اگر کسی کے کوئی ممانہ ہے۔ یعنی  
طواف اور سنی کی طرف جانے سے قبل کسی سے  
حال سب طرح خشیت ہے لیکن ہمارے نزدیک  
یہ بدوہ ہے کہ طواف میں پہلے میں دھڑا کرنا  
نہ ترک کرے خواہ سنی کی طرف جانے سے پہلے  
طواف کرے یا بعد میں قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

لَمْ يَخْرِجْهُ حَتَّى جَسَمُ

محرم کو پچھنے لگوئے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
يُخْرِجُ الْمُحْرِمَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَخْرُجَ  
قَالَ خُصَمَاءُ ابْنِ لَهْلَهَ  
بَدَنُ الْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ  
وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
يُخْرِجُ الْمُحْرِمَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَخْرُجَ

حاکم۔ یحییٰ بن سعید۔ سلیمان بن یسار  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام  
میں پچھنے لگوئے اور آپ اس دن مقام  
جمل پر تھے  
امام محمد نے کہا میں ہمارے نزدیک مناسب ہے  
کہ محرم کو حالت احرام میں پچھنے لگوئے میں کوئی  
وجہ نہیں خواہ ضرورت سے لگوئے یا نہ لگوئے  
مگر مال مستند ہے۔ یہی قول امام صاحب کا ہے  
حاکم۔ ۲۰۰۔ فیج۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے تھے  
کہ محرم کو ضرورت پچھنے نہ لگوئے۔

دُخُولُ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ

محکمہ میں ہتھیار ہاندھ کر داخل ہونے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
يُخْرِجُ الْمُحْرِمَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَخْرُجَ  
قَالَ خُصَمَاءُ ابْنِ لَهْلَهَ  
بَدَنُ الْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ  
وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ وَالْمُحْرِمُ  
أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
يُخْرِجُ الْمُحْرِمَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَخْرُجَ

حاکم۔ ابی حسیب ذہری۔ انس بن مالک  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل  
ہونے میں سنا کہ فرمایا۔ آپ کے سر پر خود  
خاص سب آپ نے سر پر خود ہاتھ لگا کر  
لے کر اپنے چھل گمہ کے پرگے سے لگادے۔ اسے  
آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔



دن تہا سے پاس رہیں اور سات دن دوسری  
بہنوں کے پاس اور اگر تمہارا جو قوم تین دن تہا سے  
پاس اور ایک ملک دن دوسری بہنوں کے پاس  
رہیں ام سلمہ نے کہا مناسب ہے کہ آپ ہر  
ایک کے پاس تین تین دن ٹھہریں۔

امام محمد نے کہا اسی پر جہاد حاصل ہے کہ نئی  
عورت کے پاس سات دن رہے تو دوسری بہنوں  
کے پاس بھی سات سات دن رہے اور اگر تین  
دن ٹھہریں تو دوسری بہنوں کے پاس بھی تین  
دن رہنا چاہئے یعنی کئی بیٹی نہ کہے یہی قول امام  
مہاسب اور عام فقہاء کا ہے۔

لَيْسَ بِكَ غَلَّةٌ أَهْلَيْتَ هَؤُلَاءِ إِنْ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يُنْصَرِفُ إِلَى مَنْ لَا يَزِيدُهَا أَهْلًا  
وَلَا يَنْقُصُهَا مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ

## أَذْنَى مَا يَسْرُوحُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ أَمْرًا

### کم سے کم مقدار مہر کا بیان

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر ایک عورت  
بنی حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت تین دن  
مہر کی اگرچہ علی اللہ اللہ علیہ السلام کے پاس نہ  
اس میں کہ عورت دس دن کا نکاح کرے۔ اور آپ کو  
بتلا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے وہ  
نصف وقت دوا کہ عورت کا ایک باب دوا کہ ایک  
مصلیٰ براہ راست۔ اور آپ نے فرمایا کہ عورت کا ایک  
بہنوں کی کہیں نہ ہو۔

امام محمد نے کہا اسی پر جہاد حاصل ہے کہ کم سے کم  
مہر دس درہم ہے جس مقدار میں کہ عورت کا ایک باب دوا  
ہے یہی قول امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا  
ہے۔

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ أَنَّ  
هَؤُلَاءِ مِنْ أَهْلِ بَنِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يُنْصَرِفُ إِلَى مَنْ لَا يَزِيدُهَا أَهْلًا  
وَلَا يَنْقُصُهَا مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ  
مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ مِثْلُكَ

فمن دس درہم سے کم مہر کرے پر ایذا نہیں کا گیا تا اسی طرح دس درہم سے کم مہر عورت  
کے نزدیک جائز نہیں۔

# لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْوَةِ وَعَقَلِيهَا فِي النِّكَاحِ

## عورت اور اسکی بیوی کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنے کی مخالفت کا بیان

ہکت۔ ہوتا رہا۔ عبد الرحمن بن عوف حضرت  
جو ہر مرد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اور اسکی بیوی اور  
عورت اور اسکی خالہ کو کوئی مرد جمع کرے۔  
امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے۔ اور  
یہی امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر فقہاء کا قول ہے  
ہکت۔ یعنی میں سعید سے روایت ہے کہ  
انہوں نے سعید بن مسیب کو اس سے منع کرتے  
ہوئے دیکھا ہے کہ نہ کہ اور بیوی کی موجودگی تک اسکی  
عورت سے نکاح کیا جائے اور یہ کہ کوئی مرد کوئی  
لڑکی سے بیاہ کرے جبکہ وہ کسی دوسرے مرد  
سے حاضر ہو۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ  
عَنْ مَكِّي بْنِ خَالِدٍ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ  
بَيْنَ الْمَرْوَةِ وَوَلَدِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْوَةِ وَخَالَاتِهَا  
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ  
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَفِيهِمَا أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِهَا  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ يَسْرِ بْنِ  
يَظْهَى أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأَعْمَرِيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
أَوْ عَلِيٌّ خَالَاتُهَا أَوْ ابْنُهَا الرَّجُلُ  
وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ تَعْظِيمٌ أَحَدٍ  
يَقْتَضِيهِ  
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَمَلُ أَكْثَرُ  
مِنْ أَهْلِهَا

## الرَّجُلُ يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ آخِيهِ

نکاح کے پیام پر نکاح کا پیام بھیجنے کی ممانعت کا بیان

ہکت۔ یعنی میں سعید۔ محمد بن یحییٰ بن جابر  
عبد الرحمن بن ہریرہ الاخرج حضرت ابو ہریرہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھی  
بھائی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ هُثَيْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْمَرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ  
عَلَى خُطْبَةِ آخِيهِ

قَالَ عَتَمَةُ وَبَيْتُهُمَا كَانَتْ  
وَعَلَوْ قَوْلُ أَبِي حَالِيَّةٍ وَالْعَاقِلُ فِي مَوْنٍ  
لَقَدْ آتَيْنَا

من :- یہ ممانعت اس پر عمل ہے کہ اگر ایک شخص اس وقت نکاح کا بیام کسی کے پاس  
سیجے جبکہ اس کے حلق دوسری بیگم بات طے ہو چکی ہو اور اگر نصف طے نہ ہو چکا ہو تو اس صورت  
میں نکاح کا بیام بھیجے میں مضائقہ نہیں ۔

## الشَّيْبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا !

ولی کے اعتبار سے شیبہ کا خود مختار ہو نیک بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو حَالِيَّةٍ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
بْنُ الْغَالِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ كَثِيرٍ  
وَالْحُجَّاجِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ جَدِّهِ  
أَبِي النَّضَرِ عَنْ عَتَمَةَ حَسَنَةَ ابْنَتِ  
جَدِّهِ أَنَّ أَبَا حَالٍ وَجَّهَهَا  
بِغَيْرِ شَيْبَةٍ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَخَرَّجَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَوَدَّ بِنِكَاحَهُ

قَالَ عَتَمَةُ لَا يَضِيْعُ ابْنُ شَيْبَةَ  
الشَّيْبَةُ وَالْأَبُ كَرِهَ إِذَا أَبْكَفَتْ  
إِلَّا بِأَوْفَاتٍ لَمْ تَكُنْ إِذُنُ أَبِيكَ فَعَتَمَتُهَا  
وَأَكْرَزَتْ الشَّيْبَةَ فَوَدَّهَا بِلَيْسَ لَهَا  
لَوْ لَمْ يَكُنْ مَا أَوْفَرَ مَا وَعَلَوْ قَوْلُ أَبِي  
حَالِيَّةٍ وَالْعَاقِلُ فِي مَوْنٍ لَقَدْ آتَيْنَا

من :- لیکن اباح لڑکی کا نکاح ولی کر دے تو یہ نکاح جائز ہے لیکن بیروغ کے بعد اسے نکاح  
منح کر کے اعتبار سے بشرطیکہ باپ کے مطلق کسی دوسرے ولی نے نکاح کر دیا ہو ۔

مکت . عبد الرحمن بن قاسم . قاسم عبد الرحمن  
بن زید . جامع ابن زید بن حارثہ غسانی  
غسانی بن غلام سے روایت ہے کہ ان کے  
نے ان کا نکاح کر دیا اس حال میں کہ وہ شیبہ نہیں  
یہ نکاح انہیں جاگوا رضا ہوا تھا رسول اللہ  
وصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو  
آپ نے ان کے نکاح کو مسترد کر دیا ۔

امام محمد نے کہا شیبہ اور بائذ بیکہ کا نکاح  
بغیر اس کی اجازت کے مناسب نہیں ہے  
کی اجازت تو اس کی خاموشی سے اور شیبہ کی اجازت  
دینا مندی زبان کے ذریعہ معتبر ہے علماء  
اس کے باپ یا کسی اور نے نکاح کیا ہو یہی قول  
امام ابو حنیفہ اور حارثہ اکثر فقہاء کا ہے ۔

من :- لیکن اباح لڑکی کا نکاح ولی کر دے تو یہ نکاح جائز ہے لیکن بیروغ کے بعد اسے نکاح  
منح کر کے اعتبار سے بشرطیکہ باپ کے مطلق کسی دوسرے ولی نے نکاح کر دیا ہو ۔





## نِكَاحُ النِّسَاءِ

أَخْبَرُونَا عَنْهُ عَنْ أَبِي الْمُرَيْسَرِ أَنَّ  
عَمْرًا أَمَّا يَرْجُو فِي نِكَاحِ نَوَافِلِهِ خَلِيفَةً  
وَأَمَّا رَجُلٌ وَاسْتَرَأَى لِقَالِ عَمْرٍو هَذَا  
نِكَاحُ النِّسَاءِ وَلَا يَحِلُّ لَهَا وَلَوْ  
كَثُرَتْ لَفَتْ مِنْكُمْ وَبَيْنَهُمْ  
لَوْ خَفَّتْ

قَالَ عُمَرُوهُ وَبِهِدَا أَمَّا حَمْدُ  
لَا أَنَّهُ الْبَيْكَةُ لَا يَحِلُّ فِي أَقْلٍ وَسَيَّ  
عَمْرٍو بَنِي قَالُوا مَا شَفَعَتْ هَلْ هَلْ  
قَالُوا فِي رَدِّهَا عَنْ يَرْجُو فِي أَقْلٍ  
فَهَذَا نِكَاحُ النِّسَاءِ لَأَنَّ النَّبَاهَا لَمْ  
تَكُنْ وَ لَوْ كُنْتُ الشَّيْءُ لَأَوْ  
يَرْجُو لَكِنِّي أَوْ رَجُلِي وَاسْتَرَأَى لَكِنِّي  
كَانَ نِكَاحًا حَاجِيزًا لَأَنَّ كَانَ يَدْرَأُ الْمَا  
يَعْتَمِرُ نِكَاحُ النِّسَاءِ أَنْ تَكُونَ يَحِلُّ  
مَنْحُورٌ وَأَمَّا أَنْ كُنْتُ لَمْ يَكُنْ يَحِلُّ لَهَا وَلَوْ  
بَلَاءُ الْخَلَاءِ فِي رَدِّهَا لَأَنَّ أَبْنِي

قَالَ عُمَرُوهُ أَطْلَقْنَا عُمَرُوهُ بَنِي  
أَمَّا عَنْ حَمْدٍ عَنْ وَاسْتَرَأَى لَكِنِّي  
أَمَّا الْخَطَابُ اسْتَخَارَ شَهَادَةً رَجُلٍ  
وَاسْتَرَأَى فِي الْوَكَايَةِ وَالْمَرْوَةِ  
قَالَ عُمَرُوهُ وَبِهِدَا أَمَّا حَمْدُ  
مَنْحُورٌ أَبْنِي خَلِيفَةً

## پوشیدہ نکاح کرنے کا بیان

حکم الی فلا ہم سے روایت ہے کہ حضرت  
عمرؓ نے اس کو کہا ایک مرد ایک نکاح کے  
تعلق میں برابر ایک مرد اور ایک عورت کے  
سرا کوئی گواہ نہ تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا جو یہی  
نکاح ہے ہمارے ہاں نہیں سمجھتے کہ اس کو  
پوشیدہ نکاح کہتے ہیں تو اس میں حرم تھا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اس لئے  
کہ نکاح دو گواہوں سے کم میں جائز نہیں۔ اور  
بیس نکاح کو حضرت عمرؓ نے رد کر دیا اس میں ایک  
مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو یہ پوشیدہ نکاح  
ہوا اس لئے کہ شہادت مکمل نہیں تھی اور اگر دو  
مرد ایک مرد اور دو عورتوں کے ذریعہ شہادت  
مکمل ہوئی تو نکاح جائز ہو جاتا اگرچہ پوشیدہ ہی  
کیوں نہ ہوتا۔ اور پوشیدہ نکاح کی تفسیر یہاں  
کی گئی ہے کہ بیکہ گواہ کے پر۔ اور جب شہادت  
مکمل ہے تو یہ نکاح علانیہ ہے اگرچہ اس کو  
پوشیدہ کہتے ہیں۔

محمّد بن ابان - حماد - ابراہیم سے روایت  
ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نکاح اور  
بیع میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو  
جائز قرار دیا۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر ہمارا عمل ہے اور  
بھی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔



الرَّجُلُ يُجْبَعُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَابْنَتِهِمَا وَيَبْنِي الْمَرْءُ وَابْنَتَهُمَا فِي بِلَالِ الْعَيْنِ

ایک ساتھ دو بیٹوں اور ماں بیٹی کا ملک سین میں رکھنے کا بیسن !

۴۳۵  
 اَحْبَبْتُ لَمْ يَكُنْ خَدَمْتُكَ الرَّجُلُ  
 عَنْ حَبِيبِي الْمَلِيحِ عَمْرٍو ابْنِ نِيْلٍ  
 عَنْ اَبِيهِ اَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَنِ الْمَرْءِ  
 وَابْنَتِهِمَا وَكَانَ مَلَكَتِ الْيَمِينِ اَنْوَطًا  
 اِسْمُهُ يَحْيَا بَكْدُ الْاَحْزَرِي فَقَالَ  
 لَمَلِكٍ اَنْ اَجْعَلُ عِلَّتَا حَبِيبَتَا  
 وَنَهْتَا  
 اَحْبَبْتُ اَنْ اَكُنْ عَنِ الرَّجُلِ  
 لَمْ يَكُنْ نِيْلٌ ذَوْنِي اَنْ رَجُلًا  
 اَمَانًا عَنِ الْاَحْزَرِي وَكَانَ  
 الْيَمِينِ هَذِهِ بَيْتُهُمَا فَقَالَ  
 اَحْبَبْتُهَا اَبَا اَنْ اَجْعَلُ مَلَكَتَا  
 مَا اَكُنْتُ اِيَّاهُمَا ذَاهِنٌ ثُمَّ خَرَجَ  
 مَلِيحٌ رَجُلًا قَبْلَ اَصْحَابِ الشَّيْخِ  
 مَلِيحٌ اَمَّا مَلِكُهُ وَكَانَ اَنْ هَذِهِ  
 ذَاهِنٌ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي مِنْ  
 عَمْرٍو ثُمَّ اَبَيْتُ بِاَخِي فَقَالَ  
 بَعَثْتُكَ اَنْ تَكُونَ لِي وَكَانَ  
 قَالَ عَمْرٍو اَنْ يَكُونَ لِي  
 مَلِكًا اَنْ يَكُونَ اَنْ يَكُونَ لِي  
 وَابْنَتُهُمَا اَنْ يَكُونَ لِي  
 وَابْنَتُهُمَا اَنْ يَكُونَ لِي  
 وَابْنَتُهُمَا اَنْ يَكُونَ لِي  
 وَابْنَتُهُمَا اَنْ يَكُونَ لِي

۴۳۶  
 ملک - زہری ۔ حیدر اشون حیدر اشون  
 عنہ حیدر اشون حیدر سے روایت ہے کہ  
 حضرت عمر سے ایک عورت اور اس کی بیٹی کے  
 متعلق سوال کیا گیا جو ملک سین میں ہو کر کہا تھا  
 ایک کے ساتھ دوسری کے بعد جناح کیا جائے  
 فرمایا کہ میں نہیں پسند کرتا کہ ایک ساتھ دو  
 قرادوں اور اس سے منع فرمایا ۔  
 ملک - زہری ۔ حیدر اشون ذریعہ سے  
 روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عثمان بن  
 عفان سے دو بیٹوں کو ملک سین میں بیچ کر دے کے  
 متعلق دریافت کیا تو جواب دیا کہ ان کو ایک عورت  
 نے جناح قرار دیا ہے اور ایک عورت نے مرام کیا  
 ہے مگر میں اس کو پسند نہیں کرتا ۔ پھر وہ شخص یہاں  
 گیا اور ایک دوسرے صحابی سے کہہ دیا کہ میں  
 اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر  
 مجھے پھر بھی اختیار رہتا تو اس کی بیٹی کو یہ کہہ دیتے  
 دیکھتا ہوں اسے عورت تک سزا دیتا ۔ اسی صاحب  
 نے کہا میرے لگنے سے وہ صحابی حضرت علیؓ تھے ۔  
 مرام سمجھنے کا بیان اس پر عمل ہے اور میں  
 مناسب ہے کہ ملک سین میں ماں بیٹی اور بیٹا  
 کو بیچ کیا جائے ۔ عمار بن یاسر نے کہا کہ اگر بیٹا  
 لئے اور عورتوں میں جو انہیں مرام کی بیٹی سمجھ کر  
 متعلق مرام کی بیٹی مگر یہ کہ ایک بیچ کوں بیٹی میں  
 بیٹوں کو بیچا ہے بیچ کر کہیں جہاز اور عورتوں سے  
 زیادہ کاسح کر سکتا نہیں ۔ امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول

الحق ارفع عنك يا كريم

الرَّجُلُ يَنْكُحُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا إِلَّا بِالنَّكَاحِ

نکاح کے بعد شوہر یا بیوی کی جیہاد کی باعث مرد کا عورت کے پاس رہنا ایک بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَأَبُو جَعْفَرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ  
كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَنْتَهِ  
فَتَلَبَّسَ بِهَا فَمِنْهُ يَحْسَبُ أَنَّ  
تَحِلَّ سَتْرُهَا فَتَحِلَّ وَرَأَى  
فَزَوَّجَ مِنْهَا

[illegible]

أَخْبَرَنَا هَذَا الْخَطْبُ وَالْخَطْبُ هُوَ  
مَنْ يَخْبَرُ بِالْمَسْئَلَةِ أَيْ كَالْأَمْرِ  
تَعْلِيلُ كَرَامَةِ الْفَرَاغِ فِيهِمْ كَرَامَةُ أَنْ

ایک۔ ابن شہاب۔ سید ابن سبیر کو  
 روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص کسی محنت  
 سے شادی کرے اور عورت سے ہم بستری نہ کرے  
 نہ ہو تو اسے ایک سال کی محنت کی جگہ ایک  
 سال کر کے تادمیرونیہ ابن زبیر کے درمیان تعلق  
 کر دی جائے۔

امام جموں نے کیا بھارا اسی پر عمل ہے۔ اور  
امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر ایک مسل  
گزر جائے اور وہ جماع نہ کر سکا تو عورت کو چھو  
ہے مگر وہ اس شوہر کو اختیار کرے تو اسکی  
جوری ہے اور اس کے بعد اسے کوئی اختیار نہ ہوگا  
اور اگر وہ اپنی ذات کو اختیار کرتی ہے تو اسے  
طلاق دینا پڑے گی۔ اور اگر شوہر و عورت کے کہ  
مسئل کے اندر جماع کر چکا ہے مگر عورت شوہر کی تو  
شوہر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اور اگر عورت  
تو اس کو حشریں نکلیں گی اگر چاہیں کہ وہ بکر ہے تو  
اسے اس قسم کے بعد اختیار دیا جائیگا کہ وہ شوہر  
نے چاہے جماع نہیں کیا۔ اور اگر چاہیں کہ تنہا  
تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اگر اس نے اس  
عورت سے جماع کیا ہے۔ یہی قول امام ابو حنیفہ  
اور عمار سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ جس مولے کے کس صورت سے شادی کی اور اس سے کوئی خون نہ ہو گا کوئی مرض نہ ہو گا اس صورت سے

کو اختیار ہے اگرچہ ہے اس نکاح کو قائم رکھے اگر  
چاہے تو جدا ہو جائے۔

امام محمد نے کہا کہ جب صورت حال یہ ہو کہ اس  
سزا کا عورت کے ساتھ رہنا ممکن ہو تو اس صورت  
کو اختیار ہے اگرچہ ہے تو قائم رکھے اور اگرچہ ہے کہ  
جدا ہو جائے۔ اور جو عورت کو عیب کے سوا کسی چیز  
میں اس صورت کو اختیار نہیں۔

۷۷۱ ہاں عورت کے اعزازت لینے کا بیان

۷۷۱ ہاں عورت کے اعزازت لینے کا بیان  
ہکت۔ عبد اللہ بن فضل۔ نافع بن ابی  
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا یہ دلی کے اعتبار سے اپنی  
دامت کی زیادہ سخن ہے اور اگر سے اس کی ذات  
کے ضمن اعزازت لی جاتے اس کی اعزازت حاصل  
ہے۔

امام محمد نے کہا ہمارا اسی پر صل ہے اور امام  
ابو حنیفہ کا اسی قول ہے اس میں باپ والی اور بغیر  
باپ والی اس کی برابر ہے۔

ہکت۔ جعفر بن رافع اسدی۔ عبد اللہ بن ابی  
سعید بن جبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باپ اور بغیر باپ والی اگر  
اس کی ذات کے ضمن اعزازت لی جائے۔

امام محمد نے کہا اسی پر ہمارا صل ہے۔

۷۷۲ بغیر ولی کے نکاح کا بیان

۷۷۲ ہاں عورت کے اعزازت لینے کا بیان  
ہکت۔ ایک شخص سید بن جبیر سے روایت  
کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا بہتر  
نہیں کہ کسی عورت کا نکاح بغیر ولی کی اعزازت

کنول نمٹ ہاں لا بیری

نور ایمان سید علی دوا دہلوی

محلہ قاتلہا لکن لکن ان عتادہ لکن  
قوان عتادہ قاتلہ

قال تحت لادان انما انما  
تحت لادان تحت لادان  
قوان عتادہ قاتلہ و لا قاتلہ  
چپ لادان لا فی العتادہ و  
لمتکون

الیکرئستامرفی نفسہا

أخبرنا شہد آخبرنا عبد اللہ  
بن الفضل عن غلامی ابی جعفر  
ابی عباس عن ابن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال الیکرئستامرفی  
نفسہا و لا فی العتادہ و لا فی  
نفسہا و لا فی العتادہ

قال تحت لادان و لا قاتلہ  
و لا قاتلہ ان عتادہ و قاتلہ  
و لا قاتلہ ان عتادہ و قاتلہ

أخبرنا شہد آخبرنا عبد اللہ  
بن الفضل عن غلامی ابی جعفر  
ابی عباس عن ابن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال الیکرئستامرفی  
نفسہا و لا فی العتادہ و لا فی  
نفسہا و لا فی العتادہ

الیکرئستامرفی

أخبرنا شہد آخبرنا عبد اللہ  
بن الفضل عن غلامی ابی جعفر  
ابی عباس عن ابن رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم قال الیکرئستامرفی  
نفسہا و لا فی العتادہ و لا فی  
نفسہا و لا فی العتادہ



أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَنْ خُشَاعٍ عَنْ  
حُشَاةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ رَجُلٌ  
مُزَوَّجٌ بِمَرْأَةٍ فِي لَحْدٍ يُقِيمُونَ لَهَا صَدَقَةً  
كَبِيرَةً قِيلَ إِنَّهُ يَدْخُلُ بِهَا فَيَقَالُ  
عَلَيْهِ الْمَوْتُ مَسْخُورٌ لَهَا صَدَقَةٌ  
وَيُؤَلِّفُهَا مِنْ بَيْتِهَا لَا وَكْسٌ وَلَا شُغْلٌ  
فُلُفَا فُلُفَا كَالْفَرْسِ يُكْنَى صَسَوَاتًا  
فَيَسِرُّ إِلَيْهَا وَهِيَ تَكُنُّ خَطَاةً قَبِيحَةً وَ  
يَسِرُّ الشُّبُهَاتُ وَالْمَاءُ وَرَسُولُهُ يَرْيَاوِي  
فَالَّذَانِ رَجُلٌ قِيمٌ جُلَسَاءُ يَوْمٍ يَلْقَا أُنْثَى  
مُتَعَلِّقَةً لَيْلٍ وَذَلِكَ الْأَخْطَعِيُّ وَكَانَ مِنْ  
الْخَصَابِ رُسُولِي الْمَوْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَطْعِيَّتٌ وَالَّذِي يُحْلَلُ بِهِ  
بَعْدَ مَا رُسُولِي الْمَوْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي يَدِ ذِي الْاِسْتِزَادِ وَابْنِ  
الْاَخْطَعِيِّ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَقِيلَ إِنَّهُ أَمَرَ قُرْبِي  
كَوْنُ رُسُولِي الْمَوْتِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ كُنْ  
بَيْنَ الْأَجْنَحِ لَا يَكُونُ يَوْمَئِذٍ عَقْبٌ يَكُونُ كَلِمَةً  
صَدَقَ قَالَ عَنَتُهُ وَابْنُ الْأَعْدَنِّ  
وَمَنْ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ وَالْأَخْبَارُ



عِدَّةً لَهَا مِنْ الْاَوَّلِ تَرْوُجَهَا  
الْاَحْسَنَاتِ مَسَامَةً رُجِعَتْ عَمْرُؤُا  
تَوَلَّى مَعْلَى بَنِي اَرْبَابِهَا

قَالَ فَتَعَدُّ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
وَهُوَ قَوْلُهَا حَيِّتُكَ وَالْعَامُكَ  
مِنْ قَوْلِهَا

[illegible]

اے فلاس سے دوسرا لڑائی کرنے لگا رہا ہے بہت ناچھڑا  
عزت نے حضرت علیؓ کو شہد و جہ کے قول کی طرف  
وجہ کر لیا۔

امامؑ نے فرمایا کہ اس پر ہلاکت ہے۔ امام  
ازہرؒ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ہی بات

[illegible]

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ یہ پہلے خوشبر کا ہے اس نے کہ اسی عورت نے حضرت شوہر کے پاس یہ بیٹے سے کم میں بھی جانا کوئی عورت یہ بیٹے سے کم میں بھی نہیں جی سکتی تھی۔ لے وہ پہلے خوشبر کا بیٹا ہے اور اس عورت کو







عَنْ أَبِي الطَّيَّالِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا  
 ۴ تَابِلِينَ وَيَنْدُ مَا قَبْلَهُمْ وَمَا بَعْدَهُمْ  
 أَنَّهُ قَدْ وَفَّقَهُمَا إِلَّا الْخُفْءَ بِهِ  
 وَكَذَلِكَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْ  
 أَقْسَمُوا حَقًّا

من۔۔ انزال کے وقت طہرہ ہرگز منہول ہونے کو عزل کھتے ہیں۔ اگر عظام اور مصلحہ  
 کبار نے اس میں کوششیں نہیں کیں۔

## کِتَابُ الطَّلَاقِ

### طَلَاقُ سَنَةِ تَاہِیَانِ

### طَلَاقُ السَّنَةِ

الحک۔ عہد الشہین وینارے ویاہت  
 فرما کر سنے حضرت ابن عمرؓ کو پڑھتے ہوئے  
 سنا کہ نے ایمان و الحرج ویم اپنی عورتوں کو  
 طلاق دو تو تم ان کو ان کی حد سے کہ وقت  
 سے کہ چلے طلاق دو۔

امام محمد نے کہا طلاق سنوں یہ ہے کہ  
 عدت کے گزرتے طلاق دے سنی حالت میں کیا  
 ایک طلاق دے پھر عیال نہ کرے اور دوسری  
 پاکی میں دوسری طلاق دے اور اسی طرح تیسری  
 طلاق دے امام ابو حنیفہ اور ہمام نے اکثر فقہاء  
 کا یہی قول ہے۔

الحک۔ تابع۔ عہد الشہین عمر سے ویاہت  
 ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو عہد و رسالت میں  
 حالت عیال میں طلاق دیدی۔ حضرت عمرؓ نے  
 اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الطَّيَّالِ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً  
 فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا  
 ۴ تَابِلِينَ وَيَنْدُ مَا قَبْلَهُمْ وَمَا بَعْدَهُمْ  
 أَنَّهُ قَدْ وَفَّقَهُمَا إِلَّا الْخُفْءَ بِهِ  
 وَكَذَلِكَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْ

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَاقُ السَّنَةِ  
 يُطَلِّقُهَا بِفُكْلٍ جَدِّهَا عَاهِدًا وَفِي الْحَالِ  
 جِنَاةٍ حِينَئِذٍ فَطَلَّقُوا مِنْ خِلْعَتِهَا  
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَفِيهَا وَفِي خِلْعَتِهَا  
 إِذَا خِلْعَتُهَا وَفِيهَا وَفِي خِلْعَتِهَا  
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَفِيهَا وَفِي خِلْعَتِهَا

أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الطَّيَّالِ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَةً  
 فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا فَطَلَّقَ نَفْسَهَا  
 ۴ تَابِلِينَ وَيَنْدُ مَا قَبْلَهُمْ وَمَا بَعْدَهُمْ  
 أَنَّهُ قَدْ وَفَّقَهُمَا إِلَّا الْخُفْءَ بِهِ  
 وَكَذَلِكَ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْ



اَنِي كُنْتُ قَالًا اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهُ  
وَبَنَاتِي فَقَدْ خَرَجْتُ مِنْ حَقِّكَ  
رَوْحِيَا مَبْرُورًا حُرًّا فِي عَقَابَتِ  
اَنَّا اَمَّا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ فِي مِلْكِهِ  
مُرُوذٌ وَبِهِ فِي الْاَمَةِ حَقٌّ مَشَاوِي

قَالَ عُمَرُو: قَدْ خَرَجْتُ مِنْ حَقِّكَ  
اَلْاَمْسَ فِي عَدَا قَاتَا مَبْرُورًا  
فَقَدْ اَوْدَا اَلْاَمْرُ فَوَلَّوْنِي اَلْعِلَاقَ  
يَا اَلْبَتَا وَ اَلْوَدْعَةُ فَ يَهْوِي لِاَنَّا  
اَمَّا عَدُوٌّ وَ اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ  
يَمِيحُ يَهْوِي مَرَاتَا اَلْعِلَاقَ فَعِلَا  
مَرَا مَشَاوِي اَلْوَدْعَةُ وَ رَوْحِيَا مَبْرُورًا  
فَعِدْلُهَا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
حَلَا فَهَا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
كُنَّا قَالًا اَمَّا مَبْرُورًا وَ ثَعَالِي  
وَرَادَا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
وَعَدْلُهَا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
قَالَ عُمَرُو: اَمَّا اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ  
نَمُ يَزِيدُ اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
مَنْ اَنَّا وَ يَهْوِي فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
عَالِي اَلْوَدْعَةُ فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
يَهْوِي وَ يَهْوِي فَحُرٌّ وَ يَهْوِي  
وَ اَنَّا حُرٌّ وَ يَهْوِي فَحُرٌّ

فَقَدْ اَمَّا

جب کوئی غلام اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ  
حرام ہو گئی جب تک کہ وہ عورت دوسرے  
مرد سے نکاح نہ کرے خواہ آزاد ہو یا لونحوں کو  
اور آزاد عورت کی عدت میں بیٹھنے سے اور  
لوہی کی عدت دور میں سے ۔

امام محمد نے کہا کہ اس مسئلہ میں اختلاف  
ہے لیکن ہمارے فقہاء کے نزدیک طلاق اور  
عدت میں عورتوں کا کوئی کیا ہوتا ہے کہ اگر اللہ  
تعالیٰ نے ایسا کرنا چاہا تو وہ اس کو اس کی عدت کے  
بے طلاق عدت کے لئے ہے اس لئے جب  
عورت آزاد ہو اور اس کا شوہر غلام ہو تو اس  
کی عدت میں بیٹھنے سے اور طلاق بھی نہیں ہے  
عدت کے لئے ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تعالیٰ  
نے فرمایا ۔ اور جب شوہر آزاد ہو اور اس  
کی زوجیت میں لوہی ہو تو اس کی عدت دور  
میں سے اور عدت کے لئے وہ طلاق  
ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔  
امام محمد نے کہا ایسا بھی بیٹھنے کے لئے  
دی کریں نے عطا میں مباح کہ کچھ بیٹھنے  
کہ حضرت علیؑ نے فرمایا طلاق اور عدت تو کلام  
کے تعلق سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ امام  
ابو حنیفہؒ اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی قول  
ہے ۔

بَايَكْرُكَ الْمَطْلُوقَةِ الْمُبْتَوِيَّةَ وَالْمَكُونِي عَنْهَا مِنْ الْبَيْتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

مطلقة اور جس کا خاوند مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ فَتَوَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَالْمَكُونِي عَنْهَا مِنْ الْبَيْتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا  
بَيْتُهَا لَمْ يَحْضُرْ

ابن عباس سے روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان  
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان  
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان

فمنه من مودة عورت سے جس کا ایسی عورت دینی گئی ہو کہ شوہر اب اس سے واپس نہیں آ سکتا۔

الرَّجُلُ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي الشَّرَاءِ حُلٍّ يَحُولُ لَكَ الْمَوْلَى عَلَيْهِ

کیا غلام کو نکاح کی اجازت دینے پر طلاق کا حق بھی آتا ہے یا نہیں

أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ فَتَوَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ  
وَالْمَكُونِي عَنْهَا مِنْ الْبَيْتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا  
بَيْتُهَا لَمْ يَحْضُرْ

ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان  
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی عورت کا شوہر مر جائے یا بیٹے دوسرے گھر میں عدت گزار لے کر اس کی کراہت کا بیان

550

أَحَبُّكُمْ كَمَا مَلَكَتِ الْخَبْرُ مَاتَ فِيهِ  
عَبْدِي أَنِّي كُنْتُ أَنَا عَشْمًا إِلَيْكَ مَوَدَّةً  
جَاءَهُ إِلَى عَشْمِي نَبِيٍّ الْخَطَابُ مَاتَ كَلَامُهُ  
إِلَى مَاتَ عَلَى الْخَبْرِ مَاتَ مَاتَ مَاتَ  
وَالَّذِينَ مَاتُوا مَاتُوا مَاتُوا مَاتُوا  
فَأَنَّ مَاتَ عَشْمِي إِلَى الْخَبْرِ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ

ہے۔  
 ملک۔ ناخ۔ امین حضرت مولا اب ہے کہ  
 بنی اقصیت کا ایک عمام حضرت عمر بن خطاب کے  
 پاس آیا اور کہا کہ میرے ملک نے کہا لڑی  
 سے میرا نکاح کر دیا (اس لڑی کو حضرت عمر  
 مانتے تھے) اور اس لڑی سے میرا نکاح منع  
 کرتا ہے۔ حضرت عمر نے اس مرد کو بلا بھیجا وہ  
 آیا تو فرمایا میری لڑی کہاں ہے اس شخص نے  
 جواب دیا میرے پاس ہے تو پوچھا کہ کہا تو اس  
 بھاغ کرتا ہے۔ حضرت عمر کے پاس بروگہ نہ  
 رہے تھے ان میں جس نے اس کی طرف اشارہ  
 کیا۔ تو اس نے کہا نہیں۔ حضرت عمر نے  
 فرمایا بخدا اگر تو اقرار کرتا تو میں تجھے سزا  
 دیتا۔

قَالَ مُتَكَلِّفًا فِي هَذِهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَنْفَعُكَ إِذَا تَرَى فِي  
الرَّحْمَنِ حَاجَةً يَحْتَاجُهَا عِبْدَكَ أَنْ  
يُعْلَمَ أَنَّكَ لَدَى الْعَلَّامِ وَالْقَرِيبِ  
يَعْلَمُ الْعَبِيدَ إِذَا لَزِمَهُمْ سُؤْلُهُ  
وَلَيْسَ بِسُؤْلِهِ أَنْ يُعْتَرَفَ بِتِلْكَ  
قَعْدَةِ أَنْ تَوْجِهُتَ كَرَامَ لَكَ  
يُسَمُّهُ الْمَكْرُفَةُ ذَلِكَ فَتَرَى  
عَلَى أَلْسِنَةِ الْإِنْسَانِ هَيْلَةً تَتَوَلَّى  
بِهِ الْقُلُوبُ مِنَ الْعُشْرَبِ  
لَا يَسْمَعُ بِذَلِكَ أَرْعَابُكُمْ

امام حضرت نے کیا اسی پر چلنا منسل ہے ۔  
جب ایک شخص اپنی لڑائی کا علاج اپنے نظام  
سے کر دے تو اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ  
اس سے علاج کرے ۔ اس لئے کہ طوائف اور  
سہائی نظام کے اندر میں ہے جبکہ اس کے ایک  
نے اس کی شادی کر دی ہو ۔ اور اس کے ایک  
کو حق نہیں ۔ کہ ان دونوں کے درمیان تفریق  
کراتے جبکہ اس کی شادی کر دی ہے ۔ اگر اس  
سے علاج کر لیا تو اس کو زہر توڑ کی دوائے کے  
باوجود زہر و دوائے علاج کرے تو امام میں خود قبضہ  
پاؤ مناسب ہے اس کے لئے اس کی شادی کر کے  
شخص چاہیں کہ وہ اس سے زہر نہ ہو ۔



الرَّجُلُ يَقُولُ إِذَا تَكَلَّمْتُ فَلَا نَهْ فِيَّ طَالِبُ

نیکاح سے پہلے طلاق کا بیان

ملک - مجر - عہد انتہائی عسر ہے۔ روایت ہے کہ فرید پور کے لئے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ اگر میں اٹھوں صحت سے نکاح کر دوں گا تو اس کو اس ملک میں جہنم میں لے کر جاؤں گا تو اس کو جہنم ہی ملے گا۔ جہنم میں جہنم کی آگ ہے۔ اگر اس کو ایک اور تین ایسی ہی آگ لگائی جہنم کی آگ ہے۔

امام محمدؒ نے کہا اسی پر مبنیٰ عمل ہے اور  
امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے ۔

حضرت سیدنا امیر محمد بن علیؑ کا حکم لائقِ قیام  
ہو گا کہ یہ بات ہے کہ ایک شخص نے حضرت  
عمر بن خطابؓ سے سوال کیا کہ میں نے اگر کبھی  
اس خلیفہ عظمیٰ سے شادی کر لی تو وہ عورت  
مجھ پر میری جان کی بیشک کی طرح ہے۔ تو حضرت عمر  
نے جواب دیا کہ اگر تو اس سے بچان کر رہا ہو  
اس کے قریب نہ جا جب تک کہ کنڑ نہ دوں گے

امام محمد کے کہنا ہمارا اسی پر عمل ہے اور ہم جو چیزوں کا جی قتل ہے کہ جب وہ اس سے نکلیں کہے تو خدا کو کہنے والا ہوگا اور اس کے سلب نہ ہوا۔

[illegible]

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِتْرَاقُ الْبَنَاتِ وَتُفَاهِي الْغُتَاتِ

أخبرنا أبو بكر بن محمد بن  
عمر بن أبي شامة عن  
أبيهم قال سمعت أبا  
سنان بن أبي جابر  
يقول سمعت أبا جابر  
يقول سمعت أبا جابر  
يقول سمعت أبا جابر  
يقول سمعت أبا جابر

قَالَ هَذِهِ ذِي بَيْتَةِ ابْنِ عَبْدِ  
وَعَزَّ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَمَّا كُنْتُ  
مُعَاوِيَةَ وَفِيهَا إِذَا قَرَأْتُ جَعَلَنِي لَا  
تَقْرَأُهَا حَتَّى تَكْتُمُ











# الْأَمَةُ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعَلَّقُ

اس لڑکی کا بیان جو غلام کے نکاح میں پھر وہ آزاد کر دی جائے

الحکم فی النکاح اذ یختار ما یؤثر فی النکاح  
یعنی طرح آنکہ نکاح نکاح کے لئے  
نکاح العبد فیکون ان لکھا العبد امر غنا  
نکاح سے جملہ نکاح ہو۔

الحکم فی النکاح اذ یختار ما یؤثر فی النکاح  
یعنی طرح آنکہ نکاح نکاح کے لئے  
نکاح العبد فیکون ان لکھا العبد امر غنا  
نکاح سے جملہ نکاح ہو۔

الحکم فی النکاح اذ یختار ما یؤثر فی النکاح  
یعنی طرح آنکہ نکاح نکاح کے لئے  
نکاح العبد فیکون ان لکھا العبد امر غنا  
نکاح سے جملہ نکاح ہو۔

## طَلَقُ الرِّضَى

## بیار کی طلاق کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّضَيْنِيُّ عَنْ طَلْقَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ عَتُوبٍ أَنَّ حَبِيبَةَ الرُّضَيْنِيَّةَ بِنْتَ عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ أَسْرَأَتْهُ وَخَوَّ مَتْرُوعِينَ قَوْمٌ لَهَا فَكَانَ مِنْهَا رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَعَتْ حَقْلَهَا أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّضَيْنِيُّ عَنْ طَلْقَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ أَنَّهَا خَلَعَتْ حَقْلَهَا وَخَوَّ مَتْرُوعِينَ قَوْمٌ لَهَا فَكَانَ مِنْهَا رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَعَتْ حَقْلَهَا أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّضَيْنِيُّ عَنْ طَلْقَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ أَنَّهَا خَلَعَتْ حَقْلَهَا وَخَوَّ مَتْرُوعِينَ قَوْمٌ لَهَا فَكَانَ مِنْهَا رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَعَتْ حَقْلَهَا

الحکمت - زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن عبد اللہ بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عمار بن عبد اللہ بن عوف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس حال میں کہ وہ بیمار تھی۔ حضرت عثمان نے عدت گزارنے کے بعد انہیں ترکہ میں سے حصہ دیا۔

الحکمت - عبد اللہ بن فضال - اقرب حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی عسل کی عورتوں کو ترکہ دیا اس لیے ان کی حالت میں اسے طلاق دی تھی۔

امام محمد نے کہا کہ وہ وارث ہیں کی جب تک وہ عدت میں ہیں اور اگر شوہر کے مرنے سے پہلے عدت گزارے تو انہیں ترکہ نہیں ملے گا اس سے طبعی و غیر طبعی شوہر کے مرنے سے پہلے عدت گزارنے کے لیے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اس مرد کے خلع میں سے بھارت میں اپنی بیوی کو نہیں طلاق دی ہوں کہ لکھا کہ انہیں ترکہ دو اگر وہ عدت میں ہوں اور اگر عدت گزار چکی ہو تو انہیں ترکہ نہیں ملے گا۔

امام ابو حنیفہ اور امام مالک نے کہا کہ انہیں ترکہ ملے گا۔

## الْمَرْءُ لَا يُطَلِّقُ أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا وَجْهًا أَوْ حَامِلًا

## حاملہ عورت کی عدت کا بیان اگر اس کا شوہر جانے یا طلاق دے

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الرُّضَيْنِيُّ عَنْ طَلْقَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ أَنَّهَا خَلَعَتْ حَقْلَهَا وَخَوَّ مَتْرُوعِينَ قَوْمٌ لَهَا فَكَانَ مِنْهَا رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَعَتْ حَقْلَهَا

الحکمت - زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن عبد اللہ بن عوف سے مروی ہے کہ حضرت عمار بن عبد اللہ بن عوف نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس حال میں کہ وہ بیمار تھی۔ حضرت عثمان نے عدت گزارنے کے بعد انہیں ترکہ میں سے حصہ دیا۔

الْمُؤْمِنَاتُ كَانَتْ يَتْلُوْنَ اٰیَاتِ الْقُرْآنِ  
الْمُتَّعِلَاتِ قُلْ لَّوْكَ حَتَمْتُ مَا بَيْنَ  
يَدَيَّهَا وَخَلْفَهَا سَجْدًا لَّوَدَّ اَنْ  
يَذْكُرُوْنَ حِكْمَتِي

قَالَ فَهِنَّ اَنْتُنَّ  
وَمَنْ تَكُوْنُ اَيْنَ حَتَمْتُمَا وَالْعَاقِبَةُ  
مِنْ لَّغْوِهَا

اَشْكُرُكَ مَا بَدَا اَشْكُرُكَ مَا تَابَعُ  
عَسَى اَنْ يَكُوْنَ عَسَى قُلْ اِنْ  
يُ حَتَمْتَ مَا بَيْنَ يَدَيَّهَا

قَالَ فَهِنَّ اَنْتُنَّ  
وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنَاتُ  
يَذْكُرُوْنَ اَيْنَ حَتَمْتُمَا

## اَلَا بِلَاءُ

اَشْكُرُكَ مَا بَدَا اَشْكُرُكَ مَا تَابَعُ  
عَسَى اَنْ يَكُوْنَ عَسَى قُلْ اِنْ  
يُ حَتَمْتَ مَا بَيْنَ يَدَيَّهَا  
قَالَ فَهِنَّ اَنْتُنَّ  
وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنَاتُ  
يَذْكُرُوْنَ اَيْنَ حَتَمْتُمَا

فَتَبَّ - اَلَا مَتَّعْتُمُوهُ  
فَتَبَّ كَمَا نَعَى اَنْ يَكُوْنَ  
فَتَبَّ كَمَا نَعَى اَنْ يَكُوْنَ

جو اس کے پاس پہنچے ہوئے تھے کہا کہ حضرت عمر  
بن خطاب نے فرمایا اگر وہ یہ جتنے اس حال میں کہ  
اس شوہر کی موت ہو تو وہ اس تک پہنچ گیا  
گواہ ہو کہ اس کی موت ہوئی ہے (یعنی اس کی موت ہوئی ہے)  
امام محمد نے کہا اس پر ہم عمل کرتے ہیں ہم اس پر  
اور ہمارے اکثر فقہاء کا یہی مسلک  
ہے۔

مکتبہ - تاریخ - ابن عمر سے روایت ہے فرمایا  
کہ جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وہ اس تک پہنچ گیا  
یعنی اس کی موت ہوئی ہے اور اب ہمارے ہر روز  
اس کا کفر کا شریعت ہے )

امام محمد نے کہا کہ طلاق اعد موت کی روایت ہے  
یہ عمل کرتے ہیں کہ وراثت کے بعد اس کی موت  
گرد ہوئی ہے۔

## ایلاء کا بیان

مکتبہ - زہری - سفید بن سہید سے روایت  
ہے فرمایا کہ جب مرنے والا ہوئی ہے تو کہا کہ  
ہمارے گرنے سے پہلے اس نے رجوع کر لیا تو  
وہ اس کی بیوی سے کوئی طلاق نہیں۔ اور اگر رجوع  
کرنے سے پہلے ہمارے گرنے کے بعد تو ایک  
طلاق ہے اور وہ طلاق ہے کہ وہ اس سے جب  
تک اس کی عدت نہ گزری ہو۔ اور کہا کہ طلاق  
کی قسم دینا تھا۔

فت - اَلَا مَتَّعْتُمُوهُ  
فَتَبَّ کَمَا نَعَى اَنْ يَكُوْنَ  
فَتَبَّ کَمَا نَعَى اَنْ يَكُوْنَ





# الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ كَلْفًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

جماع سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدینے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطْلُقْ

إِنْ رَجَعَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي لَمْ يَطْلُقْ

إِنْ رَجَعَهَا بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

وَأَمَّا مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهُوَ كَالَّذِي طَلَّقَ

ابن ابی اسحاق۔ محمد بن عبد الرحمن بن ابی حنیفہ۔

ابن ابی اسحاق بن محمد بن عمارت سے فرمایا کہ ایک شخص

خدا کی بیوی کو طلاق کرنے سے پہلے تین طلاق

دے دی پھر اس نے اس سے نکاح کر لیا تو

وہ مستحکم رہا نہ نکاح کر لیا تو

کے ساتھ گیا تو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ابن عباس سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا اگر اس

اس سے نکاح نہیں کرے جب تک دوسرے مرد

سے نکاح نہ کرے تو سائل نے کہا کہ میری ایک

بیوی طلاق سے وہ بائیں ہو گئی حضرت ابن عباس

نے فرمایا تو نے غصہ کیا اپنے ہاتھ سے کھو

رہا۔

عام محمدی نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں

عام ابو حنیفہ و دیگر ہمارے اکثر ائمہ الامیہ مسلک

سے اس لئے کہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ

دی ہیں اس لئے کہ اس کی ایک ایک ساتھ واقع ہوئی

کی اور اگر حنفی طور پر دینا تو صرف پہلی طلاق باطل

ہوئی اس لئے کہ وہ پہلی ہی طلاق کے بعد بائیں

ہو گئی ہیں اس کے کہ وہ دوسری بار کے طور اس

براعت میں ہیں۔ اور دوسری اور تیسری طلاق

اس وقت تک باطل نہ ہوئی ہے جب تک وہ

اعتدال میں ہے۔







# آلِ عَنَان

## لعان کا بیان

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَمَنْ بَيَّعَ نَفْسَهُ لِمَنْ يَكْفُرُ  
بِمَا فِي يَدَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ فَكَفَرُوا  
بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
لَمَنْ بَيَّعَ نَفْسَهُ لِمَنْ يَكْفُرُ  
بِمَا فِي يَدَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ فَكَفَرُوا  
بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

کتاب . تاریخ . آئن عمر سے روایت ہے کہ ایک  
مرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے  
لعان کیا . اور اللہ کے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ نے  
ان دونوں کے درمیان لعنی کرادی اور یہ کہہ کر گئے  
خوار ہوئے .

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں جب  
مرو اپنی بیوی کے بچے سے انکار کر دے اور لعان  
کرے تو ان کے درمیان لعنی کرادی جائے اور  
ان کا اس کے سپرد کر دیا جائے . امام ابو حنیفہ نے  
کفر فقہی بھی دئے ہے .

فت . لعن کے لغوی معنی نرو کر دینے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ مرو  
اپنی بیوی پر ذلکی نسبت لگا کے اور جو کچھ اس موت سے پیدا ہوا ہو اس کے حق انکار کر دے کہ اس  
کی سب سے ہوں ہے اس صورت میں خاصی مرد و عورت دونوں کے سبب ہو گئے .

# مُتْعَةُ الطَّلَاقِ

## طلاق سے متعلق کا بیان

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَمَنْ بَيَّعَ نَفْسَهُ لِمَنْ يَكْفُرُ  
بِمَا فِي يَدَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ فَكَفَرُوا  
بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

کتاب . تاریخ . آئن عمر سے روایت ہے کہ ایک  
مرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی بیوی سے  
لعان کیا . اور اللہ کے سے انکار کر دیا تو رسول اللہ نے  
ان دونوں کے درمیان لعنی کرادی اور یہ کہہ کر گئے  
خوار ہوئے .

امام محمد نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ کہ  
مرو اپنی بیوی کے بچے سے انکار کر دے اور لعان  
کرے تو ان کے درمیان لعنی کرادی جائے اور  
ان کا اس کے سپرد کر دیا جائے . امام ابو حنیفہ نے  
کفر فقہی بھی دئے ہے .

فت . لعن کے لغوی معنی نرو کر دینے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ مرو  
اپنی بیوی پر ذلکی نسبت لگا کے اور جو کچھ اس موت سے پیدا ہوا ہو اس کے حق انکار کر دے کہ اس  
کی سب سے ہوں ہے اس صورت میں خاصی مرد و عورت دونوں کے سبب ہو گئے .



میں ملکتا تھا

یہ دانتے ہے

لَمْ يَرَ أَهْلَهُ تَنْقِلُ مِنْ نَزْلِهَا قَبْلَ قَوْلِ أَحَدٍ تَحَامِينَ مَوْتٍ وَطَلَقِ

موت یا طلاق کی حدت گزرنے سے پہلے شوہر کے گھر سے جانے کا بیان

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ نَجْدَةَ  
أَنَّهَا تَوَخَّصَتْ بِذَلِكَ زَوْجِهَا إِنَّهُ تَخَصَّصَتْ  
بِهِ سَعِيدٌ وَنَجْدَةُ الْعَتَابُ مِنْ طَلَقِ  
بَيْتِ عَمْرِو بْنِ الْعُضَيْدِ عَنْ نَجْدَةَ  
أَنَّهَا قَالَتْ مَا كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ  
كَأْسَرٍ طَلَقَ عَاتِقَةَ إِلَّا بِمُسْتَقَرٍّ  
فَقَرَأَ أَمِيرُ الْأَمِيرِينَ فِي يَوْمٍ الْيَوْمِ  
الْمُسْرُوفَةِ إِلَى بَنِيهَا فَقَالَ مَرْفُوعٌ  
وَلَا حَرَجَ بِهِ سَلِيمَاتُ إِنَّ عَمْرُو بْنَ كَثِيرٍ  
عَلَيْهِمْ وَالْقَالَ فِي حَوْبِهِ الْعَابِثُ أَوْ مَا  
يَقُولُ قَالُوهُ لَا يَلُوهُ قَالَتْ قَالَتْ  
عَامِرَةُ مَا يَكُونُ ذَلِكَ إِنَّهَا كَانَتْ  
حَدِيثًا فَاجْلِسْ قَالَتْ مَرْفُوعٌ إِنَّ  
كَانَ يَدُ الْفَتْرِ فَسَلَّمَ مَا يَكُونُ فَخَذَّيْ  
مِنْ الْفَتْرِ

قَالَ فَخَذَّيْ وَبِهِدَا كَانَتْ لَا تَخْلُفُ  
بَلَسْرًا وَ إِنَّ فَخَذَّيْ مِنْ شَقَرِهَا  
أَلَمْ تَرَ كَانَتْ يَدُهَا وَبِهِدَا كَانَتْ لَا تَخْلُفُ  
أَوْ مَعَتْ عَمْرُو بْنَ كَثِيرٍ عَنْ نَجْدَةَ عَنْ  
قَالَتْ أَنِّي خَشِيتُ أَنْ أَلْقَى كَثِيرًا مِنْ فَخَذَّيْ  
أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ  
عَنْ شَيْبَةَ عَنْ نَجْدَةَ عَنْ نَجْدَةَ عَنْ نَجْدَةَ  
فِي الطَّلَاقِ مَا كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ كَثِيرٍ

ملکت یحییٰ بن سمیعہ کا اسم بن محمد اور سلیمان  
بن یسار کو بیان کئے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سمیعہ  
بن ماضی نے عبد الرحمن بن سلمہ کی بیوی کو طلاق منقطع  
دینی عبد الرحمن نے انہیں اپنے گھر منگوایا حدیث  
عائشہ نے مروان کو لکھا کہ عروہ بن عبد اللہ صاحبہ کے  
نور اور حدیث کو اس کے گھر واپس کر دے اور انہیں  
کی حدیث میں سے مروان نے کہا کہ عبد الرحمن کو لکھا  
ہے کہ حدیث میں حدیث۔ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
نہیں ملی حدیث عائشہ نے کہا کہ حدیث میں حدیث  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے  
کہ مروان نے کہا کہ حدیث میں حدیث میں سے

امام محمد نے کہا ہم اسی حدیث میں حدیث میں سے  
نے اس حدیث میں حدیث میں سے حدیث میں سے  
نے اس حدیث میں حدیث میں سے حدیث میں سے  
ہو یا اس کا شوہر مر گیا ہو جب تک کہ حدیث گز  
دیا ہے اس وقت تک کہ حدیث میں حدیث میں سے  
ملکت عائشہ نے خبر دی کہ سمیعہ بن نوریہ بن سلیمان  
کی بیوی طلاق منقطع دی گئی تھی کہ وہ اس حدیث میں حدیث  
کر دی گئی کہ حدیث میں حدیث میں سے حدیث میں سے





يَكُنْ مِنْكُمْ رَجُلٌ قَاتِلٌ يُقَاتِلُ  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
أَبْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً

### عِدَّةُ أَقْرَبِ الْوَلَدِ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً  
فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ مُسْتَبْرَأً

کے پاس رکھ کر اور اگر وہ عورت ہو تو واجب ہے  
ان لوگوں نے کہا اگر اس کے پاس میں نہ ہو تو فرمایا  
میں وہ واجب ہے۔

حکایت۔ تابع نے عمرو بن لوط کی خدمت میں عرض  
کی کہ اگر عورت کو عورت کے گھر میں طلاق دیا جائے  
اور اس کے گھر میں ہو تو عورت کا دستہ تھا۔ ان لوگوں  
کے پاس میں ہو کر وہ عورت راستے سے چلتی  
تھی کہ وہ وہ عورت کے گھر میں بطور عورت  
کے ان کے گھر جانے کو مجبور نہ تھی۔

نام بھی لے کر ہم اسی پر عمل کرتے ہیں عورت  
کے لئے اس گھر سے چل کر ماں کے گھر میں اس  
کا شوهر رہ گیا ہو یا اسے طلاق دے دی ہو عورت  
طلاق دے دی ہو اگر عورت طلاق ہو جائے تو عورت  
گھر جانے۔ امام ابو حنیفہ اور جہات اکثر فقہاء  
کی یہ دعا ہے۔

### ام ولد کی حد کا بیان

حکایت۔ تابع۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب  
ام ولد کا آگے سے روایت ہے تو اس کی حد  
ایک سال ہے۔

مسند بن مبارک۔ حکیم بن مہذب۔ مسند بن مبارک  
حضرت علی بن طالب سے روایت ہے کہ عورت  
نے فرمایا کہ ان کے گھر میں ام ولد کی حد  
نہیں ہے۔

حکایت۔ ترمذی۔ در حاکم بن حور سے روایت ہے  
کہ عورت عورتوں میں ام ولد کی حد  
کے ضمنی سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اگر کوئی عورت  
کے اس میں مستحب میں نہ دالو۔ اگر کوئی عورت  
ہو لیکن اس کی حد آزاد عورت کی حد ہے۔

قَالَ مَسْكُوكًا يَهْدِيكَ كَمَا شِئْتَ وَمَعَا  
قَوْلُ أَهْلِ خَلِيفَةِ كَرَامَتِهِ وَسُخْرٍ التَّيْنِ  
وَالْعَاثِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ أَتَى

ف۔ ام ولد اس کو بھیجیں جس کے ساتھ مالک نے بھرا کیا ہو اور اس سے بہرہ  
پیدا ہو یہ کوئی مالک کی موت کے بعد آزاد ہو جاتا ہے۔

## الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَهَاتَيْنِ الْفَلَاقُ

خلیہ۔ بریہ اور اس کے مثل الفاظ کا بیان !

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى  
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ سَبِي  
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
وَبَنَاتُهُ لَا يَخْلَعْنَ إِلَّا كَتَبُوا بِأَقْلَامِ  
الْقَاسِمِ قَرَأَ الْقَاسِمُ رَأَى الْقَاسِمَ

قَالَ قَتَادَةُ إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ  
بِالْقَاسِمِ وَالْبَرِيَّةُ تَلْفِظُ مَا  
تَكُونُ تَلْفِظُ الْقَاسِمِ وَكَذَا الْبَرِيَّةُ  
وَالْبَرِيَّةُ قَوْلُ الْقَاسِمِ أَوْ لَمْ يَكُنْ  
شَيْئًا تَكُونُ وَاجِدَةً قَوْلُ الْقَاسِمِ  
يَا مَرْأَتِي أَوْ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ يَكُنْ  
مَوْكُولٌ بِأَهْلِ عِيَالِهِ وَالْعَاثِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ

نام محمد نے کہا کہ جب مرد خلیہ پر لکھیں  
طلاق کا ارادہ کرے تو وہ نہیں طلاق ہے اور جب  
ایک بارہ کا ارادہ کرے یا کچھ بھی ارادہ نہ کرے  
تو وہ ایک طلاق ہائے ہے اپنی بیوی سے  
بھرا کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

الْزَّجَلُ يُؤَدُّ لَهُ فَيُغْلِبُ عَلَيْهِ الشَّبَهُ  
اس مرد کا بیان جس کو بچے کے مشعل شبہ ہو

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي  
عَلِيٍّ تَزَوَّجَ أَرَجٌ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَرِيَّةِ  
أَوْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَرِيَّةِ







فَسَيَكُونُ الْوَحْدُ أَخَقَّ بِرَأْفَتِ اللَّهِ  
عَلَيْكَ لَعَنَتِي مِنْ حَقِّهِ تَعَالَى اللَّهُ  
قَالَ مُنْقَذٌ لِهَذَا الْخَلْقِ وَهُوَ  
تَرَكَ أَنْ يَحْبِسَهُ فِي الْوَحْدِ مِنْ لَعْنَتِ أَهْلِ

وہ اپنے کاروبار حق سے جس تک کہ ہو سکے  
سے پاک ہو کر نکل نکالے ۔  
امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ہم  
ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر نقباء کی سی راستے سے ۔

فت ۲۰ وجہ اختلاف لفظ قروہ ہے اس بات کے نزدیک قروہ سے مراد محض ہے اور دیگر اس  
کے نزدیک اس سے مراد طرہ ہے اسی لئے حدیث کے معانی میں آکر اختلاف ہے ۔

لَمْ يَكُنْ يَطْلِقُهَا رَوْحًا حَالًا قَائِمًا لِكُلِّ جَمْعٍ فَهِيَ كَيْفَ أَوْ حَيْضَتِي تَبْقَى لِي  
حَيْضَتِي هُنَا

اس عورت کا بیان ہے شوہر نے طلاق کر دیا ہے اور ایک رو حیض اگر خون نکل جائے

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَمْرًا غَضَبًا يَوْمَ بَدْرٍ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَلَكًا  
وَمِنْهُمْ جَدُّي رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي أَهْلِ  
فُلَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قِيْلَ لِرَبِّهِمْ وَكَانَتْ  
عَالِيَهُمْ فَجَعَلَ كُرْمِيْنَهُمْ فَجَعَلَ لَهَا قِيْرًا  
يَسْتَفِي قِيْرًا فَجَعَلَ لَهَا جَمْعًا  
حَبَشَاتٍ يَسْتَفِي رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
يَسْتَفِي لَهَا وَ لَمْ يَحْبِسْ لَهَا نَفْسَ  
أَنَّا أَرَسْنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَلَمَّا نَفَسَ لَهَا  
بِالْوَحْدِ مَلَكًا مَلَكًا لَهَا يَسْتَفِي  
حَبَشَاتٍ فَجَعَلَ عَمْرًا غَضَبًا  
أَسْبَحَ عَمْرًا غَضَبًا لَهَا  
إِلَيْكَ سَبْعًا لَهَا يَكْفِي عَمْرًا سَبْعًا  
رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

ایک ۔ تجویز میں سعید ۔ محمد بن ابی بن حبان  
سے روایت ہے کہ ان کے والد کے پاس بعض  
عصیں تھیں جن میں ایک اٹھی تھیں اور دوسری انصاری  
تھیں انصاری عورت کو انہوں نے طلاق دے دیا  
اور وہ نکاح دے دیا تو انہیں اس لئے بعض عیسائی آقا  
تھا اسی حال میں تقریباً ایک سال گزر گیا اور بعض  
عصیں آقا پھر ان کے شوہر سے ان کا انتقال ہو گیا  
تو انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس میں وہاں کا ترکہ ان کی  
اس لئے کہ مجھے بعض انہیں آباہ ساتھ حضرت عائشہ  
بن عفان کی خدمت میں پیش ہوا تو اس انصاری  
عورت کے حق میں ترکہ کا فیصلہ کیا اس اٹھی  
عورت نے حضرت عائشہ کو طاعت کی حضرت  
عائشہ نے فرمایا کہ کہہ دے چہا حضرت علی بن  
ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اسی پر عمل ہے اور  
انہی نے بتایا ہے ۔

حک ۔ عبد بن محمد اشتر بن فہر اور کئی  
بی سعید ۔ سعید بن مسیب سے روایت کرتے  
ہیں فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ  
جو عورت طلاق دی گئی اور اسے ایک سال

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عَمْرًا غَضَبًا يَوْمَ بَدْرٍ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَلَكًا  
وَمِنْهُمْ جَدُّي رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي أَهْلِ  
فُلَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قِيْلَ لِرَبِّهِمْ وَكَانَتْ  
عَالِيَهُمْ فَجَعَلَ كُرْمِيْنَهُمْ فَجَعَلَ لَهَا قِيْرًا  
يَسْتَفِي قِيْرًا فَجَعَلَ لَهَا جَمْعًا  
حَبَشَاتٍ يَسْتَفِي رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ  
يَسْتَفِي لَهَا وَ لَمْ يَحْبِسْ لَهَا نَفْسَ  
أَنَّا أَرَسْنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَلَمَّا نَفَسَ لَهَا  
بِالْوَحْدِ مَلَكًا مَلَكًا لَهَا يَسْتَفِي  
حَبَشَاتٍ فَجَعَلَ عَمْرًا غَضَبًا  
أَسْبَحَ عَمْرًا غَضَبًا لَهَا  
إِلَيْكَ سَبْعًا لَهَا يَكْفِي عَمْرًا سَبْعًا  
رَأْفَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ







وہی رضی اللہ عنہما کی طرف سے اس سے ان کا  
کا جائز ہے

۱۳۱ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رعایت کے سبب سے جو چیز حرام ہوئی ہے جو سب کے سبب سے حرام ہوئی ہے۔

۱۳۲ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوئی تھیں جن کو ان کی بیویوں نے دودھ پلایا تھا۔ انہوں نے دودھ پلایا۔

۱۳۳ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس وقت تک جب تک کہ اس کو دودھ پلانے کے لئے دوسری بیوی ہوئی ہوگی تو اس کو دودھ پلانے کے لئے اس کو دوسری بیوی کا نکاح ایک دوسرے کے ساتھ جائز ہے؟ فرمایا نہیں اس سے کہ دونوں کا باپ ایک ہے۔

۱۳۴ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۳۵ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۳۶ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

فَالْمَرْءُ إِذَا شَاءَ بَارَسَ نِسْوَتَهُ الْمَرْءُ لَوَ كَانَ فَرَسًا  
مَكَرًا يَأْتِي الرِّجَالَ فَتَرَوْنَ مَا كَانَ فَرَسًا لَكُمْ  
أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ  
وَبَدَأَ بِهِنَّ خَلْفَ الْبَيْتِ فَتَرَوْنَ مَا كَانَ فَرَسًا  
أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ  
وَبَدَأَ بِهِنَّ خَلْفَ الْبَيْتِ فَتَرَوْنَ مَا كَانَ فَرَسًا  
أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَكُمْ

۱۳۷ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۳۸ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۳۹ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۴۰ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔

۱۴۱ ایک عبد بن مسعود نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اس نے سمیر بن مسیب سے رعایت کے حقوق سوال کیا تو فرمایا جو دو سال کے بعد ہو اگر ایک نظر ہو وہ عزت کا سبب ہے اور اگر دو سال کے بعد تو نہ کھاتا ہے اس نے کہا ہاں۔



مَنْ رَضِيَ عَنْهُ الْكِبَرُ فَقُلْ هَبْ هَلْ  
 مِنْ مَرْجَاوٍ يَرْجُو الْغَنَى وَالْغَنَى  
 لَكُمْ كَذِبٌ ۚ وَالْفَقْرُ أَشَدُّ مُجْتَنَبًا  
 فَتَعَزَّوْا بِرَبِّكُمْ ۚ وَالْحَقُّ أَنَا رَبُّهَا  
 خَالِقُهَا أَفَلَا تَعْلَمُونَ ۚ وَذُكِّرْتُ وَكُلُّ  
 مَنْ يَشَاءُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ  
 رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْبَصِيرُ ۚ

**آخِرُ كِتَابِ عِلْمِ الشُّرَاةِ الْوَحْيِ**  
 وَعَيْنِ مَنْ رَضِيَ عَنْهُ الْكِبَرُ فَقُلْ هَبْ هَلْ  
 مِنْ مَرْجَاوٍ يَرْجُو الْغَنَى وَالْغَنَى  
 لَكُمْ كَذِبٌ ۚ وَالْفَقْرُ أَشَدُّ مُجْتَنَبًا  
 فَتَعَزَّوْا بِرَبِّكُمْ ۚ وَالْحَقُّ أَنَا رَبُّهَا  
 خَالِقُهَا أَفَلَا تَعْلَمُونَ ۚ وَذُكِّرْتُ وَكُلُّ  
 مَنْ يَشَاءُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۚ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ  
 رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْبَصِيرُ ۚ

کہا گیا حکم ہے ۔ تو عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ  
 ایک شخص حضرت عمر بن خطاب کے پاس آیا  
 اور کہا کہ میری ایک لڑکی علی میں اس سے  
 صحبت کیا کرتا تھا ۔ میری بوری نے اس کو دھوکہ  
 دیا کہ وہ اس میں اس لڑکی کے پاس جانے لگا  
 بوری نے کہا میں نے اسے دودھ پلایا ہے  
 حضرت عمر نے فرمایا اپنی بوری کو سزا دے اور اپنی  
 لڑکی سے جناح کو رہا کر دے کسی کی ضرورت ہے ۔

**بکت ۔** ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان  
 سے بڑے آدمی کے دودھ پلانے جانے کے متعلق  
 سوال کیا گیا تو فرمایا کہ مجھ سے عمرو بن زبیر نے  
 کیا کہ ابو جعفر بن محمد بن ربیعہ رسول اللہ کے  
 صحابی اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور  
 جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی  
 بن حارثہ کو متبوع بنایا تھا اسی طرح سالم کو حضرت  
 سے پاکم بنایا تھا انہیں ابو حذیفہ کا مولیٰ کہا  
 جاتا ہے ۔ ابو حذیفہ نے سالم کا جناح اپنی  
 بہنیں فاطمہ بنت ابی طالب علیہا السلام سے  
 سے کرا دیا اور وہ یہ گمان کرتے تھے ۔ کہ  
 سالم ان کے بیٹے ہیں ۔ فاطمہ بیکل صورت  
 کرنے والیوں میں تھیں اور اس وقت قریش  
 کی عورتوں میں سب سے افضل تھیں  
 جب زبیر بن حارثہ کے متعلق وہ آیت  
 نازل ہوئی کہ ۔ پکارو ان کو ان کے باپ کے  
 نام سے کہ کسی اللہ کے نزدیک بہتر ہے تو یہ  
 جنتی اپنے باپ کی طرف رجوع کیا جانے لگا  
 اگر ان کا باپ معلوم نہ ہو تو موالی کی طرف رجوع  
 کئے گئے ۔ سہد بنت سہیل ابو حذیفہ کی بیوی  
 بنی حارثہ بنی کنانہ سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے







خُضِّلُوا فِي سَبْعَةِ آفَافٍ وَاسْتِ  
عْطَاهُ إِذَا كَانَ عَظِيمًا يُخَيِّرُ فِي الْفَضْلِ  
وَالْأَمْرِ بِطَوَاتٍ جَدِيدٍ الْأَخْبَارُ  
وَالْأَمْرِ مِنَ الْأَمْرِ يُخَيِّرُ وَمَا يُخَيِّرُ  
بَيْنَهُ الْخَلْقُ وَآلِ الْخَلْقِ فَتَقُولُ لَهُ  
يَعْنِي عَنِ اللَّهِ نَبِيٍّ حَسْبُكَ اللَّهُ لَكِنِ  
يَعْنِي عَنِ اللَّهِ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ فِي كَرَمِ  
الْعَمْرِ وَهُوَ قَوْلُ نَبِيِّ عَنِ اللَّهِ  
الْعَمْرُ مِنْ لَقَائِهِ

أَخْبَرَكُمْ مَا هُوَ الْخَلْقُ لَا يَخْلُقُ  
عَنِ اللَّهِ نَبِيٍّ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ فِي كَرَمِ  
عَنِ اللَّهِ الْخَلْقُ

قَالَ لَكُمْ فِي هَذَا الْخَلْقِ  
لَا يَخْلُقُ عَنِ اللَّهِ الْخَلْقُ

یہ دیکھ کر ایک پہنر کے دو رنگ ہو گئے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اسی پر  
وہ بڑا سلوک ہو قرآنی میں ذکر کرنا جائز ہے اور  
اس کے ضمن میں ہی آثار وارد ہیں۔ اس میں  
میں اس جائز ہے اس میں کسی بھی حالت میں اس کو  
مشورہ والا قول ہم جدا اس میں اس کے قول پر عمل کرتے  
ہیں کہ میں نے سچ نہیں کہا اس پر قرآنی کے دن  
سرکار مشورہ واجب نہیں۔ امام ابوحنیفہ  
اور ہمارے اکثر فقہاء کی یہ روایت ہے۔

حکمت۔ تاریخ سے روایت ہے کہ عہد امت  
یہ عرض نہیں ذکر کرتے تھے اس کے کی طرف سے  
براہی میں کو بیٹ میں ہو۔

امام نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ قرآنی  
ہے کہ طرف سے نہیں کہ ہاتھی براہی میں کو بیٹ میں ہو۔

## مَا يَكُنْ كُفْرًا مِّنَ الضَّحَايَا

جس قسم کے جانور کی قربانی مکروہ ہے اس کا بیان

أَخْبَرَكُمْ مَا هُوَ الْخَلْقُ لَا يَخْلُقُ  
عَنِ اللَّهِ نَبِيٍّ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ فِي كَرَمِ  
عَنِ اللَّهِ الْخَلْقُ

حکمت۔ عہد میں عہد سے روایت ہے کہ  
سے عہد میں عہد سے بیان کیا کہ براہی میں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ قربانی  
میں کن جانوروں سے جہنا میں سے قربانے اپنے  
اللہ سے اشارہ کیا۔ فرمایا کہ جانور براہی میں مذکور  
میں اپنے اللہ سے اشارہ کرنے سے اور کہنے سے  
کہ میرا اللہ رسول اللہ کے اللہ سے جہنا سے ان  
میں سے ایک مخلوق جو میں نہ سکے۔ دوسرے لفظ  
میں کا لایا ہونا ظاہر ہو۔ دوسرے جہنا میں کی  
براہی ظاہر ہو۔ ہونے والی میں جہنا نہ براہی  
اس کی ذی میں گوشت نہ براہی۔





وَلَمْ يَخْشَ فَعَسَىٰ أَعْتَمِدُوا وَفَعَلْنَا  
وَمَا يَشْعُرُونَ

اَشْتَرِكُوا فِيهِمْ فَلَمَّا نَظَرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ  
فَمَنْ جَاءَ بِآيَاتِنَا مِنْكُمْ اَمْ لَمْ يَكُنْ  
وَسْتَوْفَىٰ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ

قَالَ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ

اَشْتَرِكُوا فِيهِمْ فَلَمَّا نَظَرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ  
فَمَنْ جَاءَ بِآيَاتِنَا مِنْكُمْ اَمْ لَمْ يَكُنْ  
وَسْتَوْفَىٰ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
لَكُمْ اَلْعَمَلُ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ

قَالَ لَمْ يَكُنْ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ  
يَا اَيُّهَا الْمَدِينَةُ اَنْ يَّسْأَلَ اَنْ يَّسْأَلَ

جہاں

آئی تھی اس پر فرمائی کہ گشت کھاؤ۔ حیرت کرو  
اور رکھ چھوڑو۔

نکتہ۔ اگر تشریف چاہیں عہد امتداد دیتے  
ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے عین دن کے بعد قرآنی کا گوشت  
کھانے سے منع فرمایا پھر اس کے بعد فرمایا کہ  
کھاؤ اور توسستہ بخاؤ اور رکھ چھوڑو۔

امام حاکم نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
کے بعد قرآنی کا گوشت منع کرنا اور توسستہ  
میں کوئی منافقت نہیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے منع کرنے کے بعد پھر اس کی امتداد دینے سے  
عملی آپ کا آخری قول ہے قول کا ناخ ہے اس  
لئے منع کرنے اور توسستہ بخانے میں کوئی منافقت  
نہیں۔ امام ابو حنیفہ اور ہمارے اکثر علماء  
کا یہی قول ہے۔

نکتہ۔ جہاں جہاں سے عہد امتداد دیتے ہیں  
عہد امتداد نے ان سے بیان کیا کہ وہی عہد امتداد  
دن کے بعد قرآنی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا  
پھر اس کے بعد فرمایا کہ کھاؤ۔ منع کرو اور  
حیرت کرو۔

امام حاکم نے کہا ہم اس حدیث پر عمل کرتے  
ہیں کوئی منافقت نہیں مگر کوئی شخص قرآنی کا  
گوشت کھائے۔ منع کرے اور حیرت کرے  
اور ہمیں پسند نہیں کہ کوئی شخص ایک نکتہ  
سے کم حیرت کرے لیکن اگر ایک نکتہ سے کم  
حیرت کرے تو حاکم ہے۔

















کے کھانے کو عرض کیجئے تھے یہاں تک کہ وہ نہا بھی  
گئے اور مذاق کیا کرتے اور روایت کرتے تھے وہ  
سے کہ اب وہ ہم بھی کہتے تھے ایک کاذب کہنا کاذب  
نہیں ہو سکتا یعنی ایک کاذب کرنے سے دوسری نہیں  
ہو سکتا

عَمَّا يَبْلُغُ حَتَّىٰ قَبِيْثَ كَيْ وَكَانَ  
يَزِيْرُ عِيْنَ حَتَّىٰ حَتَّىٰ وَتَرَىٰ هَيْهَاتَ  
أَمْلًا مِّنْ لَا مَشْكُوْن  
فَتَضَوُّ نَفْسَ دَاخِلًا  
نَفْسًا

## ٹڈی کھانے کا بیان

## أَكْلُ الْجَرَادِ

بکت عبد اللہ بن عبد اللہ اشعری مشرقی  
مطالع سے روایت ہے ان سے ٹڈی کے متعلق  
پوچھا گیا تو فرمایا میں ہندو کتابوں کو سیر نہ پاس نہیں  
کے تھوڑے اور اس سے کہا اور۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا  
بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَانَ  
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ  
قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِهِ إِذْ جَاءَهُ جَرَادٌ  
فَقَالَ لَا تَأْكُلُوهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
أَوْ مَيِّتًا وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ

امم جوڑے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں ٹڈی مذاق  
کے حکم میں ہے اس سے اس کے کھانے میں کوئی  
مذاق نہیں اگر اسے بچا جائے خواہ زندہ یا مردہ  
وہ سر حال ہی مذکور ہے امام ابو حنیفہ اور اکثر  
فقہائے اصناف کی یہ روایت ہے۔

## عرب کے نصاریٰ کے فریجوں کا بیان

## ذَبَابُ نَصَارَى الْعَرَبِ

بکت ثور بن عبد اللہ بن عبد اللہ اشعری مشرقی  
سے روایت ہے ان سے نصاریٰ عرب کے ذباب  
کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا اس میں کوئی مضائقہ  
نہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ وہ ہم منکروہات  
منہجہ تلاوت فرمائی (یعنی جو تم سے ان کو  
دوست رکھو وہ بھی ان ہی میں سے ہے)

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا  
بَيْنَ يَدَيْهِمَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَانَ  
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ  
قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِهِ إِذْ جَاءَهُ جَرَادٌ  
فَقَالَ لَا تَأْكُلُوهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
أَوْ مَيِّتًا وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ  
وَتَقُوْهُ فَإِنَّهُ يَكْبُرُ

امم جوڑے کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور  
امام ابو حنیفہ اور عام فقہائے اصناف کا یہی قول ہے



فَوَلَّى الْكَلْبُ يَتَرْتَابًا بِأَيْ خَلَعَ بِلَابَهُ وَتَوَلَّى  
الْزَّوْجَ وَالْمَطْرُوقَ وَذَهَبَ الْخَالِدُ لِقَابِ الْكَلْبِ  
بِسَبِّ اس کے چھوٹے کی حرکت اس طرح ہوئی ہے  
کہیں غالب رہنے کا ہوا ہے نہ کہا جاسکے ۔

## الرَّجُلُ يَشْتَرِي لَحْمًا فَلَا يَكِدُ أَذْيًا هُوَ أَمَّ غَيْرُ ذِي

اس گوشت کے خریدنے کا بیان جس کا مذکور وغیرہ مذکور ہونا مسلم ہو

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو سَامٍ عَنْ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ذِي الْقُنَيْنِ رَسُوْلَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ مَاءً رَسُوْلَ  
الطَّبِيعَةِ فَذَمَّتْهُ فَتَوَلَّى أَهْلَ الْبَلَدِ يَتَرْتَابًا  
بِأَيْ خَلَعَ بِلَابَهُ وَتَوَلَّى الْكَلْبَ  
أَيْ لَا ذِي الْقُنَيْنِ رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَلَعَ بِلَابَهُ وَتَوَلَّى الْكَلْبَ خَلَعَ  
وَذَهَبَ فِي أَهْلِ الْبَلَدِ  
قَالَ لَحْمًا لَا يَكِدُ أَذْيًا هُوَ  
قَوْلُ ابْنِ سَبِيْنَةَ رَأَى كَاتِبَ الْوَقْفِ  
بِهَا مُسَلِّمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكُتُبِ فَوَلَّى  
أَهْلَ بِلَادِهِ فَوَلَّى وَكَانَ كَوْنُ قَتْلِ  
وَذَهَبَ أَوْ رَجُلًا عَنْ أَهْلِ الْكَلْبِ كَوْنُ  
يَكْدُ وَكَانَ يُؤَخَّرُ بِقَوْلِهِ

امام مسلم نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور امام  
جو حنفیہ کا بھی قول ہے ۔ بطریق اس گوشت کا کہ بڑا  
سلمان اہل کتاب پر اگر کوئی عورت گوشت لے  
اور بیان کرے کہ اس کو سلمان اہل کتاب نے لیا کیا  
ہے تو اس کو چاہیں سمجھائے گا اور اس کے  
کھینکے سے بڑا کیا جاسکے گا

کھائے ہوئے کتے کے شکار کا بیان

ابن سبینہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ  
بن عمرؓ سکھائے ہوئے کتے کے صحن کھاتے تھے  
اس کو کہا جاتا تھا ہے لے بڑھ لے ۔ خواہ مذکور  
ہو یا نہ ہو بڑھ لے ۔

امام حنفی نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مذکور  
ہو یا نہ ہو بڑھ لے اور جو کلمہ لے آئے ذرا کہا ہو اور اس  
کے لے اس میں سے کچھ بھی نہ کہا ہو اور اگر اس سے

## صَيْدُ الْكَلْبِ الْمَعْلُومِ

أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ  
عَمْرٍو كَانَ يَقُولُ فِي الْكَلْبِ الْمَعْلُومِ  
قَالَ مَا أَصْلُكَ مِنْ عِلْمِكَ إِنْ قَتَلَ  
أَوْ لَمْ يَقْتُلْ

قَالَ لَحْمًا لَا يَكِدُ أَذْيًا هُوَ  
قَوْلُ ابْنِ سَبِيْنَةَ رَأَى كَاتِبَ الْوَقْفِ  
بِهَا مُسَلِّمًا أَوْ مِنْ أَهْلِ الْكُتُبِ فَوَلَّى  
أَهْلَ بِلَادِهِ فَوَلَّى وَكَانَ كَوْنُ قَتْلِ  
وَذَهَبَ أَوْ رَجُلًا عَنْ أَهْلِ الْكَلْبِ كَوْنُ  
يَكْدُ وَكَانَ يُؤَخَّرُ بِقَوْلِهِ

کہہ لکھا یا پھر تم دیکھا تو اس نے کہ اس نے اپنے  
دائے بڑا ہے اور حضرت ابن عباس سے اسی  
طریقہ میں کہہ چکے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور کثیر  
امام کاظمی قول ہے۔

فَاَمَّا قَوْلُكَ اَمَّا اَنْتَ فَهَلْ تَنْتَبِهَ وَتَذَكَّرُ  
بِنَقْتِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَوَّافٍ  
بِابْنِ حَنِيفَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَطَوَّافٍ  
فَلَهَا اَجَابَا

## حقیقۃ کا بیان

## الْحَقِيقَةُ

حکایت۔ زید بن اسلم۔ بنی عمرو کے ایک  
عقل سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقہ کے  
معنی سوال کیا گیا تو فرمایا میں حقیقہ کہتا ہوں کہ میں  
اگر آپ نے اس نام کو کہہ سنا تو اسے اور لوگ اس  
کے بیان سمجھ رہا ہو اور اسے کہنے کی طرف سے  
فرمانی کرتی ہو اسے تو کہتا ہے حقیقہ سے مراد  
والہی کی طرف سے حقیقہ اور حقیقہ کا اہل کسب و  
حکایت۔ تابع حماد اللہ بن عمار سے روایت  
ہے کہ اس نے ان کے کہہ سنا تو اسے کہہ کر  
عقل حقیقہ کے لئے کہنا شروع دیتے۔ اور اسے  
کہہ کر اس سے مراد اس کا ہر ایک ایک ایک کلمہ  
حقیقہ میں ہے۔

اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ حَقِيقَةُ اَزِيدُ بَنِي  
اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ بَنِي عَبَّاسٍ حَقِيقَةُ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحَقِيقَةَ مَعْنَى خَلْقِهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْحَقِيقَةِ قَالُ لَا اَجِبُ  
الْحَقِيقَةُ كَمَا تَقَالُ اَلَا تَكُونُ اِلَّا مَسْرُ  
وِي قَالِ مَعْنَى قَالِ لَمْ يَكُنْ قَالِ  
لَمْ يَكُنْ اَوْ لَمْ يَكُنْ عَنْ رَجُلٍ بَنِي  
عَبَّاسٍ

اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ عَنْ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ

اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ

اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَحْبَبْتُكَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ

حکایت۔ بھٹری محمد بن علی۔ محمد بن علی سے  
روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ  
کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے حضرت سید  
حضرت حسنؑ سے روایت ہے کہ امام کاظمؑ کے ہاں کہ  
دیکھا گیا اور اس کے بعد ان کا بیٹا علیؑ کا  
بیٹا علیؑ۔

حکایت۔ زید بن اسلم۔ بنی عمرو کے ایک  
عقل سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقہ کے  
معنی سوال کیا گیا تو فرمایا میں حقیقہ کہتا ہوں کہ میں  
اگر آپ نے اس نام کو کہہ سنا تو اسے اور لوگ اس  
کے بیان سمجھ رہا ہو اور اسے کہنے کی طرف سے  
فرمانی کرتی ہو اسے تو کہتا ہے حقیقہ سے مراد  
والہی کی طرف سے حقیقہ اور حقیقہ کا اہل کسب و  
حکایت۔ تابع حماد اللہ بن عمار سے روایت  
ہے کہ اس نے ان کے کہہ سنا تو اسے کہہ کر  
عقل حقیقہ کے لئے کہنا شروع دیتے۔ اور اسے  
کہہ کر اس سے مراد اس کا ہر ایک ایک ایک کلمہ  
حقیقہ میں ہے۔

خیر است کی۔

وَسْتَفِي وَتَعْتَدُ فَتَ رَمَوْا رِيْقَهُ

فَالْخَيْفَةُ اَيُّ الْخَيْفَةِ فَتَلْعَا اَلْخَا

كَانَتْ لِيَا اَلْجَوِيْثُ وَوَقَدْ قُبِلَتْ لِيَا قَوْلِ

اَلْاِسْلَامِ لَمْ تَكُنْ اَلْاَسْلُفُ لِيَا وَفِيْهِمْ مَن

اَتَيْتُ وَشَرَحَ مَهْلُوْرَ عَمَلَانِ عَمَلَانِ

مَنْوَرِيْنِ قَبْلَكَ وَتَسْتَعْمِلُ قَبْلَ الْخَا

قُلْ عَمَلِيْ كَانَ قَبْلَكَ وَتَحْتَلِبُ الْمَرْكُوْرَةَ

قُلْ مَسْئَلَتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا كَذَلِكَ

بَلَاغًا

امام ہونے کا عقیدہ کے متعلق ہیں سلام ہوا کہ

اس کا رواج عہدِ جاہلیت میں تھا۔ اور اس کے بعد

میں بھی یہ کیا گیا ہے قرآن نے ہر ذرا کو منع کر دیا۔ اور

ان دعائوں نے ان تمام معنیوں کو طبع کر دیا جو اس سے

پہلے رائج تھے۔ اور مثلِ عبارت نے شروع کر دیا

اس مثل کو جو اس سے پہلے رائج تھا۔ اور ان کے ہر

صورت کو منع کر دیا جو اس سے پہلے رائج تھے اسی طریق

ہیں پر نکلتے۔

ف۔ امام ہونے کا عقیدہ کے نسخ کا دوسری اس پر مبنی کیا جائے گا کہ ایام جاہلیت میں ہیں

طریقہ اس کو سلام دیا جاتا تھا اور شروع ہو گیا اور اس کو شرعی طور پر انجام دینا چاہئے۔ ورنہ الکلیہ

نسخ تسلیم کر لینا اس حدیث صحیحہ اور فضائل صحابہ و انصار کے سر پر خلاف ہو گا۔ و نیزہ کا حکم شہداء و

عرفہ کے روزوں کی فضیلت۔ مثلِ جہر کا سر رائج پر موجب۔ صودہ طہر کی اور انجلی کا و صہ سہل

کے نزدیک خلق علیہ ہے اس لئے صودہ روزہ۔ ذبح اور مثل کے نسخ کا دوسری اسی پر مبنی

کیا جائے گا۔

## کِتَابُ الدِّيَاتِ خُونِ بَهَا کا بیان

اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ اَبُو اَبِيْ بَكْرٍ

دلت۔ عہد الشریعہ النور سے روایت

ہے ان کے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے اس خطبے کے متعلق برائی کیا جو انہوں

نے عمرو بن لوط کے متعلق عمرو بن لوط تھا

کہ ان کی دیت متواؤش ہیں اور ان کی دیت

جسب لہدی کاٹ فی مائے متواؤش ہیں۔ اور

جائے میں جسرا احمد دیت کا ہے اور متواؤش بھی

اتنا ہی ہے۔ آئندہ۔ یا نذر اور یا نذر کی دیت

بہا میں اوٹش ہیں۔ اور ہر گھل میں دس اوٹش

دانت ہیں یا نذر اوٹ اور متواؤش کی دیت یا نذر

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

وَقَدْ جَاءَ فِي هَذِهِ الْحَقِّ وَالْإِيمَانِ وَالْكَوْثَرِ وَالْجَنَّةِ

## ہوٹوں کی دیت کا بیان

## الَّذِي فِي الشَّفَعَاتِ

الحک۔ ان حساب۔ مستحقین سے  
روایت ہے کہ اگر کوئی شخص دیت سے  
اور اگر صرف سچے کا ہوت کثرت والے قریبی  
دیت دینی ہوگی۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ

دو دنوں ہوت برابر میں اس کے ان میں سے  
ہر ایک میں نصف دیت ہوگی۔ کیا وہ اقد  
نہیں ہے کہ اگر اور ایام دونوں کی دیت  
برابر ہے حالانکہ ان کا فائدہ نصف ہے۔  
ایم ام صلی۔ امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے  
امانت کا یہی قول ہے۔

قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ  
يَوْمَانِ قِيلَ وَبَيْنَهُمَا  
بُيُوتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَكَ  
وَالْإِيمَانُ شَوْكًا وَكَثُرَتْ كُفْرُهُمْ  
تَحْدِيدُهُ فِي طَرَفٍ فَيُؤْتَى إِيَّاهُمْ  
الْحَقُّ فِي آيَةِ حَقِّهِمْ وَالْعَمَلُ أَكْثَرُ  
بَيْنَ حَقِّهِمَا

## قصدا قتل کی دیت کا بیان

## دِيَّةُ الْعَمْدِ

الحک ان حساب سے روایت ہے کہ یہ  
سنت ہے کہ قتل عمدی قاتل کے وارثوں سے  
دیت ملتی جائے وہ خود قاتل کے ذمہ ہے مگر  
جب غرضی سے دیں  
ام ام صلی کیا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ  
يَوْمَانِ قِيلَ وَبَيْنَهُمَا  
بُيُوتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَكَ

عبد الرحمن بن ابی ناز۔ ابو النضر و عبد اللہ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَزَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَيْسَ بَيْنَ الْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ  
يَوْمَانِ قِيلَ وَبَيْنَهُمَا  
بُيُوتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَكَ







سَيُجِيبُ عَنْ سَأَلِهِمْ فِي كَيْسٍ أَوْ  
رَيْبَةٍ مِنْ ذَلِكَ كَمَا يَلُوكُونَ فِي الْعَالَمِ  
لَمَّا كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ يَا أَيُّهَا  
قَالَ هَؤُلَاءِ لَيْسَ جُنْدًا قَاتِلًا  
أَوْ لَمْ تَعْلَمْ قَوْمَهُمَا حُكُومَةً عَدْلٍ وَ  
بِإِذْنِ الْحُكُومَةِ بِأَمْرٍ وَبِأَمْرٍ  
أَوْ كَلَامٍ مِنْ ذَلِكَ كَذَلِكَ الْحُكُومَةُ  
بِإِذْنِ أَوَّلِي الْعَدْلِ خَدَائِعُ دُورٍ مِنْ  
كَذَلِكَ كَلَامُهُ حُكُومَةُ ذَلِكَ

الرَّجُلُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ نِكَاحٌ مِنْ دِيَةِ زَوْجَتِهَا

مرد کا اپنی بیوی اور عورت کا اپنے شوہر کی دیت میں ارث ہونا یکساں

حکمت - ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ خطاب نے مقام منیٰ میں ان لوگوں کو خطاب فرمایا عورت کے سواں جانتے ہوں اگر مجھے اس کے عقل بتلائیں۔ اور حکم میں سنبھال کر ہوتے اور کیا کہ عقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہم ضیائی کے عقل کو بھی حکم اس کی بیوی کے اس کی دیت میں سے ترک کر دیا۔ حضرت عمرؓ کا کہنا کہ میں جہاں تک میں آؤں۔ حضرت عمرؓ عید میں گئے تو حکم میں سنبھالنے سے یہ بیان کیا جانا تھا اس کے مطابق آپ نے فیصلہ کیا۔ امام محمدؒ نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ دیت اور خون میں ہر وارث کے لئے حصہ ہے وراثت خواہ عورت ہو یا عورت ہو یا اس کے مطابق کوئی اور ہو امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ امتواف کا یہی قول ہے۔

زخمی کی دیت کا بیان

حکمت - سہی بن سعد۔ سفید بن مسیب سے روایت ہے فرمایا کہ جو زخم کسی عضو میں وارد ہوئے اس عضو کی تباہی دیت لازم ہے۔ امام محمدؒ نے کہا اس میں بھی حکم عادل کی دیت مستحب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور اکثر فقہاء کے اختلاف کی بھی رائے ہے۔

آخَرُ مَا هُوَ اخْتَلَفَ فِيهِ  
شہاب نے حضرت ابن الخطابؓ سے اختلاف میں  
المرأه من بين من كان ينفذ  
عنه السيد بن الخطاب في  
قضاء العتق التي بين سبط  
فقدان كتب إلى رسول الله صلي  
الله عليه وسلم في أشبه  
وغيره من أمراء من ديتهم  
أو حلفي الحب أو حلفي  
التي لا ينفذون في  
يد من الخطاب قال  
خالفني في ذلك في الدية  
تسوية أمراة كان هو الذي  
أقره في ذلك في قوله  
بين فقهائنا

الْجُرُومُ وَمَا فِيهَا

آخَرُ مَا هُوَ اخْتَلَفَ فِيهِ  
خطیب نے حضرت سہی بن مسیبؒ سے اختلاف میں  
ما بینہ کی فی طریقہ من الاموال والعتق  
ما بین الخطیب فی ذلک  
ایک حکم کہ عذابی و حلو قولی  
عقبت فی الحاکم من فقهائنا



# الموضحة في الوجه والرأس

## موضحة کی دیت کا بیان

۱۹

صحیح

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
مَنْصُورٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
كَثَّانٍ فِي الْمَوْضُحَةِ فِي التَّوْبَةِ أَنَّ كُتُوبَ  
الْمَوْضُحَةِ بِكَافٍ الْمَوْضُحَةُ فِي الرُّؤُوسِ  
**قَالَ** فَهَذَا الْمَوْضُحَةُ فِي التَّوْبَةِ  
فِي الرُّؤُوسِ شَوْكًا فِي الْكُلِّ فَاجْتَنِبْهُ لَعَنَهُ  
تَعَالَى الرَّبُّ تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ الرَّبِّ تَعَالَى  
وَأَمَّا حِينَئِذٍ تَكُونُ الْكُتُوبُ مَكْتَبَةً

ابن ابی شیبہ نے کہا کہ چہرہ اور سر میں موضع میں جو  
دیت ہے اس کی دیت کا بیان ہے۔ وہاں  
چوب وارڈ ہو جسے سر کہ چوب تک کہ چوب  
دار نہ ہو۔  
امام محمد نے کہا کہ چہرہ اور سر میں موضع میں جو  
دیت ہے اس کی دیت کا بیان ہے۔ وہاں  
خاصی امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا  
یہ قول ہے۔

# الْبَيْتُ جَبَّارٌ

## کنواں کھودتے ہوئے دب کر جانے کی میت لکھیں

۲۰

صحیح

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
شُعْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ  
كَثَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْجَانٍ  
قَالَ جَبَّارٌ الْبَيْتُ جَبَّارٌ  
فِي الْبَيْتِ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ  
جَبَّارٌ فِي سَبِيلِ السُّبْحَةِ

ابن ابی شیبہ نے کہا کہ جب کہ  
ابو سعید بن عبد الرحمن حضرت الزہریؒ سے  
دایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جہاد میں کہ جہاد کرنے میں دیت نہیں  
کنواں کھودتے ہوئے دب کر جانے کی میت لکھیں  
نہیں اور کان کھودتے ہوئے گئی مر رہی دب  
کر رہ جائے تو دیت نہیں اور دفن حرام میں  
کرتے تو اس میں اس سے انھوں سے یہاں تک

**قَالَ** فَهَذَا الْبَيْتُ جَبَّارٌ  
فِي الْبَيْتِ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ  
الْبَيْتُ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ  
فِي الْمَقْبَرَةِ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ  
فِي الْمَقْبَرَةِ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ  
فِي الْمَقْبَرَةِ جَبَّارٌ فِي الْمَقْبَرَةِ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور جہاد  
کے معنی انھیں اور محمد اس جہاد کو کہتے ہیں جو  
جہاد کے لئے جہاد اچھے اور وہ کسی آدمی کو  
جہاد کر دے یا سنگ لگائے۔ اور بعض  
کسی مرد کو کھنڈ یا کان کھودنے پر لگائے



تَقْتُلُ بَنِيكَ

لہا جائے۔

قَالَ فَتَمَتَا لَا يَهْدِيَا اسْتَخَذَا  
لَا تَرَى أَنَّ قُلُوبَنَا أَتَعْلَمُ وَيَكْفُرُ عَنَّا  
الْحَقَّ بَلْ لَا تَزَالُ أَتَعْلَمُ خَالِفْتَ  
الْأَمَانَةَ لَنَا عَابِدَكَ وَكَذَبْتَ عَنَّا لَعَنَ  
بِكُفْرِهِمَا فَتَجْعَلُنَا إِلَى يَدِ مَنْ يَكْفُرُ  
الْعَاقِلُونَ لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا لَكَ تَرَى لَوْ كُنَّا  
لَا أَنَّ قُلُوبَنَا لَكَ تَجْعَلُنَا وَتَقَرُّ عَنْ  
فَتَلْ فِي مَتَابِئِ أَتَعْلَمُ مَبِيتَ النَّبِيِّ  
وَلَيْكَلُهَا نَرَاهُ لَنَا عَابِدَكَ وَكَذَبْتَ  
بِكُفْرِهِمْ لَأَنَّهُ يَكْفُرُ الْحَقَّ بَلْ  
الْحَقُّ وَكَذَبْتَ عَنَّا فِي الْمَكِينِ  
فِي كَلَامِ عَابِدِكَ مَا أَتَعْلَمُ خَالِفْتَ  
عَنَّا حَقِّ بِكُفْرِهِمَا وَتَقَرُّ عَنْ  
حَقِّ كَلَامِ بَنِيكَ لَنَا عَابِدَكَ  
لَيْكَلُهَا خَالِفْتَ عَنَّا كُفْرَهُمَا  
مَتَابِئِ أَفِي حَقِّهِ الدُّنْيَا لِيَكْفُرَ  
فِي مَبِيتِهِمَا بَنِيكَ

امام محمد نے کہا کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو ہمیں  
کہتے کہ حضرت عمرؓ نے قاتل سے دیت اٹھادی  
اور ہم کہتے ہیں کہ اسے باطل کرتے اس سے  
کہ اس کا مخالف ہے۔ لیکن حضرت عمرؓ کو معلوم  
تھا کہ وہ کون ہے تاکہ حاضر پر دیت کو گنا  
کرتے۔ اور اگر حضرت عمرؓ کو یہ معلوم ہو جاتا کہ  
اس کا کوئی مولیٰ نہیں اور وہ کون مخالف ہے تو خطبہ  
کی دیت قاتل کے مال سے واپس لے لیا جاتا تھا  
وایت الہی سے (اگر وہ کہیں ہوتا) دہلے  
بلکہ انہیں معلوم تھا کہ اس کا مخالف ہے لیکن وہ  
معلوم نہ ہو سکا۔ اس سے کہ کسی عادی نے اٹھا کر  
کیا تھا اور نہ اس کا آزاد کر رہا اور نہ مخالف معلوم  
ہو سکا کہ وہ کون تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس کو  
باطل کر دیا یہاں تک کہ اس کا آزاد کرنے والا حاکم  
ہو سکے۔ اور اگر وہ ابتدا ہی سے نہیں جانتے کہ  
اس کا کوئی مخالف ہے تو دیت اس کے مال میں  
سے یا مسلمانوں کے بیت الہی سے دہلے  
تے۔ یہاں یہ اس غلام کو کہتے ہیں کہ اس کے ملک سے یہ کہہ کر آزاد کیا ہو کہ میں ہجرا  
واریت نہ ہوں گا۔

## الْقِسَامَةُ

## قسامہ کا بیان

أَشْهَرُهَا قِسَامَةُ أَخِيَرَتِكَ إِنِّي يَهْدِي  
عَن مَّسَلِكِكَ إِنِّي لَأَنْبِيَّ نَبِيَّكَ وَكَذَبْتَ عَنَّا  
عَابِدَكَ لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا لَكَ تَرَى لَوْ كُنَّا  
لَا أَنَّ قُلُوبَنَا لَكَ تَجْعَلُنَا وَتَقَرُّ عَنْ  
فَتَلْ فِي مَتَابِئِ أَتَعْلَمُ مَبِيتَ النَّبِيِّ  
وَلَيْكَلُهَا نَرَاهُ لَنَا عَابِدَكَ وَكَذَبْتَ  
بِكُفْرِهِمْ لَأَنَّهُ يَكْفُرُ الْحَقَّ بَلْ  
الْحَقُّ وَكَذَبْتَ عَنَّا فِي الْمَكِينِ  
فِي كَلَامِ عَابِدِكَ مَا أَتَعْلَمُ خَالِفْتَ  
عَنَّا حَقِّ بِكُفْرِهِمَا وَتَقَرُّ عَنْ  
حَقِّ كَلَامِ بَنِيكَ لَنَا عَابِدَكَ  
لَيْكَلُهَا خَالِفْتَ عَنَّا كُفْرَهُمَا  
مَتَابِئِ أَفِي حَقِّهِ الدُّنْيَا لِيَكْفُرَ  
فِي مَبِيتِهِمَا بَنِيكَ

ملک۔ اپنی شہادت۔ سیدھا ان میں سے  
اور اگر کسی ملک القادری سے ہوا ہے  
دونوں نے یہاں کہا کہ بنی سعد بن ہشام  
ایک شخص سے گواہ کیا گیا۔ بنی جویہ کے ایک  
آدمی کی اٹھائی گئی ڈالی۔ میں سے خون بہنے لگا  
اور مر گیا۔ حضرت عمرؓ میں خطاب نے معاملہ  
سے فرمایا کہ کیا تم یہاں آدمی قسم کھاؤ گے کہ



[illegible][illegible]

اپنے پاس سے اس کی دہت اور انکی سوا اوٹھیاں  
آپ نے مجھیں یہاں تک کہ میرے گھر میں ۱۵  
اوٹھیاں داخل کی تھیں۔ سہی میں ابی ستر نے  
کہا کہ اس میں سے ایک سرخ اوٹھیا نے مجھے  
است باری تھی۔

امام چھوٹی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھاؤ  
اور دیت کے ملک پر جہاد۔ " فرمایا تو اس سے  
مراد دیت ہے نہ کہ قصاص۔ اور اس پر آپ  
کا وہ قول ولایت کرتا ہے جو ابتدائے حدیث  
میں آپ نے فرمایا تھا کہ جو وہ دین دیت اور  
جنگ کریں اسی پر آپ کا یہ ارشاد دین ولایت  
کرتا ہے جو آپ نے آخر حدیث میں فرمایا۔ کہ  
تھکھنوں و مستحقوں و مریدانہ کفر اس سے  
کہ دم کا استحقاق بھی دیت کے ذریعے اور کبھی بھائی  
کے ذریعے ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بائیں فرما کر قسم کھائیں اور دم قاتل کے حق  
پر جہادیں مگر یہ طرفتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا  
بلکہ یہ فرمایا کہ اپنے ساتھی کے دم کے حق پر جہادیں  
یعنی دیت کے ذریعے اپنے ساتھی کے حق کے  
حق پر جہادیں۔ اور اسی پر بعد کے متفق آپ کا  
فرمایا ولایت کرتا ہے۔ کہ ہمارے ساتھی کی دیت  
دیں یا احول جنگ کریں۔ اور حضرت عمرؓ علیہ السلام  
نے فرمایا کہ قصاص دیت کو واجب کرتی ہے  
حق کو داخل نہیں کرتی ہے۔

اور یہ بہت سی حدیثیں ہیں، فاروق سے ہم  
اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابوحنیفہؒ اور دیگر  
فقہائے احناف کا یہی قول ہے۔

کوئی شخص فکل کہا ہوا یا جاسے تو ملے دے اور کہہ دیں لوگوں نے فکل کیا ہے اور یہ فکل کرنے

کہ تو مولا بجز رب و خدا کی طرف سے نہیں پہنچا  
 اس کے قرب و دور میں رہنے والے مسکین





أَوْ حَبْرًا أَوْ كَاتِبًا فَقَدْ جَاءَ أَطْبَقَ  
 عَلَى قَلْبِهِمْ فَكَفَى لِقَوْمٍ قَالُوا هَذَا هُوَ الَّذِي  
 تَكْتُمُ كَلِمَةً مِنْ شَرْقٍ وَمِنْ غَرْبٍ  
 فِي مَالِهِمْ تَوْبَةً وَ هَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ  
 أَبِي حَرْبٍ وَأَكْثَرُ مِنْ قَوْلِهِمْ

اس کے مال میں ہی لوگوں کا سر ہوتا ہے ۔ تو  
 کبر کر اس کا اٹھ کاٹا جانے کا جس نے اس  
 مال میں سے چوری جو جس میں خود اس کا سر  
 اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہائے  
 اہل سنت کا ہے ۔

## هَنْ مَرَقٍ ثَمَرًا أَوْ غَيْرَهُمَا الَّذِي جَرَمَ

پھل یا جان حیروں کی چوری کا بیان جن کا ذخیرہ نہیں ہو سکتا :

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ عَمْرٍو السَّخَّيْنِ عَنْ أَبِي حَنْبَلٍ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ يَمْكُطُ فِي تَمْرِ مَعْلُونٍ وَ لَا  
 فِي حَبْرٍ تَمْرٍ جَبِيلٍ مَسْرُوعًا أَوْ أَوْ  
 الْمَرْأَةِ أَوْ الْجَسْرَيْنِ وَ الْقَطْمِ  
 فَيَسْقَا سَلَمًا تَمْرًا

ابن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی سہیل  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ درخت پر گئے ہوئے پھلوں اور اس کا  
 کی چوری میں داخل نہیں کیا جائے گا جو پہلا پھل  
 مالک کے پھری ہو ۔ مگر جب چوری گھر میں آجائے  
 یا پھل کاٹ کر کہیں خشک کر لے کر کھایا ہو تو  
 اس صورت لایا جائیگا جبکہ اس کی قیمت اصال کی  
 قیمت کے برابر ہو ۔

قَالَ هَنْ مَرَقًا لَا يَبْدُو مَرَقًا  
 مِنْ شَرْقٍ ثَمَرًا أَوْ غَيْرِهِ  
 أَوْ ثَمَرًا فِي الْمَرْقِ فَكَلَامُ حَنِيفٍ  
 فَلَوْ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ  
 يَأْتِيهِمْ الْمَرْأَةُ وَ تَأْتِي ابْنَ عَبَّاسٍ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ  
 تَمْرًا أَوْ شَرْقٍ مِنْ دَاهِيَةٍ كَيْفَ لَوْ

ہام میں لے گیا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جس نے  
 درخت پر گئے ہوئے پھل کو کھایا یا اس چوری کو  
 کھایا جو پر گاہ میں ہو تو داخل نہیں کیا جائے گا ۔  
 جب پھل خشک کرنے کی جگہ میں لکھا جائے پھر  
 میں لکھا ہو یا چوری اپنے اپنے سے آگئی ہو اور  
 اس کا کوئی گراں تھا پھر ایک چور کا اور اس سے  
 سے آئے پھر لے گیا کہ اس کی قیمت اصال کی  
 قیمت کے برابر ہو تو اس میں داخلہ لایا جائے گا ۔  
 اصال کی قیمت اس زمانہ میں حدیث میں تھی اس  
 سے کم میں داخلہ نہیں کیا جائے گا ۔ ہام ابو حنیفہ  
 اور اکثر فقہائے اہل سنت کا بھی قول ہے ۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ عَمْرٍو السَّخَّيْنِ عَنْ أَبِي حَنْبَلٍ أَنَّ

ابن عبد اللہ بن سعید ۔ عرو بن عقیل بن سہیل









ہے حضرت ابو بکر کی چری اس وقت میں  
 کا ایک بار تم کو گیس اور وہ شخص لوگوں کے ساتھ  
 ہر زمانہ اور کتا تھا۔ کہ اس سے روک دے  
 میں نے اس کو کارٹھن کے گھر میں جڑی کی  
 تو لوگوں نے اس کو ایک زرگر و سنان کے  
 یہاں دیا۔ اس نے بتایا کہ اسی گھر میں  
 آئے یہ اور دیا ہے تو اس نے اس کا قرا بھی  
 کیا یا کہ اسی سے ثابت ہو گیا۔ حضرت ابو بکر نے  
 اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا مگر اس کا باپ اس  
 ہاتھ کاٹ دیا گیا اور حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ  
 و اسرار اس کی جڑی سے زیادہ قیمت چیز اس کی  
 اپنے میں بدو و عظیم ہوئی۔

۱۱۔ چھوٹے نے کیا اس شہاب زہری اور کثرت  
 کہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں حضرت  
 عائشہ نے فرمایا کہ وہ شخص میں نے اس کو گارڈر  
 فرمایا تھا اس کا دلایا ہوا کتا برا تھا بہت بلیب  
 حضرت ابو بکر نے اس کا باپ پاؤں کاٹ دیا۔  
 اور وہ بلیب کی جھیں کراس کا ایک ہاتھ اور ایک  
 پاؤں کتا ہوا تھا۔ اور اس شہاب اس قسم کی چیزوں  
 کو اپنے شہر کے رہنے والوں سے زیادہ ہانپتے  
 راستہ میں اور ابھی حضرت عمرؓ نے خطاب اور حضرت  
 علیؓ ابن ابی طالب کے حمل معلوم ہوا ہے کہ بھر کا  
 باپ اس کا باپ پاؤں کاٹنے سے زائد نہیں کاتے  
 تھے۔ اگر کوئی بھر اس کے بعد بھی بکرا یا بکری اس  
 کاتے تھے اور اس سے جانوں و جان کاتے تھے۔  
 نام اور حیلہ اور کمر و حیلہ کے ساتھ کوئی قول ہے

فَقَدْ رَأَى جَبَلًا قَدْ مَدَّ يَدَيْهِ لِيُغْنِيَ عَنْهُ  
 بَنُو لَهْمٍ مَوْجِعَ بَطْنِ مَعْلَمٍ وَ يَقُولُ  
 اللَّهُمَّ خَلِّصْ بَنِي تَيْمَةَ أَهْلَ هَذِهِ الْكَلْبَةِ  
 عِشْرَةَ فَوْجٍ وَ هُوَ بَيْنَ مَنَايِغِ رَقَمٍ  
 وَ لَوْ قَطَعُ حَيَاةُ بَايِعٍ فَأَمْسَرَ مَتَّ  
 بِهِ الْإِطْعَمُ أَوْ شَوَّهَ مَلْهَبٌ  
 فَأَمْسَرَهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَقَطَّعَتْ  
 مَسَدُ الْكَيْسَرِ قَالَ أَبُو  
 بَكْرٍ وَ اللَّهُ لَسَدُ سَائِلٍ عَلَى  
 نَفْسِهِ أَشَدَّ حَيْثُ لَمْ  
 مَلْهَبٌ مِثْلُ سَدِّ قَلْبِهِ

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ وَ قَابَ مَرْكُومَةً  
 يَمْشِي دَابَّةً عَلَى فَاثِيضَةٍ أَتَتْهَا  
 فَالْتِ وَ شَتَا لَانِ الْوَيْلُ لِي فِي  
 حِلِّي أَسْتَأْذِنُ الْكَلْبَ الْكَلْبُ فَقَطَّعَ  
 أَبُو بَكْرٍ بِرَأْسِهِ الْكَيْسَرُ سَعْدُ وَ كَلَّهَ  
 تَكْلُهُ أَوْ يَكُونُ الْكَلْبُ نَيْسًا وَ حَبِيبًا  
 وَ كَلَّهَ بَنُو شَهَابٍ أَهْلًا مِنْ طَلْعٍ  
 هَذَا أَوْ لَوْ هُوَ بَيْنَ أَهْلِ بَدْمٍ وَ كَلَّهَ  
 بَنَاتُ عَنِ عَمْرِ بْنِ الْكَلْبِ وَ كَلَّهَ  
 عَمْرُ بْنُ أَبِي كَلْبٍ أَهْلًا تَكْلُهُ بَنِي عَمْرِ  
 كَلَّهَ فَكَلَّهَ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ الْكَلْبُ  
 أَوْ بَنِي بَدْمٍ وَ كَلَّهَ الْكَلْبُ الْكَلْبُ  
 وَ كَلَّهَ الْوَيْلُ لِي خَيْفَتُهُ وَ لَمَّا كَلَّهَ بَنُو  
 كَلَّهَ الْكَلْبُ















يُخَيِّقُ لِي سَجِيهَ بَنَانٍ شَيْعِيَّةٍ  
 سَجِيهَةً مِنْ قُلُوبِهِمْ يَتَعَفَّوْنَ إِنَّ  
 عَذَابَهُمْ فِي آتٍ أَنْزَلْتُ أَنْزِلُ  
 عَذَابِي إِنَّ الْآخِرَ أَكْبَرُ ذَلِكَ ظَنِّي لَهُ  
 أَكْبَرُ إِنَّكَ مِنَ الْفَاقِقِينَ هَذَا لَا حُجَّةَ فِيهِمْ  
 فَإِنْ لَا فَانْ أَكْبَرُ إِنَّكَ شَيْءٌ إِلَّا اللَّهُ  
 فَتَنَالِي وَأَشْتَبِهُ بِمِثْلِهِ خَلَقَ سَمِيعٌ  
 أَلَمْ يَخْلُقْ يَكُونُ الْغُلُوبَةُ عَمَلٌ جَمِيعًا  
 فَإِنْ سَجِيهَةً فَلَمْ يَفُوزِ بِهِ تَعَفَّفُ  
 عَمَلٌ أَنْزَلْتُ عَمَلٌ مِنْ الْخَلْقِ  
 فَتَنَالِي لَهُ كَلَّا فَإِنْ لَا فَانْ يَكُنْ لِي  
 لَهُ عَمَلٌ فَإِنْ أَكْبَرُ إِنَّكَ فَتَنَالِي سَجِيهَةً  
 عَمَلٌ لَوْ بِهِ تَعَفَّفُ عَمَلٌ أَنْزَلْتُ  
 أَلَمْ يَخْلُقْ عَمَلٌ اللَّهُ عَمَلُهُمْ وَأَشْتَبِهُ  
 فَتَنَالِي لَهُ الْآخِرَ أَكْبَرُ فَإِنْ لَا فَانْ  
 فَتَنَالِي عَمَلٌ أَلَمْ يَخْلُقْ عَمَلٌ لِي  
 عَمَلُهُمْ وَأَشْتَبِهُ فَإِنْ لَا فَانْ لَهُ  
 مَا يَكُنْ عَمَلُهُمْ أَنْزَلْتُ مَا يَكُنْ  
 عَمَلُهُمْ أَنْزَلْتُ إِذَا أَلَمْ يَخْلُقْ  
 فَتَنَالِي أَنْزَلْتُ فَتَنَالِي فَتَنَالِي  
 أَنْزَلْتُ بِهِمْ جَمِيعَةً فَتَنَالِي  
 مَا لَمْ يَخْلُقْ عَمَلٌ لِي أَنْزَلْتُ  
 فَتَنَالِي أَنْزَلْتُ فَتَنَالِي فَتَنَالِي  
 فَتَنَالِي أَنْزَلْتُ فَتَنَالِي فَتَنَالِي

حمیدی سبب کو فرماتے ہیں سبب انکی سلم  
 کا ایک شخص حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور کہا کہ  
 اس بات کو نے نہ کیا ہے۔ تو اس سے حضرت ابو بکر  
 نے فرمایا کہ میرے سلام اور بھی کسی سے اس کو نہیں  
 کیا ہے اس نے کہا نہیں۔ حضرت ابو بکر نے  
 اس سے فرمایا کہ حضور پر گد و برہ کی جناب میں  
 تو بیکر اور راشد کے برہ سے کہہ دیا کہ میں اس کو  
 دیکر اس سے کہے گا کہ اے اے لوہ کو قبول فرماتے  
 ہیں۔ سید بن سبب نے کہا کہ اس کو اس شخص کی  
 طبیعت میں نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ حضرت  
 قریشی اس کا کہے پاس آیا۔ اور ان سے بھی یہی کہا  
 یہ حضرت ابو بکر سے کہا تھا۔ حضرت قریشی نے بھی  
 جواب دیا کہ حضرت ابو بکر نے دیا تھا۔ سبب بن  
 سبب نے بیان کیا کہ اس سے اس کی طبیعت  
 میں نہیں ہوئی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں پہنچا اور کہا کہ اس بات کو نے  
 نہ کیا ہے۔ سید بن سبب کا بیان ہے کہ حضرت قریشی  
 نے اس سے چند بار یہی حکمت کہے تب ہر بار چلا  
 پھر چلے گئے۔ جب دست زبہ ہو گیا تو آپ کے گھر  
 دار اور کد سبب سے فرمایا کہ ایسے کوئی مرض ہے یا جو  
 ہے۔ اس کو ان نے بیان کیا کہ اندر سے ہے تو آپ  
 نے خداوند فرمایا کہ میں نے اس کو اس کو ان کے  
 یہاں اس سے کہے ان کے سبب کہ اس کو حکم دیا کہ  
 وہ سبب کو کہتا۔

الحکمت۔ یعنی نبی نے بیان کیا کہ سلوم ہر  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت علیٰ علی  
 کو اس کا نام جو علی تھا پکار کر کہا کہ اے رسول اللہ  
 اسے اپنی جادو سے چھپا تو خبر سے کہ ہر خبر  
 نبی کا بیان ہے کہ سبب بن سبب نے اس حدیث







إِنَّا خَلَقْنَا ذَٰلِكُم مِّنْ عَلَقٍ فَاقْنَا

أَخْيَرَنَا خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

مُتَوَكِّلِينَ خَيْرًا لِّكَ إِنَّا كُنَّا بَرًّا وَكُنَّا

اور اگر فقہائے احناف کا یہی حکم ہے

اَلْاَمْرُ بِالْاِزْوَاجِ رَوَايَتِ ہے کہ حضرت

عمر بن عبدالمطلب نے ایک غلام کو قذف میں اتنی

کڑے لگائے کہ وہ اپنا نکاح بیان ہے کہ میں نے

عبدالمطلب بن عامر بن ربیعہ سے دریافت کیا کہ

انہوں نے کیا کر حضرت عثمان بن عفان اور دیگر

غلام کا زنا والا ہے لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ

غلام کو قذف میں مہاشیں سے زبردہ کٹ سلگایا ہو

امام محمدؒ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

حبست میں غلام کو صرف مہاشیں کٹنے سے حصے

مہاشیں گھبرا کر آزاد کی حد کا نصف ہے۔ امام

ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا بھی قول ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالْاِزْوَاجِ رَوَايَتِ ہے کہ ابی ثوبان

سے غلام کے شراب پیچے کی حد کے تعلق پر چار

گیا تو انہوں نے جواب دیا مجھے معلوم تھا کہ آزاد کی

نصف حد دلی ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت

علیؓ حضرت عثمانؓ اور ابی عامرؓ اپنے غلاموں کو

شراب پیچے میں آزادوں کی آدھی حد دیتے

تھے۔

امام محمدؒ نے کہا اگر ہم ان سب حدوں میں

عمل کرتے ہیں۔ شراب اور نصف کی حد اتنی

کڑے ہے اور اس میں غلام کی حد مہاشیں کٹنے

سے۔ امام ابوحنیفہ اور اکثر فقہائے احناف کا

قول ہے۔



فَرَحَمَ آتَمَ خَمْرٍ مِّنَ الْخَلْقِ وَ آتَمَا  
سَابِلَ عَنَّا فَوَانَ كَانَ يُسَكَّرُ مِنْهُ  
الْحَمْدُ فَجَعَلَهُ عَاقِبَتَهُ

اَحْبَبُوا مَا بَلَغَ اَشْفَقُوا مَكْرُورُ  
رَبِّهِ الْوَسِيلُ اَوْ لَمْ يَكُنِ الْمَطْلَبُ  
لِيُجْعَلَنَّ فِي الْغَمْرِ اَلَسَّوْكَانَ الْمَرْجُو  
لَقَدْ لَقِيَ عَيْنًا اَوْ اَبَا طَالِبٍ اَوْ اَنْ  
تَعْلَمُ بِهِ لَمَّا يَكُنْ قَدْ رَفَعَتْ اِلَيْهِ قِيَمَتُهُ  
سَكَّرَ رِزْقًا سَكَّرَ عَيْنًا وَ رَفَعَتْ اِلَيْهِ  
الْغَمْرِ اَوْ كَمَا كَانَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ  
الْمُسْتَوِي لَمْ يَكُنْ

ہے۔ اس میں اس کے خلق پہنچنا ہوں کہ اگر وہ نہ  
کائے والی ہے تو میں اسے کھڑے ماروں چنانچہ  
اسے کھڑے مارنے

تکت تریں نہ وہی سے روایت ہے مگر  
خطابے طرب کی حد کے خلق مشورہ کیا۔  
حضرت علیؑ نے فرمایا میرے عیال میں اسی کو نہ  
میں اس شکر طرب پہنے گا تو درست ہو جائے  
گا اور درست ہو گا تو وہ بات کے گا اور طرب  
وہ بات کے گا تو جوٹ ہوئے گا اور طرب نہ  
گا رہا اس طرح کے الفاظ فرمائے یہاں جو حضرت  
نے طرب میں اسی کو نہ گرائے۔

## شَرَابُ الْبَشْعِ وَالْغَبِيَّةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

### شہد اور بودار چیزوں کی شراب کا بیان

اَحْبَبُوا مَا بَلَغَ اَشْفَقُوا مَكْرُورُ  
عَيْنًا اَوْ سَابِلَ عَنَّا فَوَانَ كَانَ يُسَكَّرُ  
عَنَّا حَاكِمًا فَالْتَمَسُوا مَكْرُورًا  
اَلَمْ يَكُنْ اَشْفَقُوا مَكْرُورًا عَيْنًا اَوْ سَابِلَ  
عَيْنًا اَوْ سَابِلَ عَيْنًا اَوْ سَابِلَ عَيْنًا

اَحْبَبُوا مَا بَلَغَ اَشْفَقُوا مَكْرُورُ  
اَشْفَقُوا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا  
عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا  
عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا  
عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا  
عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا عَيْنًا

تکت۔ اسی شراب۔ اسی سلسلہ میں جلدی  
حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شہد کے شراب کہتے ہیں) کے  
مخلوق ہو گیا تو اپنے فرمایا شراب جو نہ گئے  
وہ عام ہے۔

تکت۔ یہ وہی سلم۔ عطا علیہ السلام سے  
روایت ہے کہ یہی کرم مسلم سے فرمایا کہ خلق ہو گیا  
گیا آپ نے جواب دیا اس میں کوئی غریبی نہیں  
اس سے معاف فرمایا۔ میرا دیکھو یہ بھی جیسا کہ  
کہا سکر کہ (یعنی جواری شراب)





# نَبِيُّ الدُّنْيَا وَالْمُرُوتِ

## دُنْیَا اور مروت کی سید کا بیل

الحکمت . اربع . اربع عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فرجوات میں خطبہ دیا . میں آپ کی طرف پہلا اور سب سے پہلے سے قبل ہی فاقی ہوئے میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ نے کیا فرمایا لوگوں نے بتایا کہ کڑاؤ اور مروت کی سید بنانے سے منع فرمایا .

الحکمت . اربع . اربع عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑاؤ اور مروت میں سید بنانے سے منع فرمایا .

کڑاؤ سے مراد نرمی سے جو کڑائی یا کڑوہ و کلمہ کر جانے میں اور مروت اس میں کہ کچھ ہی میں بردہ میں دھروہ پڑا یا ہوا ہوا .

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ فِي الدُّنْيَا فَلْيُفْعَلْ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَنْفَعُهُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ .

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ فِي الدُّنْيَا فَلْيُفْعَلْ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَنْفَعُهُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ .

## نَبِيُّ الدُّنْيَا وَالْمُرُوتِ

## نَبِيُّ الدُّنْيَا وَالْمُرُوتِ

الحکمت . اربع . اربع عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کڑاؤ اور مروت میں سید بنانے سے منع فرمایا . کڑاؤ سے مراد نرمی سے جو کڑائی یا کڑوہ و کلمہ کر جانے میں اور مروت اس میں کہ کچھ ہی میں بردہ میں دھروہ پڑا یا ہوا ہوا .

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ فِي الدُّنْيَا فَلْيُفْعَلْ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَنْفَعُهُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ .

إِلَىٰ عَزْرَتِي الْخَطَابُ فَأَذَلُّنَ أَهْلِيهِ  
وَيَوْمَ نَكَلُ نَكْلًا نَبِيًّا قَسْبَعَهُ نِيْلُفَطْلُ  
فَطْلَانِ ضَعْفًا الْفَطْلُ وَالْفَطْلُ نَكْلًا  
الْإِمْبِلُ فَأَمْرُهُمْ أَنْ يَنْشُدَ بَشَرًا  
فَطْلَانِ عِبَادًا فَيَنْشُدَ بَشَرًا  
أَخْلَقْتُهُمَا ذَا مَلِكٍ مَا لَاقِيَهُ  
وَالْمَلِكُ مَا أَلْفَلَقْتُهُمَا أَلْفَلَقْتُهُمَا  
إِلَىٰ لَا أَحَدًا نَكْلًا نَكْلًا  
خَدَمْتُهُ عَلَىٰ بَشَرٍ وَ لَا  
أَخْرَجْتُهُ عَلَىٰ بَشَرٍ وَ لَا  
أَخْلَقْتُهُ نَكْلًا  
قَالَ عَزْرَتِي وَ يَهْدِي نَكْلًا  
لَا يَأْسُ بِطَرِبِ الْفَطْلُ الْفَطْلُ  
فَطْلَانِ ضَعْفًا الْفَطْلُ وَالْفَطْلُ  
نَكْلًا وَ هُوَ لَا يَنْشُدُ مَا مَعَا  
فَلَمْ يَنْشُدْ وَ يَنْشُدْ مَا  
خَدَمْتُهُ بَشَرًا

کی دو تہلیں فاطمہ ہر گئی اور ایک تہائی باقی رہ گئی  
اور اسے حضرت عمرؓ میں خطاب کے پاس لے کر  
آئے آپ نے اس میں اپنی انگلیاں ڈالیں بھرا پنا  
اتھا اٹھایا تو وہ چمپ چمپ کرتے لگا حضرت  
عمرؓ نے فرمایا یہ طلاؤں کی ہڈی کے مشابہ ہے  
حضرت عمرؓ نے اس کے بچے کی عبادت دے دی  
عبادہ میں مدامت نے کیا بھرا کر اسے طلال  
کر دیا کہا ہر گز نہیں واسطوں نے اسے طلال  
نہیں کیا اسے میرے واسطوں نے کوئی چیز ان کے  
سے طوام نہیں کی جو طلال تھی اور نہ کوئی چیز  
ان کے سے طلال کی جو طوام تھی  
ام محمدؓ نے کہا ہم اس پر عمل کر گئے ہیں اس  
فلک کے پتے میں کوئی مشافہہ نہیں اس کا وہ تھا فی  
خلک جو ہمارے اور ایک مثال باقی ہے لہذا  
نشدہ ہوا کہ ہے مگر ہرانی ضرب جو نہ ہوا  
کہ اس کے پتے میں کوئی بھلائی نہیں یعنی  
طوام ہے

# کِتَابُ الْفَرَائِضِ

## ترک کی تقسیم کا بیان

أَخْبَرَنَا نَائِلٌ أَنَّهُ قَالَ بَشَرًا  
عَنْ عَزْرَتِي الْخَطَابُ فَأَذَلُّنَ أَهْلِيهِ  
وَيَوْمَ نَكَلُ نَكْلًا نَبِيًّا قَسْبَعَهُ نِيْلُفَطْلُ  
فَطْلَانِ ضَعْفًا الْفَطْلُ وَالْفَطْلُ نَكْلًا  
الْإِمْبِلُ فَأَمْرُهُمْ أَنْ يَنْشُدَ بَشَرًا  
فَطْلَانِ عِبَادًا فَيَنْشُدَ بَشَرًا  
أَخْلَقْتُهُمَا ذَا مَلِكٍ مَا لَاقِيَهُ  
وَالْمَلِكُ مَا أَلْفَلَقْتُهُمَا أَلْفَلَقْتُهُمَا  
إِلَىٰ لَا أَحَدًا نَكْلًا نَكْلًا  
خَدَمْتُهُ عَلَىٰ بَشَرٍ وَ لَا  
أَخْرَجْتُهُ عَلَىٰ بَشَرٍ وَ لَا  
أَخْلَقْتُهُ نَكْلًا  
قَالَ عَزْرَتِي وَ يَهْدِي نَكْلًا  
لَا يَأْسُ بِطَرِبِ الْفَطْلُ الْفَطْلُ  
فَطْلَانِ ضَعْفًا الْفَطْلُ وَالْفَطْلُ  
نَكْلًا وَ هُوَ لَا يَنْشُدُ مَا مَعَا  
فَلَمْ يَنْشُدْ وَ يَنْشُدْ مَا  
خَدَمْتُهُ بَشَرًا

امکت - ابن خطاب - تقسیم میں فرمایا  
سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ میں خطاب نے  
دادا کو اتنا ترک دیا جتنا آج کل لوگ داتے  
ہیں  
ام محمدؓ نے کہا ہم اس پر دادا کے ترک





قَالَ عَمَّا فِي يَدَيْكَ مَا تَحْمِلُهَا  
مِنْ ثَقَلٍ لَمْ تَكُنْ تَحْمِلُ الْأَثَرِ  
الَّذِي قَامَتْ عَلَيْهِ مِنْهَا فَيَا  
عَلِيٍّ رَجُلًا كَمَا تَقُولُهَا  
وَلَمْ تَكُنْ تَحْمِلُهَا حِينَ  
وَقَدْ قَامَ عَلَيْهَا حَقُّكَ  
مِنْ كَلْبِهَا

اما چھوٹے نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب  
دو جہت یعنی دواہی اور نانی دونوں پر عمل ہوں تو  
پہلا حصہ دونوں کے درمیان مشترک ہوگا اور اگر  
ان میں سے کوئی ایک کو جوہر جو کوئی نہ ہو  
حصہ ہوگا لیکن ان کی موجودگی میں پڑاوی یا  
پڑنائی کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ امام ابو حنیفہؒ  
کے فقہانے اختلاف کا اسی قول ہے۔

مِلْرَاتُ الْعَبَةِ

[illegible]

پھونکنی کی میراث کا بیان

ایک۔ مومنوں کی طرف سے حرم سے روکنا منع  
 ہے اور اپنے والد کو کفر سے روکنے سے منع ہے کہ  
 حضرت عمرؓ خطاب فرماتے تھے: تعجب نہ کرو مجھ کی  
 حالت مجھ پر اتنا ہے کہ میں پہچانی خود کو کہ نہیں جانی۔  
 امام محمدؒ نے کہا ہمارا مکان ہے حضرت عمرؓ کی  
 قبر کی ایک تہیہ مجھ بھی کا اور ثبوت جو ثابت لیکن مجھ میں  
 پیچھے کی حالت نہیں ہوتی شاید اس نے فرمایا ہوگا  
 کہ اعتقاد مذہب سے دور ہو بھی ہو ذرا ہم نہیں۔ اور ہم  
 حضرت عمرؓ خطاب رضی اللہ عنہما سے اپنی طاعت میں اشر  
 بن مسعود رضی اللہ عنہما سے اشر علیہما السلام اتبعین  
 سے روایت کرتے ہیں ان لوگوں نے فرمایا کہ  
 مجھ بھی اور خالد کی صورت میں جبکہ کوئی مذہب  
 اور عقیدہ موجود نہ ہو تو خالد کو ایک تہائی اور  
 مجھ کو دو تہائی ترک کر دے گا۔ اور وہ حدیث  
 جو اہل دین روایت کرتے ہیں اس کو مخالفین  
 روایتیں کر سکتے۔ کہ ثابت ہیں حدیث کا سبب  
 انتقال ہوا اور ان کا کوئی واسطہ نہ تھا تو رسولؐ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کھانا خواہر لیا۔  
 ابن عبد العزیز کو ترک کر دیا۔ اور ان  
 پر بھی حدیث اور تمام مذہبی الامور کو ان کی

















وَمَنْ حَقَّقَ بَيْنَهُمْ وَتَرَىٰ كَيْدًا  
لَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَذَابُهُمْ شَرٌّ مِنْ  
الَّذِي كَانُوا يُسْعَفُونَ مَنْ يَكْفُرْ  
بِمَعَاذِ اللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِكَرْسِيِّ  
مَنْعُومٍ

آیت پر

قَالَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ الْفٰكِرِ عَذَابُهُمْ شَرٌّ مِنْ  
الَّذِي كَانُوا يُسْعَفُونَ مَنْ يَكْفُرْ  
بِمَعَاذِ اللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِكَرْسِيِّ  
مَنْعُومٍ

اَخْلَوْكَ سَلَامًا مِنْ شَرِّكَ فَخِمْ  
عَنْ اَنْ رَاحَتَا الشَّيْطَانِ مِنْ تِلْكَ  
مَنْعُومٍ لَمْ يَكُنِ الْعَطَابُ قَدْ كَانَتْ كَرْنُ  
الْعَطَابُ بِمَا يَوْمَ تِلْكَ اَلَا تَرَ مَا لَمْ يَكُنِ  
بَيْنَهُمَا اَنْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ اَلَمْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ  
وَمَنْ حَقَّقَ بَيْنَهُمْ وَتَرَىٰ كَيْدًا  
لَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَذَابُهُمْ شَرٌّ مِنْ  
الَّذِي كَانُوا يُسْعَفُونَ مَنْ يَكْفُرْ  
بِمَعَاذِ اللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِكَرْسِيِّ  
مَنْعُومٍ

اَخْلَوْكَ سَلَامًا مِنْ شَرِّكَ فَخِمْ  
عَنْ اَنْ رَاحَتَا الشَّيْطَانِ مِنْ تِلْكَ  
مَنْعُومٍ لَمْ يَكُنِ الْعَطَابُ قَدْ كَانَتْ كَرْنُ  
الْعَطَابُ بِمَا يَوْمَ تِلْكَ اَلَا تَرَ مَا لَمْ يَكُنِ  
بَيْنَهُمَا اَنْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ اَلَمْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ  
وَمَنْ حَقَّقَ بَيْنَهُمْ وَتَرَىٰ كَيْدًا  
لَهُمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ عَذَابُهُمْ شَرٌّ مِنْ  
الَّذِي كَانُوا يُسْعَفُونَ مَنْ يَكْفُرْ  
بِمَعَاذِ اللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِكَرْسِيِّ  
مَنْعُومٍ

وَقَدْ نَزَّ

اَخْلَوْكَ سَلَامًا مِنْ شَرِّكَ فَخِمْ  
عَنْ اَنْ رَاحَتَا الشَّيْطَانِ مِنْ تِلْكَ  
مَنْعُومٍ لَمْ يَكُنِ الْعَطَابُ قَدْ كَانَتْ كَرْنُ  
الْعَطَابُ بِمَا يَوْمَ تِلْكَ اَلَا تَرَ مَا لَمْ يَكُنِ  
بَيْنَهُمَا اَنْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ اَلَمْ يَكُنِ لَمْ يَكُنِ

ہے اور اگر کوئی قصص قسم کھائے اور اس کو کھلا  
دیکھا پھر اپنی قسم کو توڑا تو اس پر وہی سزا  
کھائے اور اگر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
دیکھوں پھر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
نہیں دے سکے۔

امام غزالی نے کہا اس میں سب کو کھلا  
دیکھا پھر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
نہیں دے سکے۔

سفیر بن سید حق۔ اور اس میں سب کو کھلا  
دیکھا پھر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
نہیں دے سکے۔

سفیر بن سید حق۔ اور اس میں سب کو کھلا  
دیکھا پھر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
نہیں دے سکے۔

سفیر بن سید حق۔ اور اس میں سب کو کھلا  
دیکھا پھر وہ سب سے پر سب کے سب ایک  
نہیں دے سکے۔

یہ کہیں میرے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا کہ قسم کا کلمہ ہر مسکین کو نصف سارہ گھوں دیا جائے۔

سہان بن حیدر - مہر کرم - مہاراجہ روایت ہے فرما ہر قسم کے کلمہ میں سیکڑیا لکھا کلمہ ہے اس طور کہ ہر مسکین کو نصف سارہ کلمہ کلائے۔

قَدْ صَدَّقَ بِي الْمَعْلُومُ عَنْ تَقِيٍّ بِي  
سَلَّمَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْعَطَابِ أَمَرَ أَنْ يُكْتَبَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
بِصَلَاتِ صَارَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ

أَخْبَرَنَا الْإِسْلَامِيُّ عَنْ أَبِي عَدْنَةَ عَنْ  
بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
بِصَلَاتِ صَارَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ

## الرَّجُلُ يَخْلِفُ بِالشَّيْءِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

خاتمہ کہ جب تک پیدل جانے کی نذر ماننے کا بیان

نکتہ - مہر کرم بن ابی حیدر - مہاراجہ روایت کرتی ہیں کہ ان کی بھوپتی داری سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے مسجد قوادنگ پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ لیکن وہ مر گئے اور اس کو پیدل کر سکیں اور حضرت ابن عباس نے ان کی حاکم کو ان کے عوض پیدل جانے کا حکم دیا۔

نکتہ - مہر کرم بن ابی حیدر - مہاراجہ روایت کرتی ہیں کہ ان کی بھوپتی داری سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے مسجد قوادنگ پیدل جانے کی نذر مانی تھی۔ لیکن وہ مر گئے اور اس کو پیدل کر سکیں اور حضرت ابن عباس نے ان کی حاکم کو ان کے عوض پیدل جانے کا حکم دیا۔

أَخْبَرَنَا الْإِسْلَامِيُّ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ

أَخْبَرَنَا الْإِسْلَامِيُّ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ  
عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ عَنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ







الْبَشَرِ وَكَأَيُّهَا عَنْ يَمِينِهِ فَتَعَالَى  
شَيْئًا مِنْهُ اَبِي عَابَسٍ حَبَابِشٍ  
كَهْلَهُ يَكُونُ فِي حِلَّةٍ اَكْفَا مَرَّةً  
فَالان اَبِي عَابَسٍ اَنْ كَيْتَ اَبَا اَلْفَا تَعَالَى  
كَانَ وَ اَلْبَدِيْنَ قُلُوبًا وَ مَرَّةً  
مِنْ يَسْتَا اَبُوهُ لَمْ يَجْعَلْ وَ يَسُو  
وَيَكْتَفَانِ وَ مَرَّةً اَبُوهُ

بج

اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبِي مَرَايَحٍ عَنْ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبِي مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ  
اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ اَبُو مَرَايَحٍ

کتاب دسے تو ایک ہزار ماحضیں جو حضرت ابن  
ماسیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ  
اس میں کتاب کسی طرح ہو گا۔ حضرت ابن عباس  
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وَ کَذَلِکَ نُنَزِّلُ  
الْکِتَابَ مِنْ فِیضِ عِلْمِنَا اِس میں کتاب مفرود کیا ہے  
یعنی کہا بھی تو سمجھتے تھے ہر اس میں کہ کفر  
کتاب مفرود کیا گیا ہے۔

بجکت ابن اسیر ابن ابی مریح صحابہ  
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ  
سلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ذات پر قسم کھائے  
اس کے خلاف بہتر معلوم ہو تو اپنے قسم کھاتا  
دے اور اس کام کو کرے۔  
امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے۔

## مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانے کا بیان

اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
عَنْ عَرَبٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ

اکت ابن عبد اللہ بن عمر روایت  
ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کو انہوں نے فرمایا  
ہوئے تھے ابی مہینہ آپ کی قسم کھاتے ہوں تو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نہیں  
اپنے آپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔  
جو شخص قسم کھاتا ہے تو اللہ کی قسم کھائے اور  
اُسے پاک کرے یہی قسم کو ہدی کرے یا ہتھوڑی  
رہے۔

امام محمد نے کہا اسی پر عمل کرتے ہیں  
کسی کے لئے جائز ہیں کہ وہ اپنے آپ کی  
قسم کھائے اور جو شخص قسم کھائے گا اور کرے

فَالان عَنْهُ وَ يَحْلِفُ اَبُو بَرَكَاتٍ  
تَحْلِفُ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ  
اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ اَبُو بَرَكَاتٍ















بَيْعُ الْمَتَاعِ أَوْ غَيْرِهِ نَسِيَةً ثُمَّ يَقُولُ الْقَدْنِي وَأَصْعَدُ عَنْكَ

کوئی شخص سلمان وغیرہ اور اسے بیچے پھر کہے کہ نقد دو تو قیمت کم لوں گا

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ نَبِي  
عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ إِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً  
أَوْ غَيْرَهُ بَيْنَ بَيْنَ الْبَيْنِ الْأَهْلِيَّةِ وَالْغُلَامَةِ  
وَالْأَهْلِ وَالْغُلَامَةِ وَالْغُلَامَةِ وَالْغُلَامَةِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ

عید، عید کے لئے اور عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید

قَالَ لَيْسَ بِهِ بَيْعٌ وَلَا مَخْذُومٌ

مَنْ وَجَّهَ لَهُ فِي بَيْعِهِ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ

امام محمد نے کہا ہم اس پر اس کی قسم  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید

الرَّجُلُ يَشْتَرِي السَّعِيرَ الْخَطِيءَ كَيْسُ بْنُ مَرْزُوقٍ خَرِيدٌ لَكَ بَيَانٌ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ نَبِي  
عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ إِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً  
أَوْ غَيْرَهُ بَيْنَ بَيْنَ الْبَيْنِ الْأَهْلِيَّةِ وَالْغُلَامَةِ  
وَالْأَهْلِ وَالْغُلَامَةِ وَالْغُلَامَةِ وَالْغُلَامَةِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ  
فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ نَسِيَةً فَهُوَ بَيْنَ الْبَيْنِ

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ

ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید  
ہے کہ انہوں نے کہا کہ عید کے لئے عید

قَالَ لَيْسَ بِهِ بَيْعٌ وَلَا مَخْذُومٌ

امام محمد نے کہا ہم اس پر اس کی قسم



مَا يُكَذِّرُكَ مِنَ النَّجْشِ وَتَلْقَى السِّلْعَ

بیویاری کو شہرے باہر جا کر ملنے اور دلالی کی کراہت گلبدان

اَخْبَرَنَا اَبُو اَبِي اَسْحَدَ قَالَ سَمِعْتُ  
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

ہوا آسمان نے فرمایا ہوا میں نہ ہو  
 بغض کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز چھو جائے  
 دوسرے نے اس کی قیمت زیادہ دیکھ کر  
 اس کا فروغ لے گا، نہیں تھا بلکہ اس مقصد سے  
 وہ نوبہ قیمت کہتے ہیں تاکہ خریدار اس کی کچی ہوئی  
 قیمت پر فروغ لے جائے یہ امر مناسب نہیں۔  
 پرانوں سے تاکہ خریداروں کے لئے معجزہ توکل  
 مناسب نہیں۔ مگر ماہان بہت زیادہ ہو کہ اس سے  
 مشہور ہو کہ غفلت نہ ہو کہ اس صورت میں  
 پرانوں سے خبر کے باہر نہ گئے ہیں کوئی  
 متاثر نہیں۔

الرَّجُلُ يَنْتَهِمُ مَا يَكُنْ فِيهِ لَكَ

ماہ کی چیزوں میں بیچ مسلم نکلیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا  
 اِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَشَرٌّ لَّكَ اِنْ یَقُولُ  
 لَا یَا اَمْرٌ بِاَنْ یَّبْعَاكَ الرَّسُوْلُ لَمْ یَكُنْ  
 لَكَ اَحَدٌ یُّفْلِحُ وِیَسْمَعُوْا مُعْذِرًا

ہاگس۔ آج۔ عزتِ محمدیؐ کی طرف سے  
 ہے اگر کوئی روح جس پر کوئی شخصِ خدا کی طرف  
 نیست کے عرضِ ہمدردی سے اس کو پہنچے دانے  
 کے اس قدر سوز و غم جس پر ایک لفظ کہتے ہیں











# اشترای الحیوان بالکحم

## گوشت کے عوض جانور خریدنے کا بیان

الحیوان ما یؤکل آخذ من کرم الأرض  
عن سبعة من المشتب قال  
نهی عن بیع الحیوان بالکحم قال  
ثابت یسعی بن المشتب اذا بیع  
رجلاً من غری ضایراً فبیع بشیء  
یساه أو قال یساه فقال یسعی بن  
المشتب ان یبیع الشتر اذا یسعی بن  
خدیج ذلک قال أبو الیضاه وکان  
منه اکثر من سبعة الشایس یسعی بن  
نیم الحیوان بالکحم وکان یسعی بن  
فی الدار کما کان و یسعی بن  
أخذ من کرم الأرض آخذ من  
المشتب ان کما سبعة من المشتب  
نقول ذلک من منسیر أهل الجاهلیة  
بنیم الحیوان بالکرم  
أخذ من کرم الأرض آخذ من  
اسم من سبعة من المشتب  
و منسیر منسیر منسیر منسیر  
قال کتبت فی هذا کذا من  
یاء علی ابن حمیم المرقوم یسعی بن  
الکرم الذی یسعی بن آخذ من  
الکرم الذی یسعی بن آخذ من  
یکتبی و کتبت و کتبت و کتبت  
و کتبت و کتبت و کتبت و کتبت  
و کتبت و کتبت و کتبت و کتبت  
و کتبت و کتبت و کتبت و کتبت

ماکت۔ دوا۔ سمید بن مسیب  
ذات ہے فرمایا گوشت کے عوض جانور  
سے بیع فرمایا ہے۔ دوا۔ لے جان کہیں ہے  
سمید بن مسیب سے دوا۔ کوئی شخص اس کو  
کے بدلے میں دانت خریدے اس کا کیا حکم  
ہے سمید بن مسیب نے کہا اگر اس کو دانت  
کے بدلے میں دوا ہے تو دوا نہیں۔ دوا۔  
لے کہا میں نے دوا کو گوشت کے عوض دوا  
نرو۔ لے سے بیع کرتے ہوئے دوا۔  
بشام کے نام میں دوا۔ کو دوا۔ کی طاقت  
کسی دوا۔ فی۔  
ماکت۔ دوا۔ حسین۔ سمید بن مسیب  
سمید بن مسیب کو فرماتے ہوئے دوا۔ گوشت کا  
یک۔ دوا۔ دوا۔ کے عوض دوا۔ ہی دوا۔  
کا ہے۔  
ماکت۔ سمید بن مسیب  
دوا۔ ہے کہ ان میں دوا۔ ہے کہ دوا۔  
مسلم نے گوشت کے عوض دوا۔ سے بیع فرمایا  
ماکت محمد نے کہا ہم اس دوا۔ کو  
اگر کسی نے دوا۔ کا گوشت دوا۔ کے عوض  
بیع دوا۔ سے دوا۔ میں کہ گوشت دوا۔  
دوا۔ سے بیع فرمایا ہے تو دوا۔  
ہے دوا۔ ہے۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔  
دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔  
دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔  
دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔ دوا۔

# الرَّجُلُ يَأْوِمُ بِالشَّيْءِ فَيَزِيدُ عَلَيْهِ لَحْدًا

ایک شخص کی کہی ہوئی قیمت پر دوسرے کے یا وہ قیمت دینے کا بیان

آخِرُ مَا خَلَقْتَ خَلَقْتَ لَنَا كَافِيًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا خَلَقَ الْإِنْسَانَ قَالَ لَا تَكُنْ كَالْأَنْثَى  
قَالَ لِمَ قَالَ لَا تَكُنْ كَالْأَنْثَى لَا  
تَلْبِسُ إِذَا سَأَلَتْ أَوْ سَأَلَتْ الرَّجُلَ  
بِالشَّيْءِ أَنْ يَكُنْ مِثْلَ عَلَيْكَ  
عَلَيْكَ وَفِيهِ مَعْنَى يَسْتَوِي أَوْ يَسْتَوِي

۱۔ ایک۔ ۲۔ آخِر عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔  
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی  
۴۔ پھر دوسرے کو کہنے سے منع فرمایا۔  
۵۔ ہم تم کو کہہ رہا ہوں کہ تم بھی ہر گز نہیں  
۶۔ کوئی شخص قیمت کے متعلق لفظ میں مشغول ہے تو  
۷۔ کسی دوسرے شخص کے لئے نہ کہیں کہ اس قیمت پر  
۸۔ ناپاکی کرے یہ ایک کدو سے خریدے یا اسے چھوڑ دے

## مَا يُوجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُسْتَوِي

اس چیز کا بیان جس سے بائع اور مشتری کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے

آخِرُ مَا خَلَقْتَ خَلَقْتَ لَنَا كَافِيًا  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَمَّا خَلَقَ الْإِنْسَانَ قَالَ لَا تَكُنْ كَالْأَنْثَى  
قَالَ لِمَ قَالَ لَا تَكُنْ كَالْأَنْثَى لَا  
تَلْبِسُ إِذَا سَأَلَتْ أَوْ سَأَلَتْ الرَّجُلَ  
بِالشَّيْءِ أَنْ يَكُنْ مِثْلَ عَلَيْكَ  
عَلَيْكَ وَفِيهِ مَعْنَى يَسْتَوِي أَوْ يَسْتَوِي

۱۔ ایک۔ ۲۔ آخِر عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے۔  
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی  
۴۔ پھر دوسرے کو کہنے سے منع فرمایا۔  
۵۔ ہم تم کو کہہ رہا ہوں کہ تم بھی ہر گز نہیں  
۶۔ کوئی شخص قیمت کے متعلق لفظ میں مشغول ہے تو  
۷۔ کسی دوسرے شخص کے لئے نہ کہیں کہ اس قیمت پر  
۸۔ ناپاکی کرے یہ ایک کدو سے خریدے یا اسے چھوڑ دے

ف۔ اے اللہ تعالیٰ! میری حالت کے باعث مجھ میں ہتھکڑ کے مشق دیکھ کے وہاں غفلت ہے۔ اوقات کے تو یکس سے سر توڑی ہو اقول میں ٹھکڑ کا عقم ہو جاتا ہے وہ دگر دگر کے ہو یک اس سے کہیں ہے جی میں کہیں میں ٹھکڑ ہو رہی ہے وہ کہیں مل جائے تو پھر غفلت میں رہا

الْإِخْتِلَافُ فِي الْبَيْعَيْنِ الْبَارِعِ وَالْمُسْتَأْجَرِ

بائع اور مشتری کے درمیان اختلاف کا بیان

ملکت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے  
 تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب  
 بیچ و خریدی شکایت کری تو بالی کا قول معتبر رکھو  
 اور ان سے کہو کہ تم اس کے۔

ایک شخص نے کہا ہم اس پر عمل کر توں یہ سب  
نیت میں احکام ہوتے وہوں قسم کہیں حدیث کو  
دیکھا میں نے ہم پر نیت اور کلمہ پڑھنے کا  
کوئی قول نہیں دیکھا ہے نہ نبی پڑھنے اور نہ ائمہ پر  
اور اگر فرما رہے آئے ہاں کہ یہ ہوتے نیت کے  
حلقہ فرما رہے ہوں مجھے وہ کام ہم پر نیت نہ کہل  
کے مطابق ہیں چار سے نزدیک ہے یہی قسم کہیں  
کے حدیث اور کلمہ میں ہے۔

[illegible]

الرَّجُلُ يَدْبِعُ الْمَتَاعَ بِنَسِيَةٍ قَيْلُسُ الْمُبْتَاعِ

اگر کوئی شخص اپنا سامان ادھار بھی پھر خیر پدار مفلس ہو جائے !

کتاب : این کتاب و تحریر مولانا بنیامین  
بن بشارت جلالیت چند سال خرم من مشعر نام  
نفسوا اگر کوئی شخص یا سائنس که بهر شخص رسد  
برای آنکه در هر حال بهر وقت می تواند

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَنْشَأَ لَنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ لِتَرْجُوْا  
عَنْهُ نَجٰتًا لِّمَنْ يُّؤْمِنُ بِالْوَحْيِ الَّذِي يُنَزَّلُ فِي الْغُرٰثِ  
فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَنُحُوْرٍ مِّنْ لَّدُنْهُ لَا يُفِيْهِمْ  
عِلْمٌ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
وَلَا يَـُٔوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ







تَشْرِيفَاتُ الْعَتَبَةِ لَا تَنْفَعُ مَنْ يَنْفَعُ  
لَا تُفِيدُ مَنْ يَفْعَلُ لَمْ يَحْزَنْ عَلَيْهِ كُنَا  
لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي  
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ وَكَوْثَرُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ  
أَمَّا أَهْلُ مَنْ تَلَقَّاهَا كُنَا

مَنْ بَاءَ مَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عِنْدًا وَلَهُ مَلٌ

بیوند کی ہوئی مکھجور اور مال دار غلام کے بیچنے کا بیان

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدَى

خاوند والی لونڈی کے خریدنے یا بدل میں دیے جانے کا بیان

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

۴۶۴  
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاءَ مَخْلًا  
بِإِذْنِ مَنْ تَلَقَّاهَا لَمْ يَزِدْ بِهِ الْعَتَبَةُ حَقًّا قَطْعًا قَوْلِي

يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَلَكٌ خَافَا كَاثِرًا كَاثِرًا  
 لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 وَهِيَ كُنْزٌ اِيَّاكَ يَنْفَعُ وَالْعَالَمُ  
 مِنْ حَقِّكَ اِيَّاكَ

کی بیج طاق نہیں ہوگی جتنا تم حب وہ غور و دل  
 ہے توہ حبیب ہے جس کے باعث وہ مد  
 کردی جائیگی، آم ہو جیو، اور کوئی تھا کے احاطہ  
 کا ہی کول ہے۔

اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 وَهِيَ كُنْزٌ اِيَّاكَ يَنْفَعُ وَالْعَالَمُ  
 مِنْ حَقِّكَ اِيَّاكَ

ملکت، اہل شہزادہ سے عداوت ہے  
 کہ عہد شہزادہ ہمارے حضرت عثمان بن عفان کو  
 ایک جھوٹ کی وادی میں دی اور اس وادی  
 کا غور میں تھا، حضرت عثمان نے فرمایا میں  
 وادی کے اس بھی دہاؤں گا جب تک کہ  
 کا غور سے چھوڑ دے ہمارے ہمارے ہمارے  
 غور کو دہاؤں کر ہاؤں اس نے چھوڑ دیا۔

## عَهْدَةُ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ !

تین دن اور ایک سال کی شرط کرنے کا بیان

اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 وَهِيَ كُنْزٌ اِيَّاكَ يَنْفَعُ وَالْعَالَمُ  
 مِنْ حَقِّكَ اِيَّاكَ

ملکت، عہد شہزادہ ابو بکر سے عداوت ہے  
 فرمایا میں نے ابان بن عثمان اور عثمان بن اخیل کو  
 کو دیکھا وہوں کو تین دن اور ایک سال کے عہد  
 کی تعلیم دیتے تھے اور انہوں نے اس کے منق  
 غور دیتے تھے۔

اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 وَهِيَ كُنْزٌ اِيَّاكَ يَنْفَعُ وَالْعَالَمُ  
 مِنْ حَقِّكَ اِيَّاكَ

آدم کو نے کہا میں تین دن ایک سال کی  
 شرط نہیں جانتے ہمارے موت کے کوئی نصرتی  
 دن ایک سال کی شرط مقرر کرے تو اس صورت  
 میں یہ شرط مقرر کی ہے اس شرط پر ہی کہیں ہم  
 ہو جیو، کے قول کی بنا پر میں سے نواہ کا اعتبار  
 ہاؤں۔

ولاعی بیج کا بیان

بَيْعُ الْوَلَاةِ

اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا  
 اَنَّ عَهْدَ اَمْرِ اَمْرِ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 لَمْ يَجِدْ ذَلِكَ اَعْلَىٰ نَسَبًا  
 وَهِيَ كُنْزٌ اِيَّاكَ يَنْفَعُ وَالْعَالَمُ  
 مِنْ حَقِّكَ اِيَّاكَ

ملکت، عہد شہزادہ ابو بکر سے عداوت ہے

اِنَّ يٰۤاَيُّهَا رَحْمٰتُ عَلٰیہِمْ اَمَلُوْا نَبِیَّ حُرٍّ اَنْ  
وَسُوْلًا مِّنْہُمْ مِّنْ اُمَّةٍ عَلَیْکُمْ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ  
مِنْ نَّبِیِّہِ الْمَوْجُوْدِ وَ جَوْنِہِمْ

قَالَ عُمَرُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
یٰۤاَيُّهَا رَحْمٰتُ اَنْ اَمَلُوْا وَ لَا یَمَلُوْا  
اِنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا وَ لَا یَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا وَ لَا یَمَلُوْا  
عَلٰیہِمْ اَمَلُوْا نَبِیَّ حُرٍّ اَنْ اَمَلُوْا  
وَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَ سَلَّمَ اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا وَ لَا یَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا  
اَنْ اَمَلُوْا فَرِیْضًا اَنْ اَمَلُوْا

دارت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ  
کی بیچ اہل اس کے ہر سے سنا دیتے تھے

اتام عز نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں وہ  
کی دوا کی جانے والے اہل اس کا ہر جانے  
امام ابو حنیفہ اور کثر غنائے اس کی قیاس ہے

حکمت: آج: عید شریف میں عز ام المؤمنین  
حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے ایک  
نوشہ کی طرح کرنا دیکھنے کا ارادہ کیا اس نوشہ کی

حکمت کیا ہم اسے اس شرط پر چھو جس کی  
وہ اس کے سامنے ہم ہر گز سے واپس نہیں لے سکتے  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا

کہ یہ شرط نہیں اس میں سے روک سکتی ہے اس کے  
کردار کا سامنے وہی ہے جو اسے کرنا دیکھتے۔  
اتام عز نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں وہ

اس کی ہے ہر گز کرے۔ حق اس سے سکتی نہیں  
ہو سکتا ہے۔ اور اس کی طرح ہے امام ابو حنیفہ  
کثر غنائے اس کی قیاس ہے۔

## اتام ولد کی بیچ کا بیان

حکمت: آج: عید شریف میں عز ام المؤمنین  
حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے ایک  
نوشہ کی طرح کرنا دیکھنے کا ارادہ کیا اس نوشہ کی

حکمت کیا ہم اسے اس شرط پر چھو جس کی  
وہ اس کے سامنے ہم ہر گز سے واپس نہیں لے سکتے  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا

کہ یہ شرط نہیں اس میں سے روک سکتی ہے اس کے  
کردار کا سامنے وہی ہے جو اسے کرنا دیکھتے۔  
اتام عز نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں وہ

# بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةٌ وَقَدْ

جانور کے بدلے میں جانور نقد یا ادھار بیچنے کا بیان

حکمت۔ سارا ہی کیسا حسن بن محمد  
بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ  
بنا ایک اونٹ مصفر نامی ہیں دوڑوں کے  
موسم اور حار تھا۔

حکمت۔ تاریخ سے روایت ہے کہ حضرت  
بن عمرؓ نے ہارو توں کے بدلے میں سارا ہارو  
اور طوطے وغیرہ کی گڑ سے عام صفہ میں بیچ دیا۔

امام محمدؑ نے کہا ہمیں حضرت علی بن ابی طالب  
کرم اللہ وجہہ سے اس کے حالات بھی پہنچا ہے۔  
ابن ابی ذریب۔ یزید بن مہاجر بن اسلم  
ہر من بدل۔ ایک سمانی حضرت علیؑ کرم اللہ  
وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک  
اونٹ کو دو توں کے عوض ایک کبری  
کو دو کبریوں کے عوض ادھار بیچنے سے  
منع فرمایا۔ اور میں مسلم سے اسے کہہ کر  
مسلم اللہ علیہ وسلم نے حیران کو حیران کے  
عوض اور اس بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ  
ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہ  
اور اکثر فقہائے اہل سنت کا بھی قول  
اسی ہے۔

بیع میں شرکت کا بیان

حکمت۔ علامہ ابن مہاجر بن یزید  
مہاجر بن یزید بن یزید سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ

أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ

قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
أَهْلُ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
أَهْلُ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
أَهْلُ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ

أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ  
أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ  
أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ

الشَّرْكَةُ بِالْبَيْعِ

أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ  
كُثَيْبِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ عَنْ هُشَيْبِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ هُشَيْبَ بْنَ أَبِي حَالِبٍ  
بَايَعَ أَهْلَ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ  
تَعْبِيرًا لَا أَجَلَ





اَلَيْسَ لَكَ فَتْنَةٌ اَوْ لَكَ اَعْيُنٌ تُبْصِرُ مَا يُرَىٰ فِي سُوْرَتِكَ لَعَنَ الْكُفْرُ فِي مَا لَمْ يَلْحَقْهُ شَيْءٌ مِّنْ عَذَابٍ

# اَلِهَبَةُ وَالصَّدَقَةُ

اَعْلَمْنَا بِمَا لَكَ اَلْخَبْرُ مَا قَدْ اَوْدَعْنٰ اَلْغَنَیَّ عَنْ اٰیِیْ طَعْنَاتِ اٰیِیْ طَرِیْبِ  
لَمَّا مِّنْ مِّنْ شَرِّ اٰیِیْیِیْ لَمَّا لَمَّا اَتَا اَنَّا اَنَّا  
مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا

قَالَ لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا

## اَلتَّحْلِي

اَلْخَبْرُ مَا قَدْ اَوْدَعْنٰ اَلْغَنَیَّ عَنْ اٰیِی طَعْنَاتِ اٰیِی طَرِیْبِ  
لَمَّا مِّنْ مِّنْ شَرِّ اٰیِیِیْ لَمَّا لَمَّا اَتَا اَنَّا اَنَّا  
مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا مَلَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا  
لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا لَمَّا

ہر سے کسی کی سی ہے لیکن قرآنی فعل ہے۔

# ہبہ اور صدقہ کرنے کا بیان

الکتاب والقرآن میں ہر طعن کا جواب  
مومن بن حکم سے عداوت ہے حضرت عمر بن الخطاب  
نے اسی کے مدد سے ہر طعن کا جواب دیا ہے  
ہر کسی کوئی چیز ہے کہ اس میں جو چیزیں کر سکتے ہیں  
ہر کوئی فعل کوئی چیز ہے کہ اس میں جو چیزیں کر سکتے ہیں  
کی نیت جو تو اس میں ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
اس سے غرض یہ ہے۔

تمام قرآن کا ہم اسی پر عمل کر سکتے ہیں جو شخص  
کسی دین کے واسطے سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
کوئی چیز ہے کہ اس میں جو چیزیں کر سکتے ہیں  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے

## عطیہ کا بیان

الکتاب میں عطیہ کا بیان ہے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے  
ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے ہر سے

۳۶۵

۳۶۵

۳۶۵

۳۶۵

تَمْلُوكَ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَتَسْلَمُ اَنْفُسُكَ  
 بِمَا يَدُكَ تَحْتَهُ جَنَّ هَذَا اَذَلَّ لَا  
 قُلَّ لَقَدْ جَعَلَهُ

اَحَبُّ رُكَا عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 عَنْ عَائِشَةَ اَلَيْهَا قَالَتْ اَرَى اَنَا كُنْتُ  
 كَانَتْ تَحْتَهَا جَنَّةٌ اَوْ جَنَّتَيْنِ وَتَعَالَيْنِ  
 شَالِي بِالْعَالِيَةِ لَمَّا سَعَفَتْهُ الْوُكَاةُ  
 قَالَتْ اَلَيْسَ بِاَسْبَابِ مَا مِثْلُ النَّاسِ  
 اَحَبُّ لِي عِزِّي تَعَالَى فِي مِثْلٍ وَكَأَنَّ  
 اَمْرًا اِيَّ هَذَا جَنَّةٌ اَوْ اِيَّ كُنْتُ تَحْتَهَا  
 مِنْ تَلَوْنِ لَمَّا اَجْعَلْتَنِي وَتَعَالَى قَالَتْ  
 كَلَّابٌ جَنَّةٌ اَوْ اَحَبُّ لِي مَا كَانَ لِي  
 قُلْتُ مَا هُوَ الْيَوْمَ مَالٌ قَالَتْ  
 قَالَتْ مَا هُوَ اَحَبُّ لِي وَ اَحَبُّ لِي  
 قَالَتْ مَا هُوَ عَنِ كَيْسَابٍ اَمَّا تَعَالَى  
 قَالَتْ يَا اَمِيَّةُ اَلَيْسَ لَكَ كَانَتْ كَتَا  
 وَكَتَا اَلَيْسَ لَكَ اَمَّا هِيَ اَمَّا سَمَاءُ  
 قَبِيضِ الْاَخْرَى قَالَتْ اَذُو بَطْنِي  
 بَشِي حَسَابٍ حَسَبِي وَ اَمَّا اَمَّا  
 حَسَابٍ مِثْلَ كَتَا لَمَّا كُنْتُ

اَحَبُّ رُكَا اَمَّا لِي عَدُوِّ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ  
 اَلَيْسَ عَنِ عَدُوِّ اَحَبُّ رُكَا اَوْ اَحَبُّ

نور احمد

نور احمد

انہوں نے جواب دیا میں تو آپ نے فرمایا ہے  
 جواب کرے۔

ابن شہاب عرق حضرت عائشہ  
 سے روایت ہے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق  
 کعبہ کے وقت پہلے گئے تھے جن میں سے میں  
 دینی کعبہ میں تھیں حتیٰ امداد و دست تمام ہمیں  
 تھے۔ جب حضرت ابو بکر کی وفات کا وقت قرب  
 آیا تو آپ سے بیٹھ کر اسے جو کہہ سنا وہ کسی  
 کو لگا دیا دیکھا کہ آپ میں وہ کسی کا پس ہوا  
 پسند ہے ہرگز نہیں ہوا تاہم ہے میں سنا  
 اپنے دل میں سے میں حق کعبہ کے وقت دیکھ  
 کر اُس سے کاش کہ ہوا کہ میں وہ میرے ہوا جسے  
 لیکن آپ نے وراثت کا مال ہے اور وہ ایک ہوا  
 ہر حق میں نہیں میں اس سے کعبہ کے حق میں  
 تقسیم کر حضرت عائشہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو  
 میں سے بھی نہ ہوا دل میں ہوا میں اسے چھوڑ دو  
 ایک میں تو چاہی ہوا ہے دو میں کوں ہے فرمایا  
 وہ لاویں نہت خارجہ کعبہ میں سے میں نہیں  
 کہ میں وہ کوں ہے چاہیں کعبہ کے حق میں  
 ہی چھوڑ دو۔

ابن شہاب عرق حضرت عائشہ  
 سے روایت ہے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق  
 سے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ نے فرمایا  
 ہی چھوڑ دو لیکن میں اس کا جواب چھوڑ دو  
 ہی میرا دل میرے قبضے میں ہی کہ میں چھوڑ دو  
 اگر وہ میرے حق میں کہ میں ہی چھوڑ دو  
 یہ کہ چھوڑ دو کہ میں ہی چھوڑ دو کہ میں  
 نے اسے چھوڑ دو کہ میں ہی چھوڑ دو کہ میں











127

— 42 —

الرَّيْبُ وَافِي مَا يَكُلُ أَوْ يُوَزَنُ

ناپ تول کی چپیزوں میں سود کا بیان

أَجْعَلْكَ نَارًا مِثْلَ آتِي الرِّيحِ  
فَإِذَا سَمِعَ سَمِعْتَ مِنَ الْقَتِيلِ  
وَأَنْفِ مَاتَ مَاتَ أَوْ مَاتَ مَاتَ  
مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ مَاتَ

[illegible]

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ  
 أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ نَبِيُّ مَسَايَا قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْقُرْبَى الْفَقْرُ وَالْفَقْرُ الْفَقْرُ فَقِيلَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ مَا بَيْنَ غَايَتَيْهِ عَلَى خَيْرٍ وَ  
 كَوْنٍ جَدٍّ وَفَرْقٍ بَيْنَ عَوِيٍّ مِنْ الْفَقْرِ  
 يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْفَقْرُ الْفَقْرُ قَالَ  
 الْفَقْرُ الْفَقْرُ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا تَأْخُذْ بِالْعَالَمِ بِالْعَالَمِ فَقَالَ  
 يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا تَأْخُذْ بِالْعَالَمِ  
 إِلَّا مَا تَأْخُذُ بِهِ الْفَقْرُ قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
 وَمَا بَيْنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْرِ الْفَقْرُ

[illegible]

ایک زندہ ہی مسلم عقلاؤں میں ایسا ہے  
 دیت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کھجور کو کھجور کے عوض ہم ضرر نہ کریں۔ تو کہا کیا کھجور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ایک حاملہ بونہی حسی  
 انصاف کی ایک انصاف کے ایک صالح کھجور کو صلح  
 کھجور کے عوض دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں کو کھجور  
 میں ملا جلا خوب دوا دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ایک صالح کھجور دو صالح کھجور کے عوض دے لیا  
 میں نے خوب دوا کا کھجور کھجور دی کھجور کے  
 عوض یہ لوگ نہیں دیتے ہیں کہ ایک صالح  
 کے عوض دو صالح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہادی کھجور کو حد ہوں کے عوض بیچ دے یہ  
 میں حد ہوں کے عوض اچھی کھجور خریدے۔



卷六

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ الزَّاهِدِ فِي عَمَلِهِ  
الْمُسْتَلْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ  
يُحْرَقَ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِائَةُ حَبَّةٍ  
مِنْ حَبِّ بَيْتٍ عَلَيْهِمْ حَبَابٌ حَبِيبٌ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفَلَا تَجِدُ بَيْتَكَ كَذَلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ بَشَا  
تَرَسْتُمْ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الشَّامَ مِنْ هَذَا  
بِالشَّامِيِّ وَالْعَرَبَ بِالْعَرَبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِلَّا تَفْعَلُوا يَوْمَ  
تَكُونُ بِالدِّارِ رِجَمَ نَارِ الشَّامِ وَالْعَرَبِ  
جَبِيًّا قَالَ فِي الْمَرْكَبِ وَثَلَّ وَثَلَّتْ

قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ  
تَا حُدَّ وَكَانَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ  
مِنْ قَوْلِهِمَا

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ الزَّاهِدِ فِي عَمَلِهِ  
الْمُسْتَلْبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ  
يُحْرَقَ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِائَةُ حَبَّةٍ  
مِنْ حَبِّ بَيْتٍ عَلَيْهِمْ حَبَابٌ حَبِيبٌ  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفَلَا تَجِدُ بَيْتَكَ كَذَلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ بَشَا  
تَرَسْتُمْ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الشَّامَ مِنْ هَذَا  
بِالشَّامِيِّ وَالْعَرَبَ بِالْعَرَبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِلَّا تَفْعَلُوا يَوْمَ  
تَكُونُ بِالدِّارِ رِجَمَ نَارِ الشَّامِ وَالْعَرَبِ  
جَبِيًّا قَالَ فِي الْمَرْكَبِ وَثَلَّ وَثَلَّتْ

قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ  
تَا حُدَّ وَكَانَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَانَ  
مِنْ قَوْلِهِمَا

ماکت۔ مہاجرین سے مل کر دوسری مسجدیں  
سبب۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو  
غیر کامل قرار دیا کہ اس نے آپ کے پاس اسی  
قسم کی گھر بھی آپ نے فرمایا کہ کیا میری تمام  
گھر اسی ہی جاتی ہے اس نے کہا نہیں بخدا  
دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صانع دو صانع کے بدلے  
ہو یا دو صانع تین صانع کے بدلے ہو جاتی ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں کیا کرنا کہ یہی  
گھر دو ہوں گے عوض یکا کر پھر اسی گھر  
ان دو ہوں گے عوض تری۔ اور فرمایا ہر ذی  
بیزوں کا بھی یہی حکم ہے۔

آتم کوڑنے کہا ہم ان تمام حدیثوں میں  
کہتے ہیں امام ابو حنیفہ اور ابو سعید خدری  
کا یہ قول ہے۔

ماکت سے روایت ہے ایک شخص نے  
سعید بن مسیب سے اس شخص کے حلقہ میں  
کیا جو تمام حدیثیں ایک دوسرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
قرآن سے زیادہ ایک دوسرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے عوض آتے تو اسے ملتا ہے فلا نہیں  
لیکن اسے دوسرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نصت دہم کے مطابق قرآن میں کر دے۔

آتم کوڑنے کہا، صورت پر اسے ایک  
پتھر ہے۔ اور دوسری صورت میں جان ہے  
کہ سب اس قدر ہے جو نصت دہم کے عوض فرمایا  
خاص نرسہ سے یہی نصت دہم کا اثر ہے  
بڑھ کر کم ہو اور کم چلے نرسہ سے کم ہے تو  
ہاں جس۔ امام ابو حنیفہ اور ابو سعید خدری کے احادیث

وَقَدْ قَوْلَ ابْنِ حَزْمٍ وَأَهْلُ الْكَلْبِ مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ

الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْعَطَايَا وَالَّذِي عَلَى الرَّجُلِ فَيُعْطَى قَبْلَ أَنْ

عطيه یا دین پر قبضہ کرنے سے پہلے کا بیان

اگر کوئی شخص اپنے مال کا حصہ دے گا تو پہلے  
سودا آئے گا سوچو جنہوں نے ان کو دیا ہے  
بیشک وہی ان کے مال کا حصہ ہے اور ان کے مال کا  
حصہ وہ ان کے مال کا حصہ ہے ان کے مال کا  
حصہ وہ ان کے مال کا حصہ ہے ان کے مال کا  
حصہ وہ ان کے مال کا حصہ ہے ان کے مال کا  
حصہ وہ ان کے مال کا حصہ ہے ان کے مال کا  
حصہ وہ ان کے مال کا حصہ ہے ان کے مال کا

بکت۔۔۔ یعنی ان سید سے روایت ہے  
انہوں نے جو مال دیا ان کو سید ہی سبب سے کہے  
ہے ان کے مال میں ان مال کو دین کے لئے  
ہی مال میں لیا ہے۔ پھر ہی ہا ہا ہا ہا ہا  
تو کہ سید کا کہیں تو سید نے کہا کہ ہا ہا  
ہے وہ کہیں کہ اسی طرح ہے ہا ہا ہا ہا  
تو نے لیا ہے۔ جیل نے کہا ہے۔ سید  
ہی سبب نے اس سے منع کیا۔

قَالَ غَزَالِي لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ  
إِلَّا مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَفِيهِ مَالٌ  
يَسْتَوْفِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَّخِذَ  
أَمَّا لَا وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَزْمٍ وَهَذَا  
أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

امام غزالی نے کہا اس چیز کو کہ کسی پر فرض ہے  
فرض لہذا کہ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
اس میں دوسرے ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
کا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
بکت۔۔۔ کوئی ہی سید سے روایت ہے  
انہوں نے جو مال دیا ان کو سید ہی سبب سے  
کہے ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
میں ہی ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
فرما کہ ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا

قَالَ غَزَالِي فِي مَعْنَى مَا كَانَ لَهُ  
أَنَّ يَحِلَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَّخِذَ مَالًا  
يَسْتَوْفِيهِ وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَّخِذَ  
أَمَّا لَا وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَزْمٍ وَهَذَا  
أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ

امام غزالی نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
دوسرے پر فرض ہے کہ اس میں ہا ہا ہا ہا  
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
دوسرے ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا  
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا





























میں کرتے ہیں، جہاں یہ بھی آدمی قسم کھاتا ہے اگر  
نہیں ثابت ہو اس کو اپنے دے ہر گز تو یہ حق نہیں کہ  
نے واجب اس کو پورا کرنے سے انکار کرتے ہیں  
انہیں یہ ناگوار تھا کہ جو چیز میں کے دے وہ جہاں  
ہو کر رہیں اس کے قسم کھانے میں تیار ہیں غیبت  
اس کے خلاف سختی میں کہیں کے قول داخل ہو کر کہا جائے

لَا تَدْرِي مَا عَقَلْتُ الرَّحْلُ حِينَ قَعَلْتُ  
جَائِزًا لِّأَنْ تَدْرِي مَا عَقَلْتُ حِينَ قَعَلْتُ  
بِشْرَافِهِ مَا نَفَى الْبُحْلُ الْفَقْرَ الْفَقْرَ الْفَقْرَ  
وَالْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ  
فَقَدْ أَهْلًا أَنْ يُولَدَ يَحْيَىٰ وَيُحْيَىٰ  
يَقِينُ إِنَّهُ يَحْيَىٰ

## رہن کا بیان

## الرهن

حکمت۔ اس کتاب عقیدہ بن مصیب سے  
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ رہن دہن کی جائے گی۔  
ادبم بخیر لے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور  
میں دہن کی جائے گی کہ اسطرح ہے کہ اگر  
کوئی شخص کسی کے پاس گھر کے کچھ کچھ  
پیرا مال اپنی خدمت میں اور اس کا نوکر ہو وہ پیرا مال  
کے عوض میں دے دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر دہن کی جائے اور نہ ضرر میں کہ اس کے مال کے  
عوض ہو سکتی ہے۔ یہی کہہ کر ہی امام ابو حنیفہ  
فرماتے ہیں کہ یہ دہن کے عوض میں دہن کی جائے۔

بِشْرَافِهِ مَا نَفَى الْبُحْلُ الْفَقْرَ الْفَقْرَ  
وَالْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ  
فَقَدْ أَهْلًا أَنْ يُولَدَ يَحْيَىٰ وَيُحْيَىٰ  
يَقِينُ إِنَّهُ يَحْيَىٰ  
بِشْرَافِهِ مَا نَفَى الْبُحْلُ الْفَقْرَ الْفَقْرَ  
وَالْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ  
فَقَدْ أَهْلًا أَنْ يُولَدَ يَحْيَىٰ وَيُحْيَىٰ  
يَقِينُ إِنَّهُ يَحْيَىٰ

## الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَكَ الشَّهَادَةُ

اس شخص کا بیان جس کو کسی مقدمہ کا حال معلوم ہو!

حکمت۔ امام ابو حنیفہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس گھر کے کچھ کچھ  
پیرا مال اپنی خدمت میں اور اس کا نوکر ہو وہ پیرا مال  
کے عوض میں دے دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہر دہن کی جائے اور نہ ضرر میں کہ اس کے مال کے  
عوض ہو سکتی ہے۔ یہی کہہ کر ہی امام ابو حنیفہ  
فرماتے ہیں کہ یہ دہن کے عوض میں دہن کی جائے۔

بِشْرَافِهِ مَا نَفَى الْبُحْلُ الْفَقْرَ الْفَقْرَ  
وَالْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ  
فَقَدْ أَهْلًا أَنْ يُولَدَ يَحْيَىٰ وَيُحْيَىٰ  
يَقِينُ إِنَّهُ يَحْيَىٰ  
بِشْرَافِهِ مَا نَفَى الْبُحْلُ الْفَقْرَ الْفَقْرَ  
وَالْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ الْكَفْرَ  
فَقَدْ أَهْلًا أَنْ يُولَدَ يَحْيَىٰ وَيُحْيَىٰ  
يَقِينُ إِنَّهُ يَحْيَىٰ

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

آؤ کہیں یا لفظ سے لفظ کو لفظ سے

قال فقلت قد علمت انك تعلم انك تعلم

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

الانك تعلم انك تعلم انك تعلم

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
کسی مقصد کا حال معلوم ہو اور وہی یا لفظ سے  
اس کا علم نہ ہو تو وہ خود اسے بیان کرے گا  
اس سے نہ پوچھا جائے۔

# کتاب اللقطۃ کتاب اللقطۃ

## گری پڑی چیزوں کا بیان

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
کہ کوئی بولی ہو کہیں حضرت عمر بن خطاب کے ہاں  
پھر وہی بولی میں وہ پہلے جی میں ان کو کوئی جس  
پھر وہی بولی میں کہ جب حضرت عمر بن خطاب کا  
نام آیا تو اس کے ہاں اسے اور مشقہ کرنے کا حکم دیا  
جس پر وہی بولی میں کہ جب ایک ایک اس کو کہتے  
اسے دیکھ دی جاتی۔

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
قال فقلت قد علمت انك تعلم انك تعلم  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
الانك تعلم انك تعلم انك تعلم  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے  
یہاں مشقہ کو کہیں یا لے یا لفظ سے

فَقَالَ اِنَّكَ عَمِدَةٌ عَمِدٌ فَهَاجَا  
فَاِنْ قُلْتُ فَقُلْتُ قَالَ  
نَحْنُ ذَهَابٌ حَسْبُ قُلْتُ  
فَقَالَ اَمْ لَمْ يَكُنْ اَنْتَ فَهَاجَا  
فَكُلْتُ فَهَاجَا فَهَاجَا

اَنْتَ بَرٌّ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَنْتَ قَالَ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ  
فَقُلْتُ اَنْتَ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ

فَقَالَ عَمِدَةٌ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ

اَنْتَ بَرٌّ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ اَنْتَ  
اَنْتَ قَالَ سَمِعْتُ سَمِعْتُ سَمِعْتُ  
فَقُلْتُ اَنْتَ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ  
فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ فَمَنْ

میں سدا میں کہ مشہور کر دیا ہے۔ یہ امر نے لڑا اس کو  
پھر لڑا کہ جو۔ میں نے کہا میں اس کو قصہ دیکھ چکا  
ہوں۔ ان میں سے لڑا میں جیسا اس کے کہنے کا کر  
نہیں دو لڑا کہ وہاں سے دو چار میں اس کی حفاظت  
تھی یہ سب ہے اس کے کہنے کا ہے۔

اگر۔ کہیں ہی سہہ سہاں میں یہ سہاں میں کہنے  
میں اس سے ثابت ہیں شہاک انصاری نے بیان کیا  
کہ انہوں نے ایک اونٹ مقام مری میں لایا اس کا  
محل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اس کو غلاب سے لایا کیا انہوں  
نے عمرؓ کو اس کو مشہور کر دیں۔ ثابت نے حضرت عمرؓ  
سے کہا کہ اپنی زمین کی طرف سے مجھ سے بھر  
رکھا۔ تو حضرت عمرؓ نے لڑا کہ اسے بھر دیا جاں  
فہلے اسے لایا ہے۔

آدمؑ نے کہا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ لڑا  
شخص کی برائی میں اسے جس کی قیمت دس درہم  
اس سے لڑا کہ اس کا ایک سال تک مشہور کرتے  
لو اس کا ایک مل جانے کو خریدنے اسے قیمت کرے  
پھر کہہ خود حاجت مند ہے تو اسے کھانے پر کر  
اس کا ایک لڑا اسے اختیار ہو گا۔ اس سے  
اس کی قیمت دس درہم ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی کوئے جو بچہ  
قیمت دس درہم ہے کم ہو تو بچہ تک مناسب  
کچھ مشہور ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی کوئے جو بچہ  
ساتھ لایا پھر میں سدا کہہ دیا اسے صورت میں لایا  
اور جب اس کا ایک لڑا اس کے اوپر لے بی  
میں خالی کی طرف حکم ہے۔ اس میں کچھ لڑا پھر  
پھر اس نے اپنی حق تو اس سے بڑی ہو جانے اس  
پکٹی دس درہم ہو گا۔ اس کوئی بچہ دہاں

اگر۔ کہیں ہی سہہ سہاں میں یہ سہاں میں کہنے  
میں اس سے ثابت ہیں شہاک انصاری نے بیان کیا  
کہ انہوں نے ایک اونٹ مقام مری میں لایا اس کا  
محل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اس کو غلاب سے لایا کیا انہوں  
نے عمرؓ کو اس کو مشہور کر دیں۔ ثابت نے حضرت عمرؓ  
سے کہا کہ اپنی زمین کی طرف سے مجھ سے بھر  
رکھا۔ تو حضرت عمرؓ نے لڑا کہ اسے بھر دیا جاں  
فہلے اسے لایا ہے۔

الْحَقُّ بِيَوْمِ الْحُكْمِ أَفَمَنْ يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ  
أَعْمَلُ مِنْ كَفَرٍ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا

قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ  
بَلَىٰ قَدْ عَلِمْتُ بِمَنْ يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا

### الشُّفْعَةُ

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ

أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ  
عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ

قَالَ عُمَرُو بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ  
بَلَىٰ قَدْ عَلِمْتُ بِمَنْ يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا  
يَمُنُّ بِالْآخِرَةِ يَمُنُّ بِالْأُولَىٰ قَلِيلًا

کہ جس نے ایمان لیا ہے وہ اپنے رب سے  
گم کی ہوئی چیز اٹھائی ہو خود گمراہ ہے۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں اور  
اس قول سے حضرت عمرؓ کی مراد یہ تھی کہ جو اسے ایمان  
کرنے کے واسطے ہے اٹھائے لیکن اگر اس نے  
اسے اٹھائے گا اسے اس کے ایک اور چیز کے واسطے  
اس کو شہر کے گھر میں کوئی ممانہ نہیں۔

### شفعة كابل

ابن جریر طبرانی۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عمرو بن  
سے روایت ہے حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا کہ  
ہب زمین میں جو زمین ہے ہمیں اس میں زمین کا تقسیم  
ہوئی اور اس میں شفعہ نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ  
کے وقت میں شفعہ ہے۔

ابن جریر طبرانی۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عمرو بن  
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے شفعہ کا فیصلہ اس زمین میں فرمایا جو تقسیم  
ہوئی ہو۔ اور جب حوری پڑ جائیں تو اس میں شفعہ  
نہیں۔

امام محمد نے کہا اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ  
یہ چاہیے کہ شفعہ کے اعتبار سے شفعہ ہے۔ یہی  
دوسروں کے اعتبار سے شفعہ کا لفظ سنی ہے۔ یہی  
کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کہتے ہیں کہ یہی  
محمد بن عمرو بن زید بن علی ثقفی۔ قرآن شریف  
شعبہ بن سہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں شفعہ کا لفظ سنی  
ہے ہم اسی پر عمل کرتے ہیں امام ابو حنیفہؒ اور  
کے لفظ کے احادیث کا یہاں قول ہے۔









الَّذِي عَقَرَ الْفُلَّ وَبَعَثَ فِيهِ نُوحًا  
عَلَيْهِ سُلُوكٌ مِّنْ لَّدُنَّا وَبَدَّ نُوْحًا  
لِّقَوْمٍ أَكْفَرًا مِّنْ أَكْفَرِهِمْ فَهَلْ  
يَخْلِقُ غَيْرُكَ إِلَّا فَجْأً مِّنْ لَّدُنَّا

فَإِن تَعَفَّى الْغَنُومَ فَإِن تَعَفَّى  
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْأَنْفَالِ  
الَّتِي هِيَ لِلْغَنُومِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
الَّتِي هِيَ لِلْغَنُومِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
الَّتِي هِيَ لِلْغَنُومِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چمڑا  
خبر کی طرف بڑھنا تو بہت سے وقتوں میں  
میں آئے ہیں ان کے صبر میں بار بار آئے  
ہو ایک ایک وقت میں ان کو خام میں ہے۔

امام محمد نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تھا کہ آپ  
میں سے اپنی حاجت کو خام میں لے لیں  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق تھا کہ آپ  
و خیمت ہفتہ روزہ رسول کا حق ہے اگر ان خیمت  
کی خیم کے بعد کوئی زیادتی نہیں ہوا اس کے کہ خیم  
میں سے خام کو لے لیں گے۔

## الرَّحُلُ يُعْطَى الشَّيْءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خدا کی راہ میں کوئی چیز دینے کا بیان

أَن تَكُونَ مِمَّنْ يَدْعُونَ إِلَى الْفِتْنَةِ  
فَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ  
فَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ  
فَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ وَيُكْفَرُ بِكُمْ

فَإِن تَعَفَّى الْغَنُومَ فَإِن تَعَفَّى  
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْأَنْفَالِ  
الَّتِي هِيَ لِلْغَنُومِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
الَّتِي هِيَ لِلْغَنُومِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ملتا ہے کہ اس میں سے اس کے حق میں  
کوئی چیز دینے کے حق میں کوئی چیز دینے کے حق میں  
میں جسک تک وہ چیز میری ہے جسک تک وہ چیز میری ہے  
کہ ہر چیز ہے میں کو لے لیں گے۔

امام محمد نے کہا کہ یہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے  
اس میں سے لے لیں گے کہ جب وہی فریاد کہ میری  
جسک تک وہ چیز میری ہے کہ ہر چیز ہے میں کو لے لیں گے۔  
وہی فریاد کہ میری ہے کہ ہر چیز ہے میں کو لے لیں گے۔



قَتْلًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِثْمًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ  
بِإِثْمِهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِثْمًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
سُريج بن عطاء عن حماد بن عمار عن  
أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن

## قَتْلُ النِّسَاءِ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
سُريج بن عطاء عن حماد بن عمار عن  
أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن

## الْمَرْتَدُّ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
سُريج بن عطاء عن حماد بن عمار عن  
أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن  
عبد الله بن عمار عن أبي عبد الله عن أبي عبد الله عن

نے اس کو قتل کیا اس پر کہ کسی دھرم میں سے  
کو قتل کرنے کے سبب سے اس نے جان حلال کرنا  
ہکت۔ یعنی بن محمد سے روایت ہے کہ میں  
نے مسیحیوں کے سبب کو قتل کرنے سے منع کیا  
تیس وہ چیز دیکھا میں نے یہاں کہ میں نے  
اور میں نے یہاں سے بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا ان لوگوں  
دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانے میں جس سے  
پھر اس نے کہ یہ مرنے والے ہے۔

## عورتوں کے قتل کرنا بیان

ہکت۔ یعنی بن محمد سے روایت ہے کہ میں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن عورتوں میں  
عورتوں کو قتل کیا ان کو اس کو قتل کیا اور میں نے  
عورتوں کے قتل کرنے سے منع کیا۔  
ہم نے یہاں سے کہا کہ میں نے عورتوں کو اس پر  
کا قتل کیا جائز نہیں ہے مرنے کے قریب ہو لیکن اگر  
کوئی عورت جنگ کرے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے۔

## مرتد کا بیان

ہکت۔ ہمارے میں عورتوں میں عورتوں میں  
عبد اللہ بن عمار سے روایت ہے کہ ایک شخص عورت  
کو قتل کیا اور میں نے یہاں سے روایت ہے کہ میں  
اتوار اس سے وہاں کے لوگوں کی حالت دریافت کی  
اس نے یہاں گیا پھر فرمایا کہ میں نے اسے قتل کیا  
ہے۔ اس نے کہا میں ایک شخص اسلام کے بعد  
ہو گیا تھا حضرت عمار نے یہ سنا تو اس کے ساتھ  
گیا کہ اس نے کہا ہم نے اسے قتل کرنا کرنا  
حضرت عمار نے فرمایا کہ میں نے اسے ایک شخص  
میں دیکھا کہ وہ اسلام لائی کوئی اس سے کہ













[illegible]

بول اندھنی اندھ علیہ وسلم کے ہاں ایک اندھنی تھی  
اس کے خلق آپ نے فرمایا اس کو کہ دو بے کا  
ایک شخص کھڑا کر آپ نے بے کو بھارت لکھا نام ہے  
تے کہ اندھنی کھڑا کر آپ نے فرمایا بیٹھا جا بھر فرمایا  
اس اندھنی کو کہ دو بے کا ایک شخص کھڑا کر آپ  
لکھا بھارت لکھا نام ہے اس نے کہا عرب میں اندھنی  
اس کو بیٹھا کا کھڑا بھارت لکھا اندھنی کو کہ دو بے  
کا تو ایک اور شخص کھڑا کر آپ نے فرمایا بھارت  
لکھا نام ہے دو بے کا بیٹھا اندھنی میں بیٹھا  
ہے اندھنی کھڑا کر دو بے کی بھارت  
لکھا ہے۔

الشَّجَرُ فَأَيُّهَا

[illegible]

ہمک۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ اور سعد بن ابی وقاص کھڑے ہو کر اپنی بیٹے میں کوئی مسافہ نہیں سمجھتے تھے۔

ہمک سے روایت ہے کہ بیان کرنا کہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطابؓ شہن اور علی بن خطابؓ دونوں نے افعال عظیم ہمیں کھڑے ہو کر اپنی بیٹے تھے۔

امام محمد نے کہا ہم الہی پر عمل کرتے ہیں مگر یہ  
ہر گز اپنی چٹائی پر جہاد سے تو روک کر نہیں  
دے رہے ہیں اور اگر غلبہ ہے احسان کا یہی قول  
ہے ۔

قَالَ مُجَاهِدٌ وَابْنُ الْأَعْدَى  
كَأَنَّهُ يَأْتِي الْكُتُبَ فَأَيْتُهَا بِأَيِّهَا  
يَحْمَدُ قَوْلُ أَبِي حَبِيبَةَ فِي الْعَتَاكُومِينَ  
مُنْجِيَاتُ















يَا سَيِّدِي اَللّٰهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
قَالَ لَمْ يَنْفَعْكَ وَرَبُّكَ اَمَّا اَخِيْكَ لَا  
خَيْرَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ لَا خَيْرَ لِيْ  
وَبِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِكَ وَبِاَمْرِكَ  
وَبِاَمْرِكَ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
اَوْ عَنْ اَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ  
اَنْ لَا تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ

ہو یہ ۹ دہائی کا کہ فرمایا اس میں کوئی مضامین نہ  
ہیں۔  
آدم ٹھٹھانے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو اللہ  
پر عمل میں ہے وہ طریق اور عقل کے طور پر ہوا  
حقیقت میں یہ ہم سب نہیں سمجھتے کی گناہیں کر رہے  
سکتی ہے کہ وہ صرف ایک صورت میں کہتی ہیں  
سے ہاتھ بھائی کی طرف سے کسی علم کو لکھ کر  
ہیں اس لیے کہ اس میں کوئی مضامین نہ ہوا۔

اَخِيْكَ اَمَّا اَخِيْكَ اَخِيْكَ اَخِيْكَ اَخِيْكَ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
يَا سَيِّدِي اَللّٰهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
قَالَ لَمْ يَنْفَعْكَ وَرَبُّكَ اَمَّا اَخِيْكَ لَا  
خَيْرَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ لَا خَيْرَ لِيْ  
وَبِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِكَ وَبِاَمْرِكَ  
وَبِاَمْرِكَ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
اَوْ عَنْ اَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ  
اَنْ لَا تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ

ملکت چاند آباد۔ امرتسر حضرت ابو ہریرہؓ  
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ گناہ سے جو اس خطبہ سے سب سے  
بہترین بھرتے ہیں وہ لوگوں کے معائب کی طرف سے  
ہو۔ ایک دوسرے پر غور کرو کہ ایک دوسرے  
پر حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو نہ کھانا نہ  
دکو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جائیں۔

اَخِيْكَ اَمَّا اَخِيْكَ اَخِيْكَ اَخِيْكَ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
يَا سَيِّدِي اَللّٰهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
قَالَ لَمْ يَنْفَعْكَ وَرَبُّكَ اَمَّا اَخِيْكَ لَا  
خَيْرَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ لَا خَيْرَ لِيْ  
وَبِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِكَ وَبِاَمْرِكَ  
وَبِاَمْرِكَ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
اَوْ عَنْ اَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ  
اَنْ لَا تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ

ملکت چاند آباد۔ امرتسر حضرت ابو ہریرہؓ  
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ گناہ سے جو اس خطبہ سے سب سے  
بہترین بھرتے ہیں وہ لوگوں کے معائب کی طرف سے  
ہو۔ ایک دوسرے پر غور کرو کہ ایک دوسرے  
پر حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو نہ کھانا نہ  
دکو۔ اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جائیں۔

## اَلْاِسْتِغْفَارُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

### سوال اور صدقہ کے معنی

اَخِيْكَ اَمَّا اَخِيْكَ اَخِيْكَ اَخِيْكَ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
يَا سَيِّدِي اَللّٰهُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
عَنْ اَللّٰهِ مِثْلَ اَللّٰهِ عَلَيْكَ وَنَسَمٌ لَا حُجَّةَ لَكَ عَلَيْكَ  
قَالَ لَمْ يَنْفَعْكَ وَرَبُّكَ اَمَّا اَخِيْكَ لَا  
خَيْرَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ لَا خَيْرَ لِيْ  
وَبِاَمْرِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِكَ وَبِاَمْرِكَ  
وَبِاَمْرِكَ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ  
اَوْ عَنْ اَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ وَبِاَمْرِكَ  
اَنْ لَا تَكُوْنَ لِيْ قَلْبٌ يَّخْلُوْ

ملکت۔ ان کتاب مقام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
اور معنی صدقہ سے روایت ہے کہ صدقہ  
کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا  
تو آپ نے ان میں سے دو ہزار روپے دیے۔  
تو آپ نے دسے دیا۔ پھر ان لوگوں نے انکار کیا





# اَلَا سَتَبْدَانُ

کسی کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا

اَلَا سَتَبْدَانُ مِمَّنْ خَلَقَ اُولَئِكَ اَشْجَادُكُمْ فَذُرُوهُمْ  
 اِنَّكُمْ مُسْلِمُونَ عَلٰی مَا خَلَقَ اُولَئِكَ وَتَبٰی وَتَسْلَوْنَ  
 تَرٰكَوْنَهُمْ اُولٰٓئِكَ مَلَائِكَةٌ خَدٰیكُمْ وَهُمْ  
 لَا یَاۡتُوۡنَکُمْ مِّنْ حَیۡثُ خَلَقَ اُولَئِكَ سَیِّۡءُ  
 مَا تَعْبُدُوۡنَ اُولٰٓئِكَ اَتَدْعُوۡنَ اِلٰی فِتْنٰتِ  
 الْوَحٰی اَوَّلَ مَا خَلَقَ اُولَئِكَ تَرٰكَوْنَهُمْ  
 اُولٰٓئِكَ مَلَائِكَةٌ خَدٰیكُمْ فَذُرُوۡهُمْ لَیۡسَ  
 لَکُمْ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اُولَئِكَ  
 سَیِّۡءُ مَا تَعْبُدُوۡنَ

مکتبہ مفتوح بن سہم حطّاء بن یسار سے  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں اپنی والدہ سے  
 بھی اجازت لے کر گھر میں جاؤں۔ آپ نے فرمایا  
 ہاں۔ اس نے کہا میں گھر میں اس کے ساتھ رہتا  
 ہوں۔ آپ نے فرمایا اجازت طلب کر اس نے  
 کہا میں اپنی اس کی خدمت کرتا ہوں۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرتا  
 ہے کہ اس سے علی علیہ السلام اس نے کہا نہیں تب  
 نے فرمایا پھر اجازت طلب کر

اَمَّامٌ مِّنْهُمْ لَیۡسَ لَکُمْ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ  
 اُولٰٓئِكَ مَلَائِكَةٌ خَدٰیكُمْ فَذُرُوۡهُمْ  
 لَیۡسَ لَکُمْ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ  
 اُولَئِكَ سَیِّۡءُ مَا تَعْبُدُوۡنَ

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں گھر  
 میں اجازت لے کر داخل ہونا جس سے  
 مناسب ہے کہ ہر آدمی سے جس کی ضرورت ہو  
 پر ضروری اجازت نہیں اس کے پاس اجازت لے کر

## اَلْخَصَآوِیُّ وَالْجَرَّیْسُ وَمَا یُکْرَهُ مِنْهَا

گھر میں تصویریں اور جانوروں کے گلے میں گھنٹہ باندھنا

اَلْخَصَآوِیُّ وَالْجَرَّیْسُ  
 مِمَّنْ خَلَقَ اُولَئِكَ اَشْجَادُكُمْ فَذُرُوهُمْ  
 اِنَّکُمْ مُسْلِمُونَ عَلٰی مَا خَلَقَ اُولَئِكَ  
 وَتَبٰی وَتَسْلَوْنَ تَرٰكَوْنَهُمْ اُولٰٓئِكَ  
 مَلَائِكَةٌ خَدٰیكُمْ وَهُمْ لَا یَاۡتُوۡنَکُمْ  
 مِّنْ حَیۡثُ خَلَقَ اُولَئِكَ سَیِّۡءُ مَا  
 تَعْبُدُوۡنَ اُولٰٓئِكَ اَتَدْعُوۡنَ اِلٰی فِتْنٰتِ  
 الْوَحٰی اَوَّلَ مَا خَلَقَ اُولَئِكَ تَرٰكَوْنَهُمْ  
 اُولٰٓئِكَ مَلَائِكَةٌ خَدٰیكُمْ فَذُرُوۡهُمْ  
 لَیۡسَ لَکُمْ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ  
 اُولَئِكَ سَیِّۡءُ مَا تَعْبُدُوۡنَ

مکتبہ مفتوح بن سہم حطّاء بن یسار سے  
 امام حبیب کے آنکھوں کو دیکھ کر امام حبیب  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا جانوروں میں گھنٹے کی آواز نہ دواں  
 تاکہ رحمت جنس ساتھ ہو سکے۔  
 امام محمد نے کہا یہ روایت جب کے صحیح  
 ہے اس شخص اس سے دشمنوں کو گھر پر جانی ہے





جی اس وقت پاکی ہو گئے جب میں کی  
عزروں نے ہر کام شروع کیا۔

ایم ٹی کے گیارہویں ایسی پر عمل کرتے ہیں جو  
کے لئے یہاں دوسری عزروں کے ہاں سے  
اہل کا کچھ بتا کر وہ ہے اور جب کہ وہ ان  
ہو تو اس کو سر میں جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں  
لیکن آدمیوں کا ہاں ہو تا مگر سب نہیں۔ ہم  
جو خیر اور کثرت خیرات کے احسان کا بھی قول  
ہے۔

هَذَا الَّذِي تَقْرَأُونَ فِيهِ صَلَاتُكَ تَقْرَأُونَ فِيهِ  
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْرَأُونَ فِيهِ

قَالَ لَمَّا قَرَأَ بِهَذِهِ الْقُرْآنَ وَنَظَرَ  
فِيهِ تَوَاتُرَ تَعْرِفَ شَعْرًا فِي شَعْرٍ هَذَا  
تَكُنْهُ مَقْصُودٌ مَعْرِفَةُ وَتَكُنْ بِالنَّوْصِلِ  
فِي الْمَوَاقِفِ إِذَا كَانَتْ مَقْصُودٌ حَسْبَ الْكَلَامِ  
لَسْتَ تَعْرِفُ مِنْ شَعْرٍ مَقْصُودٌ فَلَا تَقْصِدُ  
عَرَفَ قَرَأَ فِي خَيْرٍ مَقْصُودٌ وَتَكُنْ أَعْلَى  
مِنْ قَرَأَ قَرَأَ

## شفاعت محمدیہ کا ذکر

## الشفاعة

ہفت۔ ابن شہاب جو صحابی امین حضرت  
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا برحق کی ایک دعا مقبول ہوتی  
ہے جس کو چاہوں کہ برحق امت کے لئے شفاعت  
کی دعا کو روز قیامت کے لئے ہر لمحہ رکھوں گا وہ یہ ہے

أَشْفَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَمَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

## مردوں کا شعر قبول گاہ

## الطيب للرجل

ہفت۔ جو صحابی امین حضرت  
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو شعر قبول گاہ  
ہے۔

أَشْفَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَمَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ایم ٹی کے گیارہویں ایسی پر عمل کرتے ہیں جو  
کے لئے یہاں دوسری عزروں کے ہاں سے  
اہل کا کچھ بتا کر وہ ہے اور جب کہ وہ ان  
ہو تو اس کو سر میں جوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں  
لیکن آدمیوں کا ہاں ہو تا مگر سب نہیں۔ ہم  
جو خیر اور کثرت خیرات کے احسان کا بھی قول  
ہے۔

قَالَ لَمَّا قَرَأَ بِهَذِهِ الْقُرْآنَ وَنَظَرَ  
فِيهِ تَوَاتُرَ تَعْرِفَ شَعْرًا فِي شَعْرٍ هَذَا  
تَكُنْهُ مَقْصُودٌ مَعْرِفَةُ وَتَكُنْ بِالنَّوْصِلِ  
فِي الْمَوَاقِفِ إِذَا كَانَتْ مَقْصُودٌ حَسْبَ الْكَلَامِ  
لَسْتَ تَعْرِفُ مِنْ شَعْرٍ مَقْصُودٌ فَلَا تَقْصِدُ  
عَرَفَ قَرَأَ فِي خَيْرٍ مَقْصُودٌ وَتَكُنْ أَعْلَى  
مِنْ قَرَأَ قَرَأَ

## بروز کرنے کا بیان

## الدعاء

ہفت۔ جو صحابی امین حضرت  
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو شعر قبول گاہ  
ہے۔

أَشْفَعُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
وَمَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ  
فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ شَفَعَكُمْ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ





عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ

کری گئے جبکہ کبھی کسی دوکان پر نہیں نظر کرتے  
ہیں نہ کسی سرائے کے مشورہ چھوڑا اور نہ مال  
کرتے ہیں نہ دربار کی مجلس میں بیٹھتے ہیں نہ  
دروازوں میں بیٹھیں نہ افسانے کہتے ہیں نہ  
نے فرمایا اسے بیٹھنے والے اور چلنے والے کو بیٹھنے  
تھا ہم نے سلام کرنے کو کہتے ہیں میں نے  
ہی۔ اُسے سلام کرتے ہیں۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ

ایک عبد شری و ہزار۔ عبد شری شری سے  
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا جب یہ دو  
نہ سے ملے ہیں تو وہ کہتے ہیں اس میں ایک دوسرے  
ہاں کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
ایک۔ جو ہمیں حسب کی کو سنت۔ محمدی سرور

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ

بن عمار سے روایت ہے کہ میں عبد شری میں  
کے اس پریشاں ہوا تھا کہ اس کے پاس ایک عربی شخص  
آیا کہ وہ اس پریشاں ہو گیا کہ وہ اس کے پاس  
پر گیا اور میں نے اس کی اس میں اس کی زبان میں  
زبان میں اس کی زبان میں اس کی زبان میں  
لوگوں نے کہا کہ یہ وہی ہے جس نے جو آج  
اس آج اس کے پاس اس کا نام وہاں اس کا نام  
نے پہچان لیا۔ اس میں اس نے کہا کہ میں اس کے  
پریشاں ہو گیا کہ اس کے منظر پر اس نے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ

ہم کو اس نے کہا کہ ہم اس پریشاں ہو گیا کہ  
عظیم درخت اللہ و رکات کے قوس پر رکھتے  
اس کے کہ سنت کی پیروی افضل ہے۔

## اَللّٰهُ عَآءُ

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ

ایک عبد شری بن عمار سے روایت ہے

بن وبناته في ذلك والي ابن حجر وكنه الكاهن  
الحقير ويطبق ويستعمل في كل شيء فلهذا

[illegible]

الرَّجُلُ يَفْجُرُ آخَاهُ  
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ تَرْوَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ أَسَدَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مَاتَ غَيْرَ وَهْلٍ قَالَ لَا تَجُولُ بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ الْكُفَرِ أَلَا تَرَوْا كَيْفَ قَاتِلُوا قُلُوبَهُمْ  
فَيَقُولُ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا  
فَيَقُولُ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا  
فَيَقُولُ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا  
فَيَقُولُ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا  
فَيَقُولُ هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا هَذَا

قال شيخنا رحمه الله تعالى  
في شرحه في التفسير

الْخُصُومَةِ فِي الدِّينِ وَالْخُرُوجِ

دین میں جھگڑنا اور  
آلہ بڑا مایوسہ لڑتا ہے  
سعدی آن غنمہ و غنمہ الغنمہ

ہے مجھے ان حضرات نے دیا، اگتے ہوئے کو دینا  
دو تلوں کا حق کی سب انگلیوں سے اشارہ کر رہا  
مقام انہوں نے مجھے مل گیا۔

۱۰۰  
 ہم خوف نے کہا ہم حسرت میں عمر کے قتل میں  
 کہیں میں موت تک اٹھوں سے اٹھوں کا ہے تمام  
 اور حریف کا بھی قتل ہے

ملک محمد بن محمد سے روایت ہے کہ وہیں نے  
 سید بن عبدالباقی سے کہا کہ جو شخص نے ان کے لئے  
 چٹائی بنا کر باپ کے در سے بند کئے جائے  
 تو اس شخص کو آسمان کی دروازہ سے ملے  
 گا کہ اس کے لئے ہے۔

[illegible]

یہ سچ ہے کہ ہم کو یہ سچ بتا رہے ہیں  
کہ وہ سچ ہیں جن کے لئے ہم نے سچ

بِشَهَادَةِ الرَّجُلِ بِالْكَفْرِ

ن کو کا فر کہیں

ہے کہ کھانا بنا سے تو وہ بھی کسی دین میں پہنچا  
ہے اور بھی کسی دین میں پہنچا ہے۔

اتر جائے گا کہ ہم اسی طرح کر سکتے ہیں دین  
میں پہنچنے کا سبب نہیں ہے۔

ہکتے۔ عبد العزیز دینار۔ ان طرح سے پہلے  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
اپنے یہاں کہ اگر کھانا تو کھائیں کی طرف لوٹ  
آجائے۔

اور مرنے کی کبھی سہولت کے ساتھ چاروں  
کا کھانا کہ اگر کسی طرح پہنچ جائے گا  
کیا ہو۔ ہم ابو حنیفہ اور کھانا کے ساتھ  
یہی قول ہے۔

## بہن کھانے کی گراہیت

ہکتے ان شہاب سعید بن مسیب کے  
گراہیت ہے کہ اس وقت سے کہ ہمارے  
ایک اور گراہیت یہ ہے کہ آج ہے تو کھانا  
میں نہ داخل ہوا ہے کہ گراہیت کی گراہیت  
نکلی ہوئی ہے۔

ہم مرنے کے بعد اس کا کھانا اس کی بوی وجہ  
سے کرو، ہے اگر نہ گراہیت کی بوی کہ گراہیت  
نہ ہو کوئی مضائقہ نہیں

نہ ہو کوئی مضائقہ اور کھانا کے ساتھ گراہیت  
قول ہے۔

## خواب کا بیان

یہ کہ اگر کسی نے سوئے تو اس میں پہنچا تو وہ  
ابو حنیفہ کے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خواب

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

## ما يكره من أكل الثوم

أخبرنا عن أبيات الثوب في الثوب  
قال من خفق في ليلة فمات في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

قال من خفق في ليلة فمات في  
الغيبوبة قال من خفق في

## الرؤيا

أخبرنا عن أبيات الرؤيا في الرؤيا  
قال من خفق في ليلة فمات في



پلے کو کھینچ کر کھج باب سے اس کو اٹھانے کے بعد اپنا ہاتھ بھی اس سے نکال  
 کے۔ اعتبار ہے کہ سر پہ کپڑے پہنے اور دونوں ہاتھوں کو ایک کپڑے کی دوسری ہاتھ  
 کی دوسری کپڑا کر دے۔

**آخبریکاً** مایات کثیرتاً فی کل زمان  
 فان و طو یز حقیق تر جلا لا تذکر من  
 یفکان یمنیت و یفکان فکرات و یفکان  
 خلیفہ ۴ الامیون و ذامین ۴  
 من خلیفہ املاء و ۴ تصدق حبیب  
 و حاجت الی فتنه فتنه  
 فکثر مر ۴ و لا تفتی فی الکیف  
 سقر لک و انما تفتی فی  
 امیرات الامون و یفکان فکرات  
 علق و حلق

کتاب ایک ہی کہنے والے سے بیان کیا  
 صورت میں ایک شخص کو صحبت کرنے سے منع کر  
 اس کام میں مشغول نہ ہو جس میں کوئی قصہ نہ ہو  
 دشمن سے ملے۔ اور اپنے دوست سے  
 ڈر کر نہ کہ اس سے۔ اور ان میں سے جو نہ ہو  
 دے۔ اور قارہ ہمارا کی صحبت میں نہ چلے  
 ایسا ہو کہ اس کی رہی باتیں تو سیکھ لے۔ اور  
 وہ اپنا ہاتھ نہ ڈالے کہ اس کے ہاتھ سے نہ ہو  
 لوگوں کے مشورے سے جو حد ہمارا دور سے  
 ڈرتے ہیں۔

**آخبریکاً** مایات کثیرتاً فی کل زمان  
 فان و طو یز حقیق تر جلا لا تذکر من  
 یفکان یمنیت و یفکان فکرات و یفکان  
 خلیفہ ۴ الامیون و ذامین ۴  
 من خلیفہ املاء و ۴ تصدق حبیب  
 و حاجت الی فتنه فتنه  
 فکثر مر ۴ و لا تفتی فی الکیف  
 سقر لک و انما تفتی فی  
 امیرات الامون و یفکان فکرات  
 علق و حلق

کتاب رہنمائی جابر بن عبد اللہ سے  
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
 سے کہا ہے اور ایک جاتی ہیں کہ چنے سے بچ  
 فرما۔ اور ایک کپڑا اس سے باقی ایک ہیٹ  
 لیے کہ اور ایک کپڑا اس سے سر پہ لے لیں  
 فرمے بیٹھے سے منع فرما کہ سسر کا کس  
 سے۔

**فکان** فکرات کثیرتاً فی کل زمان  
 یمنیت و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان  
 فکرات و یفکان فکرات و یفکان

ہاتھ لگانے کو اپنی ہاتھ سے کہا؟ اور  
 اشیاں اصرار کرو۔ ہے اور اشیاں اصرار  
 ہے کہ ایک کپڑا اس سے ہاتھ اس طرح لپیٹ  
 ہے کہ کپڑا اس طرح سے اٹھائے تو نہ لگے۔ کس  
 ہاتھ اور ایک ہی کپڑا اس سے ہاتھ اس طرح لپیٹ  
 ہے۔

# الزهد والتواضع

# زهد و تواضع

کثیرتاً مایات کثیرتاً فی کل زمان

کتاب عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے









فقال لعلنا طردنا الحق والحق  
وايقظنا الغفلة فلهذا كرسنا  
لجزائك ذاك وهو قول أبي عبيدة  
فانما نحن من قدامها

آخِرُهَا مَا لَيْفَ أَخَذْتُهَا وَكَيْفَ مَشَرْتُ  
 مَشَرْتُ مَشَرْتُ فَلَمَّا دَخَلْتُ مَسْجِدِي شَعَلُوا لِي  
 وَجْهِي وَأَنَّى تَوَسَّلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَمْ أَتُحِبُّ  
 وَخَلَقُوا قَالُوا إِنَّمَا أَهْلُ مَسْجِدِهِ  
 تَكُونُونَ أَهْلًا تَكُونُ لِيْهِمْ قِيَامًا وَكُلُّ  
 لَمَّا رَأَوْا شَأْنَهُ خَضَعُوا

الحج بن شامة ما يرد الخليل عليه السلام  
شكره على انما يحسن الا اختياره في ذلك  
الحوادث من جهة ان هو سئل فقال  
على انما خيل به وسئل قال لا اظن  
وكانت في

لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ سِوَايَ  
 فِي صَلَاتِهِ الْفَلَاحُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كَمَا قَالَ الْبُخَارِيُّ بِكَرْبِيِّ قَائِدِ الْبَيْتِ  
 عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَمَنْ بَنَى بَيْتًا فَقَدْ كَانَ  
 مِنْهَا قَسِيرَةٌ ثُمَّ حَرَّجُوا قَائِدَ الْبَيْتِ  
 فَقَالَتْ يَا لَئِنْ بَايَعْتَنِي مِنَ الْعَطَشِ  
 فَقَدْ لَقِيتُ بَيْتَكُمْ هَذَا أَنْكَرْتُ  
 مِنَ الْعَطَشِ وَفَدَّ الْبَايَ بَيْتَكُمْ  
 مِنْ قُرْآنِ الْبَيْتِ فَصَارَتْ حَقَّتْ  
 لَكُمْ أَمْسَكَتُ الْحَقَّ بِضِيْعَةٍ  
 تَرَى حَقَّتْ الْكَلْبُ فَكُنْتُ أَلَمْ  
 لَقَدْ لَمْ لَمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 وَبِذَلِكَ كُنَّا فِي الْبَيْتِ لَا حَيْزَ كَانَ

امام بخاری نے کہا ایسا شخص دیکھنے والے کا  
 زور، مستحق نہیں ہے کسی کو گناہ کا ثواب دو  
 قور ہائز ہے وہ تمہارے لئے کافی ہے، ام  
 طیف اور گناہ کیا ہے، انسان کا بھی قور ہے۔  
 ملک - زور بن علم، عمارت بن علم و بن علم  
 بن عمار - اپنی داری سے روایت کرتے ہیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مسلمان  
 عورت نہیں ہے کوئی عورت اپنی ہوس کو حقیر  
 نہ سمجھے اگر یہ گری کا جلا ہوا کدو کی جیوں نہ  
 سکے۔

نیکو نامہ بن اسم۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ  
کی راوی سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا مسکینوں کو دوا کر  
کر لی کا ایک جلد ہوا کٹری کیونکہ

ایک۔ کسی۔ ابو صالح سلمان حضرت علیؓ کے  
 بعد وفات کے بعد مولانا علیؓ کے واسطے  
 لایا ایک آدمی کسی راستے سے گزرا تھا  
 اسے پہاڑ سے ملے ہوئے ایک کنواں دیکھا تو اس  
 کنواں میں ان کے اس لئے پانی تھا ہر ایک کو پیا  
 ایک۔ کنواں رہا ہے اور پہاڑ کے اترے  
 میں کی کھجور پھانٹ رہا ہے اس نے کہا اس  
 کنے کو میں دیکھ رہا ہوں کسی نے جیسی بھیجے  
 کی تھی۔ چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اپنے  
 دوسرے کو پانی سے بھرا ہر گونہ سے کوا پے لے  
 سے لے کر اور کنوئیں میں لے آیا اس کے کو پانی پلا دیا  
 نے اس کی قدر دانی کی اور اسے بخش دیا۔  
 لوگوں نے پوچھا یہ رسول اللہؐ کیا مقررہوں کے  
 ان پانے میں بھی ہیں۔ ہر نے کہا۔ آج

نے فرمایا ہر مکرر کھنے والے جاندار کے بارے میں  
میں کو شبہ ہے۔

فِي هَذِهِ ذَاتِ كَيْدٍ حَرَّ طَبْعِي  
أَجْبُرُ

## پڑوسی کا حق

## حَقُّ الْجَارِ

حکیم علی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ عروین بن عمرو بن ہاشم  
عمر بن حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تمہارے  
ساتھ جو شخص ہو ہمیشہ اس کے پڑوسی کے ساتھ دوستی  
کرتے رہو یہاں تک کہ اس میں خیال پیدا ہو کہ  
تم اس کے دوست اور شاہد بنیاد سے نہیں  
کے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَابُوا  
الْجَارَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ أَوْ تَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ

## علم کا قلمبند کرنا

## إِكْتَابُ الْعِلْمِ

حکیم علی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ عروین بن عمرو بن ہاشم  
عمر بن حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تمہارے  
ساتھ جو شخص ہو ہمیشہ اس کے پڑوسی کے ساتھ دوستی  
کرتے رہو یہاں تک کہ اس میں خیال پیدا ہو کہ  
تم اس کے دوست اور شاہد بنیاد سے نہیں  
کے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَابُوا  
الْجَارَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ أَوْ تَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ

نام محمد بن عبد اللہ بن ابی ہاشم کے ہے  
مسلم کہ قسم بند کرنے میں کوئی  
سوا اس کے نہیں ہے جسے ہی نام ابی ہاشم  
کا قول ہے۔

قَالَ مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَابُوا  
الْجَارَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ أَوْ تَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ

## بالوں کا خطاب سے بچنا

## الْخَضَابُ

حکیم علی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ عروین بن عمرو بن ہاشم  
عمر بن حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تمہارے  
ساتھ جو شخص ہو ہمیشہ اس کے پڑوسی کے ساتھ دوستی  
کرتے رہو یہاں تک کہ اس میں خیال پیدا ہو کہ  
تم اس کے دوست اور شاہد بنیاد سے نہیں  
کے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْآلِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْتَابُوا  
الْجَارَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ أَوْ تَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْغَنِيَّ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ  
وَلَا تَحْتَابُوا الْفَقِيرَ حَتَّى يَكُونَ مِنْكُمْ





وَالْأَمَلُ عَلَىكَ عَامِرٌ فِي مَحَلِّهِ  
لَدَيْكَ فَقَالَ يَهْلِكُ تَهْلِكُ كَوْنِي  
مَكْرَهُ فَوَيْلٌ لِي فِي السَّمَاءِ لِي كُنْتُ  
أَخْلَجْتُ كُنْهِي مِنْهَا وَأَنْتَ فَوَيْلٌ  
لِي وَفِي الْإِسْلَامِ كُنْهِي كُنْهِي  
فِي نَفْسِي أَمْرٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ  
لَمْ يَكُنْ

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ أَنْ  
يُفَكِّرَ فِي خَلْقِهِ وَفِي أَحْسَنِ الْمَخْلُوقِ  
إِلَّا مِنْ مَشْرِقِ الْمَشْرِقِ إِلَى  
الْمَغْرِبِ

النِّقَاحُ فِي الشَّرَابِ

أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ آيَاتٍ أَنْ تَتَذَكَّرُوا أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ سُبُوحًا غَالِيَةً إِذْ تُسَبِّحُونَ بِهَا أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرًا لِمَنْ أَنْتُمْ أَلَمْ يَجْعَلْ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ آيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ فَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ

ہاں ہر دلی دل۔ ہے مجھے تو مامر سے  
 پاس سے گزرے اور ہم اسی حال میں تھے۔ تو  
 مامر نے کہا تم ایک دو سو کے کل خرچہ کو  
 دیکھتے ہو ہم نہیں اپنی ذات سے اچھا کچھ  
 تھے۔ اور کچھ تھے کہ یہ ایسی قوم ہیں جو ہم  
 میں پیدا ہوئی ہیں، جاہلیت میں نہیں پیدا ہوئی  
 میں۔ خدا میں تو نہیں مداخلت کھوں گی۔

اسم محمد نے کہا مرد کے لئے جا کر جیسے  
کہ مسلمان بہائی کی سسٹر کے کی طرف  
دیکھے مگر یہ کہ علاج و عیوض کی ضرورت  
نہی۔

پانی میں سانس لینا

ایک ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 کے آنا اور وہ علامہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ  
 کے کہیں مروان بن حکم کے پاس تھا تو  
 ابوہریرہ نے ان سے کہا کہ آپ نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ  
 انہوں نے بانی میں سانس لینے سے منع فرمایا  
 ہے فرمایا ہاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک  
 سانس میں سیراب نہیں ہوئے تو آپ  
 نے فرمایا اپنے منہ سے برتن جدا کر کے  
 سیر سانس لے۔ اس نے کہا میں بانی میں آنکے  
 باگرد و بھشت ہوں تو آپ نے فرمایا  
 ہاں کو بھاؤ۔

مَا يَكْزُرُهُ مِنْ مَصَاحِفَ النَّسَبِ  
عورتوں سے مصافحہ کی کراہت

[illegible]









الملة

حیات کی فضیلت

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ غُرَيْبِ بْنِ حُسَيْنٍ وَكَوْثَرِ بْنِ  
الْأَشْجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ  
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

[illegible]

حق الزوج عليه

شهر کاہو

الحسين بن علي بن أبي طالب  
عليه السلام في تاريخ الخلفاء الراشدين

100

ملک۔ ان تھواب۔ علی بن حسین سے روایت ہے کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سلسلہ سند پہنچا ہے۔ یہ سب بیان کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرطامو کے سن عام کی طاعت سے کہہ دیا کہ ان کو گھڑا دے۔

آدم کوڑنے کا مسلمان کے طریقی مناسب  
 ہے کہ ہر مفید بات کو رک کر دے۔  
 بکت۔ سنگری سونہ نعلی بیڑی بن ظہر  
 رکائی سے روایت ہے کہ نعلی مل نہ ہو  
 دسولے لڑا بیڑی کا کوک نعلی و تہہ وہ  
 سولہ کا طاقی سولہ ہے۔

ایک ایک برہمن بن عبد اللہ بن عمر  
 سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 ایک شخص کے پاس سے گزرے تو اس نے کہا  
 کہ یہ ایک عظیم دے رہا خداوند صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ تم بھی اس سے ملو کہ میرا زمانہ کا

ج المَرْعَى

یہ حق

مکتبہ عثمانی مسجد چشتیہ بنیاد  
حضرت بنی حسن سے ولادت ہے کہ ان کی  
جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
تھے انہوں نے بیان کیا کہ ان سے رسول اللہ  
نے پیدا کیا کہ خضر مہر مانی ہے انہوں نے جواب  
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

\_\_\_\_\_

منه قال تعاليت اني له  
فقلت ما اشرى الا ما تجوزك  
قال كذا نظري في اني موزع  
من جنتي او ما عرفت

حق الضيف

[illegible]

تَشْوِيْكَ الْعَاطِسِ

[illegible][illegible]

میلان نوازی

ملک۔ سینہ مغربی۔ اور شریعہ کی وحدت  
 ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 اللہ اور فرشتے کے درمیان دو زبانیں ہیں۔ ایک  
 اللہ کی طرف سے ہے اور دوسری اللہ کی طرف  
 سے ہے۔ اور یہ دونوں ایک ہی ہیں۔  
 اس کے پاس کتابیں ہیں۔ اور اس کے پاس  
 قلم ہے۔

## چھینک کا جواب دینا

ایک عید تشرین دومین صومالیہ -  
 ایوگرین صومالیہ صومالیہ صومالیہ  
 صومالیہ صومالیہ صومالیہ صومالیہ  
 تو اس کا جواب دے دینی حکومت کے جواب  
 میں یہ حکم دیا کہ ہر ایک چھوٹے سے بڑے  
 دے ہر ایک چھوٹے سے بڑے کہ تو کہ نام ہے  
 صومالیہ صومالیہ صومالیہ صومالیہ  
 صومالیہ صومالیہ صومالیہ صومالیہ

ہام حضرت نے کہا اگر کوئی شخص جھگڑے تو اس کا جواب دے کر کہ میں نے تم سے کچھ نہیں سنا ہے۔





مطہر سے کسی کے نقل ولایت کر سکتے ہیں۔

فَيُطْلَعُ عَلَى أَبِي حَسْرَةَ مَوْلَا عَمْرِو بْنِ الْعَدُوِّ فِي  
أَيَّامِ عَتَمَةِ الْمَلِكِ فَوَسَّيَهُ مَقِيلًا وَأَعَدَّ

الحجرات

قلب فليشبهه فصحة تلك يوم سويته  
فان يشاء كما الكتاب يكون في صفة ما بها  
هو من ان يكون فلا تكون انك في كل حاله  
عالمه ثم من ذلك ان الله مع كل امرئ

تجربہ کا ایک نیا دور انشا اللہ

فَقَدْ سَلِمَ وَأَخَذَ لَا يَمْنَعُكَ الْمَيِّتُ خَيْرُ  
عَمَلِهِ خَيْرُ نَفْسٍ تَسْأَلُ عَنْكَ أَمَلُهُ  
عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُ عَنْ رُوحِ الشَّيْءِ فِي خَلْقِهِ  
وَالْقَدَرِ وَالْقَدَرِ

تَالِي لِحُجَّةِ الْمُؤْمِنِينَ

١٠٠  
 ١٠١  
 ١٠٢  
 ١٠٣  
 ١٠٤  
 ١٠٥  
 ١٠٦  
 ١٠٧  
 ١٠٨  
 ١٠٩  
 ١١٠  
 ١١١  
 ١١٢  
 ١١٣  
 ١١٤  
 ١١٥  
 ١١٦  
 ١١٧  
 ١١٨  
 ١١٩  
 ١٢٠  
 ١٢١  
 ١٢٢  
 ١٢٣  
 ١٢٤  
 ١٢٥  
 ١٢٦  
 ١٢٧  
 ١٢٨  
 ١٢٩  
 ١٣٠  
 ١٣١  
 ١٣٢  
 ١٣٣  
 ١٣٤  
 ١٣٥  
 ١٣٦  
 ١٣٧  
 ١٣٨  
 ١٣٩  
 ١٤٠  
 ١٤١  
 ١٤٢  
 ١٤٣  
 ١٤٤  
 ١٤٥  
 ١٤٦  
 ١٤٧  
 ١٤٨  
 ١٤٩  
 ١٥٠  
 ١٥١  
 ١٥٢  
 ١٥٣  
 ١٥٤  
 ١٥٥  
 ١٥٦  
 ١٥٧  
 ١٥٨  
 ١٥٩  
 ١٦٠  
 ١٦١  
 ١٦٢  
 ١٦٣  
 ١٦٤  
 ١٦٥  
 ١٦٦  
 ١٦٧  
 ١٦٨  
 ١٦٩  
 ١٧٠  
 ١٧١  
 ١٧٢  
 ١٧٣  
 ١٧٤  
 ١٧٥  
 ١٧٦  
 ١٧٧  
 ١٧٨  
 ١٧٩  
 ١٨٠  
 ١٨١  
 ١٨٢  
 ١٨٣  
 ١٨٤  
 ١٨٥  
 ١٨٦  
 ١٨٧  
 ١٨٨  
 ١٨٩  
 ١٩٠  
 ١٩١  
 ١٩٢  
 ١٩٣  
 ١٩٤  
 ١٩٥  
 ١٩٦  
 ١٩٧  
 ١٩٨  
 ١٩٩  
 ٢٠٠

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ كَاذِبُونَ  
ذُنُوبُهُمْ وَأَسْفَاهُهُمْ أَتَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ  
فِي غَمٍّ شَدِيدٍ

[illegible]

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

الحسن بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب  
عليه السلام في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف  
في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف  
في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف  
في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف في تاريخه الشريف

ملک محمد بن عبد اللہ بن مسعود اور ان کے ہمراہ  
 یوں یہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنے  
 علی بن ابی طالبؓ کے فرمایا میں نے اس کے ساتھ  
 جہاد کا ارادہ کیا ہے تو اسے نصیحت میں  
 منع کیا ہے۔

ایک۔ دین کو باپ۔ تمام بن مہدیش بن عمر  
بن قوی بن مہدیش بن عمر۔ عبد اللہ بن عمر سے  
ذات سب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
روایا خواست عورت محمد جد محمد سے یہی

یام غرض کہہ کر سوسم ہوا ہے کبھی کریم  
من اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوست کو چھڑی  
تی تو گھر مریت اور گھر سے ہی پوتی۔

ایک عہدِ اشرفیہ دینار سے روایت ہے  
 عہدِ اشرفیہ عرش کے ساتھ چاروں طرف  
 لکھ کر اس خاک کو ایک موزاں ہوا ان کے  
 ساتھ لکھا گیا تھا اور وہاں پر میرے مباحث  
 فی دھما۔ تو عہدِ اشرفیہ عرش کے ایک اور  
 میں کو چار بیویاں تھیں کہ ہم چار آدمی ہو گئے پھر  
 اشرفیہ عرش کے کو اور چوتھے شخص کو کہا کہ  
 دلوں و ناسٹ ہاؤس کے کہ وہ سب سب لکھا  
 و ہم کو لکھا ہے ہوئے میں نے ساتھ کہ وہ لکھا  
 کہ کیا چھوڑ کر مرگئی۔ کریں۔

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک  
سنت ہے جس کی جتنی باتیں میں نے کہیں وہ ساری  
اچھے عطا کر دوں گے کہ تم اس پر عمل کرو

فَقَرَأَ الْقُرْآنَ يُخَالِصُ فِيهِ فَاتَّخَذَهُ اسْمًا وَمَكَرَ اللَّهُ  
فِي قُلُوبِهِمْ فَاتَّخَذُوا فِيهِ مَصَاجِدَ يُسَبِّحُونَ فِيهَا  
قُلُوبَهُمْ فِي الْقُبُورِ وَهُمْ لَا يَخْتَصِرُونَ فِيهَا  
فَإِذَا رَجَعُوا إِلَى أَهْلِهِمْ جَاءُوكَ فَقَالُوا إِنَّا  
قَالُوا الْقُرْآنَ فَاتَّخَذُوا فِيهِ مَصَاجِدَ يُسَبِّحُونَ فِيهَا  
قُلُوبَهُمْ فِي الْقُبُورِ وَهُمْ لَا يَخْتَصِرُونَ فِيهَا  
فَإِذَا رَجَعُوا إِلَى أَهْلِهِمْ جَاءُوكَ فَقَالُوا إِنَّا  
قَالُوا الْقُرْآنَ فَاتَّخَذُوا فِيهِ مَصَاجِدَ يُسَبِّحُونَ فِيهَا  
قُلُوبَهُمْ فِي الْقُبُورِ وَهُمْ لَا يَخْتَصِرُونَ فِيهَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَرَنَا مِنْ اَمْرِ الْکُفْرِ وَجَعَلَ  
جَنَّتَہِمْ مَّا لَمْ یَاْمَنُوْا اِنَّہُمْ کَانُوْا یَسْتَوُوْنَ  
اَللّٰہُ عَلٰی اَمَلِہٖ عَلَیْکُمْ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
فَمَنْ اَمَلَتْہُمْ لَیْسَ لَکُمْ فَاوْکَہُ مَا لَکُمْ اَللّٰہُ  
مُخْلِصٌ عَنِ الصُّیُوفِ اَللّٰہُ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَرَنَا مِنْ اَمْرِ الْکُفْرِ وَجَعَلَ  
جَنَّتَہِمْ مَّا لَمْ یَاْمَنُوْا اِنَّہُمْ کَانُوْا یَسْتَوُوْنَ  
اَللّٰہُ عَلٰی اَمَلِہٖ عَلَیْکُمْ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
فَمَنْ اَمَلَتْہُمْ لَیْسَ لَکُمْ فَاوْکَہُ مَا لَکُمْ اَللّٰہُ  
مُخْلِصٌ عَنِ الصُّیُوفِ اَللّٰہُ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَرَنَا مِنْ اَمْرِ الْکُفْرِ وَجَعَلَ  
جَنَّتَہِمْ مَّا لَمْ یَاْمَنُوْا اِنَّہُمْ کَانُوْا یَسْتَوُوْنَ  
اَللّٰہُ عَلٰی اَمَلِہٖ عَلَیْکُمْ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
فَمَنْ اَمَلَتْہُمْ لَیْسَ لَکُمْ فَاوْکَہُ مَا لَکُمْ اَللّٰہُ  
مُخْلِصٌ عَنِ الصُّیُوفِ اَللّٰہُ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْشَرَنَا مِنْ اَمْرِ الْکُفْرِ وَجَعَلَ  
جَنَّتَہِمْ مَّا لَمْ یَاْمَنُوْا اِنَّہُمْ کَانُوْا یَسْتَوُوْنَ  
اَللّٰہُ عَلٰی اَمَلِہٖ عَلَیْکُمْ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ  
فَمَنْ اَمَلَتْہُمْ لَیْسَ لَکُمْ فَاوْکَہُ مَا لَکُمْ اَللّٰہُ  
مُخْلِصٌ عَنِ الصُّیُوفِ اَللّٰہُ وَتَعْلَمُ حَیٰثَہُمْ

مکہ میں فرمایا کہ میں نے کوہِ بکری میں  
میں سے چنے گئے میرے دل میں خیال کیا کہ اگر  
کہ درخت سے گریں گے تو ان کو کھینچ کر  
لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ آپ ہی بخیر رہے کہ  
اگر نہ درخت سے چنے گئے آپ نے فرمایا کہ اگر درخت سے  
نہ چرے گئے ہاں کہا کہ میں نے حضرت مرثدہ سے  
کہا کہ میرے دل میں ہی بات آئی تھی کہ حضرت  
نے کہا کہ اگر تو اسے کہہ دیتا تو میرے لئے اس  
سے بھر دیتا کہ میرے پاس تھا تو فراموش

مکہ۔ عیدِ شہریں دینا۔ ابن عمر سے  
حایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قیدِ زندہ کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو  
اسم کو اللہ نے نوازا کہ اللہ۔ اور حضرت نے  
ابو اس کے رسول کی انفرادی کی۔  
مکہ۔ عیدِ شہریں دینا۔ ابن عمر سے  
حایت سے کہ جب ہم تھے اور احادیث  
کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کہ تھے تو آپ فرماتے تھے جس حد نہیں  
استقامت پر۔

مکہ۔ عیدِ شہریں دینا۔ ابن عمر سے  
حایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احباب  
مکہ کے متعلق فرمایا کہ اس خطاب کی پہلی قوم  
پر داخل ہو کر کہ وہ اسے کہتے ہیں۔ اور اگر  
عدو اس جگہ میں دھاوا باندھ کر تم پر وہی  
صیبت آگئے ہوں یا فی حق۔  
مکہ۔ عیدِ شہریں دینا۔ ابن عمر سے  
لا تحریر سے حایت سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کہ قیامت کی حالت  
کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی





عَلَّاتٍ لِّكَ يٰمُؤْمِنُ فَتَتَذَكَّرُ مَن تَعْبُدُ  
 وَتَذَكَّرُ عَنكَ يٰمُؤْمِنُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لِرَبِّهِ  
 لَآخٍ بَرٌّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَدْعُوْهُ قَوْلُكَ  
 اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ غَلَاظِ الْهَوَىِّ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ  
 مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ  
 الْمَلٰٓئِكَةَ قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ  
 الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ  
 قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ  
 وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَدْعُوْهُ قَوْلُكَ  
 اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ غَلَاظِ الْهَوَىِّ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ  
 مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ  
 الْمَلٰٓئِكَةَ قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ  
 الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ  
 قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ  
 وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي تَدْعُوْهُ قَوْلُكَ  
 اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ غَلَاظِ الْهَوَىِّ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ  
 مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ  
 الْمَلٰٓئِكَةَ قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ  
 الْمَخَالِقِ وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ  
 قَوْلُكَ اَتَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَسْفَلِ الْمَخَالِقِ  
 وَتَحْمِلُ الْهَيْبَةَ وَتَعْبُدُ الْمَلٰٓئِكَةَ

حضرت محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ  
 نے یہ عام لک ہے ہر وہ آدمی جو اس سوال کیا تو  
 اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔

مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔

مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔  
 مالک نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر وہ آدمی جو  
 اس سوال کیا تو اس کا دل دھڑکے اس دن خدا میں مشغول ہے۔

سَيَبْقَىٰ لِلدَّيْنِ حَكِيمًا مَّتَّوْقًا قَالُوا  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ تَعَالَىٰ عَنِ  
 الْوَيْلِ لِمَنْ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ  
 فَأَنْتَ أَجْدَرُ أَنْ يَدْعُوا بِهِ  
 مُتَّبِعِينَ أَفَتَعْلَمُ أَنَّ الْإِنْسَانَ  
 كَانَ مِنْ عَلَقٍ فَأَنْتَ أَجْدَرُ أَنْ  
 يَدْعُوا بِهِ مُتَّبِعِينَ وَاتَّقِ يَوْمَ  
 تُفْعَلُ الْأَفْعَالُ الْيَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ  
 كُنُوتُكَ أَنتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَالِبُ  
 إِنَّ رَبَّكَ لَا يَرْجُو دَغْوَكَ وَهُوَ  
 بِنُفْسِكَ قَائِمٌ أَلَمْ تَكُنْ يَوْمَ  
 أَنْبَأَكَ أَنَّكَ لَا تُكَلِّمُ الْمَوْتُ

ہو تعبیر

اَحْبِرْنَا مَا بَلَغَ الْغَيْبُ مِنْ  
 عَجَبٍ اَعْلَىٰ اِلٰهًا مُّزْدَاةً هَا  
 كُنَ الْمَوْتُ وَتَرَدَّدًا اَلَمْ تَكُنْ  
 فِتْنًا وَطَوَّالِيكُم مِّنْ شَوَاحِدٍ  
 وَتَرَدَّدًا فِتْنًا اِنَّمَا تَرَكْتَهُمْ  
 يَوْمَ تَرَكْتَهُمْ وَارْتَقَا تَتَّبِعُهُمْ  
 لَقَدْ دَلَّ

اَحْبِرْنَا مَا بَلَغَ الْغَيْبُ مِنْ  
 عَجَبٍ اَعْلَىٰ اِلٰهًا مُّزْدَاةً هَا  
 كُنَ الْمَوْتُ وَتَرَدَّدًا اَلَمْ تَكُنْ  
 فِتْنًا وَطَوَّالِيكُم مِّنْ شَوَاحِدٍ  
 وَتَرَدَّدًا فِتْنًا اِنَّمَا تَرَكْتَهُمْ  
 يَوْمَ تَرَكْتَهُمْ وَارْتَقَا تَتَّبِعُهُمْ  
 لَقَدْ دَلَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَتَرَدَّدًا  
 اَلَمْ تَكُنْ فِتْنًا وَطَوَّالِيكُم مِّنْ  
 شَوَاحِدٍ وَتَرَدَّدًا فِتْنًا اِنَّمَا  
 تَرَكْتَهُمْ يَوْمَ تَرَكْتَهُمْ وَارْتَقَا  
 تَتَّبِعُهُمْ لَقَدْ دَلَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ

اَحْبِرْنَا مَا بَلَغَ الْغَيْبُ مِنْ  
 عَجَبٍ اَعْلَىٰ اِلٰهًا مُّزْدَاةً هَا  
 كُنَ الْمَوْتُ وَتَرَدَّدًا اَلَمْ تَكُنْ  
 فِتْنًا وَطَوَّالِيكُم مِّنْ شَوَاحِدٍ  
 وَتَرَدَّدًا فِتْنًا اِنَّمَا تَرَكْتَهُمْ  
 يَوْمَ تَرَكْتَهُمْ وَارْتَقَا تَتَّبِعُهُمْ  
 لَقَدْ دَلَّ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَتَرَدَّدًا  
 اَلَمْ تَكُنْ فِتْنًا وَطَوَّالِيكُم مِّنْ

سے روایت ہے حضرت قرین خطاب لے لیا گیا  
 میں داتا کوئی شخص مجھ سے زیادہ قوی ہے وہ اس  
 بار عدالت کو سنبھال سکتا ہے پھر میں آگے بڑھایا  
 ہوا اور میری گناہ انکاری ہائی تو میرے نزدیک  
 زیادہ افسانہ تھا جو شخص میرے ہمراہ سے ایک  
 ہر اسے جان لیا ہوا تھا کہ اسے قریب و دیر کے  
 عزائم اپنے آپ سے دیکھ کر نہ پتہ چلتا تھا کہ  
 جو جاسوس میرے ہواات کے دیکھ کر نہ کے  
 لے چکے گا۔

الحک۔ ایک نور حضرت ابو العباسؑ سے  
 روایت ہے فرمایا کہ ایک لوگ چھری ہے  
 تھے اس کی کاٹنا تھا۔ وہ اب لوگ کاٹنے  
 کہتے ہیں اس کی ہے نہیں یہ کہ تم نہیں کے  
 مال پر مجھ دو انہی سے تمہی دیکھ انہی سے  
 جو نہ کہہ کر ان کے حق میں کہہ کر کہ تو نہ کہہ  
 حق کر کہہ کر۔

الحک۔ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے  
 سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سے کہ حضرت  
 ابوہریرہؓ علیہ السلام سب سے چھ شخص تھے  
 جنہوں نے پہلی کی ضیافت کی اور سب سے چھ  
 شخص تھے جنہوں نے عقد کر لیا اور ان میں سے  
 زکوانی اور سب سے چھ شخص تھے کہ سب کو  
 نے سعید ہاں اپنے سر میں دیکھ کر فرمایا کہ سب کا  
 جو سے ترہہ تھا کہ وہ اب لوگ اسے دیکھ  
 کہتا ہے تو حضرت انیم نے دعا کی کہ اللہ میرے  
 دلوں میں نہ لے کر۔

الحک۔ یحییٰ بن سعید سعید بن مسیب سے  
 انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑا کہا میں حضرت علیؓ کی

تعبیر

تعبیر

تعبیر



اَلَمْ نَعْلَمْكُم مِّنْ قَبْلُ عَلٰى عَرْشٍ فَزَادُوْا قُلُوْبُكُمْ  
فِيْٓ اَلْاَسْفٰى فَمَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّمَا اَنتُمْ  
مِنْ عِندِنَا مُعَذِّبٰٓتٌ

قُلْ اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ اِنِّىْٓ اَمْرًا اَعْتَدُ  
عَلٰىكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْدٰٓءًا لِّىْ  
مِنْ اَعْدٰٓئِنَا فَمَا يَصْلٰىكُمْ  
اِذَا كُنْتُمْ اَعْدٰٓئِنَا وَنَحْنُ اَعْدٰٓؤُكُمْ  
يَوْمَ نَكُوْنُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قٰدِرُوْنَ

میں میں کر کے مڑ جائے آپ نے فرمایا اس  
جو سہ گواہ اس کے چاندی طرف سے کسی  
کو نکال کر اور اسے پھینک دو۔

امام محمد نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب  
میں جاتا ہوں تو جہاں اس کے اس پاس کا کسی  
نکل کر پھینک دیا جائے اور جہاں کھایا جائے اور  
اگر چلے گا تو اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا  
جائے گا اس سے چار رخ چلے۔ امام محمد  
اور کفر غنائے عاف کا یہی قول ہے۔

## دَبَاغُ الْمَيْتَةِ

اَخْبَرَكَ اَنَّا مَخْلُقٌ وَهٰذَا مَخْلُوقٌ  
اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ اِنِّىْٓ اَمْرًا اَعْتَدُ  
عَلٰىكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْدٰٓءًا لِّىْ  
مِنْ اَعْدٰٓئِنَا فَمَا يَصْلٰىكُمْ  
اِذَا كُنْتُمْ اَعْدٰٓئِنَا وَنَحْنُ اَعْدٰٓؤُكُمْ  
يَوْمَ نَكُوْنُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قٰدِرُوْنَ

اَخْبَرَكَ اَنَّا مَخْلُقٌ وَهٰذَا مَخْلُوقٌ  
اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ اِنِّىْٓ اَمْرًا اَعْتَدُ  
عَلٰىكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْدٰٓءًا لِّىْ  
مِنْ اَعْدٰٓئِنَا فَمَا يَصْلٰىكُمْ  
اِذَا كُنْتُمْ اَعْدٰٓئِنَا وَنَحْنُ اَعْدٰٓؤُكُمْ  
يَوْمَ نَكُوْنُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قٰدِرُوْنَ

اَخْبَرَكَ اَنَّا مَخْلُقٌ وَهٰذَا مَخْلُوقٌ  
اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ اِنِّىْٓ اَمْرًا اَعْتَدُ  
عَلٰىكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اَعْدٰٓءًا لِّىْ  
مِنْ اَعْدٰٓئِنَا فَمَا يَصْلٰىكُمْ  
اِذَا كُنْتُمْ اَعْدٰٓئِنَا وَنَحْنُ اَعْدٰٓؤُكُمْ  
يَوْمَ نَكُوْنُ اِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ  
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قٰدِرُوْنَ

## مردار کے چڑے کی دباغت

حکایت۔ تہذیبی اسلم۔ ابو دھر مصریٰ عہد حضرت  
بن عباسؓ کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چڑے کو دیا جائے تو وہ  
پاک ہو جاتا ہے۔

حکایت۔ تہذیبی اسلم۔ ابو دھر مصریٰ عہد حضرت  
بن عباسؓ کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چڑے کو دیا جائے تو وہ  
پاک ہو جاتا ہے۔

حکایت۔ ابن شہاب۔ عہد حضرت بن عباسؓ کے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چڑے کو دیا جائے تو وہ  
پاک ہو جاتا ہے۔

اس کے چلنے سے تم نے کہیں نہیں سنا  
مائل کیا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ تو مروج  
ہے آپ نے فرمایا صوف اس کا کھنکھام  
ہے۔

آپؐ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جب  
سور کا مروج کا ہوا اسے توروہ پاک ہو جائے  
یہ اس کی پاکی ہے اس سے نادمہ اٹھانے  
ہی کوئی مروج نہیں بعد اس کے پیچھے کئی  
سراٹھ ہے ہم جو چیز دیکھو غرض اسے صاف کر دی  
قل ہے۔

## پچھنے لگو انے کی اجرت

آیت۔ عیدہ لوی۔ افسیٰ بن مالک سے  
طاریت ہے ابو نعیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
کو پچھنے لگائے تو آپ نے اس کو ایک عاتق کہیں  
دیکھ اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کے  
غرض میں حقیقت کریں۔

آپؐ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
لگائے والے کو اس کی اجرت دینے میں  
کوئی مضائقہ نہیں۔

آیت۔ افسیٰ بن عمرؓ سے روایت ہے غفلت  
عام اور اس کا مال اس کے مالک کا ہے عام  
کے سوا حدیث میں کہ غیر مالک کی اجازت  
کے اس کے مال میں سے کچھ لے کر کسے کرے کہ  
کھائے اور پچھنے اور پھر لے کر نہ لے کرے۔

آپؐ نے کہا ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
غیرہ کا یہی قول ہے کہ لگائے کو توڑ دینا  
سے کسی کو کھائے یا کسی کو سواری طاریت سے  
تو سے اجازت ہے لیکن ایک درہم یا دینار یا

فَلَمَّا نَزَلَ مِنْ رَبِّهِ قَالَ لِيُتْلِيَ عَزَّ وَجَلَّ  
وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِمَا نَزَلَ بِهِ مِنَ الْكِتَابِ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا تَعْلَمُوا  
أَنَّهُمْ يَرْجِعُونَ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

## کسب الحجاب

آیت۔ افسیٰ بن عمرؓ سے روایت ہے  
عفیٰ بن مالک قال حدثنا ابو  
عزیز بن مسلم عن ابي عبد الله عليه السلام  
قال قلت لابي عبد الله عليه السلام اني  
اخذت من ثيابي ثوبا ففعلت به كذا  
فقال عبيد الله بن عمر بن الخطاب  
حدثنا عن ابي عبد الله عليه السلام

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

آیت۔ افسیٰ بن عمرؓ سے روایت ہے  
عزیز بن مسلم عن ابي عبد الله عليه السلام  
قال قلت لابي عبد الله عليه السلام اني  
اخذت من ثيابي ثوبا ففعلت به كذا  
فقال عبيد الله بن عمر بن الخطاب  
حدثنا عن ابي عبد الله عليه السلام

قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ  
قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَوْمِهِمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

جنتہ لودھجہ کوہ لیکھیا لاکشورہ لکھڑ و عسور  
قوان لکھیا خلیفہ و جنتہ لکھیا لکھیا

آکھ پیر کا نام۔ من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا

آکھ پیر کا نام۔ من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا

آکھ پیر کا نام۔ من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا  
من لکھیا من لکھیا من لکھیا من لکھیا

کھڑا کسی کو بہ کر دیا جا تر خیس و ہم پیر  
کابھی قول ہے۔

ہکت۔ زوہد اسم۔ اسلم سے طابت ہے  
کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس تو راہیاں نہیں  
تھے یہ وہ ہر اوست و فوہو بیچتے تھے تو سب  
سے انہی نکالی حضرت عمر کو بیچتے تھے کہ اگر  
کی یا نقصان ہو تو انہیں کے شمع میں آگ لگا کر  
ہر جی نہیں اس سے ان کی عقل کا حصول و فنا

ہکت۔ زوہد اسم۔ اسلم سے طابت ہے  
کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس تو راہیاں نہیں  
تھے یہ وہ ہر اوست و فوہو بیچتے تھے تو سب  
سے انہی نکالی حضرت عمر کو بیچتے تھے کہ اگر  
کی یا نقصان ہو تو انہیں کے شمع میں آگ لگا کر  
ہر جی نہیں اس سے ان کی عقل کا حصول و فنا

ہکت۔ زوہد اسم۔ اسلم سے طابت ہے  
کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس تو راہیاں نہیں  
تھے یہ وہ ہر اوست و فوہو بیچتے تھے تو سب  
سے انہی نکالی حضرت عمر کو بیچتے تھے کہ اگر  
کی یا نقصان ہو تو انہیں کے شمع میں آگ لگا کر  
ہر جی نہیں اس سے ان کی عقل کا حصول و فنا

کے متعلق پرستش ہے۔

ہاں۔ عہدِ شہزادان و زارین عمر ہے  
جس کا دھوکہ دینے والے کے لئے قیامت  
میں ایک جھڑا نصب کیا جائے گا اور کہا  
جائے گا کہ یہ حق قصص کا دھوکہ ہے۔

ماکت۔ داغی ابن عمرؓ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
یہ پیشانیوں میں کماست نیکہ برکت ہے

ملک۔ عبدالعزیز بن دینار سے روایت ہے انہوں نے حضرت ابی عمر کو کھڑے ہرکے رشتہ کر کے دیکھا۔

ہم سمجھنے لگے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ  
مٹھ کر مشابہت کرنا ہوتا ہے۔

[illegible]

اکت. اور فراموش نہ ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دعوت پہنچانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے اہل خانہ کو بلا کر لوگوں کو بلا کر دعوت دی کہ تم لوگ بھی اس کی پیروی کرو۔ اہل خانہ کے بغیر دعوت کی کیا جاسکتی ہے۔ اہل خانہ کے بغیر دعوت کی کیا جاسکتی ہے۔ اہل خانہ کے بغیر دعوت کی کیا جاسکتی ہے۔

Figure 1

تَحْتِ بَرَكَاةِ خَلْقِكَ يَا خَلْقُكَ  
وَقَدْ خَلَقْتَ بَنِي آدَمَ وَآدَمَ خَلَقَ  
أَبْنَاهُ شَقِيًّا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّكَ خَلَقْتَ  
بَنِي آدَمَ وَآدَمَ خَلَقَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّكَ  
خَلَقْتَ بَنِي آدَمَ وَآدَمَ خَلَقَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّكَ

أخبركم عن ذلك الذي كان في  
الذي كان في ذلك الذي كان في  
الذي كان في ذلك الذي كان في  
الذي كان في ذلك الذي كان في

الحی برکتاً و اماناً و سعادتاً و عافیتاً و  
 وصالاً و جنتاً و جوارحاً و جوارحاً و جوارحاً  
 و جوارحاً و جوارحاً و جوارحاً و جوارحاً

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنُورِهِ نُبْهِتُ  
عَمَّا كُنْتُ أَفْعَمُ

[illegible]

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ



میں انھیں ترمیم، حقیقی حقیت انھیں  
پہنچائی

کچھ نہیں پہنچا، یہی ایک ہفتوں کے بعد  
روح کو لوگوں نے بھرا۔

## التَّائِبِينَ

## آیات کی تفسیر کا بیان

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ

اَلَّذِي تَوَلَّى كِبَاسًا فَكَفَّرَ عَنْ سَيِّئِهِ  
وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُتَوَلِّينَ







مع اردو ترجمہ

# آشاد السنن

للسنة الأولى والحديث الكامل محمد بن علي النعماني

السنن ١٢٢٢

ترجمہ: اعجاز، حاشیہ: ترمذی

عبد الشرف

فاضل مدرسہ العلوم کوہستان و فاضل المدارس العربیہ پاکستان

مکتبہ حسینیہ

قدافی روڈ، گرجا کھ، گوہر ٹاؤن

# اخلاق السبائین

(مثنیٰ حدیث معزز)

نور المرشیدین النقاد مولانا ظفر احمد العثماني القمہانی مدظلہ

ترجمہ و تشریح موسیٰ

# اخلاق السبائین

مولانا نعیم احمد  
مدرسہ اہل سنت و جماعت، جامعہ خیر المدارس، کتب خانہ شہر

جلد اول

مکتبہ مآل الہیہ  
پتہ: ۱۱۱، سٹریٹ نمبر ۱۱۱، لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ

# مَوْطِئُ الْمَلَائِكَةِ

مِنْ دَارِ الْمَلَائِكَةِ



مِنْ دَارِ الْمَلَائِكَةِ  
مِنْ دَارِ الْمَلَائِكَةِ

مِنْ

مِنْ دَارِ الْمَلَائِكَةِ



# درکِ مَدَنی

مولانا محمد تقی عثمانی  
کی فکر و تاملاتِ مَدَنی

ترتیب: پروفیسر  
مفتی محمد رفیع الدین اشرف مسیحی

پیشوا خانقاہ، لاہور



طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)